مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

لِلْاِمَامِ اَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ
الْقُشَیْرِیِّ النَّیْسَابُوْرِیِّ رحمہ اللہ

صَحِیح مُسْلِم شَرِیف

مع مختصر شرح و ترجمہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبویؐ کا روح
پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد سوم

مُترجِم
مولانا عزیز الرحمان
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ
MAKTABA-E-REHMANIA
اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-7224228-7355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: .... صحیح مسلم شریف
مع مختصر شرح و ترجمہ

مترجم: .... مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

کتاب الاضاحی

کتاب الاشربہ

كتاب اللباس والزينة

کتاب الاداب

کتاب السلام

کتاب قتل

کتاب الالفاظ

کتاب الشعر

کتاب الرویا

کتاب الفضائل

کتاب فضائل الصحابہ

کتاب البر

کتاب القدر

کتاب العلم

کتاب الذکر

کتاب الرقاق

کتاب التوبہ

کتاب صفات المنافقین

کتاب الجنة

کتاب الفتن واشراط الساعة

کتاب الزهد

کتاب التفسیر

کتاب الاضاحی

۸۹۶: باب وَقْتِهَا

باب: قربانی کے وقت کا بیان

(۵۰۶۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِيْ جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

(۵۰۶۴) حضرت جندب بن سفیانؓ فرماتے ہیں کہ میں عیدالاضحی (قربانی والی عید کے دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آپ نے ابھی تک نماز (عید) نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی ابھی تک آپ نے نماز (عید) سے فراغت کا سلام پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا جانے لگا۔ قربانیوں کو نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے ذبح کر دیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنی نماز یا نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی اسے چاہیے کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے (یعنی دوبارہ قربانی کرے) اور جس نے ابھی قربانی ذبح نہیں کی اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر قربانی ذبح کرے۔

(۵۰۶۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

(۵۰۶۵) حضرت جندب بن سفیانؓ فرماتے ہیں کہ میں قربانی والی (عید کے دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو جب آپ لوگوں کو نماز عید پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا کہ وہ ذبح کر دی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کر لی تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی تو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

(۵۰۶۶) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ۔

(۵۰۶۶) حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۶۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ اَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ

(۵۰۶۷) حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (عیدالاضحی کے دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آپ نے نماز عید پڑھائی پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر اب ذبح

فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

لے۔

(۵۰۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۵۰۶۸) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۶۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى خَالِي اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(۵۰۶۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرے خالو حضرت ابو بُردہ رضی اللہ عنہ نے نماز (عید) سے پہلے قربانی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری ہوئی۔ حضرت ابو بُردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک چھ ماہ کی بکری کا بچہ بھی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کی قربانی کر اور تیرے علاوہ یہ کسی کے لیے کافی نہیں۔ پھر فرمایا: جس آدمی نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی تو گویا اُس نے اپنے نفس کے لیے ذبح کی اور جس نے نماز کے بعد ذبح کی تو اُس کی قربانی پوری ہوگئی اور اُس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنا لیا۔

(۵۰۷۰) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ خَالَهُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَ جِيْرَانِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

(۵۰۷۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے خالو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی ذبح ہونے سے پہلے اپنی قربانی ذبح کی اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ (بُرا) ہے اور میں نے اپنی قربانی جلدی کر لی ہے تاکہ میں اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو (اس کا گوشت) کھلاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو دوبارہ قربانی کر۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک کم عمر دودھ والی بکری ہے۔ وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ تو آپ نے فرمایا: یہی تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے اور اب تیرے بعد ایک سال سے کم عمر کی بکری کسی کے لیے جائز نہ ہوگی۔

(۵۰۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى نُصَلِّيَ

(۵۰۷۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن (دس ذی الحجہ) کو خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خالو

قَالَ فَقَالَ خَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ اللَّحْمُ فِیْهِ مَکْرُوْهٌ ثُمَّ ذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هُشَیْمٍ۔

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے۔ پھر آگے حدیث ہشیم کی حدیث کی طرح ذکر کی۔

(۵۰۷۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَ نَسَکَ نُسُکَنَا فَلَا یَذْبَحْ حَتّٰی یُصَلِّیَ فَقَالَ خَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَسَکْتُ عَنِ ابْنٍ لِی فَقَالَ ذَاکَ شَیْءٌ عَجَّلْتَهٗ لِاَهْلِکَ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ شَاةً خَیْرٌ مِنْ شَاتَیْنِ قَالَ ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَیْرُ نَسِیْکَتِهٖ۔

(۵۰۷۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہماری قربانیوں کی طرح قربانی کرے تو وہ قربانی ذبح نہ کرے' جب تک کہ وہ نماز نہ پڑھ لیں۔ میرے خالو نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے تو آپ نے فرمایا: یہ تو تُو نے اپنے گھر والوں کے لیے جلدی کر لی ہے۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: اس بکری کی قربانی کر کیونکہ وہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے۔

(۵۰۷۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَیْدٍ الْیَامِیِّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِیْ یَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ وَ کَانَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِیْ جَذَعَةٌ خَیْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔

(۵۰۷۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن (دس ذی الحجہ) ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے اور پھر واپس جا کر قربانی ذبح کریں گے تو جو آدمی اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو اپنا لے گا اور جس آدمی نے (نماز سے پہلے) قربانی ذبح کر لی تو گویا کہ اُس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے گوشت تیار کر لیا ہے' قربانی (کی عبادت) سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور حضرت ابو بردہ بن نیار پہلے قربانی ذبح کر چکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی عمر والوں سے زیادہ بہتر ہے تو آپ نے فرمایا: اُسے ذبح کر لو مگر تیرے بعد اور کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

(۵۰۷۴)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَیْدٍ سَمِعَ الشَّعْبِیَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۰۷۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کی۔

(۵۰۷۵)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ هَنَّادُ ابْنُ السَّرِیِّ

(۵۰۷۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ جَرِیْرٍ کِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو نماز (عید) کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آگے حدیث اسی طرح ذکر کی۔

(۵۰۷۶)وَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدِ (بْنِ صَخْرٍ) الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ یَعْنِی ابْنَ زِیَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِیِّ حَدَّثَنِی الْبَرَاءُ ابْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا یُضَحِّیَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِیْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِیَ خَیْرٌ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِیْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

(۵۰۷۶)حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو خطبہ دیا اور فرمایا: کوئی آدمی بھی جب تک نماز (عید) نہ پڑھ لے' قربانی نہ کرے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اُسی کی قربانی کر لے اور تیرے بعد ایک سال سے کم عمر کی قربانی کسی کے لیے جائز نہیں ہوگی۔

(۵۰۷۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَالَ وَهِیَ خَیْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا مَکَانَهَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

(۵۰۷۷)حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی تو نبی ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں دوسری قربانی کر۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بچہ ہے۔ شعبہ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے زیادہ بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: اُس کی جگہ اس کی قربانی کر لے لیکن تیرے بعد کسی کے لیے یہ قربانی جائز نہیں ہوگی۔

(۵۰۷۸) وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرِ الشَّكَّ فِیْ قَوْلِهٖ هِیَ خَیْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ۔

(۵۰۷۸)حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں شک کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۰۷۹)وَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ

(۵۰۷۹)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو فرمایا: جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کر لی تو اُسے چاہیے کہ وہ قربانی دوبارہ

مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَ ذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهِ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا۔

کرے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش کی جاتی ہے اور اس آدمی نے اپنے ہمسایوں کی محتاجگی کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی ان باتوں کی تصدیق فرمائی۔ اُس آدمی نے یہ بھی عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی ایک بکری ہے جو گوشت کی بکریوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے' کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آپ نے اُسے اجازت عطا فرما دی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ اجازت اُس آدمی کے علاوہ دوسروں کو بھی دی یا نہیں؟ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کو ذبح فرمایا۔ پھر لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کا گوشت تقسیم کیا۔

(۵۰۸۰)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ اَنْ يُعِيْدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

(۵۰۸۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دے کر حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی ذبح کر لے پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث مبارکہ ذکر کی۔

(۵۰۸۱)وَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحًى قَالَ فَوَجَدَ رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَذْبَحُوْا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا۔

(۵۰۸۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قربانی کے دن (دس ذی الحجہ) کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ گوشت کی بو محسوس ہوئی تو آپ نے ان کو نماز سے پہلے قربانی ذبح کرنے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا: جس آدمی نے (نماز سے پہلے) قربانی ذبح کر لی ہے اُسے چاہیے کہ وہ دوبارہ قربانی ذبح کرے پھر مذکورہ دونوں احادیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۸۹۷: باب سِنِّ الْاُضْحِيَّةِ

باب: قربانی کے جانوروں کی عمروں کے بیان میں

(۵۰۸۲)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ

(۵۰۸۲) حضرت جابرؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم مُسِنَّة (یعنی بکری وغیرہ ایک سال کی عمر کی اور گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کی عمر کا ہو) کے سوا قربانی کا جانور ذبح نہ کرو سوائے اس کے کہ اگر تمہیں (ایسا جانور نہ ملے) تو تم ایک سال

الضَّاْنِ۔

سے کم عمر کا دُنبے کا بچہ ذبح کرلو (وہ چاہے چھ ماہ کا ہی ہو)۔

(۵۰۸۳) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَ ظَنُّوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهٗ اَنْ يُعِيْدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۵۰۸۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں قربانی کے دن (دس ذی الحجہ) کو نماز پڑھائی تو کچھ آدمیوں نے جلد ہی یعنی نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کر لی اور انہوں نے خیال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی ذبح کر لی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ دوبارہ دوسری قربانی کا جانور ذبح کرے اور جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ذبح نہ کرلیں اُس وقت تک تم قربانی کا جانور ذبح نہ کرو۔

(۵۰۸۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهٖ۔

(۵۰۸۴) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں عطا فرمائیں تا کہ میں اُن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کردوں۔ آخر میں ایک سال کی عمر کا بکری کا بچہ باقی رہ گیا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: تو اس کی قربانی کرلے۔

(۵۰۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (الْجُهَنِیِّ) قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِیْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَصَابَنِیْ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ۔

(۵۰۸۵) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں قربانی کی بکریاں تقسیم فرمائیں۔ میرے حصہ میں ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ آیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے حصہ میں یہ ایک جذعہ یعنی ایک سال سے کم عمر کی بکری کا ایک بچہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا: اس کی قربانی کرلو۔

(۵۰۸۶) وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِیْ بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُقْبَةَ ابْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

(۵۰۸۶) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانیاں تقسیم فرمائیں اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

۸۹۸: باب اِسْتِحْبَابِ اِسْتِحْسَانِ

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے اور

الضَّحِيَّةِ وَ ذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

(قربانی کرتے وقت) بسم اللہ اور تکبیر کہنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۰۸۷)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَ سَمّٰى وَ كَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

(۵۰۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے دو سفید سینگ والے دُنبوں کی قربانی ذبح کی اور آپ نے بسم اللہ اور تکبیر کہی اور آپ نے ذبح کرتے وقت دونوں دُنبوں کی گردنوں کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا۔

(۵۰۸۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَ سَمّٰى وَ كَبَّرَ۔

(۵۰۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ آپ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح کیا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ انہیں ذبح کرتے وقت آپ نے ان دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا اور آپ نے بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

(۵۰۸۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ۔

(۵۰۸۹) حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح قربانی کی۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

(۵۰۹۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ يَقُوْلُ بِاسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(۵۰۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے نقل کیا سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ''سمّٰی اور کبر'' کی جگہ بسم اللہ اور اللہ اکبر ہے۔

(۵۰۹۱)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَ يَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ لِعَائِشَةَ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ

(۵۰۹۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا سینگ والا دُنبہ لانے کا حکم فرمایا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو اور ایسا ہی دُنبہ آپ کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ پھر آپ نے چھری پکڑی اور دُنبے کو پکڑ کر اسے لٹا دیا پھر اسے ذبح فرما دیا پھر

فنعمت ثم اخذها و اخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال باسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمد و من امة محمد ثم ضحى به۔

آپ نے فرمایا: بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (اللہ تعالیٰ کے نام سے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) کی طرف سے اور محمد (ﷺ) کی آل کی طرف سے اور محمد (ﷺ) کی امت کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما) پھر آپ نے اس طرح قربانی فرمائی۔

۸۹۵ باب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَ سَآئِرَ الْعِظَامِ

باب: ہر اس چیز سے ذبح کرنے کے جواز میں کہ جس سے خون بہہ جائے سوائے دانت ناخن اور ہڈی کے

(۵۰۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَ لَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْجِلْ اَوْ اَرِنْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَ سَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ قَالَ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَ غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا۔

(۵۰۹۲) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: جس چیز سے بھی خون بہہ جائے جلدی کرنا اور (جس چیز پر) اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس کو کھالینا۔ شرط یہ ہے کہ دانت اور ناخن نہ ہو۔ اس کی وجہ میں تجھ سے بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ دانت تو ایک ہڈی کی قسم ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ اُن میں سے ایک اونٹ بھاگا تو ایک آدمی نے اُسے تیر مارا جس سے وہ اُونٹ رک گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اونٹوں میں سے کچھ اونٹ وحشی ہوتے ہیں اگر ان میں سے کوئی تمہارے تمہارے قبضہ میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرو (یعنی تیر مار کر اُسے روک لیا جائے)۔

(۵۰۹۳) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ وَ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

(۵۰۹۳) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ کے مقام تہامہ میں تھے (وہاں سے ہمیں) کچھ بکریاں اور اونٹ ملے تو لوگوں نے جلدی جلدی اُن کا گوشت ہانڈیوں میں ڈال کر اُبالنا شروع کر دیا۔ آپ نے ان ہانڈیوں کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا اور پھر باقی حدیث یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح ذکر کی۔

(۵۰۹۴)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ (بْنِ مَسْرُوْقٍ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَ لَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيْطِ وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَ قَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيْرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ۔

(۵۰۹۴) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں وغیرہ نہیں ہیں (جس سے ذبح کریں) کیا ہم بانس کے چھلکے سے ذبح کر لیں؟ اور پھر مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح ذکر کی (اور اس میں یہ بھی ہے) راوی حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک اونٹ بھاگنے لگا تو ہم نے اُسے تیروں سے مارا' یہاں تک کہ ہم نے اُسے گرا دیا۔

(۵۰۹۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ بِتَمَامِهٖ وَ قَالَ فِيْهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ۔

(۵۰۹۵) حضرت سعید بن مسروق رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح آخر تک پوری حدیث روایت کی گئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں' تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں؟

(۵۰۹۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ (بْنِ رَافِعٍ) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَ ذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ۔

(۵۰۹۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیوں کو اُبالنا شروع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُلٹ دینے کا حکم فرمایا تو وہ اُلٹ دی گئیں اور باقی پورا واقعہ ذکر کیا۔

۹۰۰:باب بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَ بَيَانِ نَسْخِهٖ وَ اِبَاحَتِهٖ اِلٰى مَتٰى شَاءَ

باب: ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانیوں کے کھانے کی ممانعت اور پھر اس حکم کے منسوخ ہونے اور پھر جب تک چاہے قربانی کا گوشت کھاتے رہنے کے جواز کے بیان میں

(۵۰۹۷)حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَ قَالَ

(۵۰۹۷) حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ موجود تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے عید کی نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا اور

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ نَّاْكُلَ مِنْ لُحُوْمِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن کے بعد اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۰۹۸)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهٗ شَهِدَ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَاْكُلُوْا۔

(۵۰۹۸) حضرت ابوعبید مولی ابن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں موجود تھا۔ راوی ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ بھی عید کی نماز پڑھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ تم تین راتوں سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ تو تم نہ کھاؤ۔

(۵۰۹۹)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ (بْنُ اِبْرَاهِيْمَ) حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۰۹۹) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۵۱۰۰)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَاْكُلْ اَحَدٌ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهٖ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

(۵۱۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنی قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہ کھائے۔

(۵۱۰۱)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

(۵۱۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے لیث کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۵۱۰۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ

(۵۱۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ قربانیوں کا گوشت تین دنوں کے بعد کھایا جائے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین دنوں سے زیادہ قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور حضرت ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فَوْقَ ثَلَاثٍ کی بجائے بَعْدَ ثَلَاثٍ کہا

فَوْقَ ثَلَاثٍ وَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ہے۔

(۵۱۰۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ دَفَّ اَهْلُ اَبْیَاتٍ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ حُضْرَةَ الْاَضْحٰی زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِیَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ یَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِیَةَ مِنْ ضَحَایَاهُمْ وَ یُجْمِلُوْنَ فِیْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا نَهَیْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ (اِنَّمَا) نَهَیْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِیْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوا۔

(۵۱۰۳)حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔حضرت عبداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن واقد نے سچ کہا ہے۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر کچھ دیہاتی لوگ آ گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانیوں کا گوشت تین دنوں کی مقدار میں رکھو پھر جو بچے اُسے صدقہ کر دو۔ پھر اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانیوں کی کھالوں سے مشکیزے بناتے ہیں اور ان میں چربی بھی پگھلاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اور اب کیا ہو گیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا ہے۔تو آپ نے فرمایا: میں نے ان ضرورت مندوں کی وجہ سے جو اس وقت آ گئے تھے تمہیں منع کیا تھا لہٰذا اب کھاؤ اور کچھ چھوڑ دو اور صدقہ کرو۔

(۵۱۰۴)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰی عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَ تَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا۔

(۵۱۰۴)حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا ہے پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا: تم کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ اور جمع کرو۔

(۵۱۰۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ فَقَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا

(۵۱۰۵)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منیٰ کے مقام پر ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت عطا فرما دی اور ارشاد فرمایا: تم کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ۔ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں آ گئے۔انہوں نے کہا: ہاں!

فَوْقَ ثَلَاثٍ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوْا وَ تَزَوَّدُوْا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ۔

(۵۱۰۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَ نَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(۵۱۰۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہیں رکھتے تھے تو پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم ان قربانیوں کے گوشت میں سے زادِ راہ بنائیں اور تین دن سے زیادہ کھا سکتے ہیں۔

(۵۱۰۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۵۱۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں (قربانیوں کا گوشت) زادِ راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

(۵۱۰۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لَحْمَ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَ حَشَمًا وَ خَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَ اَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا وَ ادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى۔

(۵۱۰۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مدینہ والو! تم قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہ کھاؤ اور ابن مثنیٰ کی روایت میں تین دنوں کا ذکر ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی کہ ان کے عیال اور نوکر چاکر ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھاؤ بھی اور کھلاؤ بھی اور جمع بھی کرلو یا رکھ چھوڑو۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ ان لفظوں میں عبدالاعلیٰ کو شک ہے۔

(۵۱۰۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِیْ بَيْتِهٖ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِی الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ يَفْشُوَ فِيْهِمْ۔

(۵۱۰۹) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی قربانی کرے تو تین دنوں کے بعد اس کے گھر میں اس کی قربانی میں سے کچھ بھی نہ رہے تو جب اگلا سال آیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس طرح کریں جس طرح پچھلے سال کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں! کیونکہ اس سال ضرورت مند لوگ تھے تو میں نے چاہا کہ قربانیوں کے گوشت میں سے ان کو بھی مل جائے۔

(۵۱۱۰)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَحِيَّتَهٗ

(۵۱۱۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی ذبح فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ثوبان! اس قربانی کے گوشت کو سنبھال کر رکھو۔ (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ میں

ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهٖ فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهٗ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ۔

اس قربانی کے گوشت میں سے لگاتار مدینہ منورہ پہنچنے تک آپ کو گوشت کھلاتا رہا۔

(۵۱۱۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۱۱۱) حضرت معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۱۱۲)وَ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِى الزُّبَيْدِىُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَاَصْلَحْتُهٗ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ۔

(۵۱۱۲) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا یہ گوشت سنبھال کر رکھ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوشت کو بنا کر رکھا آپ مدینہ منورہ پہنچنے تک اسی میں سے کھاتے رہے۔

(۵۱۱۳)وَ حَدَّثَنِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِىُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(۵۱۱۳) حضرت یحییٰ بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۱۱۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِىْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِى الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

(۵۱۱۴) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا تو اب تم قبروں کی زیارت کرلیا کرو اور میں نے تمہیں تین دنوں سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے روکا تھا تو اب تم گوشت روکے رکھو جب تک تم چاہو اور میں نے تمہیں سوائے مشکیزے کے تمام برتنوں میں نبیذ کے استعمال سے روکا تھا تو اب تم تمام برتنوں میں پی لیا کرو اور نشے والی چیزیں نہ پیا کرو۔

(۵۱۱۵)وَ حَدَّثَنِىْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ

(۵۱۱۵) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں منع کیا تھا اور پھر ابوسفیان کی حدیث کی طرح حدیث

فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ سِنَانٍ۔

ذکر کی۔

۹۰۱: باب الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب: فرع اور عتیرہ کے بیان میں

(۵۱۱۶) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهٗ۔

(۵۱۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فرع کوئی چیز ہے اور نہ ہی عتیرہ کوئی چیز۔ ابن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ فرع اونٹنی کا وہ پہلا بچہ ہے جسے مشرک لوگ ذبح کر دیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: فرع اور عتیرہ کے بارے میں اس باب کی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ فرع کیا ہے؟ اس کی وضاحت اسی حدیث میں ابن رافع کے حوالہ سے کر دی گئی ہے اور عتیرہ اس ذبیحہ کو کہا جاتا ہے کہ جس کو ماہِ رجب کے ابتدائی عشرہ میں ذبح کیا جاتا تھا اور اسے لوگ رجبی کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو موقوف فرما دیا ہے اور فرمایا: ان کی کوئی اصلیت نہیں لیکن اگر بغیر کسی قید لگائے یہ کام کیے جائیں تو صحیح ہے۔ دیگر روایات میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

۹۰۲: باب نَهْىِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِى الْحِجَّةِ وَهُوَ يُرِيْدُ التَّضْحِيَةَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ وَ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جب ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو اور آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے لیے قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں کا کٹوانا منع ہے

(۵۱۱۷) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَ اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّىَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهٖ وَ بَشَرِهٖ شَيْئًا قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهٗ قَالَ لٰكِنِّىْ اَرْفَعُهٗ۔

(۵۱۱۷) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (ماہ ذی الحجہ) کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے (یعنی ان کو نہ کٹوائے)۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ بعض حضرات تو اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

(۵۱۱۸) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

(۵۱۱۸) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے' فرماتی ہیں کہ

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ عِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيْدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا۔

آپ نے فرمایا: جب (ماہ ذی الحجہ) کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور اس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور وہ اس کی قربانی بھی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بالوں کو نہ کٹوائے اور نہ ہی اپنے ناخنوں کو ترشوائے۔

(۵۱۱۹) وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ۔

(۵۱۱۹) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ماہِ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو روکے رکھے (یعنی ان کو نہ کٹوائے)۔

(۵۱۲۰) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۵۱۲۰) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمرو بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۱۲۱) وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ۔

(۵۱۲۱) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے پاس (قربانی کا جانور) ذبح کرنے کے لیے ہو تو جب وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے تو وہ اس وقت تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کٹوائے جب تک کہ قربانی نہ کر لے۔

(۵۱۲۲) وَ حَدَّثَنِيْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُمَارَةَ اللَّيْثِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيْهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا أَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِيَ وَ تُرِكَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۵۱۲۲) حضرت عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ سے کچھ پہلے ہم حمام (غسل خانہ) میں تھے کہ اس میں کچھ لوگوں نے چونے سے اپنے بالوں کو صاف کر لیا تو حمام والوں میں سے بعض لوگ کہنے لگے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ تو اس کو ناپسند سمجھتے ہیں یا اس سے روکتے ہیں (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ تو حدیث ہے جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے یا اسے چھوڑ دیا ہے۔ مجھ سے حضرت اُمّ

وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو۔

سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ معاذ عن محمد بن عمرو کی روایت میں گزر چکا ہے۔

(۵۱۲۳)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ وَ ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۱۲۳) حضرت عمرو بن مسلم جندعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ماہِ ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی جناب نبی کریم ﷺ کا سب سے پہلا حکم مسلمانوں کو جو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جن مسلمانوں کو پروردگار نے قربانی کی سنت زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہو تو اُسے چاہیے کہ جیسے ہی ذی الحجہ کا چاند نکلے اس کے فوراً بعد نہ تو وہ اپنے بالوں کو کٹوائے اور نہ ہی اپنے ناخنوں کو تراشے۔ علماء لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ حکم صرف استحباب کے درجہ میں ہے اگر کوئی اس طرح نہ کرے تو اس کی قربانی میں کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں آتی۔

اور اگر اس پر عمل کرے تو یہ آدمی حجاج کرام کے مشابہ ہو جائے گا کہ جس طرح حاجیوں کے لیے احرام کی صورت میں ناخنوں اور بالوں کو کٹوانے کی اجازت نہیں اور اس حالت میں اُن پر اللہ کی طرف سے جو رحمتیں برستی ہیں تو اللہ کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ اُن کی مشابہت اختیار کرنے کے نتیجہ میں اِن لوگوں کو بھی جو سرزمین حج پر نہ پہنچ سکتے ہوں اور وہ حجاج کی طرح صرف مشابہت اختیار کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی اپنی رحمت میں شامل فرمالے اِن شاء اللہ۔

۹۰۳: باب تَحْرِيْمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهٖ

باب: غیر اللہ کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرنے کی حرمت اور اِس طرح کرنے والے کے ملعون ہونے کے بیان میں

(۵۱۲۴)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ ابْنُ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَيَّ قَالَ فَغَضِبَ وَ قَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ

(۵۱۲۴) حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس (موجود) تھا کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے عرض کیا: نبی ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے مخفی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں بتائی تھی کہ جو دوسرے لوگوں کو نہ بتائی ہو سوائے اس کے کہ آپ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اُس آدمی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (۱) ایسے آدمی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے

حَدَّثَنِیْ بِکَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔

کہ جو آدمی اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے۔ (۲) ایسے آدمی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لیے (جانور) ذبح کرے۔ (۳) اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو کسی بدعتی آدمی کو پناہ دیتا ہے۔ (۴) اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو آدمی زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹاتا ہے۔

(۵۱۳۵) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَیْمٰنُ بْنُ حَیَّانَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْنَا لِعَلِیِّ (بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ) اَخْبِرْنَا بِشَیْءٍ اَسَرَّهٗ اِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَیَّ شَیْئًا کَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ۔

(۵۱۳۵) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں اُس چیز کی خبر دیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خفیہ طور پر بتائی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی کہ جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لیے (جانور) ذبح کرے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہو کہ جو کسی بدعتی آدمی کو ٹھکانہ دے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے کہ جو آدمی زمین کے نشانات بدل ڈالے۔

(۵۱۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِیْ بَزَّةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِهِ النَّاسَ کَافَّةً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ هٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِیْفَةً مَکْتُوْبٌ فِیْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

(۵۱۳۶) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کسی ایسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں فرمایا کہ جو باقی تمام لوگوں سے نہ فرمایا ہو۔ سوائے اس کے کہ چند باتیں میری تلوار کے نیام میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ نکالا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے تعظیماً جانور ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو آدمی زمین کے نشان چوری کرے اور اللہ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو کسی بدعتی آدمی کو ٹھکانہ دے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے سب سے پہلے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پوری اُمت کے

لیے ہیں۔ پوری کی پوری امت میں سے کوئی فرد ایسا نہیں کہ آپ ﷺ نے اُسے خاص طور پر کچھ ارشاد فرمایا ہو اور باقی پوری اُمت اس سے محروم ہو۔ اس بات سے اُن بد مذہب کے اس غلط عقیدے کی تردید ہوتی ہے کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خصوصی علوم بتائے گئے ہیں۔ اس باب کی احادیث میں خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب یہ پوچھا گیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کو راز کی کیا باتیں فرمائی ہیں؟ سب سے پہلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر غصہ میں آ گئے اور پھر اس بات کی وضاحت فرمائی کہ آپ ﷺ نے کوئی ایسی راز کی بات مجھے نہیں بتائی' جو اور لوگوں کو نہ بتائی ہو۔

دوسری بات اس باب کی احادیث سے یہ واضح ہوتی ہے کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کے لیے بھی تعظیماً کوئی جانور ذبح کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ایسا کرنے والا مشرک بن جاتا ہے اور ایسے آدمی کا ذبیحہ بھی مُردار ہے۔

اِس کے علاوہ ایک اور خاص بات ارشاد فرمائی کہ جو آدمی کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ غور فرمائیں کہ جب بدعتی کو ٹھکانہ دینے کا یہ حال ہے تو خود بدعتی کا اپنا کیا حال ہوگا اور کتنے بُرے انجام سے وہ دوچار ہوگا۔ بعض جگہ جاہلوں' بدعتیوں کو بلا کر اُن سے تقریر وغیرہ کروائی جاتی ہیں اور اُن کے اپنے گھروں میں بلا کر باعث برکت سمجھا جاتا ہے اللہ پاک ہر قسم کی بدعات سے ہماری حفاظت فرمائے' آمین۔

کتاب الاشربه

٩٠٤: باب تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ وَ بَيَانِ اَنَّهَا تَكُوْنُ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ وَ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالزَّبِيْبِ وَ غَيْرِهَا مِمَّا يُسْكِرُ

(٥١٢٧) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيْعَهُ وَ مَعِيْ صَائِغٌ مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ فَأَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيْهِ فَقَالَتْ اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَ بَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَ مَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ

باب: شراب کی حرمت اور اِس بات کے بیان میں کہ شراب انگور اور کھجور سے تیار ہوتی ہے

(۵۱۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھے ایک اونٹنی ملی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور اونٹنی عطا فرما دی۔ میں نے اِن دونوں اونٹنیوں کو انصار کے ایک آدمی کے دروازہ پر بٹھا دیا اور میں یہ چاہتا تھا کہ میں ان پر اذخر (گھاس) لاد کر لاؤں تاکہ میں اسے بیچوں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا۔ الغرض میرا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی اپنے) ولیمہ کی تیاری کا ارادہ تھا اور اسی گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب شراب پی رہے تھے اُن کے ساتھ ایک باندی تھی جو کہ شعر پڑھ رہی تھی اور کہہ رہی تھی: ''اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لیے اُٹھو۔'' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر اپنی تلوار لے کر ان اونٹنیوں پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ دی اور ان کی کھوکھوں کو پھاڑ ڈالا پھر اُن کا کلیجہ نکال دیا۔ (راوی ابن جریج کہتے ہیں کہ) میں نے ابن شہاب سے کہا: کیا کوہان بھی لے گئے؟ انہوں نے کہا: ہاں! کوہان بھی تو کاٹ لیے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں نے یہ خطرناک منظر دیکھا تو میں اُسی وقت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے۔ میں نے آپ کو اس سارے واقعہ کی خبر دی تو آپ باہر نکلے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف نظر

حَمْزَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَصَرَهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاٰبَائِیْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَهْقِرُ حَتّٰی خَرَجَ عَنْهُمْ۔

اُٹھا کر دیکھا اور (حالت نشہ میں) کہنے لگے کہ آپ لوگ تو میرے آباؤ اجداد کے غلام ہوں (یہ سنتے ہی) رسول اللہ ﷺ اُلٹے پاؤں واپس لوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ وہاں سے نکل آئے۔

(۵۱۲۸)وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۱۲۸) ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۱۲۹)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ اَبُوْ عُثْمَانَ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ کَانَتْ لِیْ شَارِفٌ مِنْ نَصِیْبِیْ مِنَ الْمَغْنَمِ یَوْمَ بَدْرٍ وَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ یَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِیَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ یَرْتَحِلُ مَعِیَ فَنَاْتِیْ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِیْعَهٗ مِنَ الصَّوَّاغِیْنَ فَاَسْتَعِیْنَ بِهٖ فِیْ وَلِیْمَةِ عُرْسِیْ فَبَیْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَیَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَایَ مُنَاخَانِ اِلٰی جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ جَمَعْتُ حِیْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَایَ قَدِ اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَ بُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَکْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَیْنَیَّ حِیْنَ رَاَیْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوْا فَعَلَهٗ حَمْزَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْبَیْتِ فِیْ شَرْبٍ مِنَ الْاَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَیْنَةٌ وَاَصْحَابَهٗ فَقَالَتْ فِیْ غِنَائِهَا اَلَا یَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِالسَّیْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَ بَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَکْبَادِهِمَا قَالَ عَلِیٌّ فَانْطَلَقْتُ

(۵۱۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مالِ غنیمت میں سے میرے حصہ میں ایک اونٹنی آئی تھی اور اسی دن رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے مجھے ایک اونٹنی عطا فرمائی تو جب میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ سے خلوت کروں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار آدمی سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم اذخر گھاس لا کر سناروں کے ہاتھ فروخت کر دیں اور پھر اس کی رقم سے میں اپنی شادی کا ولیمہ کروں تو اسی دوران میں اپنی اونٹنیوں کا سامان (یعنی) پالان کے تختے، بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور اس وقت میری دونوں اونٹنیاں انصاری آدمی کے گھر کے پاس بیٹھیں تھیں۔ جب میں نے سامان اکٹھا کر لیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں بھی کٹی ہوئی ہیں اور ان کے کلیجے نکلے ہوئے ہیں۔ میں (یہ حیران کن منظر) دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر کنٹرول نہ کر سکا۔ میں نے کہا کہ یہ (اس طرح) کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چند شراب خور انصاریوں کے ساتھ اسی گھر میں موجود ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ایک گانے والی عورت نے ایک شعر سنایا تھا کہ ''سنو اے حمزہ! ان موٹی موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لیے اُٹھو'' (یہ سن کر) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر اُٹھے اور ان اونٹنیوں کے کوہانوں کو کاٹ دیا اور ان کی کوکھیں کاٹ دیں اور ان کے کلیجے نکال دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فوراً رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل

حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِیْ لَقِيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَ بَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِیْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهٗ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِیْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَ خَرَجَ وَ خَرَجْنَا مَعَهٗ۔

پڑا' یہاں تک کہ میں آپ کی خدمت میں آ گیا۔ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میرے چہرے کے آثار سے میرے حالات معلوم کر لیے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے علی!) تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں نے آج کے دن کی طرح کبھی کوئی دن نہیں دیکھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے اُن کے کوہان کاٹ لیے ہیں اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالی ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ اس وقت گھر میں موجود ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور شراب خور بھی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر پیدل ہی چل پڑے اور میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ آپ اُس دروازہ میں آئے جہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی (آپ اندر داخل ہوئے) تو دیکھا کہ وہ سب شراب پیے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے اس فعل پر ملامت کرنا شروع کی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا پھر آپ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو آپ کی ناف کی طرف دیکھا۔ پھر نگاہ بلند کی تو آپ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا پھر حمزہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم تو میرے باپ کے غلام ہو (اُس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشہ میں مبتلا ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُلٹے پاؤں باہر تشریف آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ باہر نکل آئے۔

(۵۱۳۰) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۱۳۰) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۱۳۱) حَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ

(۵۱۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جس دن شراب حرام کی گئی اُس دن میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ فَقَالَ اَخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ [المائدة:۹۳]

گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ وہ شراب خشک کشمش (میوہ) اور چھوہاروں کی بنی ہوئی تھی۔ اسی دوران میں نے آواز دی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ باہر نکل کر دیکھو۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک منادی آواز لگا رہا ہے۔ (اے لوگو!) آگاہ رہو کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی تمام گلیوں میں یہ اعلان کر دیا گیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ باہر نکل کر اس شراب کو بہا دو تو میں نے باہر جا کر اس شراب کو بہا دیا۔ لوگوں نے کہا یا لوگوں میں سے کسی نے کہا: فلاں فلاں شہید کر دیئے گئے اور ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ (یہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اُن پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ پرہیزگار ہوئے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔''

(۵۱۳۲) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلُوْا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيْخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ اِنِّيْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْهَا اَبَا طَلْحَةَ وَ اَبَا اَيُّوْبَ وَ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِنَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا اَنَسُ اَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَاَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ۔

(۵۱۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے فضیخ شراب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے لیے تمہاری اس فضیخ کے علاوہ اور کوئی شراب ہی نہیں تھی اور میں یہی فضیخ شراب ابوطلحہؓ اور ابوایوبؓ اور رسول اللہؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگوں کو اپنے گھر میں پلا رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: کیا آپ کو یہ خبر پہنچی ہے؟ ہم نے کہا: ''نہیں'' اُس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انس! ان مشکوں کو بہا دو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی کی خبر کے بعد نہ ہی انہوں نے کبھی شراب پی اور نہ (ہی) انہوں نے شراب کے بارے میں پوچھا۔

فضیخ شراب کیا ہے؟

حضرت ابراہیم حربی فرماتے ہیں کہ کچی اور پکی ہوئی کھجوروں کو توڑ کر پانی میں ڈال کر اسے اتنی دیر تک اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ جوش مار کر اُبلنے لگے اسے فضیخ شراب کہا جاتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اسی شراب فضیخ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کا اعلان کیا گیا تو میں اپنے گھر یہی شراب لوگوں کو پلا رہا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ پہلے یہی شراب تھی اس کے علاوہ اور کوئی شراب نہ تھی۔

(٥١٣٣) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلٰى عُمُوْمَتِيْ أَسْقِيْهِمْ مِنْ فَضِيْخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اكْفِئْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَ رُطَبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمٰنُ وَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

(٥١٣٣) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑے کھڑے اپنے چچا زاد قبیلہ والوں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سے سب سے کم عمر تھا تو ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو لوگوں نے (یہ سن کر) کہا: اے انس! اس شراب کو بہا دو۔ تو میں نے وہ شراب بہا دی۔ سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شراب گدری اور پکی ہوئی کھجوروں کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن اُن کی شراب یہی تھی۔ سلیمانؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ بھی اسی طرح فرماتے تھے۔

(٥١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيْهِمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرِ ابْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَ أَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ ذٰلِكَ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيْ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

(٥١٣٤) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر اپنے قبیلے والوں کو (شراب) پلا رہا تھا (پھر آگے) ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دن اُن کی یہی شراب تھی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کوئی نکیر نہیں کی۔ ابن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے معتمر نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ کچھ لوگ جو میرے ساتھ تھے انہوں نے خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ اُس دن ان کی شراب یہی تھی۔

(٥١٣٥) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِيْ أَبَا طَلْحَةَ وَ أَبَا دُجَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

(٥١٣٥) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا تو آنے والا (ایک آدمی اندر) داخل ہوا اور اُس نے کہا: آج ایک نئی بات ہوگئی کہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی ہے۔ (شراب حرام کر دی گئی ہے) تو ہم نے (یہ خبر سنتے ہی) اس شراب کو اسی دن بہا دیا اور وہ شراب کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَتَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَ كَانَتْ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ۔

کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب شراب حرام کر دی گئی تھی تو عام طور پر ان دنوں میں ان کی شراب یہی تھی (کہ کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب)۔

(۵۱۳۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَ اَبَا دُجَانَةَ وَ سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيْهَا خَلِيْطُ بُسْرٍ وَ تَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ۔

(۵۱۳۶)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ اور سہیل بن بیضا کو اس مشکیزے میں سے شراب پلا رہا تھا کہ جس میں کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب تھی۔ آگے حدیث سعید کی حدیث کی طرح ہے۔

(۵۱۳۷)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ۔

(۵۱۳۷)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ خشک اور کچی کھجوروں کو پانی میں بھگویا جائے اور پھر اس کو پیا جائے اور ان لوگوں کی ان دونوں میں عام طور پر یہی شراب تھی جس دن کہ شراب کو حرام کیا گیا۔

(۵۱۳۸)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيْخٍ وَ تَمْرٍ فَاَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ۔

(۵۱۳۸)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو فضیخ اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب پلا رہا تھا تو اسی دوران ایک آنے والے نے آ کر کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (یہ خبر سنتے ہی) کہا: اے انس! اُٹھو اور اس (شراب والے) گھڑے کو توڑ ڈالو۔ تو میں نے پتھر کا ایک ٹکڑا اُٹھایا اور اس گھڑے کو نیچے سے مارا تو وہ گھڑا ٹوٹ گیا۔

(۵۱۳۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ۔

(۵۱۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (جس وقت) وہ آیت نازل فرمائی جس آیت میں شراب کو حرام قرار دیا گیا تھا (تو اُس وقت) مدینہ منورہ میں سوائے کھجور کے اور کوئی شراب نہیں پی جاتی تھی۔

خلاصۃ الباب: سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾ [المائدہ: ۹۰] ''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں۔''

اِس باب کی احادیث میں شراب کی اقسام اور اُن کی حرمت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور وہ شراب کے حکم میں ہے۔ سنن ابوداؤد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز شراب ہے اور تمام نشہ والی چیزیں حرام ہیں اور جو آدمی ہمیشہ شراب پیتا رہے وہ اسی حالت میں مر جائے تو وہ قیامت کے دن جنت کی شراب نہیں پی سکے گا۔''
(ابوداؤد باب ماجاء فی السکر)

اِس حدیث میں شراب کی حرمت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شراب کی بہت سخت وعید واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ آج کل کے دور میں افیون، بھنگ، چرس اور ہیروئن کا بھی عام رواج ہوگیا ہے۔ یہ ساری کی ساری نشہ آور چیزیں اسی مذکورہ حدیث میں بیان کردہ وعید میں داخل ہیں۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی کے لیے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شراب پئے گا یا کوئی بھی نشہ والی چیز پئے گا تو اُسے دوزخیوں کا پسینہ پلایا جائے گا۔'' اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے' آمین۔

۹۰۵: باب تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ

(۵۱۴۰) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا۔

باب: شراب کا سرکہ بنانے کی حرمت کے بیان میں

(۵۱۴۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کا سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔

۹۰۶: باب تَحْرِيمِ التَّدَاوِيْ بِالْخَمْرِ وَ بَيَانِ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَآءٍ

(۵۱۴۱) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ۔

باب: شراب کی دوا (بطورِ علاج) بنانے کی حرمت کے بیان میں

(۵۱۴۱) حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا کہ شراب کا کچھ بنایا جائے۔ حضرت طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں شراب کو دوا کے لیے بناتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

تشریح اس باب کی حدیث سے یہ واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ شراب کو بطور دوا کے یا شراب کی دواء بنا کر علاج کرنا حرام ہے اور یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور ویسے بھی اللہ پاک نے حرام چیزوں کے اندر شفاء نہیں رکھی اس لیے شراب کو بطور دوا کے کسی بیماری میں علاج کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اس کے شفاء کی اُمید کی جا سکتی ہے' واللہ اعلم۔

۹۰۷: باب بَیَانِ اَنَّ جَمِیْعَ مَا یُنْبَذُ مِمَّا یُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ یُسَمّٰی خَمْرًا

باب: اِس بات کے بیان میں کہ کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جاتی ہے اُسے بھی خمر (شراب) کہا جاتا ہے

(۵۱۴۲) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِیْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ اَنَّ اَبَا کَثِیْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

(۵۱۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے (بنائی جاتی) ہے۔

(۵۱۴۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

(۵۱۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور (سے بنائی جاتی) ہے۔

(۵۱۴۴) وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ وَ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَ عُقْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ عَنْ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ الْکَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کُرَیْبٍ الْکَرْمِ وَالنَّخْلَةِ۔

(۵۱۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے بنائی جاتی ہے۔ ابوکریب نے اپنی روایت میں ''الکرمة'' اور ''النّخلة'' کو بغیر ''تا'' کے یعنی ''کرم'' اور ''نخل'' کہا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے جو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ شراب کھجور اور انگور سے بنائی جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جوار یا شہد یا جو کی شراب نہیں ہوتی کیونکہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی بھی شراب ہوتی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حقیقت میں خمر انگور کے پانی کو کہا جاتا ہے جس وقت کہ وہ گاڑھا اور سخت ہو جائے اور جھاگ اُٹھنے لگے۔

۹۰۸: باب کَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ مَخْلُوْطَیْنِ

باب: کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے کی کراہت کے بیان میں

(۵۱۴۵) حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ یُخْلَطَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

(۵۱۴۵) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کشمش اور کھجور کو یا کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (پانی میں بھگویا جائے)۔

(۵۱۴۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا۔

(۵۱۴۶) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے کھجور اور کشمش کو اکٹھا کر کے نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے اور اس چیز سے بھی منع فرمایا ہے کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر اُس کی نبیذ بنائی جائے۔

(۵۱۴۷)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِيْ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَ بَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيْذًا۔

(۵۱۴۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پکی اور کچی کھجوروں کو اور کشمش اور کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ۔

(۵۱۴۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلٰى حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا۔

(۵۱۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ کشمش اور کھجور کو ملا کر اُس کی نبیذ بنائی جائے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر اُس کی نبیذ بنائی جائے۔

(۵۱۴۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَ عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا۔

(۵۱۴۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اسی طرح کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۵۱۵۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَخْلِطَ الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ وَاَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

(۵۱۵۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کشمش اور کھجور کو ملا کر بھگوئیں اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ہم کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوئیں۔

(۵۱۵۱)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِى ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِىْ مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۱۵۱) حضرت ابومسلمہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ اس حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۵۱۵۲)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمِ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ

(۵۱۵۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے جو آدمی نبیذ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ النَّبِیْذَ مِنْكُمْ فَلْیَشْرَبْهُ زَبِیْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا۔

(شراب) پیئے تو اُسے چاہیے کہ وہ اکیلی کشمش کی یا اکیلی کھجور کی، یا اکیلی کچی کھجور کی شراب پیئے۔

(۵۱۵۳)وَ حَدَّثَنِیْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبًا بِبُسْرٍ وَ قَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَكِیْعٍ۔

(۵۱۵۳) حضرت اسمٰعیل بن مسلم عبدی رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کچی کھجوروں کو پکی اور خشک کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو پکی کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو کچی اور خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگوئیں اور پھر آگے وکیع کی حدیث کی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

(۵۱۵۴)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی حِدَتِهٖ۔

(۵۱۵۴) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کچی اور پکی کھجوروں کو اور کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ بلکہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

(۵۱۵۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۱۵۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۵۱۵۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِیٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِیْبَ جَمِیْعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَتِهٖ وَ زَعَمَ یَحْیٰی اَنَّهٗ لَقِیَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ قَتَادَةَ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا۔

(۵۱۵۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ ہی پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگوؤ بلکہ تم (ان میں سے) ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ اور یحییٰ کا گمان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا۔

(۵۱۵۷)وَ حَدَّثَنِیْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ بِهٰذَیْنِ الْاِسْنَادَیْنِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِیْبَ۔

(۵۱۵۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ سے ان دو سندوں کے ساتھ کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۵۱۵۸)وَ حَدَّثَنِی اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانٌ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَ عَنْ خَلِیْطِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَ عَنْ خَلِیْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَ قَالَ انْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَةٍ۔

(۵۱۵۸) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے پکی اور کچی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا: تم ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

(۵۱۵۹)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

(۵۱۵۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح روایت کیا۔

(۵۱۶۰)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ کَثِیْرٍ الْحَنَفِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَ قَالَ یُنْتَبَذُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی حِدَتِهٖ۔

(۵۱۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش اور پکی کھجوروں کو اور کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

(۵۱۶۱)وَ حَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَیْنَةَ وَهُوَ اَبُوْ کَثِیْرٍ الْغُبَرِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۱۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

(۵۱۶۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ جَمِیْعًا وَاَنْ یُّخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ جُرَشَ یَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ۔

(۵۱۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگویا جائے اور آپ نے جرش والوں کی طرف لکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے منع فرماتے ہیں۔

(۵۱۶۳)وَ حَدَّثَنِیْهِ وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ یَعْنِی الطَّحَّانَ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِی التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

(۵۱۶۳) حضرت شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور صرف کھجور اور کشمش ذکر ہے اور کچی اور پکی کھجوروں کا ذکر نہیں۔

(۵۱۶۴)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ قَدْ نُهِیَ اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ

(۵۱۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع کر دیا گیا

وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا۔

ہے۔

(۵۱۶۵) وَ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا۔

(۵۱۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرما دیا گیا ہے۔

خلاصۃ الباب: نبیذ کیا ہے؟ نبیذ یہ ہے کہ کھجوریں انگور وغیرہ کو پانی میں ڈال کر اُس وقت تک اسی حالت میں رہنے دیا جائے جب تک کہ پانی کا رنگ نہ بدل جائے اور پانی میٹھا نہ ہو جائے اور کھجور کا اثر پانی میں ظاہر نہ ہو جائے۔ اسے نبیذ کہا جاتا ہے۔ نبیذ کی چند قسمیں ہیں ان میں سے کچھ جائز ہیں اور کچھ نا جائز۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس طرح کھجوروں اور کشمش کو پانی میں ملا کر بھگونا جس طرح کہ اس باب کی احادیث سے ظاہر ہے۔ اور اس طرح ان کا نبیذ تیار کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور اگر کھجوروں اور کشمش کو پانی میں ڈال کر بھگونے سے اس میں شدت پیدا ہو جائے اور جھاگ نکلنے لگے اور اس کے پینے سے نشہ ہو جائے تو یہ حرام ہے۔

۹۰۹: باب النَّهْيِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَ الْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَ بَيَانِ نُسْخِهٖ

باب: روغن قیر ملے ہوئے برتن' تو نبے' سبز گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس حکم کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(۵۱۶۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ۔

(۵۱۶۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو نبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے بارے میں منع فرمایا ہے کہ ان میں نبیذ بنائی جائے۔

(۵۱۶۷) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ۔

(۵۱۶۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تو نبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے بارے میں منع فرمایا کہ ان میں نبیذ بنائی جائے۔

(۵۱۶۸) قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ۔

(۵۱۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کدو کے تو نبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم سبز گھڑوں سے بچو۔

(۵۱۶۹) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

(۵۱۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے روغن قیر ملے ہوئے سبز گھڑوں اور کھوکھلی

تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ قَالَ قِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ۔

لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حنتم کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبز گھڑے۔

(۵۱۷۰) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ وَالْحَنْتَمُ الْمَزَادَةُ الْمَجْبُوْبَةُ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِیْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهٖ۔

(۵۱۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد سے فرمایا: میں تمہیں کدو کے تونبے' سبز گھڑے' لکڑی کے گھٹیلے' روغن کیے ہوئے برتن اور کٹے ہوئے منہ والے مشکیزے سے روکتا ہوں اور تم صرف اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

(۵۱۷۱) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ ابْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِیْثُ جَرِیْرٍ وَ فِیْ حَدِیْثِ عَبْثَرٍ وَ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

(۵۱۷۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنائی جائے۔ یہ جریر کی حدیث میں ہے اور عبثر اور شعبہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں (کے استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

(۵۱۷۲) حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَّا یُكْرَهُ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبِرِیْنِیْ عَمَّا نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْهِ قَالَتْ نَهَانَا اَهْلَ الْبَیْتِ اَنْ نَّنْتَبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُكَ مَا لَمْ اَسْمَعْ۔

(۵۱۷۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے اُمّ المؤمنین (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے پوچھا ہے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا ناپسندیدہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین مجھے خبر دیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے ہم اہلِ بیت کو کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سبز گھڑے اور لکڑی کے گھٹیلے کا ذکر نہیں کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ میں نے آپ (لوگوں) سے وہی بیان کیا جو میں نے سنا ہے۔ کیا میں آپ سے وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا۔

(۵۱۷۳) وَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ اَخْبَرَنَا

(۵۱۷۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

يُوْنُسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ۔

کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے' سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گھٹیلے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

(۵۱۸۷) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَاَيُّ شَيْءٍ نَبِيْذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ۔

(۵۱۸۷) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ (اس کے بعد) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ آپ نے نہیں سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ کیا فرماتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے تو میں نے عرض کیا: گھڑے کی نبیذ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جو چیز مٹی سے بنائی جائے۔ (مٹی سے بنا ہوا گھڑا)

(۵۱۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوْا نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

(۵۱۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ کی طرف چل پڑا لیکن میرے آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ خطبہ ختم کر چکے تھے۔ میں نے (وہاں موجود لوگوں سے) پوچھا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۱۸۹) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ جَمِيْعًا عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ الْاَيْلِيُّ

(۵۱۸۹) ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس میں سوائے مالک اور اسامہ کے جہاد کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ اِلَّا مَالِكٌ وَ اُسَامَةُ۔

(۵۱۹۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ قُلْتُ اَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ۔

(۵۱۹۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لوگ یہی خیال کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگ یہی خیال کرتے ہیں۔

(۵۱۹۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِیُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَهٰى نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

(۵۱۹۱) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پھر طاؤس کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

(۵۱۹۲)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ اَنَهٰى النَّبِیُّ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِی الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ نَعَمْ۔

(۵۱۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی اُن کے پاس آیا اور اُس نے کہا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور تو نبے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

(۵۱۹۳)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ۔

(۵۱۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور تو نبے کے استعمال سے منع فرمایا (خاص گھڑا جو شراب کیلئے استعمال ہوتا تھا اُس سے منع فرمایا)۔

(۵۱۹۴)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ۔

(۵۱۹۴) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے اور تو نبے اور لکڑی کے برتنوں میں نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

(۵۱۹۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

(۵۱۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے، کدو کے تو نبے اور لکڑی کے گھٹیلے کے برتنوں کو

خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ۔

اور جب کبھی مشکیزہ نہ ملتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر کے پیالے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: میں نے حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ برتن پتھر کا تھا۔

(۵۲۰۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

(۵۲۰۷) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں سوائے مشکیزوں کے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا تو اب سب برتنوں میں پیو لیکن نشہ والی چیز نہ پیو۔

(۵۲۰۸)حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

(۵۲۰۸) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں (مختلف) برتنوں میں پینے سے منع کرتا تھا مگر برتنوں میں (کوئی چیز پینے سے) حلال یا حرام نہیں ہوتی اور باقی ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

(۵۲۰۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

(۵۲۰۹) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا تو ہر ایک برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی چیز ہرگز نہ پیو۔

(۵۲۱۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوْا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَاَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ۔

(۵۲۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمادیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہر آدمی کے پاس تو چمڑے کا مشکیزہ نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس گھڑے کو جو روغن قیر ملا ہوا نہ ہو اس کی اجازت عطا فرما دی۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں شراب کی حرمت کے نزول کے بعد ان برتنوں کے استعمال سے بھی آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ یہ ممانعت اسلام کے ابتدائی دور میں تھی' اُس وقت شراب کو حرام قرار دیئے ہوئے ابھی کوئی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ لوگوں کے دل کچھ ہی عرصہ پہلے شراب سے متنفر ہوئے تھے۔ شریعت اسلامیہ نے بطور احتیاط اور سد باب کے طور پر شراب کی ہر قسم کے برتنوں کے استعمال پر پابندی لگا دی تاکہ دل و دماغ میں شراب کا خیال بھی نہ آئے۔ اسی باب کی کچھ احادیث میں آپ ﷺ نے شراب کے برتنوں میں سے مشکیزوں کو مستثنیٰ قرار دیا۔ اس کی وجہ علماء نے یہ بیان کی کہ لوگ شراب کے برتنوں کو دیکھ کر شراب کے دور کی یاد تازہ نہ کر لیں' اسی لیے آپ ﷺ نے مشکیزے سے پانی پینے کا حکم فرمایا لیکن بعد میں جب لوگوں کا ایمان مزید مضبوط ہو گیا اور ہر طرح سے شراب کی نفرت دِل و دماغ میں رَچ بس گئی تو اس کے بعد آپ ﷺ نے شراب کے برتنوں کو پاک کرنے کے بعد اُن کے استعمال کی اجازت عطا فرما دی اور اسی باب کی حدیث نمبر: ۵۲۰۸ میں آپ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی برتن کی وجہ سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی بلکہ جس چیز میں نشہ پیدا ہو جائے وہ چیز حرام ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرمت کا دارومدار نشہ پر ہے' خواہ صرف کھجوروں کی نبیذ بنائی جائے یا پکی پکی دونوں طرح کی کھجوروں کو ملا کر بنایا جائے اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں بشرطیکہ اس میں نشہ پیدا نہ ہو اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے' واللہ اعلم بالصواب۔

۹۱۰: باب بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے

(۵۲۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

(۵۲۱۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

(۵۲۱۲) وَ حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِىُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

(۵۲۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

(۵۲۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِىُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ

(۵۲۱۳) حضرت زہری رحمہ اللہ سے انہی سندوں کے ساتھ روایت منقول ہے اور سفیان اور صالح کی حدیثوں میں شہد کی شراب کے بارے میں پوچھنے کا ذکر نہیں ہے اور صالح کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

ساتھ گزشتہ حدیث کی طرح یہ حدیث مبارکہ منقول ہے۔

(۵۲۲۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

(۵۲۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سیکھا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

۹۱۱: باب عُقُوْبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اِذَا لَمْ یَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهٖ اِیَّاهَا فِی الْاٰخِرَةِ

باب: شراب پینے کی سزا کے بیان میں جبکہ وہ شراب پینے سے توبہ نہ کرے

(۵۲۲۲)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

(۵۲۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے دُنیا میں شراب پی وہ آخرت میں (شراب طہور سے) محروم کر دیا جائے گا۔

(۵۲۲۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَلَمْ یَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ فَلَمْ یُسْقَهَا قِیْلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهٗ قَالَ نَعَمْ۔

(۵۲۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جس آدمی نے دُنیا میں شراب پی اور اُس نے توبہ نہ کی تو وہ آدمی آخرت میں (شراب طہور) سے محروم کر دیا جائے گا اور وہ اُسے نہیں پی سکے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۵۲۲۴)وَ حَدَّثَنَاه اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ یَتُوْبَ۔

(۵۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے دنیا میں شراب پی تو وہ آخرت میں (شرابِ طہور) نہیں پی سکے گا' سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے۔

(۵۲۲۵)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمٰنَ الْمَخْزُوْمِیَّ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔

(۵۲۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

نوٹ: اس باب کی احادیث مبارکہ کا خلاصہ ''کتاب الاشربہ'' کے پہلے باب کے ''خلاصة الباب'' میں ملاحظہ فرمائیں' وہاں پر تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔

۹۱۲: باب اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ الَّذِیْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

باب: اُس نبیذ کے بیان میں کہ جس میں شدت نہ پیدا ہوئی ہو اور نہ ہی اُس میں نشہ پیدا ہوا ہو تو وہ حلال ہے

(۵۲۲۶) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ اَبِیْ عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِیْ تَجِیْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰی وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِیَ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ۔

(۵۲۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رات کے شروع میں نبیذ پانی میں بھگو دی جاتی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس نبیذ کو اس دن صبح اور رات کو پی لیتے تھے پھر اگلے دن اور پھر تیسری رات کو اور پھر دن میں عصر تک اور اگر پھر بھی کچھ بچ جاتی اور اس میں نشہ کے آثار نہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خادم کو پلا دیتے یا آپ اسے بہا دینے کا حکم فرماتے۔

(۵۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيْذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِیْ سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَیْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ صَبَّهٗ۔

(۵۲۲۷) حضرت یحییٰ بہرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے نبیذ کا ذکر کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کیا جاتا تھا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ آپ اس نبیذ کو سوموار کی رات کو پیتے تھے پھر آپ اسے سوموار کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیتے تھے پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے تھے یا اُسے بہا دیتے۔

(۵۲۲۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَ اَبِیْ كُرَيْبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَ بَعْدَ الْغَدِ اِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْ يُهَرَاقُ۔

(۵۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کشمش پانی میں بھگوئی جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس دن پیتے پھر اگلے دن اور پھر تیسرے دن شام تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے پیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پینے کا یا بہا دینے کا حکم فرماتے۔

(۵۲۲۹) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى اَبِیْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيْبُ فِی السِّقَاءِ

(۵۲۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کشمش مشکیزے میں بھگوئی جاتی تھی۔ آپ اس دن اُسے پیتے پھر اگلے دن اور پھر اس کے بعد اس سے اگلے دن جب شام
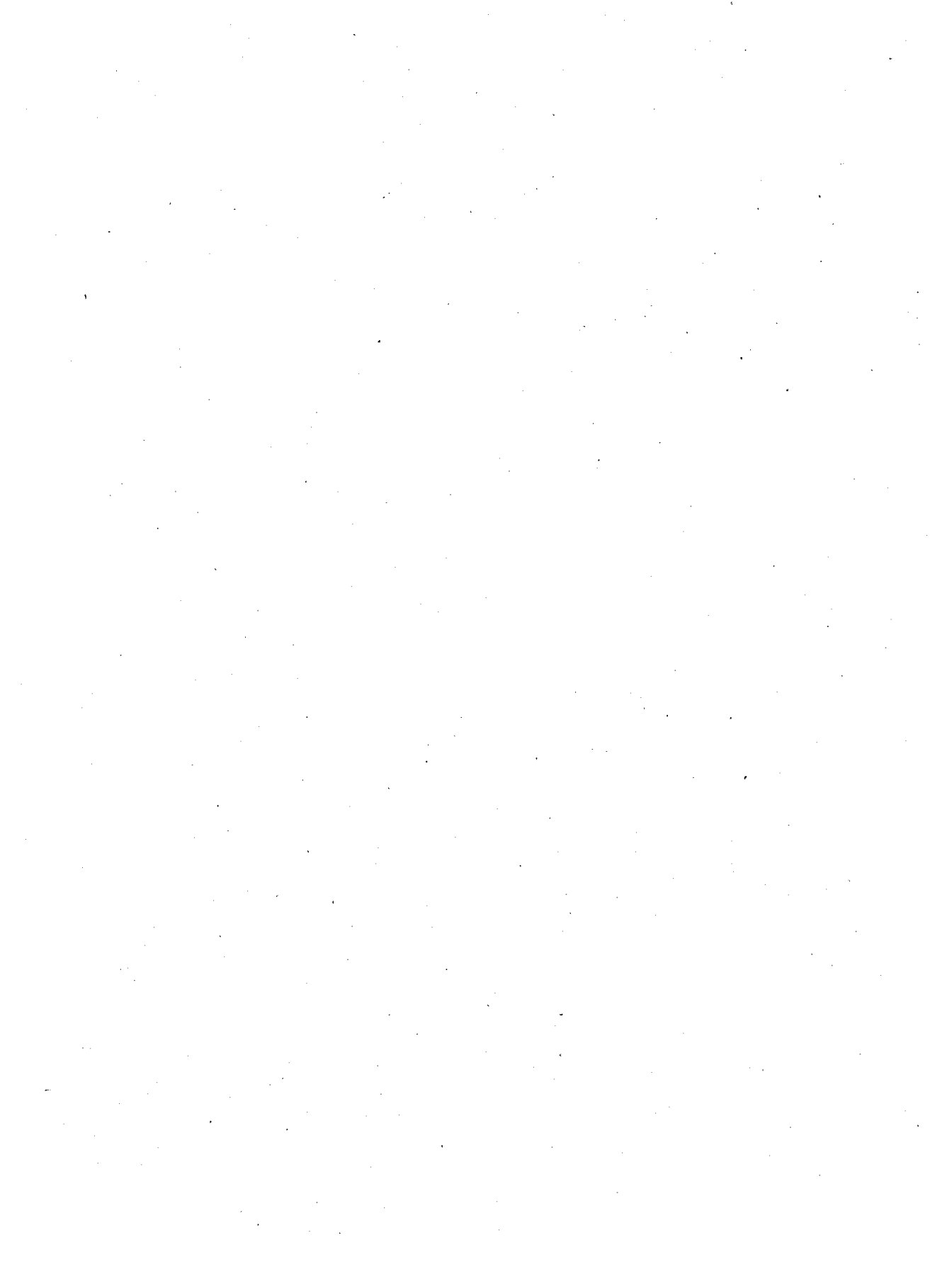
فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ فَقَالُوا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ لِيَخْطِبَكِ قَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَوَهَبَهٗ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ۔

ﷺ نے اُس سے بات کی تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو نے اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کرلیا (وہاں موجود لوگوں نے) اس عورت سے کہا کہ کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہے؟ وہ عورت کہنے لگی کہ میں نہیں جانتی تو لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تھے تجھ سے پیغام کے لیے تیرے پاس تشریف لائے تھے تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں تو پھر سب سے زیادہ بدقسمت ہوگئی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دن پھر تشریف لائے اور بنی ساعدہ میں آپ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے پھر آپ نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمیں پلاؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے آپ کے لیے یہ پیالہ نکالا اور اس میں سے آپ کو پلایا۔ ابوحازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ نکالا تو ہم نے بھی اس میں سے پیا پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے وہ پیالہ مانگا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اُنہیں وہ پیالہ دے دیا۔ ابوبکر بن اسحٰق کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے سہل ہمیں پلاؤ۔

(۵۲۳۷)(وَ) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔

(۵۲۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی تمام چیزیں یعنی شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ پلایا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے رسول اللہ ﷺ نے بنیادی طور پر اُمت کو یہ تعلیم دی ہے کہ جس چیز میں نشہ پیدا نہ ہو وہ حلال ہے۔ مثلاً اس باب کی احادیث میں ہے کہ آپ کے لیے کشمش پانی میں بھگوئی جاتی تھی تو جب تک اس نبیذ میں کسی قسم کا تغیر نہ ہوتا آپ خود بھی اسے پیتے اور دوسروں کو بھی پینے کا حکم فرماتے تھے اور اگر اس میں تغیر پیدا ہو جاتا تو آپ اسے بہا دینے کا حکم فرما دیتے تھے اور اس طرح کی نبیذ کہ جس میں کسی قسم کا تغیر نہ ہو' با جماعِ اُمت پینا جائز ہے۔

اس کے علاوہ اس باب کی حدیث نمبر: ۵۲۳۳ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ میزبان اپنے مہمانوں کی تخصیص کرسکتا ہے بشرطیکہ دوسرے مہمان ناراض نہ ہوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں تو اس طرح کی چیزوں سے خوشی اور مسرت کا اور زیادہ جذبہ اُبھرتا تھا چہ جائیکہ وہ اس کو برا محسوس کریں۔

۹۱۳: باب جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب: دودھ پینے کے جواز میں

(۵۲۳۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ

(۵۲۳۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے

اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَرَرْنَا بِرَاعِيْ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ۔

ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف نکلے تو ہمارا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا اور آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(۵۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِرَاعِيْ غَنَمٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهٖ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ۔

(۵۲۳۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ تشریف لائے تو سراقہ بن مالک جعشم آپ کا تعاقب کرنے لگا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کے لیے بددعا فرمائی تو اُس کا گھوڑا دھنس گیا۔ سراقہ نے عرض کیا: آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اللہ سے دُعا کی (تو اُسے نجات مل گئی) راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی اور بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ دوہا اور وہ دودھ لے کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہ دودھ پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(۵۲۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

(۵۲۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات بیت المقدس میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شراب اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ آپ نے دونوں پیالوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت عطا فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

(۵۲۴۱) وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۵۲۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی خدمت میں) لائے گئے پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں بیت المقدس کا ذکر نہیں ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِيْلِيَاءَ۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث سے سب سے پہلے بات بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بکریوں کا دودھ چرواہے کی اجازت کے بغیر دوہا؟ اس کے جواب میں علماء فرماتے ہیں کہ عرب ممالک میں اس طرح کا دستور تھا اور یہ بھی امکان ہے کہ وہ چرواہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جانتا ہو جس کی وجہ سے وہ ناراض نہیں ہوا اور یہ بھی امکان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس چرواہے سے اجازت لے کر دودھ دوہا ہو اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔

اور دوسری بات یہ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معراج کی رات دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کو استعمال فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے فطرت کی ہدایت عطا فرمائی۔ علماء لکھتے ہیں کہ فطرت سے مراد دین اسلام ہے۔

۹۱۴: باب فِيْ شُرْبِ النَّبِيْذِ وَ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ

باب: نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں

(۵۲۴۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِىْ عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِىُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوْكَاَ لَيْلًا وَ بِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا۔

(۵۲۴۲) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نقیع کے مقام سے ایک (شخص) دودھ کا پیالہ لے کر آیا۔ (وہ پیالہ) ڈھکا ہوا نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پیالہ کو ڈھانکا کیوں نہیں؟ اگرچہ لکڑی کی ایک آڑ ہی سے اس کو ڈھک دیتے۔ حضرت ابوحمید فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم فرمایا۔

(۵۲۴۳) حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَ زَكَرِيَّاءُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِىُّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّاءُ قَوْلَ اَبِىْ حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ۔

(۵۲۴۳) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لائے اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں رات کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۲۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا فَقَالَ بَلٰى قَالَ فَخَرَجَ

(۵۲۴۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے پانی طلب فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (کیوں نہیں) تو وہ آدمی دوڑتا ہوا نکلا اور ایک پیالہ لے کر آیا جس میں نبیذ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الرَّجُلُ يَسْعٰى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ فَشَرِبَ۔

وسلم نے فرمایا: تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں اگر چہ ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دی جاتی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نبیذ پی لی۔

(۵۲۴۵)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا۔

(۵۲۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جسے ابوحمید کہا جاتا ہے وہ نقیع کے مقام سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحمید سے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھکا کیوں نہیں۔ کم از کم اس کے عرض پر ایک لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔

۹۱۵: باب اسْتِحْبَابِ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتِهٖ وَ اِيْكَاءِ السِّقَاءِ وَاِغْلَاقِ الْاَبْوَابِ وَ ذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَ كَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے' مشکیزوں کے منہ باندھنے' دروازوں کو بند کرنے' چراغ بجھانے' بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۲۴۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا اَوْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ۔

(۵۲۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو اور دروازہ بند کرلیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان (باندھے ہوئے) مشکیزوں کو نہیں کھولتا اور دروازے کو بھی نہیں کھولتا اور ڈھکے ہوئے برتن کا ڈھکن بھی نہیں اتارتا اور اگر تم میں سے کسی کو ڈھکنے کے لیے کچھ نہ ملے تو صرف برتن پر اس کے عرض پر ایک لکڑی ہی رکھ دی جائے اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لے لے (بسم اللہ) تو ایسے ہی کرنا چاہیے کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔ قتیبہ نے اپنی حدیث میں وَاَغْلِقُوا الْبَابَ یعنی دروازہ بند کرو۔ کا ذکر نہیں کیا۔

(۵۲۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ اكْفَؤُا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ

(۵۲۴۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے' سوائے اس کے کہ اس میں وَ اكْفَؤُا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ (برتنوں کو ڈھانک دیا کرو) کے الفاظ ہیں اور اس

وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيْضَ الْعُوْدِ عَلَى الْإِنَاءِ۔

میں برتنوں پر لکڑی کے رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٢٤٨)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَ قَالَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ۔

(٥٢٤٨) حضرت جابر ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے دروازہ کو بند کرو اور پھر لیث کی حدیث نقل کی سوائے اس کے کہ اس میں خَمِّرُوا الْإِنَاءَ (برتن کو ڈھانکو) کا ذکر ہے اور راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ اس میں یہ ہے کہ چوہا گھر والوں کے کپڑوں کو جلا دیتا ہے۔

(٥٢٤٩)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَ قَالَ الْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلٰى اَهْلِهٖ۔

(٥٢٤٩) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ چوہا گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

(٥٢٥٠)حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَ خَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِئُوا مَصَابِيْحَكُمْ۔

(٥٢٥٠) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا اندھیرا یا شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں کو باہر نکلنے نہ دیا کرو کیونکہ شیطان اُس وقت پھیلتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی (ایک حصہ) گزر جائے تو پھر انہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازوں کو بند کر لیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ پڑھ لیا کرو) کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کے منہ اللہ کا نام لے کر باندھ دیا کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اگر چہ ان پر کسی چیز کی آڑ ہی رکھ دو اور تم اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔

(٥٢٥١)وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ (بْنُ عُبَادَةَ) حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَحْوًا مِمَّا اَخْبَرَ عَطَاءٌ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يَقُوْلُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(٥٢٥١) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اور پھر مذکورہ حدیث نقل کی گئی اور اس حدیث میں اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یعنی: تم اللہ کا نام لے لیا کرو کے الفاظ مذکور نہیں۔

(٥٢٥٢)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَطَاءٍ وَ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ۔

(٥٢٥٢) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو عطا اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ علیہما سے روح کی روایت کی طرح نقل کیا ہے۔

(۵۲۵۳)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَ صِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔

(۵۲۵۳)حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو تم اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو یہاں تک کہ شام کا اندھیرا جاتا رہے کیونکہ شیاطین سورج کے غروب ہوتے ہی چھوڑ دیئے جاتے ہیں' یہاں تک کہ شام کا اندھیرا اور سیاہی ختم ہو جائے۔

(۵۲۵۴)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ۔

(۵۲۵۴)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زہیر کی حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۵۲۵۵)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِى السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ۔

(۵۲۵۵)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم اپنے برتنوں کو ڈھانک کے رکھو اور مشکیزوں کا منہ بند کرو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہوتی ہے کہ جس میں وباء نازل ہوتی ہے اور پھر وہ وبا جو برتن یا مشکیزہ کھلا ہوا ہو اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۵۲۵۶)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنَّ فِى السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيْهِ وَبَاءٌ وَ زَادَ فِىْ آخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِىْ كَانُوْنَ الْاَوَّلِ۔

(۵۲۵۶)حضرت لیث بن سعد ؓ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: سال میں ایک ایسا دن آتا ہے کہ جس میں وبا نازل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہماری طرف کے عجمی لوگ كَانُوْنَ الْاَوَّلِ میں اس سے بچتے رہو۔

(۵۲۵۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِىْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔

(۵۲۵۷)حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو' جس وقت کہ تم سو جاؤ۔

(۵۲۵۸)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ

(۵۲۵۸)حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رات کو مدینہ منورہ کے ایک گھر میں اُس گھر والے جل گئے۔ جب

أَبُوْ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى أَهْلِهِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنی اُمت کے لیے بہت ہی پیاری پیاری نصیحتیں ارشاد فرمائی ہیں:

(۱) کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانک کر رکھیں۔
(۲) سوتے وقت اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کر لیا کرو۔
(۳) سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو۔
(۴) شام کے وقت بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا کرو۔
(۵) سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ جس میں وباء نازل ہوتی ہے اگر کھانے پینے کے برتن کھلے ہوں تو وہ وباء اس میں داخل ہو جاتی ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ جو آدمی اس وباء والی چیز کو کھاتا یا پیتا ہے تو اُسے وباء ہو جاتی ہے اور وباء اسی طرح پھیلتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وباء اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے۔ کھانے پینے یا دوسری چیزوں کے فساد سے وباء نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی کی بیماری اور وباء کسی کو لگتی ہے۔

کَانُوْنَ الْاَوَّل کیا ہے؟

علماء لکھتے ہیں کہ کَانُوْنَ الْاَوَّل دسمبر کو کہا جاتا ہے اور کَانُوْن ثَانِی جنوری کو کہتے ہیں اور یہ صرف ان کا غلط نظریہ ہے کیونکہ حدیث میں عام الفاظ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت اللہ کا حکم ہے اور جس جگہ اور جس چیز میں ہو وباء وہیں نازل ہو جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی پاکیزہ اور سنہری تعلیمات کو اپنانے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنے آپ کو جھکانے کی توفیق نصیب فرمائے' آمین

۹۱۶: باب آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا

باب: کھانے پینے کے آداب اور اُن کے احکام کے بیان میں۔

(۵۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ

(۵۲۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو ہم اپنے ہاتھوں کو (کھانے میں) اُس وقت تک نہیں ڈالتے تھے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ شروع نہ فرماتے اور اپنا ہاتھ مبارک (کھانے میں) نہ ڈالتے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ کھانا کھانے میں موجود تھے کہ اچانک ایک لڑکی (دوڑتی ہوئی) آئی۔ گویا کہ اُسے کوئی ہانک رہا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی تو

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِھَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ کَاَنَّمَا یُدْفَعُ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاَنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آدمی دوڑتا ہوا آیا (وہ بھی اسی طرح کرنے لگا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اپنے لیے ایسے کھانے کو حلال کر لیتا ہے کہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ چنانچہ شیطان اس لڑکی کو لایا تا کہ وہ اپنے لیے کھانا حلال کرے تو میں نے اُس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ شیطان اس دیہاتی آدمی کو لایا تا کہ وہ اس کے ذریعہ سے اپنا کھانا حلال کر لے تو میں نے اُس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا (پھر آپ نے فرمایا) قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اُس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

(۵۲۶۰)وَ حَدَّثَنَاہُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَیْثَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ الْاَرْحَبِیِّ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ کُنَّا اِذَا دُعِیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی طَعَامٍ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ وَ قَالَ کَاَنَّمَا یُطْرَدُ وَ فِی الْجَارِیَۃِ کَاَنَّمَا تُطْرَدُ وَ قَدَّمَ مَجِیْءَ الْاَعْرَابِیِّ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَبْلَ مَجِیْءِ الْجَارِیَۃِ وَ زَادَ فِیْ آخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ وَاَکَلَ۔

(۵۲۶۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے کی دعوت میں جاتے تھے۔ پھر آگے حدیث ابو معاویہ کی حدیث کی طرح ذکر کی اور اس حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے دیہاتی آدمی کے آنے کا ذکر ہے اور حدیث کے آخر میں یہ زائد ہے کہ پھر اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

(۵۲۶۱)وَ حَدَّثَنِیْہِ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَدَّمَ مَجِیْءَ الْجَارِیَۃِ قَبْلَ مَجِیْءِ الْاَعْرَابِیِّ۔

(۵۲۶۱) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں لڑکی کے آنے کو دیہاتی آدمی کے آنے سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

(۵۲۶۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاکُ یَعْنِیْ اَبَا عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَ اِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ۔

(۵۲۶۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج تمہارے لیے اس گھر میں رات گزارنے کی جگہ نہ ملی اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات گزارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔

(۵۲۶۳)وَ حَدَّثَنِيْهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ۔

(۵۲۶۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ابو عاصم کی روایت کی طرح آپ فرماتے ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ اگر وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا اور (اپنے گھر میں) داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔

(۵۲۶۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ۔

(۵۲۶۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

(۵۲۶۵)حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَ إِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَ يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

(۵۲۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پیئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

(۵۲۶۶)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ۔

(۵۲۶۶) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سفیان کی سندوں کے ساتھ حدیث منقول ہے۔

(۵۲۶۷)وَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَ يَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَ كَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِيْ بِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ

(۵۲۶۷) حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے (کوئی چیز) پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور نافع کی روایت میں یہ زائد ہے کہ کوئی آدمی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ پکڑے اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز دے اور ابو طاہر کی روایت میں بجائے أَحَدُ مِنْكُمْ کے

اَبِی الطَّاهِرِ لَا یَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ۔

اَحَدُكُمْ ہے۔

(۵۲۶۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِیْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰی فِيْهِ۔

(۵۲۶۸) حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع ﷛ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس (بیٹھ کر) اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: (اللہ کرے) تو اسے اُٹھا ہی نہ سکے۔ اُس آدمی کو سوائے تکبر اور غرور کے اور کسی چیز نے اس طرح کرنے سے نہیں روکا۔ راوی کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) وہ آدمی اپنے ہاتھ کو اپنے مُنہ تک نہ اُٹھا سکا۔

(۵۲۶۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهٗ مِنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

(۵۲۶۹) حضرت وہب بن کیسان ﷛ سے روایت ہے' انہوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں سب طرف گھوم رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔

(۵۲۷۰)وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

(۵۲۷۰) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو میں نے پیالے کے اردگرد (یعنی سب طرف سے) گوشت لینا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے قریب سے کھاؤ۔

(۵۲۷۱)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ۔

(۵۲۷۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۲۷۲)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا۔

(۵۲۷۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو اُلٹ کر اُن کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

(۵۲۷۳) وَ حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ۔

(۵۲۷۳) حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ان کا اختناث یہ ہے کہ مشکیزوں کے منہ کو اُلٹایا جائے پھر اس سے پیا جائے۔ (پھر آپ نے اس سے منع فرمایا)

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں کھانے پینے کے آداب اور ان کے احکام کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے بہت اہم تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں:

① کھانا کھانے اور پانی پینے سے پہلے اللہ کا نام لیا جائے یعنی بسم اللہ پڑھی جائے' یہ مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ بسم اللہ ذرا بلند آواز سے پڑھی جائے تا کہ جو بھول رہا ہو اُسے بھی یاد آ جائے۔ جس کھانے میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان اپنے لیے حلال کر لیتا ہے۔

② اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لیا جائے یعنی بسم اللہ پڑھی جائے۔ ورنہ شیطان رات گزارنے کے لیے اس گھر کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے۔

③ کھانا دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا چاہیے اور پانی یا اور کوئی مشروب وغیرہ بھی دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یہ شیطانی طریقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ کو استنجاء کے لیے متعین فرمایا ہے اور پھر کافر کو اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

④ کسی سے کوئی چیز پکڑی جائے تو دائیں ہاتھ سے اور کسی کو کوئی چیز دی جائے تو وہ بھی دائیں ہاتھ سے دینی چاہیے۔

⑤ تکبر اور غرور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات اس کے نتیجہ میں فوراً سزا مل جاتی ہے جیسا کہ بسر بن راعی منافق نے کہا کہ میں ایسے نہیں کر سکتا تو آپ نے اُسے بددُعا دی کہ اللہ کرے تو اپنے ہاتھ کو اُٹھا نہ سکے تو اسے فوراً سزا ملی کہ وہ اپنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اُٹھا سکا۔ اِس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی ضد اور تعصب میں آ کر غرور اور تکبر سے بلا عذر اسلام کے کسی بھی شعائر کی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی سنت کا مذاق اُڑائے یا مخالفت کرے تو ایسے آدمی کے لیے بددُعا کی جا سکتی ہے۔

⑥ اجتماعی کھانے میں اپنے سامنے اور قریب سے کھانا چاہیے نہ کہ برتن کے چاروں اطراف میں اپنا ہاتھ گھمایا جائے۔

⑦ مشکیزے یا گھڑے کے منہ سے مُنہ لگا کر پانی پینے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ مشکیزے میں یا گھڑے میں کوئی کیڑا یا کوئی ایذا دہ چیز ہو جو کہ منہ میں چلی جائے اور تکلیف کا سبب بنے۔

اللہ پاک ہمیں اِن پاکیزہ سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔

۹۱۷: باب كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت کے بیان میں

(۵۲۷۴) وَ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

(۵۲۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (پانی یا اور کوئی مشروب وغیرہ) پینے سے سختی سے ڈانٹا۔

(۵۲۷۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَکْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ۔

(۵۲۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پیے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ تو اور بھی زیادہ بُرا اور بدتر ہے۔

(۵۲۷۶)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ۔

(۵۲۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

(۵۲۷۷)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ عِیْسَی الْاُسْوَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

(۵۲۷۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) پینے سے سختی سے ڈانٹا۔

(۵۲۷۸)وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ وَ ابْنِ الْمُثَنّٰی قَالُوا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ عِیْسَی الْاُسْوَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

(۵۲۷۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) پینے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۲۷۹)حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ یَعْنِی الْفَزَارِیَّ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ غَطَفَانَ الْمُرِّیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْءْ۔

(۵۲۷۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) نہ پیے اور جو آدمی بھول کر پی لے تو وہ اسے قے کر ڈالے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے سختی سے منع فرمایا اور اس باب کی آخری حدیث میں فرمایا کہ جو آدمی بھول کر کھڑے ہو کر پی لے تو وہ اسے قے کر دے۔ علماء کرام نے متفقہ طور پر کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بھول کر کھڑے ہو کر پانی پینے کے نتیجے میں قے کرنا مستحب عمل ہے کیونکہ صحیح حدیث میں اس کا حکم ہے اور اس حکم کو وجوب پر محمول کرنا باعث مشقت ہے لہٰذا اسے استحباب پر محمول کیا جائے گا۔

۹۱۸: باب فِی الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا

باب: زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں

(۵۲۸۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

(۵۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم کا پانی پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زم زم کھڑے ہو کر پیا۔

(۵۲۸۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا

(۵۲۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ۔

اللہ علیہ وسلم نے زم زم کا پانی ایک ڈول سے کھڑے ہو کر پیا۔

(۵۲۸۲) وَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ ح وَ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَ مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

(۵۲۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

(۵۲۸۳) وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ۔

(۵۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم کا پانی پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے پاس پانی طلب فرمایا۔

(۵۲۸۴) وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ (كِلَاهُمَا) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاَتَيْتُهٗ بِدَلْوٍ۔

(۵۲۸۴) حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ میں ڈول لے کر آیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے نبی اکرمؐ سے زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پینا ثابت ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا یہ صرف زم زم کے پانی کے لیے خاص ہے اور اس کے علاوہ باقی مشروبات کو بیٹھ کر اور دائیں ہاتھ سے پینا مسنون ہے۔

۹۱۹: باب كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ

باب: پانی (پینے والے) برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لے کر پانی پینے کے استحباب کے بیان میں

(۵۲۸۵) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ۔

(۵۲۸۵) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی پینے والے) برتن میں ہی سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۲۸۶) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا۔

(۵۲۸۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پانی پیتے ہوئے برتن سے منہ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

(۵۲۸۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَ يَقُولُ إِنَّهُ أَرْوَى وَ أَبْرَأُ وَ أَمْرَأُ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا۔

(۵۲۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پانی وغیرہ) پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور آپ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے سیری زیادہ ہوتی ہے اور پیاس بھی زیادہ بجھتی ہے اور پانی زیادہ ہضم ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

(۵۲۸۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَ قَالَ فِي الْإِنَاءِ۔

(۵۲۸۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے اور اس میں برتن کا ذکر ہے۔

خلاصة الباب: پانی پیتے ہوئے پانی والے برتن یعنی گلاس کے اندر ہی آپ ﷺ نے سانس لینے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: برتن یعنی گلاس سے منہ ہٹا کر سانس لینا چاہیے اور مسنون عمل تین مرتبہ سانس لینا ہے اور اس طرح کرنے میں خود آپ ﷺ نے حکمت بیان فرمائی کہ آدمی خوب سیر ہو کر پیتا ہے اور پیاس بھی خوب بجھتی ہے اور پانی خوب ہضم ہوتا ہے۔

۹۲۰: باب اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَ نَحْوِهِمَا عَلَى يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ

باب: پانی یا دودھ ان جیسی کسی چیز کو شروع کرنے والے کے دائیں طرف سے تقسیم کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَ عَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَ عَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَ قَالَ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ۔

(۵۲۸۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایسا دودھ پیش کیا گیا کہ جس میں پانی ملایا ہوا تھا (لسی) (اس وقت) آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی آدمی اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے تو آپ نے خود پی کر دیہاتی آدمی کو عطا فرمایا اور آپ نے فرمایا: دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور پھر دائیں طرف سے۔

(۵۲۹۰)وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ

(۵۲۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی (اور جب آپ) کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور میری ماں مجھے آپ کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے ایک پالی ہوئی

وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يُحَثِّثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَ شِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ شِمَالِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ۔

بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی آپ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے تو آپ نے ایک دیہاتی آدمی کو جو کہ آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا' عطا فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور پھر دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔

(۵۲۹۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ اَبِيْ طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِيْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهٖ وَ عُمَرُ وِجَاهَهٗ وَ اَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّ وَ تَرَكَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ عُمَرَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ۔

(۵۲۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ نے پانی طلب فرمایا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے اس کنوئیں کا پانی ملایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں طرف تشریف فرما تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ (وہ پانی ملا دودھ) پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ اشارہ کے انداز میں عرض کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پینے کے لیے دیا جائے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی آدمی کو عطا فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) دائیں طرف والے' دائیں طرف والے' دائیں طرف والے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اپنی دائیں طرف سے شروع کرنا) یہی سنت ہے' یہی سنت ہے' یہی سنت ہے۔

(۵۲۹۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

(۵۲۹۲) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز لائی گئی تو آپ نے وہ پی اور آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا اور آپ کے بائیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَ عَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ وَ عَنْ يَسَارِهِ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهِ۔

طرف بزرگ حضرات بیٹھے تو آپ نے اس لڑکے سے فرمایا: کیا تو مجھے پہلے ان بزرگ حضرات کو پلانے کی اجازت دیتا ہے؟ تو اُس لڑکے نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم! میرا وہ حصہ جو مجھے آپ سے مل رہا ہے میں کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ (راوی کہتے ہیں یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے پیالہ اُس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

(۵۲۹۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُوْلَا فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِيْ رِوَايَةِ يَعْقُوْبَ قَالَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

(۵۲۹۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور فتلّہ کا لفظ دونوں روایتوں میں نہیں ہے لیکن یعقوب کی روایت میں ہے کہ ان کو دے دیا۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ کسی مجلس میں کوئی چیز تقسیم کی جائے تو تقسیم کرنے والا اپنے دائیں طرف سے شروع کرے۔ امام نووی ؒ فرماتے ہیں کہ دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے۔

۹۲۱: باب اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالْقَصْعَةِ وَاَكْلِ اللُّقْمَةِ السَّاقِطَةِ بَعْدَ مَسْحِ مَا يُصِيْبُهَا مِنْ اَذًى وَ كَرَاهَةِ مَسْحِ الْيَدِ قَبْلَ لَعْقِهَا

باب: (کھانا کھانے کے بعد) اُنگلیاں اور برتن چاٹنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۲۹۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔

(۵۲۹۴) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے (تو اُس وقت تک) وہ اپنا (دایاں) ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اُسے چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

(۵۲۹۵)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى

(۵۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو وہ اپنا (دایاں) ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اسے چاٹ یا چٹا نہ دے۔

يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔

فَائِدَة: مذکورہ دونوں احادیث مبارکہ میں چٹا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کسی بچے وغیرہ کو انگلیاں چٹا دے جو کہ اس بات کو برا نہ مانے بلکہ خوشی سے چاٹ لے۔

(۵۲۹۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَ قَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فِىْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

(۵۲۹۶) حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھانا کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیاں چاٹ رہے ہیں۔ ابن حاتم نے تین کا ذکر نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں عن عبدالرحمٰن بن کعب عن ربیہ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

(۵۲۹۷) وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَ يَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا۔

(۵۲۹۷) حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

(۵۲۹۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ كَعْبٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا۔

(۵۲۹۸) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے تو ان انگلیوں کو چاٹ لیتے۔

(۵۲۹۹) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا عَنْ اَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۲۹۹) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(۵۳۰۰) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِىْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ۔

(۵۳۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھانا کھانے کے بعد) انگلیاں چاٹنے اور پیالہ (صاف کرنے) کا حکم فرمایا اور آپ نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ برکت (برتن کے) کس حصے میں ہے۔

(۵۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

(۵۳۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کا (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَاْخُذْھَا فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ اَذًی وَلْیَاْکُلْھَا وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ وَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہِ الْبَرَکَۃُ۔

(نیچے) گر جائے تو اُسے اُٹھا کر گندگی وغیرہ صاف کر کے کھا لے اور اس لقمے کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ تولیہ' رومال سے (اُس وقت تک) صاف نہ کرے جب تک کہ اپنی اُنگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس کھانے میں ہے۔

(۵۳۰۲)وَ حَدَّثَنَاہُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ ح وَ حَدَّثَنِیْہِ مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ کِلَاھُمَا عَنْ سُفْیَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا وَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا وَمَا بَعْدَہٗ۔

(۵۳۰۲) حضرت سفیان سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو (اُس وقت تک) تولیہ' رومال سے صاف نہ کرے جب تک کہ اپنی اُنگلیاں چاٹ یا چٹا نہ دے۔

(۵۳۰۳) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَاْنِہٖ حَتّٰی یَحْضُرَہٗ عِنْدَ طَعَامِہٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَۃُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ اَذًی ثُمَّ لِیَاْکُلْھَا وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہٖ تَکُوْنُ الْبَرَکَۃُ۔

(۵۳۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ شیطان تم میں سے ہر ایک آدمی کے پاس اُس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس آدمی کے کھانا کھانے کے وقت بھی اُس کے پاس موجود ہوتا ہے تو لہٰذا جب تم میں سے کسی سے (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ گر جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ اس سے گندگی وغیرہ جو اس لقمہ کے ساتھ لگ گئی ہو' صاف کرے پھر اُسے کھا جائے اور اس لقمہ کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب کھانا کھا کر فارغ ہو جائے تو اپنی اُنگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کھانے کے کس حصے میں ہے۔

(۵۳۰۴)وَ حَدَّثَنَاہُ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَۃُ اَحَدِکُمْ اِلٰی آخِرِ الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَوَّلَ الْحَدِیْثِ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ۔

(۵۳۰۴) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ جب تم میں سے کسی آدمی سے (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ گر جائے۔ آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ابتدائی بات کہ ''شیطان تمہارے پاس موجود رہتا ہے'' ذکر نہیں کیا!

(۵۳۰۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ ذِکْرِ اللَّعْقِ وَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَ ذَکَرَ اللُّقْمَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِھِمَا۔

(۵۳۰۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں لقمہ گرنے کا بھی ذکر ہے۔

(۵۳۰۶)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ

(۵۳۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب

نَافِعِ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَ قَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ۔

کھانا کھاتے تو اپنی تینوں اُنگلیاں چاٹتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور آپ فرماتے: جب تم میں سے کسی آدمی کا (کھانا کھاتے ہوئے) کوئی لقمہ گر جائے تو اُسے چاہیے کہ اسے صاف کر کے کھا جائے اور اس لقمہ کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور آپ نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے برکت تمہارے کھانے کے کون سے حصہ میں ہے۔

(۵۳۰۷) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

(۵۳۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی اُنگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس اُنگلی میں ہے۔

(۵۳۰۸) وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَلْيَسْلُتْ اَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ وَ قَالَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ اَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ۔

(۵۳۰۸) حضرت حماد سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تم میں ہر ایک آدمی (کھانا کھا کر) پیالہ صاف کر لے اور آپ نے فرمایا: تمہارے کس کھانے میں برکت ہے یا تمہارے لیے برکت ہوتی ہے (یہ تم نہیں جانتے)۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت مبارکہ واضح ہو رہی ہے کہ کھانا کھانے کے بعد اپنے ہاتھوں کو دھونے اور صاف کرنے سے پہلے اپنی اُنگلیوں کو چاٹ لینا چاہیے اس کی حکمت خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب کی احادیث میں ارشاد فرمائی کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھانے کے اس مخصوص جزء میں کوئی برکت کا پہلو ہو سکتا ہے جو دوسرے اجزاء میں نہ ہو۔ شاید برکت اُس حصے میں ہو جو تمہاری اُنگلیوں پر لگا رہ گیا ہو۔ اس لیے اس حصے کو بھی ضائع نہ کرو بلکہ اسے بھی کھا لو تا کہ اس کی برکت سے محروم نہ رہو۔ اس باب کی احادیث میں کھانا کھانے کا ادب ایک یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کھانا کھاتے وقت کوئی لقمہ نیچے گر جائے تو اس کو اُٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔ بعض اوقات انسان اس کو اُٹھا کر کھاتے ہوئے شرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ یہ اللہ کا رزق ہے اس کی ناقدری نہ کرو بلکہ اسے اُٹھا کر صاف کر کے کھا لو لیکن اگر وہ لقمہ بالکل گندہ یا ناپاک ہو گیا اور اسے صاف کرنا ممکن نہ ہو تو یہ الگ بات ہے اور مجبوری ہے۔ آج کے دور میں گرے ہوئے لقمے کو اُٹھا کر کھانا آج کل کی تہذیب کے خلاف ہے۔ آدمی اُٹھاتے ہوئے شرماتا ہے کہ کہیں میں لوگوں کے طعنوں میں نہ آ جاؤں۔ اس کے متعلق اگر ایک مختصر واقعہ لکھ دیا جائے تو مناسب ہوگا۔ وہ یہ کہ صحابیٔ رسول حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ جب کسریٰ سے مذاکرات کرنے کے لیے گئے تو جب اندر پہنچے تو پہلے تو اضع کے طور پر اُن کے ساتھ کھانا لا کر رکھا گیا۔ کھانا شروع کیا۔ کھانے کے دوران حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک لقمہ نیچے گر گیا تو آپ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور سنت یاد آ گئی۔ اس کے مطابق جب اس

لقمے کو اُٹھانے کے لیے نیچے ہاتھ بڑھایا تو ساتھ والے نے اشارہ کر کے کہا کہ حضرت کیا کرنے لگے ہیں یہ دنیا کی سپر پاور کسریٰ کا دربار ہے۔اس طرح کرنے سے یہ لوگ ہمیں کیا سمجھیں گے۔کم از کم اس موقع پر آج اس طرح نہ کریں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک عجیب جملہ ارشاد فرمایا:

اءَ ترك سنة حبيبي مهولآء الحمقاء'' کیا ان بیوقوفوں کی وجہ سے میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دوں؟ یہ جو چاہیں سمجھیں میں تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ فرما کر لقمہ اُٹھا کر صاف کیا اور کھا گئے۔

۹۲۲: باب مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ اِذَا تَبِعَهٗ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ وَاسْتِحْبَابِ اِذْنِ صَاحِبُ الطَّعَامِ لِلتَّابِعِ

باب: اگر مہمان کے ساتھ (دعوت) پر چھ اور آدمی بھی آجائیں تو میزبان کیا کرے؟

(۵۳۰۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ وَ كَانَ لَهٗ غَلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ وَ يْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ آذَنُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۵۳۰۹) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی تھا جسے ابوشعیب کہا جاتا ہے' اُس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اُس نے آپ کے چہرۂ انور میں بھوک کے آثار پہچان لیے۔ ابو شعیب نے اپنے غلام سے کہا کہ ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو کیونکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ پانچوں میں پانچویں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس غلام نے حکم کے مطابق کھانا تیار کر دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لیے آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں میں سے پانچویں تھے اور آپ کے ساتھ ایک اور آدمی پیچھے چل پڑا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ پر پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اسے اجازت دے دے ورنہ یہ واپس لوٹ جائے؟ ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں' اے اللہ کے رسول! میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔

(۵۳۱۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ فِيْ رِوَايَتِهٖ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ۔

(۵۳۱۰) اِن سندوں کے ساتھ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث جریر کی حدیث کی طرح نقل کی ہے۔

(۵۳۱۱)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۵۳۱۱)حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۵۳۱۲)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ وَهٰذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذِهِ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهُ۔

(۵۳۱۲)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ تھا جو کہ فارسی تھا۔ وہ شوربہ بہت عمدہ بناتا تھا۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا بنایا پھر وہ آپ کو بلانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اوران کی دعوت بھی؟ تو اُس نے کہا: نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (یعنی میں بھی دعوت میں نہیں آتا)۔ وہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لیے حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ان کی دعوت بھی؟ اُس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی نہیں آتا پھر وہ تیسری مرتبہ آپ کو بلانے کے لیے حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوران کی دعوت بھی؟ تو تیسری مرتبہ اُس نے کہا: ہاں! ان کی دعوت بھی۔ پھر وہ دونوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کھڑے ہوئے اور چلے یہاں تک کہ اُس کے گھر میں آ گئے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی آخری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فارسی ہمسائے کی دعوت میں شرکت کے لیے اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ دعوت میں شریک کرنے کے لیے اصرار فرمایا۔ اس اصرار کی وجہ بیان کرتے ہوئے علماء لکھتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھوک لگی ہو۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے دعوت میں جانا قبول نہیں کیا اور یہ بات حسن معاشرت اور محاسن اخلاق میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بغیر دعوت قبول کرنا پسند نہیں کیا اور دعوت کے قبول کرنے اور قبول نہ کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا' اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بغیر اپنے فارسی ہمسائے کی دعوت قبول نہیں فرمائی۔
(کما قال النووی فی شرح صحیح مسلم)

۹۲۳: باب جَوَازِ اِسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهٗ اِلٰى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ وَ بِتَحَقُّقِهٖ تَحَقُّقًا تَامًّا وَاسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: باعتماد (بے تکلف) میزبان کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور آدمی کو لے جانے کے جواز میں

(۵۳۱۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَ تَمْرٌ وَ رُطَبٌ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ وَ شَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَ رَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ۔

(۵۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے (راستہ میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات ہوگئی تو آپ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا: اس وقت تمہارا اپنے گھروں سے نکلنے کا سبب کیا ہے؟ ان دونوں حضرات نے عرض کیا: بھوک' اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں جس وجہ سے تم دونوں نکلے ہوں۔ (آپ نے فرمایا:) اُٹھو! کھڑے ہو جاؤ۔ (حکم کے مطابق) دونوں حضرات کھڑے ہو گئے تو آپ ایک انصاری آدمی کے گھر تشریف لائے' (دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے گھر میں نہیں ہے۔ انصاری کی بیوی نے دیکھا تو مرحبا اور خوش آمدید کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس انصاری کی بیوی سے فرمایا: فلاں کہاں ہے؟ اُس نے عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے کے لیے گیا ہے۔ اسی دوران انصاری بھی آ گئے تو اس انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں اور پھر چلے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے' جس میں کچی پکی اور خشک اور تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کیا کہ ان میں سے کھائیں اور انہوں نے چھری پکڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ ان سب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور جب کھا پی کر سیراب ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے' تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ تمہیں اپنے گھروں سے بھوک نکال کر لائی اور پھر تم واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ یہ نعمت تمہیں مل گئی۔

(۵۳۱۴)وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هِشَامٍ یَعْنِی الْمُغِیْرَةَ بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ

(۵۳۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے اور ان کے ساتھ حضرت عمر

زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ قَاعِدٌ وَ عُمَرُ مَعَهٗ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُيُوْتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ۔

(۵۳۱۵) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَاَهٗ عَلَيَّ قَالَ اَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّي رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهٗ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ فَجِئْتُ وَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنَتَنَا

رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ دونوں حضرات نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' ہمیں اپنے گھروں سے بھوک نے نکالا ہے پھر خلف بن خلیفہ کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۵۳۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے تو میں اپنی بیوی کی طرف آیا اور اس سے کہا: کیا تیرے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ کو بہت سخت بھوک لگی ہوئی ہے تو (میری بیوی) نے ایک تھیلہ مجھے نکال کر دیا جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارا ایک بکری کا بچہ تھا جو کہ پلا ہوا تھا۔ میں نے اسے ذبح کر دیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ میری بیوی بھی میرے فارغ ہونے کے ساتھ ہی فارغ ہوئی پھر میں نے بکری کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیا (اور اسے پکایا) پھر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی) کہنے لگی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرنا (مطلب یہ کہ زیادہ آدمیوں کو کھانے پر نہ بلا لینا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں آپ کی خدمت میں آیا تو میں نے سرگوشی کے انداز میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جَو تھے (ہم نے یہ مختصر سا کھانا تیار کیا ہے) آپ چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر ہماری طرف تشریف لائیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا: اے خندق والو! جابر رضی اللہ عنہ نے تمہاری دعوت کی ہے' لہٰذا تم سب چلو اور رسول اللہ ﷺ نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: میرے آنے تک اپنی ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور نہ ہی گندھے ہوئے آٹے کی روٹی پکانا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں وہاں سے

فَبَصَقَ فِیْهَا وَ بَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰی بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِیْهَا وَ بَارَكَ ثُمَّ قَالَ اُدْعُوَانِیْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِیْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوا حَتّٰی تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِیَ وَاِنَّ عَجِیْنَتَنَا اَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَیُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ سب لوگ بھی آ گئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُن کی بیوی نے کہا: تیری ہی رسوائی ہوگی (یعنی کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ آ گئے ہیں)۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے تو اسی طرح کہا تھا جس طرح تو نے مجھے کہا تھا پھر میں گندھا ہوا آٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکال کر لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اس میں برکت کی دُعا فرمائی پھر آپ ہماری ہانڈیوں کی طرف تشریف لائے اور اس ہانڈی میں آپ نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: ایک روٹیاں پکانے والی اور بلالو جو تمہارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے اور ہانڈی میں سے سالن نہ نکالنا اور نہ ہی اسے چولہے سے اُتارنا اور ایک ہزار کی تعداد میں صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ اللہ کی قسم! اُن سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ بچا کر چھوڑ دیا اور واپس لوٹ گئے اور ہماری ہانڈی اسی طرح اُبل رہی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا اور اس کی روٹیاں بھی اسی طرح پک رہی تھیں۔

(۵۳۱۶) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكِ (بْنِ اَنَسٍ) عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَ رَدَّتْنِیْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ وَ مَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَلطَّعَامِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهٗ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَدْ

(۵۳۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُمّ سلیم کی والدہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کچھ کمزوری محسوس کی ہے (جس کی وجہ سے) میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے تو کیا تیرے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! پھر اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے جو کی روٹیاں لیں اور چادر لے کر اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور پھر ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور کپڑے کا کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا پھر انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیج دیا۔ (راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں) آپ کی خدمت میں گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور آپ کے پاس کچھ اور لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ میں کھڑا رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: کیا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے (جو وہاں موجود تھے) فرمایا: اُٹھو! آپ چلے اور میں ان سب سے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو آ کر اس کی خبر

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَ عَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُوْنَ۔

دی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے! اے اُمّ سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر آ گئے ہیں اور ہمارے پاس تو ان سب کو کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر حضرت ابوطلحہ چلے یہاں تک کہ آگے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر) تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تیرے پاس جو کچھ بھی (کھانے وغیرہ کی چیز) ہے وہ لے آ۔ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہی روٹیاں لے کر آ گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم فرمانے پر ان روٹیوں کو ٹکڑے کیا گیا۔ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے تھوڑا سا گھی جو اُن کے پاس موجود تھا وہ ان روٹیوں پر نچوڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس میں (برکت) کی دُعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ' دس کو بلایا گیا تو انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہو گئے پھر وہ (کھانا کھا کر) نکلے تو پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو (کھانے کے لیے) بلاؤ۔ ان دس آدمیوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ چلے گئے پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو (کھانے کے لیے) بلاؤ۔ دس آدمیوں کو بلایا گیا۔ یہاں تک کہ ان سب لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو گئے اور سب آدمی تقریباً ستر یا اسّی کی تعداد میں تھے۔

(۵۳۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاَقْبَلْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَیَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۵۳۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تا کہ میں آپ کو بلا کر لاؤں اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کر کے رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ نے میری طرف دیکھا تو مجھے شرم آئی۔ میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) ابو طلحہ کی دعوت قبول فرمائیں۔ آپ نے لوگوں (موجود صحابہ رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: اُٹھو چلو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو (صرف) آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا

وَسَلَّمَ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَکَ شَیْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِیْهَا بِالْبَرَکَةِ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِیْ عَشَرَةً وَ قَالَ کُلُوْا وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَیْئًا مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا فَخَرَجُوْا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشَرَةً فَاَکَلُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا فَمَا زَالَ یُدْخِلُ عَشَرَةً وَ یُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَکَلَ حَتّٰی شَبِعَ ثُمَّ هَیَّاَهَا فَاِذَا هِیَ مِثْلُهَا حِیْنَ اَکَلُوْا مِنْهَا۔

ہے۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو (اپنے دست مبارک) سے چھوا اور اس میں برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ اور آپ نے (ان سے) فرمایا: کھاؤ! اور آپ نے اپنی انگلیوں کے درمیان میں سے کچھ نکالا۔ چنانچہ (ان دس آدمیوں نے) کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر آپ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ کھا کر اور خوب سیر ہو کر (وہ بھی) چلے گئے۔ آپ اسی طرح دس دس آدمیوں کو بلاتے رہے اور دس دس آدمیوں کو کھلا کر بھیجتے رہے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی اب (کھانا کھانے والا) نہیں بچا اور وہ کھا کر سیر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا کھانا جمع فرمایا تو وہ کھانا اُتنا ہی تھا جتنا کہ کھانا شروع کرتے وقت تھا۔

(۵۳۱۸)وَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ آخِرِهٖ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِیْهِ بِالْبَرَکَةِ قَالَ فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُوْنَکُمْ هٰذَا۔

(۵۳۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا (اور پھر) ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث نقل کی۔ اس کے لیے آخر میں (یہ زائد ہے) کہ پھر آپ نے بچا ہوا کھانا جمع فرمایا پھر آپ نے اس میں برکت کی دُعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ کھانا جتنا پہلے تھا پھر اُتنا ہی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ لے لو۔

(۵۳۱۹)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَیْمٍ اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِنَفْسِهٖ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْهِ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ وَ قَالَ فِیْهِ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ وَ سَمّٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ کُلُوْا وَ سَمُّوا اللّٰهَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَهْلُ الْبَیْتِ وَتَرَکُوْا سُؤْرًا۔

(۵۳۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسا کھانا تیار کرے کہ جو خاص طور پر صرف آپ کے لیے ہو اور انہوں نے مجھے آپ کی طرف بھیجا (باقی حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے اور اس میں صرف یہ زائد ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کھانے میں رکھا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا پھر آپ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو اجازت دی۔ وہ اندر آئے تو آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ اسی طرح اسّی آدمیوں نے کھانا کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کھانا کھایا اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

(۵۳۲۰)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِيْ طَعَامِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيْهِ فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا قَالَ هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيْهِ الْبَرَكَةَ۔

(۵۳۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی قصہ منقول ہے اور اس روایت میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی لے آؤ کیونکہ اللہ اسی کھانے میں برکت ڈال دے گا۔

(۵۳۲۱)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ۔

(۵۳۲۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث منقول ہے۔ اس میں ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا اور گھر والوں نے بھی کھانا کھایا (اور پھر اس کے باوجود اتنا کھانا) بچ گیا کہ ہم نے اپنے ہمسایوں کو بھیج دیا۔

(۵۳۲۲)وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى اَبُوْ طَلْحَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهُ جَائِعًا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلْحَةَ وَ اُمُّ سُلَيْمٍ وَ اَنَسُ (بْنُ مَالِكٍ) وَ فَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيْرَانِنَا۔

(۵۳۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا (اس حال میں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ پشت سے لگا ہوا تھا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے آ کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کا پیٹ پشت سے لگ رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے (اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں ہے کہ پھر (سب سے آخر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، اُم سلیم رضی اللہ عنہا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اور کھانا پھر بھی بچ گیا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو ہدیہ کے طور پر بھیج دیا۔

(۵۳۲۳)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ جِئْتُ رَسُوْلَ

(۵۳۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں نے آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما پایا اور آپ اُن سے باتیں فرما رہے تھے اور آپ کے پیٹ پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی۔ میں نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ أُسَامَةُ وَأَنَا أَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ إِلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى أُمِّيْ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَ تَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهِ۔

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ بھوک کی وجہ سے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف گیا جو کہ حضرت امِ سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ میں نے اُن سے عرض کیا: اے ابا جان! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی ہے۔ میں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے (اس پٹی کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے اپنی بھوک کی وجہ سے ایسا کیا ہوا ہے (یہ سنتے ہی) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس تشریف لائے اور اُن سے فرمایا: کیا تیرے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! میرے پاس چند ٹکڑے روٹی کے اور چند کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لے آئیں (تو یہ کھانا) آپ کے پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہوگا اور اگر اور کوئی بھی آپ کے ساتھ آئے گا تو اُن سے کم ہو جائے گا۔ (پھر اس کے بعد) مذکورہ واقعہ کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۵۳۲۴) وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ طَعَامِ أَبِيْ طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۳۲۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے کے بارے میں مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیاتِ مبارکہ کس طرح فقر و فاقہ کی حالت میں گزری اور اس کے علاوہ اس باب کی احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ ظاہر ہو رہا ہے کہ مختصر سے کھانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے اتنی برکت ہوئی کہ سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور پھر بھی بچ گیا۔

۹۲۴: باب جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِيْنِ وَ إِيْثَارِ أَهْلِ الْمَائِدَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَإِنْ كَانُوْا ضِيْفَانًا إِذَا لَمْ يَكْرَهْ ذٰلِكَ صَاحِبُ الطَّعَامِ

باب: شوربہ کھانے کے جواز اور کدو کھانے کے استحباب کے بیان میں

(۵۳۲۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَ مَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَ قَدِيْدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ۔

(۵۳۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ درزی (کپڑے سینے والا) نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کھانے کی دعوت میں میں بھی گیا تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے جَو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو پڑا ہوا تھا اور بھنا ہوا گوشت رکھا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے چاروں طرف کدو تلاش کر کے کھا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی دن سے مجھے کدو سے محبت ہوگئی۔

(۵۳۲۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَ يُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيْهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ۔

(۵۳۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ کے سامنے شوربہ رکھا گیا جس میں کدو پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کدو کو کھانے لگے (جس سے معلوم ہوا کہ) آپ کو کدو بہت پسند تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ دیکھا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کدو کرنے لگا اور میں خود نہ کھاتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کدو بہت پسند کرنے لگا۔

(۵۳۲۷)وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ زَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ۔

(۵۳۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی (اس حدیث میں یہ بات زائد ہے کہ) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ (پھر اس کے بعد) جو کھانا بھی میرے لیے تیار کیا گیا اور جتنا مجھ سے ہو سکا تو میں نے اس میں کدو کو ضرور شامل کروایا۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے چند اہم باتیں معلوم ہوئیں' جن میں دعوت قبول کرنا اور کھانے کے آداب وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

① درزی کی کمائی حلال ہے۔

② درزی کی دعوت قبول کرنا درست ہے۔

﴿۳﴾ دعوت میں شوربہ پکانا اور اس میں کدو ڈالنا بھی درست ہے۔
﴿۴﴾ اجتماعی کھانے میں اگر دوسرے ساتھی بُرا نہ سمجھیں تو اُن کے سامنے پڑے ہوئے کھانے میں سے کدو وغیرہ تلاش کر کے کھانا جائز ہے ورنہ دیگر روایات کے مطابق ممنوع ہے۔
﴿۵﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کدو پسند کرنا۔
﴿۶﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کدو کا پسند کرنا۔

کدو کے فوائد میں سے یہ ہے کہ کدو کا سالن بہت فائدہ مند ہے۔ خاص طور پر گرم علاقوں میں گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضروری ہے تاکہ گوشت کی حرارت نقصان نہ پہنچائے اور کدو حرارت صفراء کو بجھاتا ہے اور پیاس دور کرتا ہے اور صفراوی بخار اور تپ دق کے لیے بھی بہت فائدہ مند ہے' واللہ اعلم۔

۹۲۵: باب اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰى خَارِجَ التَّمْرِ وَاسْتِحْبَابِ دُعَا الضَّيْفِ لِاَهْلِ الطَّعَامِ وَ طَلَبِ دُعَاءٍ مِنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ وَاِجَابَتِهِ اِلٰى ذٰلِكَ

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں نکال کر رکھنے کے استحباب اور مہمان کا میزبان کے لیے دعا کرنا اور میزبان کا نیک مہمان سے دعا کروانے کے استحباب میں

(۵۳۲۸) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ قَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَ وَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَ يُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَ يَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّيْ وَهُوَ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِلْقَاءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ۔

(۵۳۲۸) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کی طرف تشریف لائے تو ہم نے آپ کی خدمت میں کھانا اور وطبہ (کھجوروں سے بنا ہوا ایک قسم کا کھانا) پیش کیا تو آپ نے اس میں سے کھایا پھر خشک کھجوریں لائی گئیں تو آپ نے وہ بھی کھائیں اور کھجوروں کی گٹھلیاں اپنی دونوں اُنگلیوں یعنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا بھی یہی گمان ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ اگر اللہ نے چاہا کہ گٹھلیاں دونوں اُنگلیوں کے درمیان ڈالنا پھر (آپ کے سامنے) پینے کی چیزیں لائی گئیں تو آپ نے اُسے پیا پھر آپ نے اُسے دیا جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میرے والد نے آپ کے جانور کی لگام پکڑی اور عرض کرنے لگے: (اے اللہ کے رسول!) ہمارے لیے دُعا فرمائیں تو آپ نے یہ دُعا فرمائی: اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

(۵۳۲۹) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ

(۵۳۲۹) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت

عَدِيٌّ ح وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ۔

منقول ہے لیکن اس میں گٹھلیاں رکھنے کے بارے میں شک کا ذکر نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں سے پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں اور حق پرست علماء سے برکت و مغفرت اور رحمت کی دُعا کرانا مستحب ہے۔

۹۲۶: باب اَكْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ

باب: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانے کے بیان میں

(۵۳۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

(۵۳۳۰) حضرت عبداللہ بن معجز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھا رہے تھے۔

فائدہ: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانے کے بارے میں اطباء نے ایک بڑی مصلحت بیان کی ہے وہ یہ کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال پیدا کر دیتی ہیں اور کھجور کی شدتِ صفراء ختم ہو جاتی ہے۔

۹۲۷: باب اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاَكْلِ وَ صِفَةِ قُعُوْدِهٖ

باب: کھانے کے لیے عاجزی اختیار کرنے کے استحباب اور کھانا کھانے کے لیے بیٹھنے کے طریقہ کے بیان میں

(۵۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا۔

(۵۳۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اقعاء کے طریقہ پر (یعنی دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے سرین زمین پر لگائے ہوئے) کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۵۳۳۲) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَثِيثًا۔

(۵۳۳۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھجوریں لائی گئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کھجوروں کو تقسیم فرمانے لگے اور آپ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جس طرح کہ کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کھا بھی رہے تھے۔

۹۲۸: باب نَهْيِ الْاَكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَ نَحْوِهِمَا فِي لُقْمَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اَصْحَابِهِ

باب: اجتماعی کھانے میں دودو کھجوریں یا دودو کھانے کے لقمے کھانے کی ممانعت میں

(۵۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ فَكُنَّا نَاْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ نَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا اُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الْاِسْتِئْذَانَ۔

(۵۳۳۳) حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے جبکہ لوگ ان دنوں میں قحط سالی میں مبتلا تھے اور ہم کھا رہے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم کھا رہے تھے تو وہ فرمانے لگے کہ تم اس طرح دو،دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ سوائے اس کے کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لو۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ کلمہ یعنی اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

(۵۳۳۴) وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَا هُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ۔

(۵۳۳۴) حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ان دونوں روایتوں میں شعبہ کے قول کا ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اُن دونوں میں لوگوں کا قحط سالی میں مبتلا ہونے کا ذکر ہے۔

(۵۳۳۵) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهُ۔

(۵۳۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی دو،دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک کہ وہ اپنے (دیگر) ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے۔

خلاصۃ الباب: جب چند ساتھی اجتماعی کھانا یا اور کوئی چیز کھا رہے ہوں تو دو،دو لقمے یا دو،دو کھجوریں یا اور کوئی چیز ایک ہی دفعہ میں اُٹھا کر کھانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے دوسرے ساتھیوں کو یہ ناگوار ہوگا اور پھر یہ کہ اجتماعی کھانے میں سب کا برابر حق ہے اگر کھانا مشترکہ ہو تو سب ساتھیوں کی اجازت کے بغیر اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر ایک آدمی کھلا رہا ہو اور کھانا ہو بھی کم تو اس صورت میں بھی اس کی رضامندی کے بغیر اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر کھانا زیادہ ہو تو اس صورت میں بھی اس طرح کھانا ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (کما قال النووی)

اِس بات کا تعلق صرف کھجور یا کھانے سے نہیں بلکہ حقیقت میں زندگی کے ان تمام شعبوں سے اس کا تعلق ہے جہاں چیزوں میں اشتراک پایا جاتا ہے مثلاً آج کل کی دعوتوں میں ''سیلف سروس'' کا رواج ہے کہ آدمی خود اُٹھ کر جائے اور اپنا کھانا ڈال کر لے آئے اور کھا لے۔ اب اسی کھانے میں تمام کھانے والوں کا مشترکہ حق ہے اب اگر ایک آدمی بہت سارا کھانا اپنے برتن میں ڈال کر لے آئے اور دوسرے لوگ اُسے دیکھتے رہ جائیں تو یہ بھی اسی اصول کے تحت ناجائز ہے اور آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا ہے۔

۹۲۹: باب فِي ادِّخَارِ التَّمْرِ وَ نَحْوِهِ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ

باب: کھجور اور کوئی غلّہ وغیرہ اپنے بال بچوں کے لیے جمع کر کے رکھنے کے بیان میں

(۵۳۳۶) وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَجُوْعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ۔

(۵۳۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ گھر والے بھوکے نہیں ہوتے کہ جن کے پاس کھجوریں ہوں۔

(۵۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ أَوْ جَاعَ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

(۵۳۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اُس گھر والے بھوکے ہیں۔ اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہیں اُس گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا۔

خلاصۃ الباب: علماء کہتے ہیں کہ اس روایت میں کھجوروں کو خاص طور پر اہلِ عرب کے لیے فرمایا کیونکہ عام طور پر ان کی خوراک یہی ہے اور شیخ ابی فرماتے ہیں کہ یہ حکم صرف کھجوروں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ جو بھی جس کی روزی ہو وہ اپنے بال بچوں کے لیے گھر میں جمع کر کے رکھ سکتا ہے۔ یہ صرف جواز ہے ورنہ تو احادیث سے قناعت اختیار کرنے کی ہی ترغیب ملتی ہے۔

۹۳۰: باب فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ منورہ میں کھجوروں کی فضیلت کے بیان میں

(۵۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

(۵۳۳۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان سات کھجوریں کھائے گا تو شام تک اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(۵۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ

(۵۳۳۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو آدمی صبح کے وقت (مدینہ منورہ) کی سات عدد عجوہ کھجوریں کھائے گا تو اُس آدمی کو اس دن نہ کوئی زہر نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی کوئی جادو۔

(۵۳۴۰)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ۔

(۵۳۴۰) حضرت ہاشم بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور انہوں نے ان دونوں روایتوں میں سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۳۴۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ۔

(۵۳۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ عالیہ میں شفاء ہے یا صبح کے وقت عجوہ کھجور کا استعمال کرنا تریاق ہے۔ (عالیہ مدینہ منورہ کے بالائی حصہ کی عجوہ قسم کی کھجور کو کہا جاتا ہے)

۹۳۱: باب فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَ مُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا

باب: کھمبی کی فضیلت اور اس کے ذریعہ سے آنکھ کا علاج کروانے کے بیان میں

(۵۳۴۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

(۵۳۴۲) حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے (باعث) شفا ہے۔

(۵۳۴۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

(۵۳۴۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء کا باعث ہے۔

(۵۳۴۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِى الْحَكَمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِىْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

(۵۳۴۴) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ حکم نے جب مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے عبدالملک کی حدیث کی طرح اس کو منکر نہیں سمجھا۔

(۵۳۴۵)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

(۵۳۴۵) حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھمبی اُس من میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

(۵۳۴۶)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

(۵۳۴۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کھمبی اس من میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے (موسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل) پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

(۵۳۴۷)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

(۵۳۴۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھمبی اس من میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

(۵۳۴۸)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيْتُ عَبْدَالْمَلِكِ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

(۵۳۴۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث میں کھمبی کی وضاحت اور اس کے فائدہ کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کھمبی من کی ایک قسم ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاں موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل پر اپنے انعامات کا تذکرہ فرمایا وہیں پر یہ بھی فرمایا: ﴿وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى﴾ اور ہم نے تم پر (یعنی بنی اسرائیل پر) من وسلویٰ نازل کیا۔ کھمبی بھی اسی من

کی ایک قسم ہے اور اس کے پانی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے اندر آنکھ کے لیے شفاء رکھ دی گئی ہے۔

۹۳۲: باب فَضِيلَةِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ

باب: پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت کے بیان میں

(۵۳۴۹) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَ نَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِن نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ۔

(۵۳۴۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہران کے مقام سے گزرے تو ہم پیلو چننے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پیلو میں سے سیاہ تلاش کرو۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (ایسے لگ رہا ہے جیسا کہ) آپ نے بکریاں چرائی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ (یا جیسا کہ آپ نے فرمایا)

تشریح اس باب کی حدیث مبارکہ سے سیاہ پیلو کی فضیلت کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو اس بات کی تعلیم بھی دی ہے کہ بکریاں چرانا کوئی عیب کی بات نہیں بلکہ بکریاں چرانے سے انسان کے اندر عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے اور تنہائی کی وجہ سے انسان کا دل صاف ہوتا ہے اور اس کے علاوہ بکریوں کی نگہبانی کرنے کے نتیجہ میں انسانوں کی نگہبانی اور خبر گیری کی صلاحیت انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں گزرا کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۹۳۳: باب فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّادُّمِ بِهِ

باب: سرکہ کی فضیلت اور اسے بطورِ سالن استعمال کرنے کے بیان میں

(۵۳۵۰) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

(۵۳۵۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ کا ہے۔

(۵۳۵۱) وَ حَدَّثَنَاهُ مُوسَى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

(۵۳۵۱) حضرت سلیمان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور صرف لفظی فرق ہے۔

(۵۳۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ

(۵۳۵۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس سوائے سرکہ کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ نے سرکہ منگوایا اور اس سے آپ نے (روٹی) کھانی شروع کردی (اور ساتھ

فَجَعَلَيَاكُلُ بِهٖ وَ يَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ۔

ساتھ) آپ فرماتے : بہترین سالن سرکہ ہے' بہترین سالن سرکہ ہے۔

(۵۳۵۳) حَدَّثَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِىْ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِىْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَىْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ۔

(۵۳۵۳) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو آپ کی خدمت میں روٹی کے چند ٹکڑے پیش کیے گئے۔ آپ نے فرمایا: کیا کوئی سالن ہے؟ گھر والوں نے عرض کیا: نہیں! صرف کچھ سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ جملہ) سنا مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس وقت سے یہ حدیث سنی ہے مجھے بھی سرکہ سے محبت ہوگئی۔

(۵۳۵۴) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ الْجَهْضَمِىُّ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۵۳۵۴) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے اور پھر آگے ابن علیہ کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے مگر اس میں بعد کا حصہ یعنی حضرت جابر ؓ اور حضرت ابوطلحہ ؓ کے قول کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(۵۳۵۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ ابْنُ اَبِىْ زَيْنَبَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِىْ دَارِىْ فَمَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَىَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِىْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاُتِىَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى بَتِّىٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا

(۵۳۵۵) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں آپ کی طرف اُٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے کسی حجرہ کی طرف تشریف لے آئے۔ آپ اندر تشریف لے گئے پھر آپ نے مجھے بھی (اندر آنے کی) اجازت عطا فرمائی۔ میں اندر داخل ہوا تو نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ؓ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟ گھر والوں نے کہا: ہاں! پھر (اس کے بعد) تین روٹیاں چھال کے دسترخوان پر رکھ کر آپ کے سامنے لائی گئیں تو

آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أُدُمٍ قَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْأُدُمُ هُوَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور پھر دوسری روٹی لے کر میرے سامنے رکھ دی پھر آپ نے تیسری روٹی پکڑ کر توڑی اور آدھی روٹی اپنے سامنے اور آدھی روٹی میرے سامنے رکھی پھر آپ نے فرمایا: کیا کوئی سالن ہے؟ گھر والوں نے کہا: سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: سرکہ ہی لے آؤ۔ سرکہ تو بہترین سالن ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں غور فرمائیں امام النبیین ' سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے گھر کا یہ حال ہے کہ کوئی سالن موجود نہیں حالانکہ دیگر روایات میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے شروع میں تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ہاں پورے سال کا نان ونفقہ اور خرچ بھیج دیا کرتے تھے لیکن وہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تھیں۔ اُن کے یہاں صدقہ وخیرات اور دوسرے مصارف کی اتنی کثرت تھی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بسا اوقات تین' تین ماہ تک ہمارے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی صرف دو چیزوں پر گزارا ہوتا تھا' کھجور کھالی اور پانی پی لیا۔

[صحیح بخاری کتاب الهبه]

اِس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نعمت بھی میسر آجاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی قدر فرماتے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے حالانکہ عام معاشرے میں سرکہ کو بطور سالن استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ زبان کا ذائقہ بدلنے کے لیے لوگ سرکہ کو سالن کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی سرکہ سے روٹی کھاتے اور ساتھ ساتھ اس کی اتنی تعریف فرماتے کہ بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ سرکہ بہترین سالن ہے' سرکہ بہترین سالن ہے۔

۹۳۴: باب اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ

باب: لہسن کھانے کے جواز میں

(۵۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَ بَعَثَ بِفَضْلِهِ اِلَيَّ وَاِنَّهُ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ۔

(۵۳۵۶) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کھانا بھی لایا جاتا تھا آپ اُس میں سے کھاتے اور اس میں سے جو کھانا بچ جاتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک دن آپ نے مجھے کھانا بھیجا۔ آپ نے اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ سے پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: حرام تو نہیں لیکن اس کی بُو کی وجہ سے میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے بھی وہ چیز ناپسند ہے جو آپ کو ناپسند ہے۔

(۵۳۵۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۳۵۷) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

(۵۳۵۸) وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَ اَحْمَدُ بْنُ

(۵۳۵۸) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن

سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِيْ رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيْدَ اَبُو زَيْدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَفْلَحَ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَ اَبُو اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ اَبُو اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِيْ فَوْقَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِي جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُو سَقِيْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلْوِ وَ اَبُو اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِيْءَ بِهٖ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهٖ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَ صَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ۔

کے پاس تشریف لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کی نچلی منزل میں ٹھہرے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر والی منزل میں۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات بیدار ہوا اور کہنے لگا کہ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلتے ہیں (جو کہ ادب کے خلاف ہے) تو ہم رات کو ہٹ کر ایک کونے کی طرف ہو گئے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: (کہ آپ گھر کے اوپر والے حصے میں قیام فرمائیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیچے والے گھر میں زیادہ آسانی ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس چھت پر نہیں رہ سکتا کہ جس چھت کے نیچے آپ ہوں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی یہ عرض سن کر) اوپر والے حصے میں تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نیچے والے گھر میں آ گئے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کرتے تھے تو جب وہ (بچا ہوا کھانا) واپس آتا اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا جاتا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اس جگہ کے بارے میں پوچھتے کہ جس جگہ آپ نے اپنی انگلیاں ڈال کر کھانا کھایا اور پھر اُس جگہ سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ خود کھاتے (ایک دن) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا جس میں لہسن تھا تو جب یہ کھانا لوٹ کر واپس حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی طرف لایا گیا تو انہوں نے معمول کے مطابق آپ کی انگلیوں کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ نے کھانا نہیں کھایا (یہ سنتے ہی) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور آپ کی طرف اوپر چڑھ کر عرض کیا: کیا یہ حرام ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرام تو نہیں ہے لیکن مجھے یہ ناپسند ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے بھی وہ چیز ناپسند ہے جو آپ کو ناپسند ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام) وحی لے کر آتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن ناپسند تھا۔ علماء نے اس کی حکمت بیان کی ہے جیسا کہ دوسری روایات سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں فرشتوں سے مناجات کرتا ہوں، تم مناجات نہیں کرتے اور فرشتوں کو اُن چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لہسن نہیں کھاتے تھے کیونکہ اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتوں کا آنا ہوتا تھا اور وحی کا بھی امکان رہتا تھا۔ (کمال قال النووی)

۹۳۵: باب اِكْرَامِ الضَّيْفِ وَ فَضْلِ اِيْثَارِهٖ

باب: مہمان کا اکرام اور ایثار کی فضیلت کے بیان میں

(۵۳۵۹)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ يُّضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صُبْيَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَیْءٍ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰی لِيَاْكُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ حَتّٰی تُطْفِئِيْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهِ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

(۵۳۵۹)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اُس نے عرض کیا کہ میں فاقہ سے ہوں۔ آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کی طرف ایک آدمی کو بھیجا تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے اسے دوسری زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے یہی کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا: جو آدمی آج رات اس مہمان کی مہمان نوازی کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ پھر وہ انصاری آدمی اُس مہمان کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلے اور اپنی بیوی سے کہا: کیا تیرے پاس (کھانے کو) کچھ ہے؟ وہ کہنے لگی کہ سوائے میرے بچوں کے (کھانے کے) میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا کہ ان بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب مہمان اندر آ جائے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا گویا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (مہمان کے ساتھ سب گھر والے) بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان ہی نے کھایا۔ پھر جب صبح ہوئی اور وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا: تم نے آج رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ نے (خوشگوار) تعجب کیا ہے۔

(۵۳۶۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَ قُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِی

(۵۳۶۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ایک مہمان آیا تو اُس انصاری کے پاس اپنے اور اپنے بچوں کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی۔ انصاری نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دے اور چراغ کو بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس

الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَ قَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر:۹] ﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾۔

(کھانے کو) ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ راوی کہتے ہیں (کہ اس وقت) یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "یعنی اور وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اپنی جانوں پر (دوسروں) کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اُن پر فاقہ ہو۔

(۵۳۶۱) وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضِيْفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيْفُهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يُضِيْفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَحْلِهِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ ذَكَرَ فِيْهِ نُزُوْلَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيْعٌ۔

(۵۳۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو آپ کے پاس اُس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو اس آدمی کی مہمان نوازی کرتا؟ (تاکہ) اللہ اُس پر رحم فرمائے۔ ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا جسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا (انہوں نے عرض کیا کہ میں اس کی مہمان نوازی کرتا ہوں) پھر وہ اس مہمان کو اپنے گھر کی طرف لے چلے۔ آگے روایت جریر کی حدیث کی طرح ہے اور اس میں آیت کریمہ کے نزول کا بھی ذکر ہے جیسا کہ وکیع نے اپنی روایت میں اسے ذکر کیا۔

(۵۳۶۲) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَ صَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيْبَهُ وَ نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ قَالَ فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ نَائِمًا وَ يُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ

(۵۳۶۲) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی۔ ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے۔ (آپ کے گھر) تین بکریاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان بکریوں کا دودھ نکالو۔ پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصہ کا دودھ پیتا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اُٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ رات کے وقت تشریف لاتے (تو ایسے انداز میں) سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا (آپ کا سلام) سن لیتا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ کو تحفے

نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَ يُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهٖ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِيْ بَطْنِي وَ عَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيْلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَ يْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيْءُ فَلَا يَجِدُهٗ فَيَدْعُوْ عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَ عَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَاْسِيْ وَاِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَاْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيْئُنِي النَّوْمُ وَاَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَتَى شَرَابَهٗ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيْهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْاٰنَ يَدْعُوْ عَلَيَّ فَاَهْلِكُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ قَالَ فَعَمَدْتُ اِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْاَعْنُزِ اَيُّهَا اَسْمَنُ فَاَذْبَحُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ حَافِلٌ وَاِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ اِلٰى اِنَاءٍ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوْا يَطْمَعُوْنَ اَنْ يَحْتَلِبُوْا فِيْهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيْهِ حَتّٰى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِيَّ

دیتے ہیں اور آپ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی (شیطان کے اس ورغلانے کے نتیجہ میں) پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد (ﷺ) کے حصے کا بھی دودھ پی لیا۔ آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بددعا دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آ رہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ نے کچھ نہ پایا تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (دل میں) کہا کہ اب آپ میرے لیے بددعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لیے ذبح کر ڈالوں۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے۔ پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آ گئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پئیں۔ آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِىَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتّٰى أُلْقِيْتُ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اَمْرِى كَذَا وَ كَذَا وَ فَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهٖ اِلَّا رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِىْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُبَالِىْ اِذَا اَصَبْتَهَا وَاَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ اَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ۔

نے وہ دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دُعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مقداد یہ تیری ایک بُری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)۔

قابل غور نکتہ: اس مذکورہ حدیث میں غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم نہیں تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہوتے تو صحابیٔ رسول حضرات مقداد رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا اُسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ اللہ تعالیٰ نے خود پارہ نمبر: ۲۰' آیت نمبر: ۶۵ سورۃ النمل میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے کہلوایا:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ...... [النمل : ۶۵]

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) فرما دیجئے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا۔''

اِس وضاحت کے باوجود بھی اگر کوئی آدمی کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا تو وہ خود سوچ لے کہ کہیں وہ قرآنِ حکیم کی اس جیسی آیات کا انکار تو نہیں کر رہا؟

(۵۳۶۳) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۳۶۳) حضرت سلیمان بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اِس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۳۶۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ وَ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِىُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى جَمِيْعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ حَدَّثَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ

(۵۳۶۴) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا اُس کے پاس ایک صاع یا اس کے بقدر کھانا (آٹا) تھا۔ اُس آٹے کو گوندھا گیا پھر اس کے بعد پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی اپنی بکریوں کو چراتا ہوا آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چرواہے سے فرمایا: کیا تم بیچو گے یا ایسے ہی دے دو

صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَ مِائَةٍ إِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهُ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ وَ شَبِعْنَا وَ فَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

(۵۳۶۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَ أَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَ أَبِي وَ أُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَأَتِي وَ خَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ قَالَتْ

گے؟ یا آپ نے فرمایا: یا ہبہ کر دو گے؟ اُس نے کہا: نہیں! بلکہ میں بیچوں گا۔ پھر آپ نے اس سے ایک بکری خریدی (اور اس کا گوشت) تیار کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں اللہ کی قسم! ایک سوتیس آدمیوں میں سے کوئی آدمی بھی ایسا نہیں بچا کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو جو آدمی اس وقت موجود تھا اُسے اسی وقت دے دیا اور جو موجود نہیں تھا اُس کے لیے حصہ رکھ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے دو پیالوں میں (گوشت) نکالا پھر ہم سب نے اس میں سے کھایا اور خوب سیر ہو گئے اور پیالوں میں (پھر بھی) بچ گیا تو میں نے اسے اونٹ پر رکھ دیا یا جیسا کہ راوی نے کہا۔

(۵۳۶۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر ؓ بیان کرتے ہیں کہ صفہ والے لوگ محتاج تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس آدمی کے پاس دو آدمیوں کا کھانا (موجود) ہو تو وہ تین (صفہ کے ساتھیوں کو کھانے کے لیے) لے جائے اور جس آدمی کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی (کھانے کھلانے کے لیے ساتھ) لے جائے یا جیسا کہ آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر ؓ تین (ساتھیوں) کو لے آئے اور اللہ کے نبی ﷺ دس ساتھیوں کو لے گئے اور حضرت ابوبکر ؓ تین ساتھیوں کو ساتھ لائے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ میں اور میرے ماں باپ تھے۔ (راوی کہتے ہیں) کہ میں نہیں جانتا شاید کہ انہوں نے اپنی بیوی کو بھی کہا ہو اور ایک خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر ؓ دونوں کے گھر میں تھا راوی حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے شام کا کھانا نبی ﷺ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کی گئی (اور پھر نماز سے فارغ ہو کر) واپس آ گئے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ الغرض رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت ابوبکر ؓ (اپنے گھر آئے) تو ان کی بیوی نے کہا کہ آپ اپنے مہمانوں کو

أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ وَ قَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَ قَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتّٰى شَبِعْنَا وَ صَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَ كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: کیا تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہنے لگیں کہ آپ کے آنے تک مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا مگر انہوں نے پھر بھی نہیں کھایا۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں بھاگ کر (ڈر کی وجہ سے) چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: او جاہل اور انہوں نے مجھے برا بھلا کہا اور فرمایا: مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاؤ اور پھر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم کھانے کا جو لقمہ بھی اُٹھاتے تھے اُس کے نیچے سے اُتنا ہی کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے وہ کھانا دیکھا تو وہ کھانا اُتنا ہی تھا یا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے اپنی بیوی سے فرمایا: اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ حضرت ابوبکر ؓ کی بیوی نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہو گیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر ؓ نے اس کھانے میں سے کھایا اور فرمایا کہ میں نے جو (غصہ کی حالت میں) قسم کھائی تھی وہ صرف شیطانی فعل تھا پھر ایک لقمہ اس کھانے میں سے کھایا پھر اس کھانے کو اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ وہ کھانا صبح تک آپ کے پاس رہا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا کہ (اس زمانہ میں) ہمارے اور ایک قوم کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی تو آپ نے ہمارے بارہ افراد مقرر فرما دیئے اور ہر افسر کے ساتھ ایک خاص جماعت تھی۔ اللہ جانتا ہے کہ اس جماعت کی کتنی تعداد تھی۔ آپ نے وہ کھانا اُن کے پاس بھیج دیا اور پھر اُن سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔

(۵۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَ كَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰى يَجِيءَ أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا

(۵۳۶۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ مہمان آئے اور میرے والد رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کہتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے عبدالرحمٰن! مہمانوں کی خبر گیری کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب شام ہوئی تو ہم مہمانوں کے سامنے کھانا لے کر آئے تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ جب تک گھر والے ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائیں

قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيْدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ أَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا لِيْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوْا فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُوْلٰى فَمِنَ الشَّيْطٰنِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ۔

گے اُس وقت تک ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں نے کہا: میرے والد سخت مزاج آدمی ہیں اگر تم کھانا نہیں کھاؤ گے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں مجھے اُن سے کوئی تکلیف نہ اُٹھانی پڑ جائے (لیکن اس کے باوجود) مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا تو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے سب سے پہلے مہمانوں ہی کے بارے میں پوچھا اور فرمایا: کیا تم اپنے مہمانوں سے فارغ ہو گئے ہو؟ راوی کہتے ہیں' انہوں نے عرض کیا: نہیں' اللہ کی قسم! ابھی ہم فارغ نہیں ہوئے۔ حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں ایک طرف ہو گیا (یعنی چھپ گیا) انہوں نے (آواز دے کر) کہا: اے عبدالرحمن! میں اس طرف سے ہٹ گیا (یعنی چھپ گیا) پھر انہوں نے فرمایا: او نالائق! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آ جا۔ حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ پھر میں آ گیا اور میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ آپ کے مہمان موجود ہیں۔ آپ ان سے (خود) پوچھ لیں۔ میں نے ان کے سامنے کھانا لا کر رکھ دیا تھا۔ انہوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان مہمانوں سے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہمارا کھانا قبول نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (یہ کہہ کر) فرمانے لگے: اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم بھی اُس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک کہ آپ کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج کی رات کی طرح بدترین رات کبھی نہیں دیکھی۔ تم پر افسوس ہے کہ تم لوگ ہماری مہمان نوازی کیوں نہیں قبول کرتے؟ (پھر کچھ دیر بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا قسم کھانا شیطانی فعل تھا' چلو لاؤ کھانا لاؤ۔ چنانچہ کھانا لایا گیا۔ آپ نے اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھ کر) کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔ پھر جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مہمانوں کی قسم تو پوری ہو گئی اور میری جھوٹی اور یہ کہ سارے واقعہ کی آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تمہاری قسم تو سب سے زیادہ پوری ہوئی ہے اور تم سب سے زیادہ سچے ہو۔ حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات نہیں پہنچی کہ انہوں نے (قسم کا کفارہ ادا کیا تھا یا نہیں)۔

۹۳۶: باب فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ

باب: کم کھانا ہونے کے باوجود

الْقَلِيْلِ وَاَنَّ طَعَامَ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ

مہمان نوازی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۵۳۶۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَ طَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔

(۵۳۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

(۵۳۶۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رِوَايَةِ اِسْحٰقَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ۔

(۵۳۶۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور اسحٰق کی روایت میں "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" کے الفاظ ہیں لفظ سَمِعْتُ انہوں نے نہیں ذکر کیا۔

(۵۳۶۹)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

(۵۳۶۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۳۷۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ۔

(۵۳۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

(۵۳۷۱)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي الرَّجُلَيْنِ وَ طَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً۔

(۵۳۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں کھانا کھانے کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھ اپنے اندر ایثار کا جذبہ پیدا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے کہ کھانا اگرچہ کم مقدار میں ہو لیکن اس کے باوجود اکیلے کھانا کھانے سے بہتر ہے کہ دوسرے کو بھی کھانے میں شریک کرلیا جائے۔

۹۳۷: باب الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ

باب: اس بات کے بیان میں کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

(۵۳۷۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ۔

(۵۳۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۵۳۷۳) ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۳۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِيْنًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

(۵۳۷۴) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین آدمی کو دیکھا کہ اُس مسکین کے سامنے (کھانا) رکھا جاتا رہا اور وہ کھاتا جاتا رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ کھا گیا تو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ مسکین آدمی میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۵) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

(۵۳۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۶) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(۵۳۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں ''ابن عمر رضی اللہ عنہ'' کا ذکر نہیں کیا۔

(۵۳۷۷)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

(۵۳۷۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۵۳۷۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيدٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ۔

(۵۳۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیثوں کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۳۷۹)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ (لَهُ) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

(۵۳۷۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہمان کی مہمان نوازی کی' اس حال میں کہ وہ مہمان کافر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کافر مہمان کے لیے ایک بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا۔ دودھ دوہا گیا تو وہ کافر مہمان اس بکری کا دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا پھر تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر اگلے دن صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نومسلم کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا (دودھ دوہا گیا) تو وہ دودھ پی گیا پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا (دودھ دوہا گیا) تو وہ پورا دودھ نہ پی سکا (اس صورت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں آپؐ نے ایک مؤمن اور ایک کافر کے درمیان بحیثیت کھانا کھانے کے فرق بتلائے ہیں۔ حکماء واطباء فرماتے ہیں کہ آنتیں ہر ایک آدمی کی سات ہی ہوتی ہیں' چاہے وہ کافر ہو یا مسلمان۔ ایک معدہ اور تین باریک آنتیں اور تین موٹی آنتیں [illegible] کے لیے اپنی ایک آنت ہی بھر لینا [illegible] کفایت کر جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ مؤمن' مؤمن کامل ہو' صرف کلمہ گو مسلمان نہ ہو۔ اس باب کی تیسری حدیث میں حضرت ابن عمر [illegible] نے جب اس مسکین کو کثرت سے کھاتا دیکھا تو اُس کے بارے میں فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ آنے دینا کیونکہ اس کے اندر کافروں جیسی مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ کامل مؤمن کی شانی تو کم کھانا ہے اور بہت زیادہ کھانا کافروں کا شیوہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی مؤمن [illegible] آمین

۹۳۸: باب لَا يَعِيْبُ الطَّعَامَ

باب: کسی کھانے میں عیب نہ نکالنے کے بیان میں

(۵۳۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا أَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

(۵۳۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت چاہتی تو اُسے کھا لیتے اور اگر اسے ناپسند کرتے تو چھوڑ دیتے۔

(۵۳۸۱) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ سُلَيْمٰنُ الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۵۳۸۱) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۳۸۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو وَ عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۵۳۸۲) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۳۸۳) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيٰى مَوْلٰى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَاِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ۔

(۵۳۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نکالا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت چاہتی تو کھا لیتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت نہ چاہتی تو آپ ﷺ خاموش رہتے۔

(۵۳۸۴) وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

(۵۳۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

کتاب اللباس والزینة

۹۳۹: باب تَحْرِيمِ اِسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: مردوں اور عورتوں کیلئے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے وغیرہ کی حرمت

(۵۳۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

(۵۳۸۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی چاندی کے برتن میں (کوئی بھی مشروب) پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ

زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

میں غٹاغٹ دوزخ کی آگ بھر رہا ہے۔

(۵۳۸۶)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَ زَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

(۵۳۸۶)ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت علی بن مسہر کی روایت میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ زائد نقل کیے گئے ہیں کہ جو آدمی چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا ہو یا پیتا ہو اور ابن مسہر کی روایت کے علاوہ کھانے اور سونے کے برتنوں کا کسی بھی روایت میں ذکر نہیں ہے۔

(۵۳۸۷)وَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ۔

(۵۳۸۷)حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باتفاق علماء کرام رحمہم اللہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے اور اس طرح اور جتنی بھی روزمرہ کے استعمال کی چیزیں ہیں مثلاً سرمہ دانی وغیرہ اُن کا استعمال بھی حرام ہے۔ (کما قال النووی جلد نمبر ۲ ص ۱۸۷)

۹۴۰: باب تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ وَ إِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ وَ إِبَاحَةِ الْعَلَمِ وَ نَحْوِهِ الرَّجُلِ مَالَمْ يَزِدْ عَلَى أَرْبَعِ أَصَابِعَ

باب: مردوں اور عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی اور ریشم کی حرمت اور عورتوں کے لیے سونے کی انگوٹھی اور ریشم پہننے کے جواز میں

(۵۳۸۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

(۵۳۸۸)حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے اُن سے

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَ اِبْرَارَ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَ اِجَابَةِ الدَّاعِي وَ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَ عَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَ عَنِ الْمَيَاثِرِ وَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ۔

سنا' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جن سات چیزوں کے کرنے کا آپ نے حکم فرمایا (وہ یہ ہیں): (۱) بیمار کی عیادت کرنا' (۲) جنازہ کے ساتھ جانا' (۳) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا' (۴) قسم پوری کرنا' (۵) مظلوم کی مدد کرنا' (۶) دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا' (۷) سلام کو پھیلانا اور جن چیزوں سے آپ نے ہمیں منع فرمایا (وہ یہ ہیں): (۱) سونے کی انگوٹھی پہننا' (۲) چاندی کے برتن میں پینا' (۳) ریشمی گدوں پر بیٹھنا' (۴) قسی کے کپڑے پہننا (ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے)' (۵) ریشمی کپڑا پہننا' (۶) استبرق پہننا' (۷) دیباج پہننا۔

(۵۳۸۹) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ وَ اِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيْثِ وَ جَعَلَ مَكَانَهُ وَ اِنْشَادِ الضَّالِّ۔

(۵۳۸۹) حضرت اشعث بن سلیم سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے لیکن اس حدیث میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اُس کی جگہ گمشدہ چیز کو تلاش کروانے کا ذکر ہے۔

(۵۳۹۰) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَ قَالَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

(۵۳۹۰) حضرت اشعث بن شعثاء رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ زہیر کی حدیث کی طرح حدیث منقول ہے اور اس میں انہوں نے قسم پوری کرنے کا بغیر شک کے کہا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو آدمی دنیا میں چاندی کے برتنوں میں (کوئی چیز) پیتا ہے وہ آدمی آخرت میں چاندی کے برتنوں میں کوئی چیز نہیں پی سکے گا۔

(۵۳۹۱) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيْرٍ وَ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

(۵۳۹۱) حضرت اشعث بن شعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں جریر اور ابن مسہر کے روایت کردہ زائد الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۳۹۲) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

(۵۳۹۲) حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہی سندوں کے ساتھ اور انہی احادیث کے معنی کے مطابق روایت نقل

مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِیْ بَهْزٌ قَالُوا جَمِیْعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَ مَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ اِلَّا قَوْلَهٗ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ فَاِنَّهٗ قَالَ بَدَلَهَا وَ رَدِّ السَّلَامِ وَ قَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ۔

کی گئی ہے' سوائے اس کے کہ اس میں ''سلام پھیلانے کے'' الفاظ کے بدلہ میں سلام کا جواب دینے کا ذکر ہے اور یہ بھی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے یا چاندی کے چھلے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۳۹۳)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ وَ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِی الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَ قَالَ وَ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَیْرِ شَكٍّ۔

(۵۳۹۳) حضرت اشعث بن شعثاء سے انہی سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں ''سلام کے پھیلانے'' اور ''چاندی کی انگوٹھی'' کے الفاظ بغیر شک کے ذکر کیے گئے ہیں۔

(۵۳۹۴)حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ سَهْلِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ سَمِعْتُهٗ یَذْكُرُهٗ عَنْ أَبِیْ فَرْوَةَ (أَنَّهٗ) سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَیْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰی حُذَیْفَةُ فَجَاءَهٗ دُهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَ قَالَ اِنِّیْ أُخْبِرُكُمْ أَنِّیْ قَدْ أَمَرْتُهٗ أَنْ لَا یَسْقِیَنِیْ فِیْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّیْبَاجَ وَالْحَرِیْرَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَهُوَ لَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۵۳۹۴) حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ علاقہ مدائن میں تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا۔ اس علاقہ کا ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پانی پھینک دیا اور فرمایا کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں تمہیں حکم دے چکا تھا کہ مجھے چاندی کے برتن میں پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی دیباج اور ریشم کا کپڑا پہنو کیونکہ یہ کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں' قیامت کے دن۔

(۵۳۹۵)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ أَبِیْ فَرْوَةَ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَیْمٍ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ فِی الْحَدِیْثِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۵۳۹۵) حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم علاقہ مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور پھر باقی حدیث مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی اور اس میں ''قیامت کے دن'' کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۳۹۶)وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ نَجِیْحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ سَمِعَهٗ مِنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُوْ فَرْوَةَ قَالَ

(۵۳۹۶) حضرت ابن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مدائن کے علاقہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں ''قیامت کے دن'' کا ذکر نہیں کیا۔

سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِی لَيْلٰی اِنَّمَا سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۵۳۹۷)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا أَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَعْنِی ابْنَ أَبِیْ لَيْلٰی قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰی بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

(۵۳۹۷)حضرت عبدالرحمٰن یعنی ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ علاقہ مدائن میں موجود تھا کہ انہوں نے پانی طلب کیا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ پھر آگے ابن عکیم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۵۳۹۸)وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِی الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوْا اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰی۔

(۵۳۹۸)حضرت شعبہ سے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اپنی روایت میں (ان الفاظ سے) یہ بیان نہیں کیا کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موجود تھا بلکہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا۔

(۵۳۹۹)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰی عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا۔

(۵۳۹۹)حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیثوں کی طرح ذکر کیا۔

(۵۴۰۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِیْ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰی قَالَ اسْتَسْقٰی حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِیٌّ فِیْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِیْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْيَا۔

(۵۴۰۰)حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک مجوسی آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ تم ریشم نہ پہنو اور نہ ہی دیباج پہنو اور تم سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے اور چاندی کی برتنوں میں کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافر کے لیے ہیں۔

۹۴۱: باب تَحْرِيْمِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَ غَيْرِ

باب: مردوں کے لیے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت

ذٰلِكَ لِلرِّجَالِ کے بیان میں

(۵۴۰۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا (لِلنَّاسِ) يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

(۵۴۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا (کسی کو بیچتے ہوئے) دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ یہ جوڑا خرید لیتے تاکہ آپ اسے جمعہ کے دن پہنیں اور جب کوئی وفد باہر سے آپ کے پاس آئے تو اُس وقت آپ یہ پہن لیا کریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ریشمی جوڑا تو وہ آدمی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح کے بہت سے ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہی یہ جوڑا پہنا رہے ہیں اور آپ ہی نے اس طرح کا جوڑا بیچنے والے کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تجھے یہ جوڑا اس لیے نہیں دیا تھا کہ تو اسے پہنے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو جو کہ مکہ مکرمہ میں تھا' دے دیا۔

(۵۴۰۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۵۴۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۴۰۳)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأٰى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيْمِيَّ يُقِيْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ وَ كَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوْكَ وَ يُصِيْبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيْمُ فِي السُّوْقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُوْدِ الْعَرَبِ اِذَا

(۵۴۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو بازار میں (کپڑوں) کا ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا اور وہ ایک ایسا آدمی تھا کہ جو بادشاہوں کے پاس جاتا اور اُن سے (مال وغیرہ) وصول کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عطارد کو دیکھا کہ اُس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا بیچنے کے لیے رکھا ہوا ہے اگر آپ اس جوڑے کو خرید لیں اور جب عرب کا کوئی وفد آپ کی خدمت میں آیا کرے

قَدِمُوْا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ اِلٰى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَ بَعَثَ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطٰى عَلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَ قَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ بِالْاَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ اِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا وَأَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ اِنِّي لَمْ أَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا (اِلَيْكَ) لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ۔

تو آپ وہ جوڑا پہن لیا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ جمعہ کے دن بھی پہن لیا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دنیا میں ریشم کا کپڑا وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑے کے چند جوڑے لائے گئے۔ آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو عطا فرمایا اور آپ نے فرمایا: اس جوڑے کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنالینا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جوڑے کو اُٹھا کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس جوڑے کو میری طرف بھیجا ہے حالانکہ آپ نے گزشتہ روز عطارد کے جوڑے کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا: (اے عمر!) میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے بھیجا تھا تا کہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے اور حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ وہی ریشمی جوڑا پہن کر آپ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑے غور سے دیکھا جس کی وجہ سے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جوڑا پہننا ناپسند لگا ہے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں حالانکہ آپ نے ہی تو یہ جوڑا میری طرف بھیجا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: (اے اسامہ) میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تا کہ تُو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے بھیجا ہے تا کہ تُو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لیے اوڑھنیاں بنائے۔

(۵۴۰۴) وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حُلَّةً مِنْ

(۵۴۰۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں استبرق کا ایک جوڑا (کسی کو بیچتے ہوئے) پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جوڑے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس جوڑے کو خرید لیں تا کہ آپ عید کے دن اور وفود سے ملاقات کے وقت پہن لیا کریں تو

اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَأَخَذَهَا فَأَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى أَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ قُلْتَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ أَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَ تُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ایسے آدمی کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتنا کہ اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیباج کا ایک جبہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جبے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس لباس کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ لباس اُس آدمی کا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے یا جو آدمی یہ لباس پہنتا ہے اُس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر آپ نے یہ لباس میری طرف کیوں بھیجا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اے عمر رضی اللہ عنہ!) تو اس لباس کو بیچ دے اور اس کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کر لے۔

(۵۴۰۵)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۴۰۵) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۰۶)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَأٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أَوْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اشْتَرَيْتَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَأُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أَرْسَلْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا۔

(۵۴۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد خاندان کے ایک آدمی کو دیباج یا ریشم کا ایک قبا پہنے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کاش کہ آپ اس قبا کو خرید لیتے۔ تو آپ نے فرمایا: جو آدمی اس طرح کا لباس پہنتا ہے اُس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں پھر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا بطورِ ہدیہ کے آیا۔ آپ ﷺ نے وہ جوڑا میری طرف بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپؐ نے یہ جوڑا میری طرف بھیج دیا ہے حالانکہ میں آپؐ سے (اس کے بارے میں اس طرح) سن چکا ہوں جو آپ ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے (یہ جوڑا) تیری طرف اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے (یعنی اسے بیچ کر اس کی رقم سے اپنی کوئی ضرورت پوری کر لے)۔

(۵۴۰۷)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ (بْنَ الْخَطَّابِ) رَأٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا۔

(۵۴۰۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد خاندان کے ایک آدمی کو دیکھا (اور پھر) یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی سوائے اس - کے کہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے (یہ جوڑا) اس لیے بھیجا ہے تا کہ تو اس سے نفع حاصل کرے اور تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تا کہ تو اسے (خود) پہنے۔

(۵۴۰۸)حَدَّثَنِيْ (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْإِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَ خَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ رَأٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا۔

(۵۴۰۸) حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے استبرق کے بارے میں پوچھا تو میں نے اُن سے کہا کہ وہ سنگین اور سخت دیباج ہے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی' سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے (یہ جوڑا) تیری طرف اس لیے بھیجا تھا تا کہ تو اس کے ذریعے سے مال حاصل کرے۔

(۵۴۰۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ وَ كَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ أَرْسَلَتْنِيْ أَسْمَاءُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثًا الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَ مِيْثَرَةَ الْأُرْجُوَانِ وَ صَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الْأَبَدَ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ أَنْ يَكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَّا مِيْثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ فَهٰذِهِ مِيْثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَسْمَاءَ

(۵۴۰۹) حضرت عبداللہ جو کہ مولیٰ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء کے لڑکے کے ماموں ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا اور ان سے کہلوایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں: (۱) کپڑوں کے ریشمی نقش و نگار وغیرہ کو' (۲) سرخ گدیلے کو' (۳) ماہِ رجب کے پورے مہینے میں روزے رکھنے کو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: تو نے جو رجب کے روزوں کا ذکر کیا ہے تو جو آدمی (سوائے ایامِ تشریق کے) ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ ماہِ رجب کے روزوں کو کیسے حرام قرار دے سکتا ہے اور باقی جو تو نے کپڑوں پر نقش و نگار کا ذکر کیا' میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں: جو آدمی ریشم کا لباس پہنتا ہے آخرت

فَخَبَّرَتْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَ فَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى لِنَسْتَشْفِيَ بِهَا۔

میں اُس کے لیے کوئی حصہ نہیں تو مجھے اس بات سے ڈر لگا کہ کہیں ریشمی نقش و نگار بھی اس حکم میں داخل نہ ہوں اور باقی رہا سرخ گدیلے کا مسئلہ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا گدیلا سرخ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ سب کچھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے جا کر ذکر کر دیا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک طیالسی کسروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اُس کے دامن پر دیباج کی بیل تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک اُن کے پاس موجود تھا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو جبہ میں لے آئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جبہ پہنا کرتے تھے اور اب ہم اس جبے کو دھو کر (اس کا پانی) شفاء کے لیے بیماروں کو پلاتے ہیں۔

(۵۴۱۰)حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ كَعْبٍ أَبِيْ ذِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ أَلَا لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَ كُمُ الْحَرِيْرَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

(۵۴۱۰) حضرت خلیفہ بن کعب ابی ذبیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: آگاہ رہو! تم اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو آدمی دنیا میں ریشم کا لباس پہنے گا وہ آخرت میں ریشم کا لباس نہیں پہن سکے گا۔

(۵۴۱۱)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ نَحْنُ بِأَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَ اِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَ زِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ لَبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَ ضَمَّهُمَا

(۵۴۱۱) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم آذربائیجان میں تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکھا کہ اے عتبہ بن فرقد! (تیرے پاس جو یہ مال ہے) نہ تیری محنت سے ہے اور نہ ہی تیرے باپ کی محنت سے اور نہ ہی تیری ماں کی محنت سے تجھے حاصل ہوا ہے' اس لیے مسلمانوں کو ان کی جگہوں پر پوری طرح سے وہ چیز پہنچا دے جو تو اپنی جگہ پر پہنچاتا ہے اور تمہیں عیش و عشرت اور مشرکوں والا لباس اور ریشم پہننے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریشمی لباس پہننے سے منع فرماتے تھے سوائے اس قدر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنی درمیانی اُنگلی اور شہادت کی اُنگلی کو اُٹھایا اور دونوں کو ملایا۔ راوی زہیر کہتے ہیں کہ عاصم نے

قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هُوَ فِي الْكِتَابِ (قَالَ) وَ رَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ۔

کہا: کتاب میں اسی طرح سے ہے اور زہیر نے اپنی دونوں انگلیاں اُٹھا کر بتایا۔

(۵۴۱۲)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهِ۔

(۵۴۱۲) حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشم کے بارے میں مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۱۳)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ (وَ هُوَ عُثْمَانُ) وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَرْقَدٍ فَجَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا قَالَ اَبُو عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرُئِيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ۔

(۵۴۱۳) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عقبہ بن فرقد کے پاس تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط آیا (جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھا تھا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ریشم (کوئی) آدمی نہیں پہنتا' سوائے اُس آدمی کے جس کو آخرت میں کچھ نہ ملنے والا ہو مگر اس قدر (ریشم) صحیح ہے اور ابوعثمان نے اپنی دونوں اُنگلیاں انگوٹھے کے ساتھ والی سے اشارہ کر کے بتایا پھر مجھے طیالسی چادروں کے پلے ان دونوں اُنگلیوں کی مقدار میں بتائے گئے' یہاں تک کہ میں نے طیالسہ کو دیکھ لیا' (عرب کی سیاہ چادریں)۔

(۵۴۱۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

(۵۴۱۴) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے پھر آگے جریر کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۱۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَ نَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ۔

(۵۴۱۵) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف ایک خط لکھا جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس آذربائیجان یا شام کے علاقہ میں تھے (اس خط میں لکھا تھا): امابعد! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اس قدر دو اُنگلیوں کے برابر۔ حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری جملہ سے فوراً سمجھ گئے کہ اس سے آپ کی مراد نقش و نگار ہیں۔

(۵۴۱۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۵۴۱۶) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ

الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی أَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ أَبِی عُثْمَانَ۔

مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں حضرت ابو عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۴۱۷)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ وَ أَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِیَةِ فَقَالَ نَهٰی نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ۔

(۵۴۱۷) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابیہ کے مقام پر خطبہ دے رہے تھے اس میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا' سوائے دو اُنگلیوں یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر۔

(۵۴۱۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّیُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۴۱۸) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۱۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ یَحْیَی ابْنُ حَبِیْبٍ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِاِبْنِ حَبِیْبٍ قَالَ اِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ أَخْبَرَنِیْ أَبُو الزُّبَیْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِیْبَاجٍ أُهْدِیَ لَهٗ ثُمَّ أَوْ شَكَ أَنْ یَنْزِعَهٗ فَأَرْسَلَ بِهٖ اِلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقِیْلَ (لَهٗ) قَدْ أَوْ شَكَ مَا نَزَعْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِیْ عَنْهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَجَاءَهٗ عُمَرُ یَبْکِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَیْتَنِیْهِ فَمَا لِیْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ أُعْطِکَهٗ لِتَلْبَسَهٗ اِنَّمَا أَعْطَیْتُكَ تَبِیْعُهٗ فَبَاعَهٗ بِأَلْفَیْ دِرْهَمٍ۔

(۵۴۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دیباج کا ایک قبا پہنا جو کہ آپ کے لیے ہدیہ کیا گیا تھا پھر آپ نے اس قبا کو اُسی وقت اُتار دیا اور پھر اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا تو آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس قبا کو بہت جلدی اُتار دیا ہے تو آپ نے فرمایا: مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس چیز کو آپ نے ناپسند فرمایا' آپ نے وہ چیز مجھے عطا فرما دی۔ اب میرا کیا بنے گا۔ آپ نے فرمایا: (اے عمر!) میں نے تجھے یہ قبا اس لیے نہیں دیا تا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ قبا تجھے اس لیے دیا ہے تا کہ تو اسے بیچ دے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ قبا دو ہزار درہم میں بیچ دیا۔

(۵۴۲۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیٍّ فَقَالَ أُهْدِیَتْ

(۵۴۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ نے وہ جوڑا میری طرف بھیج دیا۔ میں نے وہ جوڑا پہنا تو آپ کے چہرۂ اقدس میں غصہ کے آثار میں

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ۔

نے پہچان لیے اور آپ نے فرمایا: (اے علی!) میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے بھیجا ہے تا کہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا لے۔

(۵۴۲۱)وَ حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ الله بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِيْ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي۔

(۵۴۲۱) حضرت ابوعون سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور معاذ کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے کہ میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور اس میں ("فَأَمَرَنِی" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا) کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۴۲۲)وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيْ صَالِحِ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدَىٰ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ۔

(۵۴۲۲) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دوم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ریشمی کپڑا بطور ہدیہ بھیجا تو آپ نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور فرمایا: (اے علی) اسے پھاڑ کر تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اوڑھنیاں بنا لے اور ابوبکر اور ابوکریب کی روایت میں بَيْنَ النِّسْوَةِ (عورتوں) کا ذکر ہے۔

(۵۴۲۳)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

(۵۴۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عطا فرمایا۔ میں اس جوڑے کو پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے آثار دیکھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس کپڑے کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۵۴۲۴)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَ أَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ

(۵۴۲۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سندس کا ایک جبہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) آپ نے مجھے یہ جبہ بھیجا ہے حالانکہ آپ تو اس کے بارے میں ایسے ایسے فرما چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے یہ جبہ اس لیے نہیں بھیجا

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا۔

تا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جبہ تیری طرف اس لیے بھیجا ہے تا کہ تو اس کی قیمت سے نفع حاصل کرے۔ (سندس ایک قسم کا ریشمی لباس ہوتا ہے جو کہ باریک اور نفیس ہوتا ہے)

(۵۴۲۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

(۵۴۲۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشمی کپڑے پہنے گا وہ آخرت میں ریشمی کپڑا نہیں پہن سکے گا۔

(۵۴۲۶) وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

(۵۴۲۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں ریشمی کپڑا نہیں پہن سکے گا۔

(۵۴۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

(۵۴۲۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک ریشمی قبا بطور ہدیہ آیا۔ پھر آپ نے وہ قبا پہنا پھر آپ نے اس میں نماز پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر بہت ناپسندیدگی سے اسے اُتار دیا جیسے کہ اسے آپ بہت ہی ناپسند سمجھتے ہیں پھر آپ نے فرمایا: یہ لباس متقی لوگوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

(۵۴۲۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِيْ اَبَا عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۴۲۸) حضرت یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کے لیے ریشمی کپڑوں کا پہننا جائز ہے لیکن مردوں کے لیے کسی بھی قسم کا ریشمی لباس حرام ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اگر چار اُنگل یا اس سے کم مقدار میں کپڑے میں ریشم لگا ہوا ہو تو وہ حرام نہیں ہے اور جن احادیث میں آپ ﷺ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت ثابت ہے جیسا کہ اگلے باب کی احادیث میں مذکور ہے تو وہ اجازت یا تو سخت مجبوری کی حالت میں دی گئی تھی اور یا پھر وہ اجازت اُس زمانہ کی ہے جس زمانہ میں مردوں کے لیے ریشمی لباس پہننا حرام نہیں تھا' واللہ اعلم بالصواب۔

۹۴۲: باب اِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ بِهٖ حِكَّةٌ اَوْ نَحْوُهَا

باب: مرد کے لیے جب اُس کو خارش وغیرہ ہو تو ریشمی لباس پہننے کے جواز میں

(۵۴۲۹) وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا۔

(۵۴۲۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو خارش یا کسی اور بیماری کی وجہ سے سفر میں ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطا فرما دی تھی۔

(۵۴۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ۔

(۵۴۳۰) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۴۳۱) وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

(۵۴۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش ہو جانے کی وجہ سے ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطا فرما دی تھی یا اجازت دے دی تھی۔

(۵۴۳۲) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۵۴۳۲) حضرت شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۳۳) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا۔

(۵۴۳۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان دونوں حضرات کے لیے جہاد میں ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطا فرما دی۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی عذر یا کسی سخت مجبوری کی بنا پر ریشمی لباس پہننے کی اجازت ہے۔

۹۴۳: باب النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ

باب: مردوں کو عصفر سے رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۴۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(۵۴۳۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عصفر سے رنگے ہوئے دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو نہ پہنو۔

أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

(۵۴۳۵) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ۔

(۵۴۳۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۳۶) وَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوْبَ الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ أُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا۔

(۵۴۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عصفر سے رنگے ہوئے دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تجھے تیری ماں نے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں (اس رنگ) کو دھو ڈالوں گا۔ آپ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اسے جلا ڈالو۔

(۵۴۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ۔

(۵۴۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی کپڑا (ریشم کی ایک قسم) پہننے سے منع فرمایا ہے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۵۴۳۸) وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ۔

(۵۴۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَ عَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَ عَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ۔

(۵۴۳۹) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کا لباس پہننے سے اور رکوع اور سجدوں کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۹۴۴: باب فَضْلِ لِبَاسِ الثِّيَابِ الْحِبَرَةِ

باب: دھاری دار یمنی کپڑے (چادر) پہننے کی فضیلت کے بیان میں

(۵۴۴۰) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

(۵۴۴۰) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس زیادہ محبوب تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس زیادہ پسندیدہ تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھاری دار یمنی چادر۔

(۵۴۴۱) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی أَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ۔

(۵۴۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں میں سے زیادہ محبوب کپڑا دھاری دار یمنی کپڑا تھا۔

۹۴۵: باب التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيْظِ مِنْهُ وَالْيَسِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا وَ جَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعَرِ وَمَا فِيْهِ اَعْلَامٌ

باب: لباس میں تواضع اختیار کرنے اور سادہ اور موٹا کپڑا پہننے کے بیان میں

(۵۴۴۲) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِیْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

(۵۴۴۲) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ہمارے سامنے ایک موٹا تہ بند نکالا جو کہ یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر جس کا نام ملبدہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کی قسم اُٹھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

(۵۴۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَ كِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ إِزَارًا غَلِيْظًا۔

(۵۴۴۳) حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ایک تہ بند اور ایک پیوند لگا ہوا کپڑا نکالا اور پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاتِ مبارک انہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔ ابن حاتم نے اپنی روایت میں موٹا تہ بند کہا ہے۔

(۵۴۴۴) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ إِزَارًا غَلِيْظًا۔

(۵۴۴۴) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے موٹے تہ بند کا کہا ہے۔

(۵۴۴۵)وَ حَدَّثَنِیْ سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّاءَ بْنِ أَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِیْهِ ح وَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ عَنْ أَبِیْهِ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّاءَ أَخْبَرَنِیْ أَبِیْ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَیْبَةَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَ عَلَیْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ۔

(۵۴۴۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو کالے بالوں کا کمبل اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے جس پر پالان کے نقش تھے۔

(۵۴۴۶)حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ وِ سَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِیْ یَتَّکِیْ ءُ عَلَیْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِیْفٌ۔

(۵۴۴۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے چمڑے کا تھا۔ اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۵۴۴۷)وَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِیْفٌ۔

(۵۴۴۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۵۴۴۸)وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَکْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِیَةَ کِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ (بْنِ عُرْوَةَ) بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَا ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ مُعَاوِیَةَ یَنَامُ عَلَیْهِ۔

(۵۴۴۸) حضرت قسام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے جس میں ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ ہیں لیکن ترجمہ اسی طرح ہے۔

۹۴۲: باب جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب: قالینوں کے جواز کے بیان میں

(۵۴۴۹)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو وَ قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا اِنَّهَا سَتَکُوْنُ۔

(۵۴۴۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تو نے قالین بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب عنقریب ہوں گے۔

(۵۴۵۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

(۵۴۵۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نے قالین

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ قَالَ جَابِرٌ وَ عِنْدَ امْرَاَتِي نَمَطٌ فَاَنَا اَقُوْلُ نَحِّيْهِ عَنِّي وَ تَقُوْلُ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ۔

بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ نے فرمایا: اب عنقریب ہو جائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے پاس ایک قالین ہے میں اُسے کہتا ہوں کہ یہ مجھ سے دور کر دے۔ وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب عنقریب قالین ہوں گے۔

(۵۴۵۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فَاَدَعُهَا۔

(۵۴۵۱) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ کچھ تبدیلی کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۴۷: باب كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ

باب: ضرورت سے زیادہ بستر اور لباس بنانے کی کراہت کے بیان میں

(۵۴۵۲) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِیءٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَ فِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

(۵۴۵۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آدمی کے لیے ایک بستر ہونا چاہیے اور ایک ہی بستر اُس کی بیوی کے لیے ہونا چاہیے اور تیسرا بستر (صرف) مہمان کے لیے ہونا چاہیے اور چوتھا تو شیطان کے لیے ہے۔

۹۴۸: باب تَحْرِيْمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ وَ بَيَانِ حَدِّ مَا يَجُوْزُ اِرْخَاؤُهٗ اِلَيْهِ وَمَا يُسْتَحَبُّ

باب: متکبرانہ انداز میں (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت کے بیان میں

(۵۴۵۳) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ وَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ۔

(۵۴۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اُس آدمی کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا کہ جو آدمی اپنا کپڑا زمین پر متکبرانہ انداز میں گھسیٹ کر چلے۔

(۵۴۵۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ

(۵۴۵۴) ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس میں صرف یہ زائد ہے کہ قیامت کے دن۔

حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ كِلَا هُمَا عَنْ اَیُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ الْاَیْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَ زَادَ فِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۵۴۵۵)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ وَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَجُرُّ ثِیَابَهٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۵۴۵۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنا کپڑا تکبر سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے' قیامت کے دن اللہ عزوجل اُس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

(۵۴۵۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ۔

(۵۴۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۴۵۷)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۵۴۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے کپڑے کو متکبرانہ انداز میں (زمین پر) گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ اُس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

(۵۴۵۸)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَیْمٰنَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةَ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثِیَابَهٗ۔

(۵۴۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ حدیث کی طرح فرماتے ہیں اور اس میں ''ثوبہ'' کی جگہ ''ثیابہ'' ہے۔

(۵۴۵۹) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ یَنَّاقَ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یَجُرُّ اِزَارَهٗ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ لَیْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ هَاتَیْنِ یَقُوْلُ مَنْ جَرَّ

(۵۴۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کو گھسیٹتے ہوئے جا رہا تھا (متکبرانہ انداز میں) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا: تو کس قبیلے سے ہے؟ اُس نے اپنا نسب بیان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قبیلہ لیث سے ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پہچانا تو اسے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنے ازار کو لٹکائے اور اس سے اُس کا مقصد

اِزَارَهُ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اِلَّا الْمَخِيْلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تکبر اور غرور کے اور کچھ نہ ہو تو اللہ قیامت کے دن اُس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

(۵۴۶۰)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ مُسْلِمٍ اَبِي الْحَسَنِ وَ فِيْ رِوَايَتِهِمْ جَمِيْعًا مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ وَلَمْ يَقُوْلُوْا ثَوْبَهُ۔

(۵۴۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ صرف لفظی تبدیلی کا فرق ہے۔

(۵۴۶۱)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ وَّاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ ابْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ اَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ اَنْ يَسْاَلَ ابْنَ عُمَرَ (قَالَ) وَاَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِيْ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۵۴۶۱) حضرت محمد بن عباد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں مسلم بن یسار کو جو کہ مولیٰ ہیں نافع بن عبدالحارث کے' کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ان دونوں کے درمیان میں بیٹھا تھا کہ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس آدمی کے بارے میں سنا ہے کہ جو اپنی ازار کو متکبرانہ انداز میں لٹکاتا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

(۵۴۶۲)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْ اِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ (اِلٰى) اَيْنَ فَقَالَ اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ۔

(۵۴۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' اس حال میں کہ میری ازار لٹک رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! اپنی ازار اُونچی کر۔ میں نے اسے اوپر اُٹھا لیا پھر آپ نے فرمایا: اور اُٹھا۔ میں نے اور اُٹھائی۔ میں اپنی ازار اُٹھاتا رہا یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے کہا: کہاں تک اُٹھائے؟ آپ نے فرمایا: آدھی پنڈلیوں تک۔

(۵۴۶۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ جَاءَ الْاَمِيْرُ جَاءَ

(۵۴۶۳) حضرت محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کو لٹکائے ہوئے ہے اور وہ زمین کو اپنے پاؤں سے مار رہا ہے۔ وہ آدمی بحرین کا امیر تھا اور وہ کہتا تھا: امیر آیا' امیر آیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس

الْاَمِيْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰه لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَجُرُّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

آدمی کی طرف نظر (کرم) کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا کہ جو اپنی ازار کو متکبرانہ انداز میں نیچے لٹکاتا ہے۔

(۵۴۶۴)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ۔

(۵۴۶۴) حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا ہوا تھا اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ پر حاکم تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں متکبرانہ انداز میں اپنی چادر یا شلوار یا پتلون وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی حرمت اور اس پر شدید وعید بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے آدمی پر اپنی کرم کی نگاہ نہیں فرمائیں گے اس لیے تہبند، چادر وغیرہ ضرورت سے زیادہ اور تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے نہیں لٹکانا چاہیے کیونکہ اس طرح کرنے سے انسان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

۹۴۹: باب تَحْرِيْمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ اِعْجَابِهٖ بِثِيَابِهٖ

باب: متکبرانہ انداز میں چلنے اور اپنے کپڑوں پر اترانے کی حرمت کے بیان میں

(۵۴۶۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهٗ وَ بُرْدَاهُ اِذْ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

(۵۴۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی چلتے ہوئے جا رہا تھا، اُسے اپنے سر کے بالوں اور دونوں چادروں سے اتراہٹ پیدا ہوئی تو اُس آدمی کو فوراً زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت قائم ہونے تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(۵۴۶۶)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالُوْا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا۔

(۵۴۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۴۶۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ

(۵۴۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنی دو چادریں پہن کر اکڑتا ہوا جا رہا تھا اور وہ خود ہی (اپنے کپڑوں پر) اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ اسی طرح قیامت تک (زمین میں) دھنستا چلا جائے

يَتَجَلْجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔

گا۔

(۵۴۶۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

(۵۴۶۸) اُن روایت میں سے جن میں سے حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنی دونوں چادروں میں اتراتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۶۹)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۴۶۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ گزشتہ قوموں میں سے ایک آدمی اپنے جوڑے (کپڑوں) میں اکڑتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ پھر آگے مذکورہ احادیث کی طرح منقول ہے۔

۹۵۰ :باب تَحْرِيْمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ وَ نَسْخِ مَا كَانَ مِنْ اِبَاحَتِهٖ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت کے بیان میں

(۵۴۷۰)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

(۵۴۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۴۷۱)وَ حَدَّثَنَاهُ (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ۔

(۵۴۷۱) حضرت شعبہ ؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ کے الفاظ ہیں۔ (میں نے نضر بن انس ؓ سے سنا)

(۵۴۷۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا

(۵۴۷۲) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی اُتار کر پھینک دی اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ میں دوزخ کا انگارہ رکھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اُس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے (بیچ کر) فائدہ اُٹھاؤ۔ وہ آدمی کہنے لگا: نہیں! اللہ کی قسم میں

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

اسے کبھی بھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا' جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہو۔

(۵۴۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فِصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَ أَجْعَلُ فِصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَ لَفْظُ الْحَدِيْثِ لِيَحْيٰى۔

(۵۴۷۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنتے وقت اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف کرلیا کرتے تھے۔ جب آپ کو (سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے لوگوں نے دیکھا) تو لوگوں نے بھی انگوٹھی بنوالی پھر آپ (ایک دن) منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا: میں اس انگوٹھی کو پہنتا ہوں تو نگینہ کا رخ اندر کی طرف کرلیتا ہوں۔ آپ نے یہ فرما کر اپنی انگوٹھی پھینک دی پھر فرمایا: اللہ کی قسم میں پھر کبھی بھی اس سونے کی انگوٹھی کو نہیں پہنوں گا (یہ دیکھ کر) صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۵۴۷۴) وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَ جَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى۔

(۵۴۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کی ہے لیکن عقبہ بن خالد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: وَ جَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی۔

(۵۴۷۵) وَ حَدَّثَنِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ أُسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

(۵۴۷۵) ان سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے لیث کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۹۵۱: باب لُبْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَ لُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ

باب: نبی ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے نقش اور آپ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء کا اس انگوٹھی کے پہننے کے بیان میں

(۵۴۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(۵۴۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتِمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيْسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرٍ لَمْ يَقُلْ مِنْهُ۔

اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں تھی پھر وہی انگوٹھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آ گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ انگوٹھی بئر اریس (کنوئیں کا نام) میں گر گئی۔ اس انگوٹھی کا نقش ''محمد رسول اللہ'' تھا۔

(۵۴۷۷)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ قَالَ لَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَ كَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِي بِئْرِ أَرِيْسٍ۔

(۵۴۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر وہ پھینک دی۔ پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں ''محمد رسول اللہ'' کا نقش تھا اور آپ نے فرمایا: کوئی آدمی میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح اپنی انگوٹھی پر نقش نہ بنوائے اور جب آپ اس چاندی کی انگوٹھی کو پہنتے تھے تو اس کے نگینے کو اپنی ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو کہ معیقیب کے ہاتھ سے بئر اریس میں گر گئی تھی۔

(۵۴۷۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ أَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِضَّةٍ وَ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ قَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتِمًا مِنْ فِضَّةٍ وَ نَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ۔

(۵۴۷۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں ''محمد رسول اللہ'' کا نقش تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور میں نے اس انگوٹھی میں ''محمد رسول اللہ'' کا نقش بنوایا ہے تو کوئی آدمی اس نقش کی طرح اپنی انگوٹھی پر نقش نہ بنوائے۔

(۵۴۷۹)وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۵۴۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس حدیث میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

۹۵۲: باب فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انگوٹھی بنوانے کے بیان میں' جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عجم والوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرماتے

(۵۴۸۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ قَالَ قَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُ وْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِىْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۵۴۸۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ اس خط کو مُہر دیکھے بغیر نہیں پڑھیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں اب بھی اس انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ اس انگوٹھی کا نقش ''محمد رسول اللہ'' تھا۔

(۵۴۸۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِىْ يَدِهٖ۔

(۵۴۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم والوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ عجم والے بغیر مُہر کے خط کو قبول نہیں کرتے تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی آپ کے ہاتھ مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

(۵۴۸۲)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ الْجَهْضَمِىُّ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَخِيْهِ خَالِدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ وَ النَّجَاشِىِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۵۴۸۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ بغیر مُہر لگے خط کو قبول نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ کا نقش تھا۔

خلاصۃ الباب: ٦ھ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم سربراہانِ مملکت کو خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تا کہ اُن کو اسلام کی دعوت دی جا سکے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ غیر مسلم ممالک کے سربراہ بغیر مُہر (Stamp) کے خطوط اور تحریروں کو مستند نہیں سمجھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ضرورت کے پیشِ نظر چاندی کی ایک مُہر بنوائی اور اس مُہر کی پہلی سطر میں ''محمد'' دوسری سطر میں ''رسول'' اور تیسری سطر میں ''اللہ'' منقش تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ انگوٹھی خلیفہء اول بالفصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی۔ اُن کی وفات کے بعد خلیفہء دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور ان کی وفات کے بعد خلیفہء سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس رہی۔ پھر ایک دن اتفاق سے وہ انگوٹھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک کنوئیں میں گر گئی اور کافی تلاش کرنے کے باوجود وہ انگوٹھی

نہیں مل سکی۔

رسول اللہ ﷺ نے دوسرے لوگوں کو منع فرمایا کہ جس طرح میری انگوٹھی میں محمد رسول اللہ منقش ہے' کوئی دوسرا شخص اس نام کی انگوٹھی نہ بنائے تاکہ لوگوں کو اشتباہ نہ ہو جائے۔

۹۵۳: باب فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ

باب: انگوٹھیاں پھینک دینے کے بیان میں

(۵۴۸۳) حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتِمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ۔

(۵۴۸۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پھر ان کو پہن لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو پھر باقی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۵۴۸۴) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتِمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

(۵۴۸۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھ کر) اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

(۵۴۸۵) وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۵۴۸۵) حضرت ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۵۴: باب فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ

باب: (نبی کریم ﷺ کی) چاندی کی انگوٹھی اور حبشی نگینہ کا بیان

(۵۴۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَ كَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا۔

(۵۴۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا۔

(۵۴۸۷) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ

(۵۴۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی

ثُمَّ الزُّرَقِیُّ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِیْ یَمِیْنِهٖ فِیْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ كَانَ یَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا یَلِیْ كَفَّهٗ۔

اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی تھی جس میں حبشہ کا نگینہ تھا۔ انگوٹھی پہنتے وقت آپ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے رُخ کی طرف کر لیتے تھے۔

(۵۴۸۸)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی۔

(۵۴۸۸) حضرت یونس بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۵۵: باب فِیْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِی الْخِنْصِرِ مِنَ الْیَدِ

باب: بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

(۵۴۸۹)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ هٰذِهٖ وَ اَشَارَ اِلَی الْخِنْصِرِ مِنْ یَدِهِ الْیُسْرٰی۔

(۵۴۸۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی اس میں ہوتی تھی۔

۹۵۶: باب النَّهْیِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْهَا

باب: وسطیٰ اور اس کے برابر والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۴۹۰)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ اِدْرِیْسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ یَعْنِی النَّبِیَّ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِیْ فِیْ هٰذِهٖ اَوِ الَّتِیْ تَلِیْهَا لَمْ یَدْرِ عَاصِمٌ فِیْ اَیِّ الثِّنْتَیْنِ وَنَهَانِیْ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَ عَنْ جُلُوْسٍ عَلَی الْمَیَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّیُّ فَثِیَابٌ مُضَلَّعَةٌ یُؤْتٰی بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِیْهَا شِبْهُ كَذَا وَ اَمَّا الْمَیَاثِرُ فَشَیْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَی الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْاُرْجُوَانِ۔

(۵۴۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں اس انگلی یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ راوی عاصم کو یہ معلوم نہیں کہ کونسی دو انگلیاں ہیں (اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کہ مجھے آپ نے منع فرمایا قسی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے اور انہوں نے کہا کہ قسی تو گھر کے وہ کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اور زین پوش وہ ہیں کہ جو عورتیں کجاووں پر اپنے خاوندوں کے لیے بچھاتی ہیں اُرجوانی چادروں کی طرح۔

(۵۴۹۱)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنِ ابْنٍ لِاَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۵۴۹۱) حضرت ابن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا پھر نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۴۹۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ قَالَ نَهٰی أَوْ نَهَانِیْ يَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۵۴۹۲) حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یا مجھے منع فرمایا پھر مذکورہ حدیث کی طرح نقل فرمائی۔

(۵۴۹۳)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی أَخْبَرَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِی بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِیْ إِصْبَعِی هٰذِهٖ أَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِی تَلِيْهَا۔

(۵۴۹۳) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درمیانی اور اس کے برابر والی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۹۵۷: باب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَمَا فِیْمَعْنَاهَا

باب: جوتیاں پہننے کے استحباب کے بیان میں

(۵۴۹۴)حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَقُوْلُ) فِیْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔

(۵۴۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں گئے۔ اُس غزوہ میں مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اکثر اوقات جوتیاں پہنے رہا کرو کیونکہ جب تک کوئی آدمی جوتیاں پہنے رہتا ہے تو وہ سوار کے حکم میں رہتا ہے۔

۹۵۸: باب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِی الْيُمْنٰی اَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰی اَوَّلًا وَ كَرَاهَةِ الْمَشْیِ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

باب: جوتی پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں اور اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں کے استحباب اور ایک ہی جوتی میں چلنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۴۹۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِی ابْنَ زِيَادٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰی وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَ لْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا۔

(۵۴۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی جوتی پہنے تو اُسے چاہیے کہ وہ پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب کوئی جوتی اُتارے تو بائیں پاؤں سے پہلے اُتارے اور دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اُتار دے (یعنی ایک ہی پاؤں میں جوتی پہنے ہوئے نہ چلے)۔

(۵۴۹۶)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی

(۵۴۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی (پاؤں میں) ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اُتار دے۔

(۵۴۹۷)حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدَّثُوْنَ أَنِّيْ أَكْذِبُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِتَهْتَدُوْا وَأَضِلَّ أَلَا وَإِنِّيْ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

(۵۴۹۷) حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف تشریف لائے تو انہوں نے اپنی پیشانی پر اپنا ہاتھ مبارک مار کر فرمایا سنو! (آگاہ رہو) تم لوگ بیان کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کہتا ہوں تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں۔ آگاہ رہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی آدمی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسری جوتی میں نہ چلے جب تک کہ اس جوتی کو ٹھیک نہ کروا لے۔

(۵۴۹۸)وَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ (السَّعْدِيُّ) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ وَ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

(۵۴۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۹۵۹: باب النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا

باب: ایک ہی کپڑے میں صما اور احتباء کی ممانعت کے بیان میں

(۵۴۹۹)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ۔

(۵۴۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا وہ ایک ہی جوتی میں چلے اور صماء پہنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا۔ اس حال میں کہ اس کی شرمگاہ کھل جائے۔

(۵۵۰۰)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ أَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ

(۵۵۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی آدمی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے جب تک کہ اپنی اس جوتی کے تسمہ کو ٹھیک نہ کرا لے اور ایک ہی موزہ پہن کر نہ چلے اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی ایک

فَلَا يَمْشِي فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِيْ فِيْ خُفٍّ وَاحِدَةٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ۔

کپڑے میں احتباء کرے اور نہ ہی ایک کپڑے صماء کے طور پر نہ پہنے۔

(۵۵۰۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَ هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔

(۵۵۰۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑا سارے جسم پر لپیٹ لینے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۵۰۲)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ۔

(۵۵۰۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جوتی پہن کر مت چلو اور ایک ازار میں احتیاط نہ کرو اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھا اور ایک ہی کپڑا سارے جسم پر نہ لپیٹ اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

(۵۵۰۳)وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَلْقِ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔

(۵۵۰۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

۹۶۰: باب فِي اِبَاحَةِ الْاِسْتِلْقَاءِ وَ وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى

باب: چت لیٹ کر دونوں پاؤں میں سے ایک کو دوسرے پر رکھنے کی اباحت کے بیان میں

(۵۵۰۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّهٗ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔

(۵۵۰۴) حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چھت پر لیٹے ہوئے اس حال میں دیکھا کہ آپ نے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔

(۵۵۰۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ

(۵۵۰۵) ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت زہری رضی اللہ تعالی عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

اِبْرَاهِيْمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

صماء اور احتباء کسے کہتے ہیں؟

صماء کا مطلب یہ ہے کہ مثال کے طور پر کوئی آدمی چادر (تہبند) باندھ کر اس کے ایک کنارے کو سامنے سے یا پیچھے سے اُٹھا کر اس طرح اپنے سر پر رکھے جس سے اس کی شرمگاہ کھل جائے' اسے صماء کہتے ہیں۔

اور حتباء کہتے ہیں کہ ہاتھ بھی اسی کپڑے میں ہوں اور پنڈلیاں کھڑی کر کے ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھے کہ شرمگاہ سامنے سے کھل جائے جیسے گوٹ مار کر بٹھاتے ہیں۔ مذکورہ دونوں ابواب کی احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے اور اس باب کی حدیث میں خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس حال میں چھت پر لیٹے ہوئے ہیں کہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی ہے۔

اس کے جواب میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن احادیث میں منع فرمایا گیا ہے وہ صورت میں ہے کہ جب اس طرح لیٹنے سے شرمگاہ کے کھلنے کا احتمال ہو اور اگر اس طرح لیٹ کر شرمگاہ کے کھل جانے کا احتمال نہ ہو تو اس طرح لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھنا جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لیٹنا اس طرح تھا کہ اس میں شرمگاہ کے کھلنے کا احتمال نہ تھا' اس لیے اس صورت میں جواز کی صورت پیدا ہوگئی' واللہ اعلم بالصواب۔

۹۶۱: باب نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ

باب: مَردوں کے لیے زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۵۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُو الرَّبِيْعِ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِيْ لِلرِّجَالِ۔

(۵۵۰۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران میں رنگا ہوا لباس پہنے سے منع فرمایا۔ حضرت قتیبہ حماد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں''یعنی مردوں کے لیے''۔

(۵۵۰۷) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

(۵۵۰۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد زعفران لگائے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مرد کے لیے زعفرانی لباس پہننا جائز نہیں ہے۔ عند الاحناف بھی اس قسم کے کپڑوں کا پہننا مکروہ تحریمی ہے اور اس طرح کے کپڑوں میں نماز پڑھنی بھی مکروہ ہے۔

۹۶۲: باب اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ وَ حُمْرَةٍ وَ تَحْرِيْمِهٖ بِالسَّوَادِ

باب: بڑھاپے میں زرد رنگ یا سرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں

(۵۵۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ بِأَبِيْ قُحَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ رَأْسُهُ وَ لِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ أَوِ الثَّغَامَةِ فَأَمَرَ أَوْ فَأُمِرَ بِهٖ إِلٰى نِسَائِهٖ قَالَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ۔

(۵۵۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ والے سال یا فتح مکہ کے دن لائے گئے یا خود آپ کی خدمت میں آئے۔ ان کے سر اور ڈاڑھی (کے بال) ثغام یا ثغامہ گھاس کی طرح (سفید) تھے۔ آپ نے ان کی عورتوں کو حکم فرمایا کہ (ان بالوں) کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔

(۵۵۰۹) وَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَ رَأْسُهُ وَ لِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

(۵۵۰۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ اس حال میں آپ کی خدمت میں لائے گئے کہ ان کے سر اور داڑھی (کے بال) ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سفیدی کو کسی اور چیز کے ساتھ بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔

۹۶۳: باب فِيْ مُخَالَفَةِ الْيَهُوْدِ فِي الصَّبْغِ

باب: رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں

(۵۵۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

(۵۵۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ (کے لوگ) نہیں رنگتے (یعنی خضاب نہیں لگاتے) تو لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو (یعنی تم خضاب لگاؤ)۔

۹۶۴: باب تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ صُوْرَةِ الْحَيَوَانِ وَ تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ مَا فِيْهِ صُوْرَةٌ غَيْرَ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَ نَحْوِهٖ وَأَنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُوْنَ بَيْتًا

باب: جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت اور فرشتوں کا اُس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں

فِيْهِ صُوْرَةٌ اَوْ كَلْبٌ

کتا اور تصویر ہو کا بیان

(۵۵۱۱) حَدَّثَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ يَّأْتِيْهِ فِيْهَا فَجَاءَ تْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِيْ يَدِهِ عَصًا فَاَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَ قَالَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَاْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

(۵۵۱۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا۔ جب وہ وقت آیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے (اُس وقت) آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے وہ لکڑی پھینک دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا پھر آپ نے اِدھر اُدھر دیکھا تو تخت کے نیچے ایک کتے کے پلے پر نظر ٹھہری۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کتا یہاں کب داخل ہوا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی۔ آپ کے حکم کے مطابق وہ کتا باہر نکال دیا گیا تو اسی وقت حضرت جبریل آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے جبرئیل علیہ السلام) آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس کتے نے روکا جو آپ کے گھر میں تھا کیونکہ ہم (فرشتے) اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔

(۵۵۱۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيْلِ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ۔

(۵۵۱۲) اس سند کے ساتھ حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا پھر اسی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس میں اتنی تفصیل نہیں جتنی کہ پہلی حدیث میں تھی۔

(۵۵۱۳) حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَ عَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَ فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۵۵۱۳) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش خاموش تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آج صبح ہی سے آپ کے چہرۂ اقدس میں تبدیلی دیکھ رہی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ مجھے نہیں۔ اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر سارا دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہے پھر آپ کے دل میں ایک کتے کے بچے کا خیال آیا جو کہ ہمارے بستر کے نیچے تھا تو آپ نے فوراً اُس کو نکالنے کا حکم فرمایا پھر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهٖ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَ يَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ۔

آپ نے اپنے ہاتھ مبارک میں پانی لے کر اُس جگہ پر چھڑک دیا (جس جگہ کتے کا بچہ تھا) جب شام ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملاقات کے لیے تشریف لے آئے۔ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: (اے جبرئیل!) آپ نے گزشتہ رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ہاں! لیکن ہم (فرشتے) اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن صبح کو کتوں کے قتل کرنے کا حکم فرمایا' یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرنے کا حکم دے دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

(۵۵۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَحْيٰى وَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

(۵۵۱۴) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اُس میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(۵۵۱۵) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

(۵۵۱۵) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوں اُس گھر میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(۵۵۱۶) وَ حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ ذِكْرِهِ الْأَخْبَارَ فِي الْإِسْنَادِ۔

(۵۵۱۶) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کیساتھ یونس کی روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۵۱۷) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ

(۵۵۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (رحمت) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں ہوں۔ حضرت بسر کہتے ہیں کہ پھر کچھ دنوں بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم اُن کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے اُن کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا دیکھا

بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ (بَعْدُ) فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ۔

کہ جس میں تصویر تھی۔ بسر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ خولانی سے جو کہ حضرت میمونہ ؓ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ کے زیر پرورش تھے کہا کہ کیا ہمیں خود حضرت زید ؓ ہی نے تصویر کے بارے میں خبر نہیں دی تھی (تو اب یہ آپ کے اس پردہ پر یہ تصویر کشی؟) تو حضرت عبداللہ نے کہا کہ کیا تو نے اس وقت یہ نہیں سنا تھا کہ کپڑے کے نقش ونگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(۵۵۱۸) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ۔

(۵۵۱۸) حضرت ابوطلحہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں تصویر ہو۔ حضرت بسر کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت زید بن خالد ؓ بیمار ہو گئے تو ہم اُن کی عیادت کے لیے گئے (جب ہم اُن کے گھر میں گئے تو دیکھا) کہ اُن کے گھر میں ایک پردہ ہے جس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا حضرت زید ؓ ہم کو تصویروں والی حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں! انہوں نے بیان کی تھی مگر جن کپڑوں میں نقش ونگار ہوں کیا تو نے یہ نہیں سنا۔ میں نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا کہ حضرت زید ؓ نے اسی طرح کہا تھا۔ (حضرت زید ؓ کے گھر میں غیر جاندار چیزوں کے نقش ونگار بنے ہوئے تھے تصویریں وغیرہ نہیں تھیں)

(۵۵۱۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ۔

(۵۵۱۹) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ فرشتے (رحمت کے) اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔

(۵۵۲۰) قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ فَهَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۵۵۲۰) حضرت زید بن خالد جہنی ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ مجھے یہ خبر دیتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کتے اور تصویریں ہوں تو کیا آپ نے

وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ رَاَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَّرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَ حَشَوْتُهُمَا لِيْفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ۔

رسول اللہ ﷺ سے اس طرح یہ حدیث سنی ہے؟ تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں تم سے وہ واقعہ بیان کروں گی جو میں نے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہاد میں تشریف لے گئے۔ میں نے ایک نقش و نگار والا کپڑا لکڑی کے دروازے پر لٹکا دیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے اور پردہ کو دیکھا تو میں نے آپ کے چہرۂ اقدس میں (اس پردہ سے) ناپسندیدگی کے اثرات پہچان لیے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ ہمیں یہ حکم نہیں دیتا کہ پتھروں اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لیے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھر لی تو آپ نے میرے اس طرح کرنے پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

(۵۵۲۱)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَ كَانَ الدَّاخِلُ اِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِي هٰذَا فَاِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَ كَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا۔

(۵۵۲۱) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویر بنی ہوئی تھی اور جب کوئی اندر داخل ہوتا تو یہ تصویریں اُس کے سامنے ہوتیں (یعنی سب سے پہلے اُس کی نظر تصویروں پر پڑتی) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس پردے کو نکال دو کیونکہ جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں اور ان تصویروں کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر نقش و نگار کو ہم ریشمی کہا کرتے تھے اور ہم اُسے پہنا کرتے تھے۔

(۵۵۲۲)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْاَعْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ زَادَ فِيْهِ يُرِيْدُ عَبْدَ الْاَعْلٰى فَلَمْ يَاْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَطْعِهِ۔

(۵۵۲۲) ابن ابی عدی اور عبدالاعلیٰ ؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ اس روایت میں عبدالاعلیٰ نے یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کے کاٹنے کا حکم نہیں فرمایا۔

(۵۵۲۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِي دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْاَجْنِحَةِ فَاَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ۔

(۵۵۲۳) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک ریشمی کپڑے کا پردہ ڈالا ہوا تھا جس پر پَروں والے گھوڑوں کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ آپ نے مجھے اس کے اتارنے کا حکم دیا تو میں نے وہ پردہ اُتار دیا۔

(۵۵۲۴) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ

(۵۵۲۴) حضرت وکیع ؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی

ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَيْسَ فِي حَدِيْثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ۔

گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ نہیں کہ آپ سفر سے واپس تشریف لائے۔

(۵۵۲۵)حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

(۵۵۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا کہ جس میں تصویر تھی۔ یہ تصویر دیکھ کر آپ کے چہرۂ اقدس کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ دیا پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔

(۵۵۲۶)وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ۔

(۵۵۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور پھر ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پردے کی طرف جھکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا۔

(۵۵۲۷)حَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِمَا اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ۔

(۵۵۲۷) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے صرف لفظی فرق ہے۔

(۵۵۲۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ۔

(۵۵۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو جب آپ نے اس پردہ کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ دیا اور آپ کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب اللہ کی طرف سے اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ کر ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے۔

(۵۵۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَمْدُوْدٌ اِلٰى سَهْوَةٍ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اِلَيْهِ فَقَالَ اَخِّرِيهِ عَنِّي قَالَتْ فَاَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَ سَائِدَ۔

(۵۵۲۹)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُن کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ وہ کپڑا ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا: اس کپڑے کو میرے سامنے سے ہٹا دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس کپڑے کو کاٹ کر اس کے تکیے بنا لیے۔

(۵۵۳۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۵۳۰)حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۵۳۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِ سَادَتَيْنِ۔

(۵۵۳۱)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ نے اس پردہ کو ہٹا دیا۔ پھر میں نے اس پردے کے دو تکیے بنا لیے۔

(۵۵۳۲)(وَ) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَعَهٗ قَالَتْ فَقَطَعْتُهٗ وِ سَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهٗ يُرِيْدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ۔

(۵۵۳۲)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اس پردہ کو اُتار دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لیے۔ اسی وقت مجلس میں سے ایک آدمی جسے ربیعہ بن عطاء کہا جاتا ہے جو کہ مولی بنی زہرہ ہیں' کہنے لگا: کیا تو نے ابو محمد سے نہیں سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکیوں پر آرام فرماتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

(۵۵۳۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۵۵۳۳)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گدے کو دیکھا تو آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے تو میں نے پہچان لیا یا میں نے آپ کے چہرۂ

وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَمَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَ تَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

اقدس پر ناپسندیدگی کے اثرات معلوم کر لیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے توبہ کرتی ہوں' مجھ سے کیا گناہ ہو گیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: ان تصویر بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا کہ جو چیز تم نے بنائی تم ان کو زندہ کرو پھر آپ نے فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں اُس گھر میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(۵۵۳۴)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ اَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَخِي الْمَاجِشُوْنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ بَعْضُهُمْ اَتَمُّ حَدِيْثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي الْمَاجِشُوْنِ قَالَتْ فَاَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ۔

(۵۵۳۴) ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن بعض راویوں کی حدیث بعض سے پوری ہے اور ابنِ اَخِی الْمَاجِشُوْن نے اپنی حدیث میں یہ زائد الفاظ کہے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس پردے کے دو تکیے بنا دیے تھے گھر میں آپ ان پر آرام فرماتے تھے۔

(۵۵۳۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

(۵۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ ان میں جان ڈالو۔

(۵۵۳۶)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۵۵۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۵۳۷)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

(۵۵۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُو سَعِیْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَشَجُّ اِنَّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔

(۵۵۳۸)وَ حَدَّثَنَاهُ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ کُلُّهُمْ عَنْ اَبِی مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ کِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ رِوَایَةِ یَحْیٰی وَ اَبِی کُرَیْبٍ عَنْ اَبِی مُعَاوِیَةَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ وَ حَدِیْثُ سُفْیَانَ کَحَدِیْثِ وَکِیْعٍ۔

(۵۵۳۸) حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن دوزخ والوں میں سے سب سے سخت ترین عذاب میں تصویریں بنانے والے مبتلا ہوں گے۔

(۵۵۳۹)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَیْحٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ مَسْرُوْقٍ فِیْ بَیْتٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ مَرْیَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هٰذَا تَمَاثِیْلُ کِسْرٰی فَقُلْتُ لَا هٰذَا تَمَاثِیْلُ مَرْیَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

(۵۵۳۹) حضرت مسلم بن صبیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ تصویریں کسریٰ کی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ یہ تصویریں حضرت مریم کی ہیں۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

(۵۵۴۰)(قَالَ مُسْلِمٌ) قَرَاْتُ عَلٰی نَصْرِ بْنِ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیِّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّیْ رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِیْ فِیْهَا فَقَالَ لَهٗ ادْنُ مِنِّیْ فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّیْ فَدَنَا حَتّٰی وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی رَاْسِهٖ وَ قَالَ اُنَبِّئُکَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یَجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ وَ قَالَ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهٗ فَاَقَرَّ بِهٖ نَصْرُ بْنُ

(۵۵۴۰) حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُس نے عرض کیا: میں مصور ہوں اور تصویریں بناتا ہوں۔ آپ اس بارے میں مجھے فتویٰ دیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: میرے قریب ہو جا۔ وہ آپ کے قریب ہو گیا پھر فرمایا: میرے قریب ہو جا وہ اور قریب ہوگیا یہاں تک کہ حضرت ابن عباس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر فرمایا میں تجھ سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلہ میں ایک جاندار آدمی بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: اگر تجھے اس طرح کرنے پر مجبوری

عَلِیٌّ۔

ہے (تو بے جان چیزوں) درخت وغیرہ کی تصویریں بنا۔

(۵۵۴۱)(وَ) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَجَعَلَ یُفْتِی وَلَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّی رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ادْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِی الدُّنْیَا كُلِّفَ اَنْ یَنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔

(۵۵۴۱) حضرت نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فتویٰ تو دیتے تھے اور یہ نہیں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہے یہاں تک کہ ایک آدمی نے اُن سے پوچھا کہ میں مصور آدمی ہوں' یہ تصویریں بناتا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس آدمی سے فرمایا: قریب ہو جا۔ وہ آدمی قریب ہو گیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو آدمی دُنیا میں تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اُسے اِس بات پر مجبور کر دیا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونک اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔

(۵۵۴۲)حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۵۵۴۲) حضرت نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے اس آدمی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

(۵۵۴۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ اَبُو كُرَیْبٍ وَ اَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِی هُرَیْرَةَ فِی دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰی فِیْهَا تَصَاوِیْرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِی فَلْیَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوا شَعِیْرَةً۔

(۵۵۴۳) حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا۔ وہاں میں نے تصویریں دیکھیں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (یعنی تصویریں بناتے ہیں) تو اُن کو چاہیے کہ ایک چیونٹی ہی پیدا کر کے دکھا دیں یا ایک دانہ گندم یا جو ہی پیدا کر دیں۔

تشریح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی کے یہ الفاظ بندوں کی عاجزی ظاہر کرنے کے لیے فرمائے ہیں کہ جو اپنی پیدائش میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے محتاج ہیں وہ کسی اور چیز کو کیا پیدا کر سکتے ہیں۔ مزید وضاحت کے لیے قرآن مجید میں سے سورۃ الحج کے آخری رکوع کی ابتدائی آیات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

(۵۵۴۴)وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِيْنَةِ لِسَعِيْدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيْرَةً۔

(۵۵۴۴)حضرت ابو زرعہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے ایک مکان میں گئے جو کہ زیر تعمیر تھا۔ وہ مکان سعید کا تھا یا مروان کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُس گھر میں ایک مصور کو تصویریں بناتے ہوئے دیکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اور پھر مذکورہ حدیث بیان کی) اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ تم جو پیدا کرو۔

(۵۵۴۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْ تَصَاوِيْرُ۔

(۵۵۴۵)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں مورتیاں یا تصویریں ہوں۔

۹۶۵: باب كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر کتا اور گھنٹی رکھنے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۵۴۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رِفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔

(۵۵۴۶)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اُن مسافروں (سفر کرنے والوں) کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔

(۵۵۴۷)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۵۴۷)حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۵۴۸)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ۔

(۵۵۴۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔

۹۶۶: باب كَرَاهَةِ قَلَادَةَ الْوَتَرِ فِيْ رَقَبَةِ الْبَعِيْرِ

باب: اُونٹ کی گردن میں تانت کے قلادہ ڈالنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۵۴۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى

(۵۵۴۹)حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ وہ رسول

مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ اَنَّ اَبَا بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِی مَبِیْتِهِمْ لَا تُبْقَیَنَّ فِی رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ۔

اللہ ﷺ کے بعض سفروں میں سے کسی سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا نمائندہ بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ لوگ اپنی اپنی سونے کی جگہوں پر تھے۔ آپ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلادہ یا ہار نہ ڈالے سوائے اس کے کہ اُسے کاٹ دیا جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ وہ اس طرح نظر لگنے کی وجہ سے کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرکین کا یہ خیال تھا کہ اس طرح کرنے سے نظر نہیں لگے گی تو آپ ﷺ نے اس چیز کو ختم فرما دیا کہ نظر وغیرہ ان چیزوں سے نہیں لگتی لیکن اگر کوئی زیب و زینت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو پھر کوئی بات نہیں۔

۹۶۷: باب النَّهْیِ عَنْ ضَرْبِ الْحَیَوَانِ فِیْ وَجْهِهٖ وَ وَسْمِهٖ فِیْهِ

باب: جانوروں کے چہروں پر مارنے اور ان کے چہروں کو نشان زدہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۵۵۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِی الْوَجْهِ وَ عَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ۔

(۵۵۵۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۵۵۱) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۵۵۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کی ہے۔

(۵۵۵۲) وَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ عَلَیْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِی وَجْهِهٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِی وَسَمَهٗ۔

(۵۵۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے میں داغ دیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: اللہ ایسے آدمی پر لعنت کرے کہ جس نے اس گدھے کے چہرے کو داغا ہے۔

(۵۵۵۳) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ

(۵۵۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا کہ جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا تو آپ نے اسے بُرا کہا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو نہیں داغ دیتا'

بْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَ اللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا فِيْ اَقْصٰى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ۔

۹۶۸: باب جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْاٰدَمِيِّ فِيْ غَيْرِ الْوَجْهِ وَ نَدْبِهٖ فِيْ نَعَمِ الزَّكٰوةِ وَالْجِزْيَةِ

(۵۵۵۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لِيْ يَا اَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَ عَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ جَوْنِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِيْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ۔

(۵۵۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِيْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا۔

(۵۵۵۶) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

سوائے اس حصے کو جو چہرے سے بہت دور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم فرمایا تو اس گدھے کے پٹھوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپ نے ہی پٹھوں پر داغا۔

باب: جانور کے چہرے کے علاوہ اس کے جسم کے کسی اور حصے پر داغ دینے کے جواز کے بیان میں

(۵۵۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا (کے ہاں بچے) کی ولادت ہوئی تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے انس! اس بچے کا دھیان رکھ یہ بچہ کوئی چیز اُس وقت تک نہ کھائے جب تک کہ اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ لے جایا جائے (اور پھر) آپ اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر اس بچے کے منہ میں نہ ڈالیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پھر صبح جب آپ کی خدمت میں آیا تو آپ باغ میں تھے اور قبیلہ جونیہ کی چادر آپ نے اوڑھی ہوئی تھی اور آپ ان اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو کہ آپ کو فتح میں حاصل ہوئے تھے۔

(۵۵۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ کے ہاں جس وقت بچے کی پیدائش ہوئی (تو انہوں نے مجھ سے فرمایا) کہ اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ تاکہ آپ اس کی تحنیک فرما دیں (یعنی آپ اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر اس بچے کے منہ میں ڈال دیں) (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ) آپ بکریوں کے ریوڑ میں ہیں اور بکریوں کو داغ دے رہے ہیں۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ بکریوں کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

(۵۵۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکریوں کے ریوڑ میں نکلے اس حال میں کہ آپ بکریوں

اَنَسًا يَقُوْلُ دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِيْ آذَانِهَا۔

کو داغ دے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ بکریوں کے کانوں میں داغ لگا رہے تھے۔

(۵۵۵۷)وَ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَ يَحْيٰى وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۵۵۷) حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۵۵۸)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمِيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

(۵۵۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں داغ لگانے کا آلہ دیکھا اور آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔

۹۶۹: باب كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

باب: سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۵۵۹)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَ يُتْرَكُ بَعْضٌ۔

(۵۵۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے عرض کیا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دینا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا (یعنی کچھ بال سر پر رہنے دینا)۔

(۵۵۶۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ جَعَلَ التَّفْسِيْرَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

(۵۵۶۰) حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ قزع کی تفسیر حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے کی ہے۔

(۵۵۶۱)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ نَافِعٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِاِسْنَادِ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ وَاَلْحَقَا التَّفْسِيْرَ فِي الْحَدِيْثِ۔

(۵۵۶۱) حضرت عمر بن نافع رضی اللہ عنہ سے حضرت عبید اللہ کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور ان دونوں (محمد بن مثنیٰ، امیہ بن بسطام) نے حدیث میں اسی تقسیم کو بیان کیا ہے۔

(۵۵۶۲)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ

(۵۵۶۲) ان سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ سر کے کچھ بال مونڈ دینا اور کچھ حصے کے بال رکھ دینا منع ہے کیونکہ یہ یہودیوں کی خصلت ہے۔ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یا سارا سر مونڈ دو یا سارا سر چھوڑ دو۔اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ انگریزی طرز پر بال رکھنا منع ہے جیسا کہ آج کل کے فیشن ایبل نوجوان اپنے بالوں کو رکھے ہوئے ہیں کہ کہیں سے بڑے اور کہیں سے چھوٹے۔

۹۷۰: باب النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِي الطُّرُقَاتِ وَإِعْطَاءِ الطَّرِيْقِ حَقَّهُ

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کے بیان میں

(۵۵۶۳) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَ الْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَ كَفُّ الْاَذٰى وَ رَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(۵۵۶۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے تو بیٹھنے کے بغیر تو کوئی چارۂ کار ہی نہیں، ہم وہاں باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نظریں نیچی رکھنا اور کسی کو تکلیف دینے سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور بُری باتوں سے منع کرنا۔

(۵۵۶۴) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۵۵۶۴) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۷۱: باب تَحْرِيْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اِس بات کے بیان میں کہ مصنوعی بالوں کا لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدوانا اور پلکوں سے (خوبصورتی کی خاطر) بالوں کا اُکھیڑنا اور اکھڑوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے

(۵۵۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ

(۵۵۶۵) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِی ابْنَةٌ عُرَیِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی دلہن بنی ہے' اُسے چیچک نکلی ہے جس کی وجہ سے اُس کے بال جھڑ گئے ہیں تو کیا میں اُس کو بالوں کا جوڑا لگا سکتی ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۵۵۶۶)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی وَ عَبْدَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ اَخْبَرَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِی مُعَاوِیَةَ غَیْرَ اَنَّ وَكِیْعًا وَ شُعْبَةَ فِی حَدِیْثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا۔

(۵۵۶۶)حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔صرف لفظی فرق ہے' ترجمہ میں کوئی فرق نہیں۔

(۵۵۶۷)وَ حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّی زَوَّجْتُ ابْنَتِی فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَ زَوْجُهَا یَسْتَحْسِنُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهَا۔

(۵۵۶۷)حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اُس نے عرض کیا: میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں حالانکہ اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کے بالوں میں جوڑا لگا دوں؟ تو آپ نے اُسے منع فرما دیا۔

(۵۵۶۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِی بُكَیْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ ابْنَ مُسْلِمٍ یُحَدِّثُ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جَارِیَةً مِنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوا اَنْ یَصِلُوْا فَسَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

(۵۵۶۸)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ بیمار ہوگئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو لوگوں نے ارادہ کیا کہ اُس کے بالوں میں جوڑا لگایا جائے۔ انہوں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا لگانے والی اور جوڑا لگوانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۵۵۶۹)حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَافِعٍ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ یَنَّاقَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

(۵۵۶۹)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی پھر وہ لڑکی بیمار ہوگئی اور اُس کے سر کے بال گر گئے تو وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور

امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَاتُ۔

اُس نے عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاوند چاہتا ہے کہ مَیں اُس کے بالوں میں جوڑا لگا دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوڑا لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(۵۵۷۰) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ۔

(۵۵۷۰) حضرت ابراہیم بن نافع رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے کہا کہ جوڑا لگوانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(۵۵۷۱) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

(۵۵۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا لگانے والی اور جوڑا لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

(۵۵۷۲) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ ابْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۵۵۷۲) حضرت عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۵۷۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَ كَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اِنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا لِيَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ

(۵۵۷۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو اُمّ یعقوب کہا جاتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھا کرتی تھی۔ تو وہ (یہ بات سن کر) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ وہ کیا بات ہے کہ جو آپ کی طرف سے مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور پلکوں کے بال اُکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں میں (خوبصورتی کی خاطر) کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ

فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَتْ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر: ۷] فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنِّي اُرٰى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَ تْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا۔

کروں کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے' وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے قرآن مجید کے دونوں گتوں کے درمیان والا پڑھ ڈالا ہے میں نے تو (یہ بات) کہیں نہیں پائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ اگر تو قرآن مجید پڑھتی تو اسے ضرور پا لیتی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ﴾ ''اللہ کا رسول تمہیں جو کچھ دے اُس سے لے لو اور تمہیں جس سے روک دے اُس سے رک جاؤ'' وہ عورت کہنے لگی کہ ان کاموں میں سے کچھ کام تو آپ کی بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جاؤ جا کر دیکھو۔ وہ عورت اُن کی بیوی کے پاس گئی تو کچھ بھی نہیں دیکھا پھر واپس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تو ان باتوں میں سے اُن میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اگر وہ اس طرح کرتی تو میں اُس سے ہم بستری نہ کرتا۔

(۵۵۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُوْمَاتِ۔

(۵۵۷۴) حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ صرف لفظی تبدیلی ہے' ترجمہ میں کوئی فرق نہیں۔

(۵۵۷۵) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ اُمِّ يَعْقُوْبَ۔

(۵۵۷۵) حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اُم یعقوب کے پورے واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(۵۵۷۶) وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۵۷۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۵۵۷۷) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا۔

(۵۵۷۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کے بالوں کو جوڑ لگائے۔

(۵۵۷۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ تَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَ يَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ۔

(۵۵۷۸) حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا' جس سال انہوں نے حج کیا' اس حال میں کہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے بالوں کا ایک چٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو کہ ان کے خادم کے پاس تھا اور فرمانے لگے: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اُس وقت تباہ و برباد ہو گئے جس وقت کہ اُن کی عورتوں نے اس طرح کی عیش وعشرت شروع کر دی۔

(۵۵۷۹)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ۔

(۵۵۷۹) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن معمر کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو اسی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

(۵۵۸۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ۔

(۵۵۸۰) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور بالوں کا ایک لپٹا ہوا گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے یہ خیال بھی نہیں تھا کہ یہودیوں کے علاوہ بھی کوئی اس طرح کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اسے جھوٹ (دھوکہ بازی) قرار دیا۔

(۵۵۸۱)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا اَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَاْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَا وَ هٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ مَا تُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ اَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ۔

(۵۵۸۱) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بہت بُری پوشش اختیار کر لی ہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ (یعنی بالوں میں جوڑ لگانے سے) منع فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک ایسی لکڑی لیے ہوئے آیا کہ جس کے سرے پر ایک چیتھڑا لگا ہوا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہی تو جھوٹ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ (اس کے معنی بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لمبا کر لیتی ہیں۔

۹۷۲: باب النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَآئِلَاتِ الْمُمِيْلَاتِ

باب: ان عورتوں کے بیان میں کہ جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں' خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتی ہیں

(۵۵۸۲) حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا۔

(۵۵۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم تو اُن لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم اُن عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں۔ ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہیں۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی۔ جنت کی خوشبو اتنی مسافت سے (یعنی دُور سے) محسوس کی جا سکتی ہے۔

خلاصة الباب: لباس پہننے کے باوجود عورتوں کا ننگی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے ہوں گی جس سے اُن کا سارا جسم نظر آتا ہوگا۔ دوسرا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ عورتیں ظاہری زیب و زینت اور فیشن میں مبتلا ہوں گی اور تقویٰ اور پرہیز گاری کے لباس سے وہ ننگی ہوں گی' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَيْرٌ...... [الاعراف : ۲۶] ''تقویٰ کا لباس اُس کے لیے بہتر ہے''۔

علماء نے اس کا ایک معنی یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو عورتیں پہنے ہوئے ہوں گی لیکن اس کے شکر سے ننگی ہوں گی یا یہ کہ جسم کا کچھ حصہ چھپا ہوا ہوگا اور کچھ حصہ ننگا ہوگا اور سر اور کندھے ہلا ہلا کر' مٹک مٹک کر چلتی ہوں گی جس کی وجہ سے خود بھی گمراہ ہو گئیں اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنی طرف مائل کر کے گمراہی میں مبتلا کر دیں گی۔

۹۷۳: باب النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهٖ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

باب: دھوکہ کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ملے اُس کے اظہار کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ (ابْنِ عُرْوَةَ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْلُ اِنَّ زَوْجِي اَعْطَانِي مَالَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُوْلُ

(۵۵۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ظاہر کروں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں چیز دی ہے حالانکہ اُس نے مجھے نہیں دی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی چیز کو ظاہر کرنے والا کہ جو چیز

اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔

اُس کو نہ دی گئی ہو دو جھوٹ کے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

(۵۵۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔

(۵۵۸۴) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اُس نے عرض کیا: میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے کہ اگر میں اُس پر یہ ظاہر کروں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں مال دیا ہے حالانکہ میرے خاوند نے مجھے کوئی مال نہیں دیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی چیز کو ظاہر کرنے والا کہ جو چیز اُسے نہ دی گئی ہو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

(۵۵۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۵۸۵) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث کا معنی ومفہوم بیان کرتے ہوئے علماء نے لکھا ہے کہ اس سے مراد کسی آدمی کا لوگوں کے سامنے کسی چیز کی کثرت کا ظاہر کرنا ہے جبکہ وہ چیز اُس کے پاس نہ ہو۔ مثال کے طور پر کوئی آدمی کسی کے کپڑے' گھڑی وغیرہ پہن کر دوسرے لوگوں پر یہ ظاہر کرے کہ یہ میرا ہے تو یہ آدمی جھوٹ کا لباس پہننے والا ہو گا یا کوئی ایسا آدمی اس نیت سے اچھا سے اچھا لباس پہنے تا کہ وہ معاشرے میں معزز سمجھا جائے اور اس کی گواہی قبول کی جائے جبکہ وہ جھوٹی گواہی دینے والا ہو۔

کتاب الاداب

۹۷۴: باب النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّيْ بِاَبِى الْقَاسِمِ وَ بَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَآءِ

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور ناموں میں سے جو نام مستحب ہیں ان کے بیان میں

(۵۵۸۶)حَدَّثَنِیْ اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَادىٰ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی لَمْ اَعْنِكَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِی وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِی۔

(۵۵۸۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بقیع میں ابو القاسم کہہ کر آواز دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد نہیں لیا بلکہ میں نے فلاں کو پکارا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرا نام تو رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۵۵۸۷)حَدَّثَنِی اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ (وَهُوَ) الْمُلَقَّبُ بِسَبَلَانَ اَخْبَرَنَا عَبَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَخِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ وَ مِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

(۵۵۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سے اللہ کے ہاں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

(۵۵۸۸)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّی بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهٖ حَامِلَهُ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَاَتٰی بِهِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِی غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِی قَوْمِی لَا نَدَعُكَ تُسَمِّی بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِی وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِی فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

(۵۵۸۸) حضرت جابر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اُس نے اس کا نام محمد رکھا تو اُسے اس کی قوم نے کہا: ہم تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ آدمی اپنے بیٹے کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا کر چلا اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اس کا نام محمد رکھا لیکن میری قوم نے مجھے کہا: ہم تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

(۵۵۸۹)حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ

(۵۵۸۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں

حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَسْتَأْمِرَهُ (قَالَ) فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ وُلِدَ لِىْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَاِنَّ قَوْمِى اَبَوْا اَنْ يَكْنُوْنِى بِهٖ حَتّٰى تَسْتَاْذِنَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِىْ وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِى فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اُس نے اُس کا نام محمد رکھا۔ ہم نے کہا: جب تک تو آپ سے اجازت نہ لے لے گا ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کی کنیت نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کی: میرے ہاں بچہ پیدا ہوا' میں نے اُس کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا لیکن قوم نے اس سے انکار کیا کہ میں یہ کنیت رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر اختیار کروں۔ آپ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

(۵۵۹۰)وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

(۵۵۹۰) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں' میں تم کو تقسیم کرتا ہوں مذکور نہیں ہے۔

(۵۵۹۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنِى اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِىْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِى فَاِنِّىْ اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَ فِى رِوَايَةِ اَبِى بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوْا۔

(۵۵۹۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پہ کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور ابوبکر کی روایت میں وَلَا تَكْتَنُوْا ہے۔

(۵۵۹۲) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

(۵۵۹۲) اس سند سے یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

(۵۵۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِىْ وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِى۔

(۵۵۹۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصاری میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اُس کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کیا تو اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار نے اچھا کیا۔ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۵۵۹۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۵۵۹۴) ان پانچوں اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن حصین

الْمُثَنّٰی كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حقَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ حوَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حوَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ مَنْصُوْرٍ وَ سُلَيْمٰنَ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَ زَادَ فِيْهِ حُصَيْنٌ وَ سُلَيْمٰنُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

کی روایت میں ہے میں قسم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور سلیمان نے کہا میں تو تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔

(۵۵۹۵)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

(۵۵۹۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اُس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے اُس سے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور نہ اس کنیت کے ساتھ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہونے دیں گے۔ اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

(۵۵۹۶)وَ حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا۔

(۵۵۹۶) اِن دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ہم تیری آنکھیں اس کنیت کے ساتھ ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے مذکور نہیں۔

(۵۵۹۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ۔

(۵۵۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۵۵۹۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ

(۵۵۹۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نجران آیا تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا تم نے (سورۃ مریم میں) ﴿يٰاُخْتَ هَارُوْنَ﴾ پڑھا ہے حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُوْنِي فَقَالُوا اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ: ﴿يَآاُخْتَ هَارُوْنَ﴾ [مریم: ٢٨] وَ مُوْسٰى قَبْلَ عِيْسٰى بِكَذَا وَ كَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے گزرے ہیں۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (بنی اسرائیل) انبیاء (علیہم السلام) اور گزرے ہوئے نیک آدمیوں کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا جائز نہیں لیکن علماء نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ یہ ممانعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کے ساتھ خاص تھی۔ اب ابوالقاسم کنیت رکھنا جائز ہے۔ اسی طرح معلوم ہوا کہ محمد اور انبیاء اور نیک لوگوں کے نام پر نام رکھنا جائز ہے اور افضل اور محبوب نام اللہ کے ہاں عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اسی طرح یہ بھی حکم ہے کہ بچوں کے نام اچھے تجویز کرنے چاہییں۔

٩٧٥: باب كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْاَسْمَآءِ الْقَبِيْحَةِ وَ بِنَافِعٍ وَ نَحْوِهٖ

باب: برے نام رکھنے کی کراہت کے بیان میں

(٥٥٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ وَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَ رَبَاحٍ وَ يَسَارٍ وَ نَافِعٍ۔

(٥٥٩٩) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے غلاموں کے (مذکورہ) چار نام افلح، رباح، یسار اور نافع رکھنے سے منع فرمایا۔

(٥٦٠٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ (بْنِ الرَّبِيْعِ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا۔

(٥٦٠٠) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔

(٥٦٠١) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا

(٥٦٠١) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلمات چار ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور تجھے ان میں سے کسی بھی کلمہ کو شروع کرنا نقصان نہ دے گا اور تم اپنے بچے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھنا کیونکہ تم کہو گے فلاں یعنی

يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّهُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ۔

افلح اور وہ نہ ہوگا تو کہنے والا کہے گا فلح (کامیاب) نہیں ہے اور یاد رکھو یہ الفاظ چار ہی ہیں۔ انہیں زیادہ کے ساتھ میری طرف منسوب نہ کرنا۔

(۵۶۰۲) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَ رَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ۔

(۵۶۰۲) ان تین اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ حضرت شعبہ کی حدیث میں بچے کا نام رکھنے کا ذکر ہے اور چار کلمات ذکر نہیں ہیں۔

(۵۶۰۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَ بِبَرَكَةَ وَ بِأَفْلَحَ وَ بِيَسَارٍ وَ بِنَافِعٍ وَ بِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ۔

(۵۶۰۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یعلی' برکت' افلح' یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے سے منع فرمانے کا ارادہ فرمایا پھر میں نے دیکھا کہ اس کے بعد آپ اس سے خاموش ہو گئے اور اس بارے میں کچھ نہ فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور اس سے منع نہ فرمایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کرنے کا ارادہ کیا لیکن یونہی رہنے دیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے نام اچھے اچھے اور خوبصورت اور بامعنی اور اچھے اور عمدہ معنی والے رکھنے چاہیے۔ برے ناموں اور بے معنی اور غلط و برے معنی والے نام رکھنے سے ہر ممکن احتیاط کرنی چاہیے۔

۹۷۶: باب اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْاِسْمِ الْقَبِيحِ إِلَى حَسَنٍ وَ تَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلَى زَيْنَبَ وَ جُوَيْرِيَةَ وَ نَحْوِهِمَا

باب: برے ناموں کو اچھے ناموں سے تبدیل کرنے اور برہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۶۰۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَ قَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ۔

(۵۶۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا اور فرمایا تو جمیلہ ہے اور احمد نے اخبرنی کی جگہ عن کا لفظ ذکر کیا ہے۔

(۵۶۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

(۵۶۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک

بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ۔

بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام جمیلہ رکھا۔

(٥٦٠٦)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةَ وَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

(٥٦٠٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل کر جویریہ رضی اللہ عنہا رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے۔ وہ برہ یعنی نیکی سے نکل گیا۔ کریب سے سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ کے الفاظ ہیں۔

(٥٦٠٧)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِهٰؤُلَاءِ دُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَ قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

(٥٦٠٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زینب کا نام برہ تھا تو اُسے کہا گیا کہ وہ از خود پاکیزہ بنتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام زینب رکھ دیا۔

(٥٦٠٨)حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ قَالَتْ وَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ۔

(٥٦٠٨) حضرت زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرا نام برہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام زینب رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نکاح میں) زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں' اُن کا نام بھی برہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام زینب رکھ دیا۔

(٥٦٠٩)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي سَلَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ وَ سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا

(٥٦٠٩) حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو مجھے زینب بنت ابوسلمہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام برہ رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ کہو۔ اللہ ہی تم میں نیکی والوں کو جانتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض

تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّيْهَا قَالَ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ۔

کیا۔ہم پھر اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا نام زینب رکھو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر بچپن میں کسی بچے کا نام اچھا نہ رکھا گیا ہو تو اُس کا نام تبدیل کر دینا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام تبدیل فرمائے اور علت یہ ہے کہ یا تو پارسائی کا اظہار ہوتا ہے یا بدشگونی کا خوف۔ان دونوں میں سے اگر کوئی وجہ پائی جاتی ہو تو اس نام کو تبدیل کر کے اچھا نام رکھ لینا چاہیے۔

۹۷۷: باب تَحْرِيْمِ التَّسَمِّيْ بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ اَوْ بِمَلِكِ الْمُلُوْكِ

باب: شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کے بیان میں

(۵۶۱۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) قَالَ الْاَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اَخْنَعَ فَقَالَ اَوْضَعَ۔

(۵۶۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے بُرا نام یہ ہے کہ کسی آدمی کا نام شہنشاہ رکھا جائے۔ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں اللہ کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ملک الاملاک کا مطلب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے ابوعمر سے اَخْنَعَ کا معنی پوچھا تو انہوں نے کہا: سب سے زیادہ ذلیل۔

(۵۶۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(۵۶۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض اور بدترین آدمی وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا۔اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے۔اسی طرح اللہ کے اسماء مخصوصہ کو بھی عبد کے بغیر رکھنا یا پکارنا جائز نہیں۔اللہ، رحمٰن، قدوس، مہیمن اور خالق، رازق و رزاق وغیرہ۔

۹۷۸: باب اسْتِحْبَابِ تَحْنِيْكِ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ وِلَادَتِهِ وَ حَمْلِهِ اِلٰى صَالِحٍ يُحَنِّكُهُ

باب: پیدا ہونے والے بچے کو گھٹی دینے اور گھٹی دینے کے لیے کسی نیک آدمی کی طرف اُٹھا کر لے

وَ جَوَازِ تَسْمِيَتِهٖ يَوْمَ وِلَادَتِهٖ وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَ اِبْرَاهِيْمَ وَ سَائِرِ اَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

جاننے کے استحباب اور ولادت کے دن اس کا نام رکھنے کے جواز اور عبداللہ ابراہیم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۶۱۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَهٗ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهٗ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِيْ فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاالصَّبِيِّ فَمَجَّهٗ فِي فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ وَ سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ۔

(۵۶۱۲)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری کی ولادت کے بعد اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سخت کام میں مشغول تھے یعنی اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اور میں نے کچھ کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ نے اُنہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا پھر اس بچے کا منہ کھول کر آپ نے انہیں بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ بچہ نے اسے چوسنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کو کھجوریں پسندیدہ ہیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(۵۶۱۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَاَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۵۶۱۳)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار تھا۔ ابوطلحہ کہیں باہر تشریف لے گئے تو بچہ فوت ہو گیا۔ جب ابوطلحہ واپس آئے تو پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ اُمّ سلیم نے کہا: وہ پہلے سے افاقہ میں ہے۔ پھر انہیں شام کا کھانا پیش کیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر اپنی بیوی سے صحبت کی۔ جب فارغ ہوئے تو اُمّ سلیم نے کہا: بچے کو دفن کر دو۔ جب صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو صحبت بھی کی؟ تو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے لیے برکت عطا فرما۔ چنانچہ اُمّ سلیم کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ اسے اُٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔ انس رضی اللہ عنہ اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور اُمّ

وَسَلَّمَ) وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَ سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ کھجوریں بھی ساتھ بھیج دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لے کر فرمایا: کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! کھجوریں ہیں۔ آپ نے انہیں لے کر چبایا پھر ان کھجوروں کو بچہ کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر اس کے تالو سے لگایا اور ان کھجوروں کو بچہ کے منہ میں ڈال دیا۔

(۵۶۱۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ۔

(۵۶۱۴) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۶۱۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ وَ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ۔

(۵۶۱۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے گھٹی دی۔

(۵۶۱۶)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ حِيْنَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِيْنَ نُفِسَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيْهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَ صَلّٰى عَلَيْهِ وَ سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَآهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ۔

(۵۶۱۶) حضرت عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر رحمۃ اللہ علیہما سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا حالت حمل میں ہجرت کے لیے چلیں۔ جب قبا آئیں تو عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھٹی کے لیے حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو اُن سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھا کر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم تھوڑی دیر کھجوریں تلاش کرتے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چبا کر اس کا لعاب دہن بچہ کے منہ میں ڈالا۔ پس سب سے پہلی چیز جو اس بچہ کے مُنہ میں گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب تھا۔ اسماء نے کہا: پھر آپ نے اس بچہ پر ہاتھ پھیرا اور آپ نے اُس کا نام عبداللہ رکھا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سات یا آٹھ سال کی عمر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو مسکرائے پھر اسے بیعت کر لیا۔

(۵۶۱۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

(۵۶۱۷) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مکہ میں عبداللہ

اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَ بَرَّكَ عَلَيْهِ وَ كَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ۔

بن زبیر ؓ سے حاملہ تھی جب میں مکہ سے (ہجرت کے لیے) نکلی تو میں نے اسے قباء میں جنم دیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا پھر کھجوریں منگوائیں ان کو چبا کر بچہ کے منہ میں لعاب ڈالا اور سب سے پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ پھر آپ نے انہیں کھجور کی گھٹی دی پھر اُس کے لیے برکت کی دُعا کی اور یہ سب سے پہلے بچے تھے جو (مدینہ میں) مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے۔

(۵۶۱۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ۔

(۵۶۱۸) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حمل سے ہجرت کی۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے۔

(۵۶۱۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ (يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ) عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَ يُحَنِّكُهُمْ۔

(۵۶۱۹) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے۔ آپ اُن کے لیے برکت کی دُعا فرماتے اور انہیں گھٹی دیتے۔

(۵۶۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا۔

(۵۶۲۰) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن زبیر ؓ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپ نے انہیں گھٹی دی۔ ہم نے کھجور تلاش کی تو ہمیں اس کا تلاش کرنا مشکل ہوا۔ یعنی مشکل سے ملی۔

(۵۶۲۱)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخِذِهِ وَ اَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ

(۵۶۲۱) حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ جب منذر بن ابو اسید پیدا ہوئے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ ابو اسید بھی حاضر خدمت تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے موجود کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ ابو اسید نے اپنے بیٹے کو اُٹھانے کا حکم دیا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اُٹھا لیا گیا۔ وہ اُسے لے گئے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَامَرَ اَبُو اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ (يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ) قَالَ لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے تو فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اُسے اُٹھالیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اُس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اُس کا نام منذر ہے۔ پھر آپ نے اُس کا نام اسی دن سے منذر رکھ دیا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتو اُسے کسی نیک مرد یا عورت کی گھٹی دلوائی جائے۔ اسی طرح اسی دن سے اُس کا نام رکھا جائے اور افضل ترین نام عبداللہ ہے۔ اسی طرح انبیاء کرام ؊ کے نام پر نام رکھنا جائز ہے اور افضل ہے۔ بچہ کا نام کسی نیک اور صاحب علم آدمی سے تجویز کروانا چاہیے۔ گھٹی کھجور سے دینا افضل اور اس کے علاوہ کسی اور چیز سے بھی جائز ہے۔ اسی طرح حضرت اُمّ سلیم ؓ کی ذہانت اور خاوند کے آرام وسکون کا لحاظ رکھنے کا مسئلہ بھی معلوم ہوا۔

۹۷۹: باب جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَّمْ يُوْلَدْ وَكُنْيَةِ الصَّغِيْرِ

باب: لاولد کے لیے اور بچہ کی کنیت رکھنے کے جواز کے بیان میں

(۵۶۲۲) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَ كَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهُ اَبُو عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيْمًا قَالَ فَكَانَ اِذَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ۔

(۵۶۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ راوی کہتا ہے' میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اُس کا دودھ چھوٹ گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو اُسے دیکھ کر فرماتے: اے ابو عمیر! نغیر (ایک پرندے کا نام ہے) نے کیا کیا اور وہ اس پرندہ سے کھیلا کرتے تھے۔

۹۸۰: باب جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ

باب: غیر کے بیٹے کو محبت و پیار کی وجہ سے اے میرے بیٹے کہنے کے جواز کے بیان میں

(۵۶۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ۔

(۵۶۲۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اے میرے بیٹے فرمایا۔

(۵۶۲۴) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ

(۵۶۲۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ دجال

وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے جتنے سوال کیے اور کسی نے نہیں کیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے بیٹے! تجھے اس کے بارے میں کیا فکر ہے وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک یہ بات اس سے بھی زیادہ آسان ہے' (تعجب نہ کرو)

(۵۶۲۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِیِّ ﷺ لِلْمُغِيْرَةِ اَیْ بُنَیَّ اِلَّا فِیْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ۔

(۵۶۲۵)ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ فرق یہ ہے کہ ان میں آپ ﷺ نے حضرت مغیرہ کو اے بیٹے نہیں کہا۔

۹۸۱: باب الْاِسْتِيْذَانِ

باب: اجازت مانگنے کے بیان میں

(۵۶۲۶)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِیْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَزِعًا اَوْ مَذْعُوْرًا قُلْنَا مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ آتِيَهٗ فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْ جَعْتُكَ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهٖ۔

(۵۶۲۶)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گھبرائے یا سہمے ہوئے ہمارے پاس آئے۔ ہم نے کہا: تجھے کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ میں ان کے دروازے پر حاضر ہوا تو میں نے تین مرتبہ سلام کیا لیکن مجھے کوئی جواب نہ ملا تو میں واپس آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بعد میں) کہا کہ تجھے ہمارے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کے دروازے پر حاضر ہو کر تین مرتبہ سلام کیا لیکن جواب نہ دیا گیا تو. کوئی تین مرتبہ اجازت مانگے اور اُسے اجازت نہ دی جائے تو چاہیے کہ وہ واپس لوٹ جائے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہی پیش کرو ورنہ میں تجھے سزا دوں گا۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا' ان کے ساتھ وہی جائے گا جو قوم میں سب سے چھوٹا ہوگا۔ ابوسعید نے کہا: میں نے عرض کیا: میں قوم میں سب سے چھوٹا ہوں۔ فرمایا: ان کو لے جاؤ۔

(۵۶۲۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ زَادَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ اَبُو سَعِيْدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ۔

(۵۶۲۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر گواہی دی۔

(۵۶۲۸)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتٰى اَبُو مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتّٰى وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ اُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّي جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَ نَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَاْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَ اللّٰهِ لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَ بَطْنَكَ اَوْ لَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَ اللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا۔

(۵۶۲۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مجلس میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اجازت تین مرتبہ ہے اگر تجھے اجازت دی جائے تو ٹھیک ورنہ تو لوٹ جا۔ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: واقعہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لیے تین مرتبہ اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس آ گیا۔ پھر آج میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہیں خبر دی کہ میں کل آیا تھا تین مرتبہ سلام کیا پھر میں واپس چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تیری آواز سنی تھی لیکن ہم اس وقت کسی کام میں مشغول تھے۔ کاش! تم اجازت ملنے تک اجازت مانگتے رہتے۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا میں نے اسی طرح اجازت طلب کی جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تیری پیٹھ یا پیٹ پر سزا دوں گا یا تو کوئی ایسا آدمی پیش کر جو تیری اس حدیث پر گواہی دے۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تیرے ساتھ ہم سے نو عمر ہی جائے گا۔ اے ابو سعید کھڑے ہو جایئے۔ میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۶۲۹)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى اَتٰى بَابَ عُمَرَ

(۵۶۲۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا کر اجازت مانگی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ ہوئی پھر دوسری مرتبہ اجازت طلب کی تو حضرت

فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهَا وَإِلَّا فَلَا جْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ فَأَتَانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ وَ تَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيْكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَأَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا أَبُو سَعِيْدٍ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: دو ہو گئیں۔ پھر تیسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تین مرتبہ ہو گئی۔ پھر یہ واپس آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو اُن کے پیچھے بھیجا۔ وہ انہیں واپس لے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس معاملہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے تو پیش کرو ورنہ میں آپ کو عبرتناک سزا دوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوموسیٰ نے ہمارے پاس آ کر کہا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجازت تین مرتبہ ہوتی ہے۔ حضرت ابوسعید نے کہا: لوگوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: تمہارے پاس تمہارا مسلمان بھائی گھبرایا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ تم چلو میں تمہارا ساتھی بنتا ہوں' اس پریشانی میں۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ ابوسعید یعنی بطورِ گواہ حاضر ہے۔

(۵۶۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ۔

(۵۶۳۰) ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۵۶۳۱) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ لَتُقِيْمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا إِلَّا

(۵۶۳۱) حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضری کے لیے تین مرتبہ اجازت مانگی۔ انہیں گویا کہ (کسی کام میں) مشغول پایا تو واپس آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا تم نے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی آواز نہیں سنی' اسے اجازت دے دو پھر انہیں بلایا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تمہیں کس چیز نے اس بات پر اُبھارا کہ تم واپس چلے گئے؟ انہوں نے کہا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم اس بات پر گواہی پیش کرو ورنہ میں (مناسب اقدام) کروں گا۔ وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس کی طرف چلے۔ انہوں نے کہا: ہم میں سب سے چھوٹا ہی تیری اس بات پر گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُو سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

کھڑے ہوئے اور کہا ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ بات مجھ پر پوشیدہ تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے مجھے بازار کی تجارت نے غافل رکھا۔

(۵۶۳۲) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

(۵۶۳۲) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن نضر کی حدیث میں اس سے مجھے بازار کی تجارت نے غافل رکھا کے الفاظ مذکور نہیں۔

(۵۶۳۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَبُو مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُو مُوْسٰى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَ اِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَ فَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُو مُوْسٰى قَالَ عُمَرُ اِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدَهُ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى

(۵۶۳۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر السلام علیکم عبداللہ بن قیس حاضر ہے کہا لیکن انہیں اجازت نہ ملی۔ انہوں نے پھر کہا: السّلام علیکم! ابوموسیٰ حاضر ہے۔ السّلام علیکم اشعری حاضر ہے۔ پھر واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ۔ وہ آئے تو فرمایا: اے ابوموسیٰ! تم واپس کیوں گئے؟ ہم ایک کام میں مشغول تھے۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اجازت تین مرتبہ ہوتی ہے۔ اگر تجھے اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ لوٹ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس بات پر میرے پاس گواہی لاؤ ورنہ میں کروں گا جو کچھ کروں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر انہیں گواہی مل گئی تو تم انہیں شام کے وقت منبر کے پاس پاؤ گے اور اگر انہیں گواہی نہ ملی تو تم انہیں نہ پاؤ گے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کو آئے تو انہیں وہاں موجود پا کر کہا: اے ابو! تو کیا کہتا ہے' کیا تم نے گواہ پا لیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ معتبر آدمی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوطفیل! یہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے ابن خطاب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ اصحابِ رسول کے لیے عذابِ جان نہ بنیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ۔ میں

اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ۔

نے ایک بات سنی اور میں نے اس بات پر پکے اور مضبوط ہو جانے کو پسند کیا۔

(۵۶۳۴) وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ آاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهٗ۔

(۵۶۳۴) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر! کیا تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ آپ اصحابِ رسول کے لیے باعث عذاب نہ بنو۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا قول سبحان اللہ اور اس کے بعد کا قول مذکور نہیں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ کسی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت مانگ لینی چاہیے اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس ہو جائے اور یہ حکم عام ہے خواہ اپنے محارم کا گھر ہو یا غیر کا۔ اسی طرح مردوں کی طرح عورتوں کو بھی دوسری عورتوں کے پاس جانے سے پہلے اجازت لینی چاہیے۔ سنت یہ ہے کہ پہلے سلام کرے پھر تین بار اجازت مانگے اور سلام کرنے اور اجازت مانگنے کو جمع کرے جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ نور پ ۱۸ میں وضاحت موجود ہے۔ پہلے سلام کرے پھر اجازت طلب کرے۔ تین مرتبہ اجازت طلب کرنے میں حکمت یہ ہے کہ پہلی مرتبہ اجازت مانگنے سے اہلِ خانہ کو اطلاع ہو جائے گی۔ دوسری مرتبہ پر اُن کو مہلت مل جائے گی کہ وہ اپنی حالت ٹھیک کر لیں اور جس چیز کو چھپانا مقصود ہو اُسے چھپا سکیں اور تیسری مرتبہ میں ان کو اختیار ہو گا کہ وہ اُسے اجازت دیں یا منع کریں۔ اسلام کے ہر حکم میں بیسیوں حکمتیں ہوتی ہیں۔ اللہ ہمیں احکامِ اسلام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

۹۸۲: باب كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ اَنَا اِذَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا

باب: اجازت مانگنے والے سے جب پوچھا جائے کون ہو؟ تو اُس کے لیے "مَیں" کہنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۶۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَ هُوَ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا۔

(۵۶۳۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آواز دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مَیں 'مَیں' کہتے ہوئے باہر تشریف لائے۔

(۵۶۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُوْ

(۵۶۳۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے

بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَنَا اَنَا۔

اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں، میں۔

(۵۶۳۷) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَ اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ۔

(۵۶۳۷) ان تینوں اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ان میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ہوں کہنے کو ناپسند فرمایا۔

۹۸۳: باب تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهٖ

باب: غیر کے گھر میں جھانکنے کی حرمت کے بیان میں

(۵۶۳۸) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ وَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

(۵۶۳۸) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک کی دَرز میں سے جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آلہ تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کو کھجلا رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو فرمایا: اگر میں جانتا ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو اسے میں تیری آنکھوں میں چبھو دیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اجازت لینے کا حکم دیکھنے کی وجہ سے تو مقرر کیا گیا ہے۔

(۵۶۳۹) وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهٖ رَاْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

(۵۶۳۹) حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کی درز میں سے جھانکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کنگھا تھا جس سے آپ اپنے سر میں کنگھی کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اس کنگھے کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو مقرر فرمایا ہے۔

(۵۶۴۰) وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَ يُونُسَ۔

(۵۶۴۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(۵۶۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى وَ اَبِى كَامِلٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ۔

(۵۶۴۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے کسی حجرے کے درز میں سے جھانکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف تیر یا کئی تیر لے کر اُٹھے۔ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور اس کی تاک میں لگے رہے تاکہ اسے چبھو دیں۔

(۵۶۴۲) حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِى بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ۔

(۵۶۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کے گھر میں اُن کی اجازت کے بغیر جھانکا تو اُس نے ان کے لیے اپنی آنکھ کو پھوڑ دینا حلال و جائز کر دیا۔

(۵۶۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

(۵۶۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تجھے تیری اجازت کے بغیر جھانکا اور تو نے کنکری مار کر اُس کی آنکھ ضائع کر دی تو تم پر کوئی جرم عائد نہ ہوگا۔

۹۸۴: باب نَظَرِ الْفُجَآءَةِ

باب: اچانک نظر پڑ جانے کے بیان میں

(۵۶۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِىْ۔

(۵۶۴۴) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں۔

(۵۶۴۵) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۵۶۴۵) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی دونوں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر ارادہ کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن فوراً نظر کو ہٹا لینا ضروری ہے۔ اگر نظر پڑی اور متواتر جمائے رکھی تو یہ پہلی نظر نہیں بلکہ قصداً ہے اس لیے گناہ ہے۔ نظر کا پڑ جانا اور نظر کا ڈالنا دونوں باتوں میں بہت فرق ہے۔ پہلی نظر معاف اور دوسری نظر قابل گرفت ہے۔

کتاب السلام

۹۸۵: باب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

باب: سوار کا پیدل اور کم لوگوں کا زیادہ کو سلام کرنے کے بیان میں

(۵۶۴۶) حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

(۵۶۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم زیادہ کو۔

۹۸۶: باب مِّنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ رَدُّالسَّلَامِ

باب: راستہ پر بیٹھنے کا حق سلام کا جواب دینا ہے

(۵۶۴۷) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَ نَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَافَاَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَ رَدُّ السَّلَامِ وَ حُسْنُ الْكَلَامِ۔

(۵۶۴۷) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہے کہ راستوں کے سر پر مجلسیں قائم کرتے ہو۔ سر راہ مجلس قائم کرنے سے پرہیز کرو۔ ہم نے عرض کیا: ہم کسی نقصان کی غرض سے نہیں بیٹھے بلکہ ہم تو صرف بات چیت اور بحث و مباحثہ کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق آنکھیں نیچی کر کے اور سلام کا جواب دے کر اور اچھی گفتگو سے ادا کرو۔

(۵۶۴۸) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا

(۵۶۴۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر راہ بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم راستہ میں ہی بیٹھنا پسند

تَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّهٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

کرتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا' تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے روکنا۔

(۵۶۴۹) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِیُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ یَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۶۴۹) ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث میں سلام کے آداب بیان کیے جارہے ہیں۔ مثلاً راستہ میں اگر کوئی آدمی بیٹھا ہو تو چاہیے کہ سلام کرنے والوں کے سلام کا جواب دے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹائے۔ نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے منع کرے اور عورتوں کو دیکھنے سے گریز کرے۔ یہ راستہ کے حقوق ہیں۔ سلام کرنا سنّت ہے اور جواب دینا واجب اور مسلمان کا حق بھی ہے۔ اس سے آپس میں پیار ومحبت بڑھتی ہے اور کم از کم السّلام علیکم کہنا چاہیے۔ سلام میں ابتداء کرنا فضیلت رکھتا ہے اس لیے سلام میں ابتداء کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ چلنے والا' بیٹھنے والے کو اور سوار پیدل کو' کم لوگ زیادہ کو سلام کریں تو یہ مستحب ہے اس کے خلاف اور الٹ کر لینا بھی جائز ہے۔ عورتیں بھی دوسری عورتوں کو سلام کرسکتی ہیں لیکن اجنبی مرد کو سلام نہ کریں۔ اگر کوئی عورت اجنبی مرد کو سلام کرے تو اگر وہ عورت بوڑھی ہے تو اس کا جواب بلند آواز سے دے ورنہ دل میں اور اسی طرح اگر کوئی مرد کسی عورت کو سلام کرے تو جوان عورت دل میں جواب دے اور بوڑھی عورت بلند آواز سے۔ لیکن افضل و بہتر یہ ہے کہ مرد اجنبی عورت کو اور اجنبی عورت مرد کو سلام نہ کرے اور اجنبی میں ہر وہ داخل ہے جس سے نکاح ہوسکتا ہو۔ ہاں! محرم آدمی کو سلام کیا جاسکتا ہے۔ صرف ہاتھ کھڑا کر دینا یا سلام کے الفاظ کو بگاڑ کر سام علیکم کہنا کسی طور مناسب نہیں ہے۔ کسی غیر مسلم کو سلام میں ابتداء نہ کی جائے اگر وہ سلام کرے تو اس کے جواب میں صرف وعلیکم ہدیٰ اللہ کہنا چاہیے۔ سلام' دُعا ہے اور یہ صرف اسلام ہی کی خصوصیت ہے جس میں دو مسلمانوں کے ملتے وقت بھی ایک دوسرے کو دُعا دینے کی تلقین کی گئی ہے۔

۹۸۷: باب مِّنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ

باب: مسلمان کو سلام کا جواب دینا مسلمانوں کے حقوق میں سے ہے

(۵۶۵۰) حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَ تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ عِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَاَسْنَدَهٗ

(۵۶۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے پانچ حق ایسے ہیں جو اس کے بھائی پر واجب ہیں: سلام کا جواب دینا' چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا' دعوت قبول کرنا' مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔

مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ۔

(٥٦٥١)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔

(٥٦٥١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: آپ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تو اُس سے ملے تو اُسے سلام کر۔ جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو تو اُس کی خیر خواہی کر۔ جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم دُعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو جب وہ بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اُس کے جنازہ میں شرکت کرو۔

٩٨٨: باب النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَآءِ اَهْلِ الْكِتٰبِ بِالسَّلَامِ وَ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

باب: اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنے کی ممانعت اور اُن کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے کے بیان میں

(٥٦٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِىْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا وَ عَلَيْكُمْ۔

(٥٦٥٢) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اہلِ کتاب السّلام علیکم کہیں تو تم وعلیکم کہو۔

(٥٦٥٣)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَىٰ بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِىِّ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِىِّ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِم قَالَ قُوْلُوْا عَلَيْكُمْ۔

(٥٦٥٣) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اہلِ کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وعلیکم کہو۔

(٥٦٥٤)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَىٰ بْنِ يَحْيٰى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا

(٥٦٥٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں میں جب کوئی سلام کرے اور السام علیکم کہے تو تم علیک کہہ دو۔

عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ۔

(۵۶۵۵)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقُوْلُوْا وَ عَلَيْكُمْ۔

(۵۶۵۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے' اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تم وعلیک کہہ دو۔

(۵۶۵۶)وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَ عَلَيْكُمْ۔

(۵۶۵۶)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے السام علیکم (یعنی تم پر موت ہو) کہا۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا۔ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وعلیکم کہہ چکا ہوں۔

(۵۶۵۷)حَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ۔

(۵۶۵۷)ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: میں علیکم کہہ چکا ہوں اور واؤ مذکور نہیں۔

(۵۶۵۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوْا فَقَالَ اَوَ لَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ قَالُوْا قُلْتُ وَ عَلَيْكُمْ۔

(۵۶۵۸)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودیوں میں سے کچھ آدمیوں نے آ کر کہا: السّام علیک (تجھ پر موت ہو) اے ابو القاسم! آپ نے فرمایا: وعلیکم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا: بلکہ تم پر موت اور ذلت ہو۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم بدزبان نہ بنو۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے ان کے قول کو اُن پر واپس نہیں کر دیا' جو انہوں نے کہا۔ میں نے کہا: وعلیکم۔

(۵۶۵۹)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ

(۵۶۵۹)اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اُن کی بددعا کو جان لیا جو سلام کے ضمن میں

فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَ زَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاِذَا جَاءُ وْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ﴾ [المجادلة:۸] اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ۔

تھی۔ پھر عائشہؓ نے اُن کو بُرا بھلا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! رُک جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی اور بدگوئی کو پسند نہیں کرتا اور مزید اضافہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ آیت اس کے بعد نازل کی: ﴿وَاِذَا جَاءُ وْكَ﴾ اور جب یہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا۔

(۵۶۶۰)حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكُمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَ غَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَ اِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا۔

(۵۶۶۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا: السام علیک اے ابوالقاسم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ میں آ کر عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ میں نے سنا پھر ان کو جواب دے دیا اور ہماری بددُعا ان کے خلاف مقبول ہوگی اور ان کی بددُعا ہمارے خلاف قبول نہ کی جائے گی۔

(۵۶۶۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَ اِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ۔

(۵۶۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور جب تمہیں اُن میں سے کوئی راستہ میں ملے تو اُسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کر دو۔

(۵۶۶۲)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِذَا لَقِيْتُمُ الْيَهُوْدَ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

(۵۶۶۲) ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن وکیع کی روایت میں ہے' جب تمہاری یہود سے ملاقات ہو اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ کتاب کے بارے میں فرمایا اور جریر کی حدیث میں ہے' جب تم اُن سے ملو اور مشرکین میں سے کسی کا نام نہیں ذکر فرمایا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ کفار اور اہلِ کتاب وغیرہ کو ابتداءً سلام کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ اگر وہ سلام کریں تو اُن کے جواب میں صرف وعلیکم کہا جائے۔ اسی طرح بدعقیدہ اور گمراہ کو بھی سلام کرنا جائز نہیں اور اگر کسی مجلس میں مسلمان اور کافر بیٹھے ہوں تو وہاں مسلمانوں کی نیت سے سلام کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں عام رواج ہے کہ لوگ السّلام علیکم کی بجائے فیشن اور لاعلمی کے طور پر السام علیکم کہہ دیتے ہیں جس کا معنی ہے: ''تم پر موت ہو'' تو اسکے جواب میں بھی صرف وعلیکم کہا جائے اور بہتر یہ ہے کہ

''اُس شخص کو (جو لاعلمی کی بنا پر ایسے کہہ رہا ہے) سمجھا دیا جائے کہ بھائی السَّلام علیکم کہنا چاہیے۔''

۹۸۹: باب اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کو سلام کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۶۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ لَهُمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

(۵۶۶۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

(۵۶۶۴) وحَدَّثَنِيهِ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۶۶۴) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۵۶۶۵) وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَ حَدَّثَ اَنَسٌ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

(۵۶۶۵) حضرت یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا۔ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور ثابت نے حدیث روایت کی کہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان بچوں کو سلام کیا اور حدیث روایت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے' آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

خُلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے علماء نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔ یہ انکساری' تواضع اور عاجزی ہے اور اگر کوئی بچہ کسی مرد کو سلام کرے تو اس کا جواب دینا بھی لازم ہے۔

۹۹۰: باب جَوَازِ جَعْلِ الْاِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ

باب: پردہ اُٹھانے وغیرہ کو یا کسی اور علامت کو اجازت ملنے کی علامت مقرر کرنے کے جواز کے بیان میں

(۵۶۶۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ۔

(۵۶۶۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تیرے لیے میرے پاس آنے کی اجازت یہ ہے کہ پردہ اُٹھا دیا جائے اور یہ کہ تم میری راز کی بات سن لو یہاں تک کہ میں تمہیں منع کر دوں۔

(۵۶۶۷)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۶۶۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۹۹۱: باب اِبَاحَةِ الْخُرُوْجِ لِلنِّسَآءِ لِقَضَآءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ

باب: عورتوں کے لیے قضائے حاجت انسانی کے لیے نکلنے کی اجازت کے بیان میں

(۵۶۶۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِیَ حَاجَتَهَا وَ کَانَتِ امْرَاَةً جَسِیْمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰی عَلٰی مَنْ یَعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ یَا سَوْدَةُ وَاللّٰهِ مَا تَخْفَیْنَ عَلَیْنَا فَانْظُرِیْ کَیْفَ تَخْرُجِیْنَ قَالَتْ فَانْکَفَاَتْ رَاجِعَةً وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَاِنَّهٗ لَیَتَعَشّٰی وَ فِیْ یَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ خَرَجْتُ فَقَالَ لِیْ عُمَرُ کَذَا وَ کَذَا قَالَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِیْ یَدِهٖ مَا وَضَعَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ یَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَقَالَ هِشَامٌ یَعْنِی الْبَرَازَ۔

(۵۶۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ دیئے جانے کے بعد قضائے حاجت کے لے باہر نکلیں اور وہ قد آور عورتوں میں بڑے قد والی عورت تھیں کہ پہچاننے والے سے پوشیدہ نہ رہ سکتی تھیں۔ انہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تو کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم تم ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ اس لیے آپ غور کریں کہ آپ باہر کیسے نکلیں گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ وہ یہ سنتے ہی واپس لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ہڈی تھی۔ وہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں باہر نکلی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اس اس طرح کہا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' اسی وقت آپ پر وحی نازل کی گئی پھر منقطع ہوئی اور ہڈی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق! تمہیں اپنی حاجت کے لیے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

(۵۶۶۹)وَ حَدَّثَنَاه اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ وَ کَانَتِ امْرَاَةً یَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَاِنَّهٗ لَیَتَعَشّٰی۔

(۵۶۶۹) اِس سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے' اس میں ہے کہ ان کا جسم لوگوں سے بلند تھا اور مزید ہے کہ آپ شام کا کھانا کھا رہے تھے۔

(۵۶۷۰)وَ حَدَّثَنِیْهِ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۶۷۰) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۵۶۷۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ

(۵۶۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْجُبْ نِسَاءَ كَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَ كَانَتْ اِمْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَ عَائِشَةُ فَاَنْزَلَ (اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ) الْحِجَابَ۔

ازواجِ مطہرات رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے جاتی تھیں اور وہ ایک کھلا میدان تھا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ اپنی ازواج کو پردہ کرا دیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے۔ پس حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راتوں میں سے کسی رات میں عشاء کے وقت باہر نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں۔ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا: اے سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ پردہ کے بارے میں احکام نازل ہونے کی حرص کرتے ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے پردے کے احکام نازل فرمائے۔

(۵۶۷۲)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۵۶۷۲) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لیے قضائے حاجت کے لیے باہر جانے کی اجازت ہے بشرطیکہ باپردہ جائے اور کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا خوف بھی نہ ہو اور جہاں قضائے حاجت کے لیے جائے وہاں بھی مکمل طور پر پردہ کرے کہ بے پردگی کا شائبہ تک نہ ہو اور گھر میں بیت الخلاء کا انتظام نہ ہو تو صرف اسی صورت میں۔

۹۹۲: باب تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا

باب: اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور اُس کے پاس جانے کی حرمت کے بیان میں

(۵۶۷۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔

(۵۶۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! نکاح کرنے والے (شوہر) یا محرم کے علاوہ کوئی آدمی کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے۔

(۵۶۷۴)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ

(۵۶۷۴) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے بارے

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

(۵۶۷۵)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّیْثِ ابْنِ سَعْدٍ وَ حَیْوَةَ بْنِ شُرَیْحٍ وَ غَیْرِهِمْ اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۶۷۵)اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۶۷۶)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ اللَّیْثَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ الْحَمْوُ اَخُ الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَهَهٗ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَ نَحْوِهٖ۔

(۵۶۷۶)حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ دیور سے خاوند کا بھائی اور جو اس کے مشابہ ہو خاوند کے رشتہ داروں میں سے چچازاد بھائی وغیرہ مراد ہیں۔

(۵۶۷۷)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَیْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰی اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّیْقُ وَهِیَ تَحْتَهٗ یَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ هٰذَا عَلٰی مُغِیْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ۔

(۵۶۷۷)حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی ہاشم میں سے چند آدمی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور یہ ان دنوں ان کے نکاح میں تھیں۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مگر یہ بھی کہا کہ میں نے اس میں سوائے بھلائی و نیکی کے کوئی بات نہیں دیکھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: کوئی آدمی آج کے دن کے بعد کسی عورت کے پاس اُس کے خاوند کی غیر موجودگی میں نہ جائے۔ ہاں! اگر اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہوں تو پھر حرج نہیں۔

۹۹۳: باب بَیَانِ اَنَّهٗ یُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِیَ خَالِیًا بِامْرَاَةٍ وَ كَانَتْ زَوْجَةً اَوْ مَحْرَمًا لَهٗ اَنْ یَقُوْلَ هٰذِهٖ فُلَانَةُ لِیَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ بِهٖ

باب: جس آدمی کو اکیلے عورت کے ساتھ دیکھا جائے اور وہ اُس کی بیوی یا محرم ہو تو بدگمانی دُور کرنے کے لیے اُس کا یہ کہہ دینا کہ یہ فلانہ ہے کے مستحب ہونے کے بیان میں

(۵۶۷۸)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ

(۵۶۷۸)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ تھیں کہ آپ کے

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔

پاس سے ایک آدمی گزرا۔ آپ نے اُسے بلایا' وہ آیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ میری فلاں بیوی ہے۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کون ہوتا ہوں کہ میں ایسا گمان کروں اور نہ ہی میں نے آپ کے بارے میں کوئی ایسا گمان کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان کے رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

(۵۶۷۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَ كَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا۔

(۵۶۷۹) اُمّ المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معتکف تھے۔ میں رات کے وقت آپ سے ملاقات کرنے آئی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی پھر واپس لوٹنے کے لیے کھڑی ہوئی تو آپ میرے ساتھ مجھے رخصت کرنے کے لیے اُٹھے اور ان کی رہائش اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھی۔ دو انصاری آدمی گزرے۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی چال میں ہی چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: سبحان اللہ! اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: انسان کے اندر شیطان خون کی طرح چلتا ہے اور مجھے خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بُری بات نہ ڈال دے یا اور کچھ فرمایا۔

(۵۶۸۰)وَ حَدَّثَنِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي۔

(۵۶۸۰) زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اعتکاف میں مسجد میں ملاقات کرنے کے لیے رمضان کے آخری عشرہ میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھوڑی دیر گفتگو کی پھر واپسی کے لیے اُٹھ کھڑی ہوئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُنہیں رخصت کرنے کے لیے اُٹھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔ اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان میں خون پہنچنے کی جگہ تک پہنچ جاتا ہے۔ دوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ انسان کو لوگوں کی بدگمانی کے مواقع سے پرہیز کرنا لازمی ہے اور ایسے مواقع پر صحیح عذر بیان کر دینا چاہیے۔ اسی طرح انسان اگر کوئی جائز کام کرے اور اس میں کسی ناجائز کام کے گمان کا وہم یا خطرہ وخوف ہو تو اُس ناجائز کام سے اپنی براءت کا اظہار کر دینا مناسب ہے۔ حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اتقوا مواضع التهمة)) تہمت کی جگہوں سے بھی بچو۔

چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہوں کا صدور شرعاً ممکن ہی نہیں اس لیے اُن کے بارے میں کوئی بدگمانی کا تصور کرنا بھی کفر ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے بطورِ شفقت ورحمت مہربانی فرما کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتا دیا کہ یہ میری زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ہے تاکہ کہیں شیطان اُن کے دل میں وسوسہ نہ ڈال دے۔

۹۹۴: باب مَنْ اَتٰی مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيْهَا وَاِلَّا وَرَآءَهُمْ

باب: جو آدمی کسی مجلس میں آئے اور مجلس میں کوئی جگہ خالی دیکھے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ اُن کے پیچھے ہی بیٹھ جانے کے بیان میں

(۵۶۸۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ ذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ مِنْهُ۔

(۵۶۸۱) حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھنے والے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ موجود تھے کہ تین آدمی آئے۔ اُن میں سے دو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر ان میں سے ایک نے مجلس میں جگہ دیکھی تو وہاں جا کر بیٹھ گیا اور دوسرا اُن کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پشت پھیر کر جانے لگا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں۔ ان میں سے ایک نے اللہ سے ٹھکانہ طلب کیا تو اللہ نے اُسے ٹھکانہ دے دیا۔ دوسرے نے حیاء کی' اللہ بھی اُس سے حیا کرے گا اور تیسرے نے اعراض کیا' پس اللہ بھی اُس سے اعراض کرے گا۔

(۵۶۸۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ ح وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِي كَثِيْرٍ اَنَّ اِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى۔

(۵۶۸۲) اِن دونوں اِسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۹۹۵ب تَحْرِيْمِ اِقَامَةِ الْاِنْسَانِ مِنْ مَوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِيْ سَبَقَ اِلَيْهِ

باب: کسی آدمی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر اُس کی جگہ بیٹھنے کی حرمت کے بیان میں

(۵۶۸۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ۔

(۵۶۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی کسی آدمی کو اُس کی جگہ سے نہ اُٹھائے اور پھر اُس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

(۵۶۸۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَ تَوَسَّعُوْا۔

(۵۶۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو اُس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اُٹھائے کہ پھر اس جگہ خود بیٹھ جائے البتہ جگہ فراخ کر دیا کرو اور وسعت سے کام لو۔

(۵۶۸۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِي الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَ تَوَسَّعُوْا وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا۔

(۵۶۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس حدیث میں تَفَسَّحُوا وَ تَوَسَّعُوا مذکور نہیں۔ ابن جریج نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے پوچھا کیا یہ حکم جمعہ میں بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! یہ حکم جمعہ وغیرہ سب کے لیے ہے۔

(۵۶۸۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِهِ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ۔

(۵۶۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اُٹھتا تو وہ اُس کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے۔

(۵۶۸۷)وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

(۵۶۸۷) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ہے۔

(۵۶۸۸)وَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لْیُخَالِفْ اِلٰی مَقْعَدِهٖ فَیَقْعُدَ فِیْهِ وَلٰكِنْ یَقُوْلُ افْسَحُوا۔

(۵۶۸۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر خود نہ بیٹھے لیکن یوں کہو: کشادہ ہو جاؤ۔

۹۹۶ب اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب: کوئی آدمی جب اپنی جگہ سے اُٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اُس جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

(۵۶۸۹)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَ قَالَ قُتَیْبَةُ اَیْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

(۵۶۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو جائے اور ابو عوانہ کی حدیث میں ہے جو آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ گیا پھر اُس کی طرف لوٹ آیا تو وہ اس جگہ (بیٹھنے) کا زیادہ حقدار ہے۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب میں نبی کریم ﷺ نے مجلس کے آداب بیان فرمائے ہیں۔ ان آداب کی رعایت رکھنا اور ان کا جاننا ہر مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

ان کو مختصراً ہم بیان کرتے ہیں:

﴿۱﴾ بعد میں آنے والا آدمی جہاں جگہ پائے وہیں بیٹھ جائے۔ گردنوں کو پھلانگ کر آگے چلنا مناسب نہیں۔

﴿۲﴾ دوسرے کو اُٹھا کر اُس کی جگہ نہ بیٹھے۔

﴿۳﴾ جو آدمی جہاں بیٹھا ہوا گر وہ وہاں سے اُٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی آدمی وہاں بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

﴿۴﴾ جب کسی مجلس میں جائے تو سب کو مشترکہ سلام کہہ دے ہر ایک سے علیحدہ مصافحہ کرنا ضروری نہیں لیکن اگر مصافحہ کرنا چاہے تو سب سے کرے۔

﴿۵﴾ مجلس میں فضول گفتگو سے اجتناب کیا جائے۔

﴿۶﴾ دوسروں کی غیبت اور کسی کی دل آزاری کرنے سے بچا جائے۔

﴿۷﴾ مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ اُس کے اختتام پر

سُبْحَانَكَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پڑھ لیا جائے۔

﴿۸﴾ مجلس کی گفتگو امانت ہوتی ہے اس لیے اس کا چرچا نہ کیا جائے۔

﴿۹﴾ مجلس میں دوسرے کی بات کو ٹوک کر اپنی گفتگو شروع نہ کی جائے۔
﴿۱۰﴾ مجلس میں دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔
مزید آدابِ مجلس کے لیے مجدد ملت والدین مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''آدابِ معاشرت'' کا مطالعہ نافع و مفید ہے۔

۹۹۷ باب مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ

باب: اجنبی عورتوں کے پاس مخنث کے جانے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۶۹۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَيْضًا وَاللَّفْظُ هٰذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّی اَدُلُّكَ عَلٰی بِنْتِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ۔

(۵۶۹۰) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مخنث تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود تھے۔ تو اس مخنث نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی سے کہا: اے عبداللہ بن ابی امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں کل طائف پر فتح عطا کر دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی کے بارے میں راہنمائی کر دیتا ہوں کہ وہ چار سلوٹوں سے آتی ہے اور آٹھ سلوٹوں سے جاتی ہے۔ یعنی خوب موٹی ہے۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا: ایسے لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔

(۵۶۹۱) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّوْنَهُ مِنْ غَيْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً قَالَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَرٰی هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوْهُ۔

(۵۶۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور لوگ اُسے جنسی خواہش نہ رکھنے والوں میں شمار کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو وہ آپ کی بعض بیویوں کے پاس بیٹھا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا۔ اُس نے کہا: جب وہ آتی ہے تو چار سلوٹوں سے آتی ہے اور جب جاتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ جاتی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخنث جو چیز یہاں دیکھتا ہوگا (ہوسکتا ہے کہ دوسری جگہ جا کر بیان کرے) یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ سیدہؓ فرماتی ہیں پھر لوگوں نے اسے پردہ کروا دیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ مخنث (ہیجڑے) سے بھی عورتوں کو پردہ کرانا چاہیے اور علماء نے بیان کیا ہے کہ مخنث کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو خلقتاً ہی اس طرح ہو یہ قابل مذمت ہے نہ قابل ملامت نہ اسکو اسکی عادات وغیرہ گناہ ہیں

کیونکہ یہ معذور ہے۔ اس میں اس کا اپنا کوئی دخل نہیں۔ دوسرا وہ جو بتکلف عورتوں کی عادات' وضع قطع' لباس وغیرہ اپنائے' ان کی طرح باتیں کرے' یہ قابل مذمت و ملامت ہے۔ بہر حال مخنث سے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح کافر عورتوں سے بھی مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم ہے۔

۹۹۸: باب جَوَازِ اِرْدَافِ الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِذَا اَعْيَتْ فِي الطَّرِيْقِ

باب: تھکی ہوئی اجنبی عورت کو راستہ میں سواری پر پیچھے سوار کرنے کے جواز کے بیان میں

(۵۶۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ الْهَمَدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوْكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهُ وَاَكْفِيهِ مَؤُنَتَهُ وَاَسُوسُهُ وَاَدُقُّ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَاَعْلِفُهُ وَاَسْتَقِي الْمَاءَ وَاَخْرِزُ غَرْبَهُ وَاَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَ كُنْتُ اَنْقُلُ النَّوَى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الَّتِي اَقْطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِي وَهِيَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلٰى رَاْسِي فَلَقِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَ عَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى عَلٰى رَاْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَنِي۔

(۵۶۹۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا اور اُن کے پاس نہ زمین تھی' نہ مال' نہ خادم اور نہ ایک گھوڑے کے سوا اور کوئی چیز۔ میں اُن کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی تھی اور اُن کی طرف سے اُس کی خبر گیری اور خدمت کرتی تھی اور اُن کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں کوٹتی تھی۔ اس کو گھاس ڈالتی اور پانی پلاتی تھی اور ڈول کے ذریعہ پانی نکالتی اور آٹا گوندھتی تھی لیکن میں اچھی روٹی نہ پکا سکتی تھی اور میری انصار ہمسائیاں مجھے روٹی پکا دیتی تھیں اور وہ بڑے اخلاص والی عورتیں تھیں اور میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اُس زمین سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی تھی اور وہ زمین دو تہائی فرسخ دور تھی۔ میں ایک دن اس حال میں آئی کہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چند آدمی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ بٹھانے کے لیے اخ' اخ کہا تا کہ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ فرماتی ہیں' مجھے حیاء آئی اور (اے زبیر رضی اللہ عنہ) میں تیری غیرت سے واقف تھی۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا اپنے سر پر گٹھلیاں اُٹھانا مجھے آپ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت دشوار تھا۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کے بعد میرے پاس ایک خادمہ بھیج دی۔ پھر اُس نے مجھے گھاس کے کام سے دُور کر دیا۔ گویا کہ اُس خادمہ نے مجھے آزاد کر دیا۔

(۵۶۹۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ

(۵۶۹۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کا کام کاج کرتی تھی اور اُن کا ایک گھوڑا تھا اور میں اُس

اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَ كَانَ لَهُ فَرَسٌ وَ كُنْتُ اَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهُ وَ اَقُوْمُ عَلَيْهِ وَ اَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّي مَئُونَةً فَجَاءَ نِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ اِنِّي اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبَى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ اِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ مَالَكِ اَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ اِلٰى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَ ثَمَنُهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي فَقَالَتْ اِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا۔

کی دیکھ بھال کرتی اور میرے لیے گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے سے زیادہ سخت کوئی کام نہ تھا۔ پھر انہیں ایک خادمہ مل گئی۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی پیش کیے گئے تو آپ نے ان میں ایک خادم انہیں عطا کر دیا۔ کہتی ہیں اُس نے میری گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے کی مشقت کو اپنے اوپر ڈال لیا۔ ایک آدمی نے آ کر کہا: اے اُمّ عبداللہ! میں غریب آدمی ہوں۔ میں نے تیرے گھر کے سایہ میں خرید و فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں اگر تجھے اجازت دے بھی دوں لیکن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے انکار کریں گے اس لیے اُس وقت آ کر اجازت طلب کرو جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر پر موجود ہوں۔ پھر وہ آیا اور عرض کیا: اے امّ عبداللہ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ میں نے آپ کے گھر کے سایہ میں خرید و فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تیرے لیے میرے گھر کے علاوہ پورے مدینہ میں کوئی اور جگہ نہیں ہے؟ تو اسماء رضی اللہ عنہا سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو ایک ضرورت مند آدمی کو خرید و فروخت سے منع کر رہی ہے۔ پس وہ دکانداری کرنے لگا اور خوب کمائی کی اور میں نے وہی باندی اُس کے ہاتھ فروخت کر دی۔ پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس حال میں آئے کہ میرے پاس اُس کی قیمت میری گود میں تھی۔ تو انہوں نے کہا: اس رقم کو میرے لیے ہبہ کر دو۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے (جواباً) کہا: میں انہیں صدقہ کر چکی ہوں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کے لیے کھانا وغیرہ پکاتیں اور گھر کے کام کاج سرانجام دیتی تھیں۔ لیکن شریعت کی رو سے یہ اُمور عورت کے ذمہ واجب اور لازم نہیں۔ عورتیں ان کاموں کو بطورِ احسان وتبرع اور حسن معاشرت سرانجام دیتی ہیں۔ اگر کوئی عورت ان افعال مرفوعہ کو سرانجام نہ دے تو وہ گناہ گار نہ ہوگی۔ عورت کا ازخود ان کاموں کو سرانجام دینا ایک مستحسن عمل اور عادتِ جمیلہ ہے خاونداس پر لازم نہیں کر سکتا۔ عورت کے ذمہ خاوند کے دو حقوق واجب ہیں۔ مرد کو مباشرت کا موقع دینا اور اس کے گھر میں رہنا۔ آج کل عورتوں کے ساتھ ان معاملات میں بہت افراط سے کام لیا جاتا ہے۔ بطورِ ملازمہ خادمہ اور نوکرانی ان کاموں کے کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جو کہ احکام شریعت سے تجاوز ہے۔ اسی طرح محرم عورت کو اپنی سواری پر پیچھے سوار کر لینا جائز ہے اور اجنبی کو سوار کرنا اُس وقت جائز ہے جب وہ مرد نیک مردوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہو ورنہ ناجائز ہے۔

۹۹۹: باب تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ باب: دو آدمیوں کا تیسرے کی رضامندی کے بغیر

الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ — سرگوشی کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۵۶۹۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَىٰ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ۔

(۵۶۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

(۵۶۹۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ بْنَ مُوْسٰى كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۵۶۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

(۵۶۹۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهُ۔

(۵۶۹۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ یہاں تک کہ تم اور لوگوں سے مل جاؤ۔ اس کی دل آزاری کی وجہ سے۔

(۵۶۹۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ۔

(۵۶۹۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہوگی۔

(۵۶۹۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۶۹۸) ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر تین آدمی خواہ کسی سفر میں ہوں یا حضر میں اکٹھے ہوں تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ ایسا کرنا حرام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس سے تیسرے آدمی کی دل آزاری اور دل میں وسوسہ پیدا ہوگا اور بدگمانی کا باعث بنے گا۔ اگر چار سے زیادہ اکٹھے ہوں تو دو آدمیوں کا آپس میں سرگوشی کرنا جائز ہے۔

۱۰۰۰: باب الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى

باب: دوا' بیماری اور جھاڑ پھونک کے بیان میں

(۵۶۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ یُبْرِیْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِیْ عَیْنٍ۔

(۵۶۹۹) زوجہ نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوتی تو جبرئیل علیہ السلام آپ کو دَم کرتے تھے اور انہوں نے یہ کلمات کہے: بِاسْمِ اللّٰهِ یُبْرِیْكَ ''اللہ کے نام سے وہ آپ کو تندرست کرے گا اور ہر بیماری سے آپ کو شفاء دے گا اور حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ کے شر سے آپ کو پناہ میں رکھے گا۔''

(۵۷۰۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اشْتَكَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ۔

(۵۷۰۰) حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے کہا: اللہ کے نام سے ہر اُس چیز کے شر سے جو آپ کو تکلیف دینے والی ہو اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے میں آپ کو دَم کرتا ہوں' اللہ آپ کو شفا دے گا۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دَم کرتا ہوں۔

(۵۷۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَیْنُ حَقٌّ۔

(۵۷۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔

(۵۷۰۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَ اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

(۵۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر تھی' جو اس سے سبقت کر جاتی۔ جب تم سے (بغرض علاج نظر) غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کر لو۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث سے دَم وغیرہ کے ذریعے علاج کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے لیکن علماء نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ الفاظِ قرآنی ادعیہ ماثورہ ومعروفہ سے اگر دَم کیا جائے اور دم کو مقصود بالذات نہ سمجھا جائے بلکہ بطورِ علاج جیسے دوائی وغیرہ استعمال

کرتے ہیں ایسے ہی عقیدہ سے کیا اور کروایا جائے تو جائز ہے اور اگر ایسے کلمات سے جن کا معنی نامعلوم ہو یا کفریہ کلمات وغیرہ سے دَم کیا جائے تو یہ ناجائز ہے۔ باقی تقویٰ اور فضیلت یہی ہے کہ دَم اور جھاڑ پھونک کو مطلقاً ترک کر دیا جائے۔ دَم کرنے کا ثبوت احادیث سے ثابت ہے۔ تعویذ لکھ کر گلے وغیرہ میں لٹکانا بھی جائز ہے جبکہ صحیح کلمات اور پاک چیز سے لکھا گیا ہو ورنہ اگر خون یا کسی اور ناپاک و نجس چیز سے تعویذ لکھا جائے یا کلماتِ کفریہ لکھے جائیں تو یہ ناجائز و حرام ہے۔

۱۰۰۱: باب السِّحْرِ

(۵۷۰۳) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ مِنْ يَهُوْدِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ جَاءَ نِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَاْسِي لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَ مُشَاطَةٍ وَ جُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَ لَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَ كَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

باب: جادو کے بیان میں

(۵۷۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنو زُریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جادو کیا جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ آپ فلاں کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ وہ کام نہ کر رہے ہوتے۔ یہاں تک کہ ایک دن یا رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی پھر دُعا مانگی پھر دُعا مانگی پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ جو چیز میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھی اللہ نے وہ مجھے بتا دی۔ میرے پاس د آدمی آئے۔ اُن میں سے ایک آدمی میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ تو جو میرے سر کے پاس تھا اُس نے میرے پاؤں کے پاس موجود کو کہا یا جو میرے پاؤں کے پاس تھا اُس نے میرے سر کے پاس موجود سے کہا کہ اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اُس نے کہا: یہ جادو کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا: اسے کس نے جادو کیا؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی اور کنگھی سے جھڑنے والے بالوں میں اور کھجور کے خوشہ کے غلاف میں۔ اس نے کہا: اب وہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا: ذی اروان کے کنوئیں میں۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند لوگوں کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی قسم اس کنوئیں کا پانی مہندی کے رنگدار پانی کی طرح تھا اور گویا کہ کھجور کے درخت شیطانوں کے سروں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے انہیں جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے عافیت عطا کر دی اور میں نے لوگوں میں فساد بھڑکانے کو ناپسند کیا۔ اس لیے میں نے حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

(۵۷۰۴)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ سَاقَ اَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ قَالَ فِيْهِ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَ عَلَيْهَا نَخْلٌ وَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

(۵۷۰۴)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کی طرف گئے۔ اُس کی طرف دیکھا تو اس کنوئیں پر کھجور کے درخت تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اسے نکال لیں۔ آپ نے اسے جلا کیوں نہ دیا' نہیں کہا اور نہ ہی آخری جملہ مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں دفن کرنے کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اشیاء ثابتہ کی طرف جادو بھی ثابت ہے اور جادو کے اثرات حق ہیں۔ان احادیث سے بھی جادو کا ثبوت واضح ہے۔قرآن پاک سے بھی جادو ثابت ہے لیکن جادو کرنا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہونے پر تمام امت مسلمہ کا اجماع ہے بلکہ بعض اوقات جادو کرنا یا کرانا کفر ہوتا ہے۔اسی طرح اس کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور اگر اس میں کفریہ کلمات ہوں تو اس کا سیکھنا اور سکھانا اور کرنا یا کسی پر کروانا کفر ہے۔جادوگر کی توبہ قبول کی جائے گی' قتل نہ کیا جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہودیوں نے جادو کیا اور اس کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی اور نجی زندگی پر ہوا تھا نہ کہ نبوت ورسالت کی زندگی پر۔اس لیے جادو کا ہو جانا منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے' حقیقت میں جادو میں نظر بندی ہوتی ہے' اشیاء کی حقیقت تبدیل نہیں ہو جاتی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں کے واقعہ سے معلوم ہوا ہے۔

۱۰۰۲: باب السُّمِّ

باب: زہر کے بیان میں

(۵۷۰۵)حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اِمْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ قَالَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۵۷۰۵)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لائی اور آپ نے اس میں سے کھا لیا۔ پھر اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ نے اُس سے اِس بارے میں پوچھا تو اُس نے کہا: میں نے آپ کو (معاذ اللہ) قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تجھے اس بات پر قدرت نہیں دے گا یا فرمایا: اللہ تجھے مجھ پر قدرت نہ دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ راوی کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق کے کوے میں ہمیشہ اس زہر کو دیکھتا تھا۔

(۵۷۰۶)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَعَلَتْ

(۵۷۰۶)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملا دیا پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی۔

سَمًّا فِیْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ۔

خلاصۃ الباب: ان دونوں احادیث میں نبی کریم ﷺ کا ایک معجزہ ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کو ایک یہودی عورت نے زہر آلود گوشت کھلا دیا تھا لیکن اللہ نے اس زہر کے اثر کو ختم کر دیا۔ یہ زہر ملا گوشت لانے والی عورت کا نام زینب بنت حارث تھا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو علمِ غیب نہ تھا اگر آپ ﷺ کو علمِ غیب ہوتا تو آپ ﷺ زہر آلود گوشت تناول نہ فرماتے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے یا خود اُس گوشت نے آپ ﷺ کو بتلا دیا کہ اس گوشت میں زہر ملا ہوا ہے۔

۱۰۰۳: باب اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ

باب: مریض کو دم کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۷۰۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَصْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ يَدِیْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قُضِیَ۔

(۵۷۰۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اُس پر اپنا دائیاں ہاتھ پھیرتے پھر فرماتے: تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار! شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطاء فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور بیماری شدید ہوگئی تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا تاکہ میں بھی آپ کے ہاتھ سے اسی طرح کروں جس طرح آپ فرمایا کرتے تھے تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے کھینچ لیا پھر فرمایا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ کر دے۔ سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ کی طرف دیکھنا شروع کیا تو آپ واصل الی اللہ ہو چکے تھے۔

(۵۷۰۸) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَيْضًا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِیْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَ شُعْبَةَ مَسَحَهٗ بِيَدِهٖ قَالَ وَ فِیْ حَدِيْثِ الثَّوْرِیِّ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَ قَالَ فِیْ عَقِبِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهٖ۔

(۵۷۰۸) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ پھیرا اور ثوری کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔

(۵۷۰۹) وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ

(۵۷۰۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

عَنْ مَنصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (ترجمہ گزر چکا ہے)۔

(۵۷۱۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْ لَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَا لَهٗ وَ قَالَ وَاَنْتَ الشَّافِي۔

(۵۷۱۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اور ابوبکر کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے لیے دُعا کرتے تو فرماتے: تو ہی شفا دینے والا ہے۔

(۵۷۱۱)حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَ جَرِيْرٍ۔

(۵۷۱۱) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۷۱۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْقِيْ بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ۔

(۵۷۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دَم کیا کرتے تھے۔ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دُور کر دے، شفاء تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرے سوا مصیبت کو دُور کرنے والا کوئی نہیں۔''

(۵۷۱۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۷۱۳) اِن دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۰۴: باب رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ

باب: مریض کو دَم کرنے کے بیان میں

(۵۷۱۴)وَ حَدَّثَنِيْ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا

(۵۷۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ کے گھر والوں میں سے جب کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ (سورۃ) فلق اور ناس پڑھ کر اس پر پھونک مارتے یعنی دَم کرتے تھے۔ جب آپ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے

مَرَضَ مَرَضَهُ الَّذِی مَاتَ فِیْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُهُ بِیَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا کَانَتْ اَعْظَمَ بَرَکَةً مِنْ یَدِیْ وَفِیْ رِوَایَةِ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ بِمُعَوِّذَاتٍ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دَم کرنا چاہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھیرنا شروع کیا کیونکہ آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(۵۷۱۵)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَاُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ یَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ کُنْتُ اَقْرَاُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِیَدِهٖ رَجَاءَ بَرَکَتِهَا۔

(۵۷۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ نے سورۂ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر خود ہی دَم کرنا شروع کر دیا۔ جب آپ کی تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو میں یہ سورتیں آپ پر پڑھتی تھی اور آپ کے ہاتھ کی برکت کی وجہ سے آپ پر پھیرتی تھی۔

(۵۷۱۶)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُکْرَمٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ کِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِیَادٌ کُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ وَ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَکَتِهَا اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَفِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَ زِیَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ مَسَحَ عَنْهُ بِیَدِهٖ۔

(۵۷۱۶) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ مالک کی سند کے عُلاوہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت کی اُمید سے کے الفاظ نقل نہیں کیے اور یونس اور زیاد کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذات کے ذریعہ اپنے اوپر دَم کیا اور اپنا ہاتھ پھیرا۔

(۵۷۱۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْیَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ بَیْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِی الرُّقْیَةِ مِنْ کُلِّ ذِیْ حُمَةٍ۔

(۵۷۱۷) حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دَم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ایک گھر والوں کو دَم کرنے کی اجازت دی تھی۔ ہر زہریلے جانور کے ڈنک مارنے سے۔

(۵۷۱۸)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ بَیْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔

(۵۷۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہریلے جانور کے ڈنک مارنے کی تکلیف میں دَم کرنے کی اجازت دی تھی۔

(۵۷۱۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ عُمَرَ قَالُوْا

(۵۷۱۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب کسی انسان کے کسی عضو میں کوئی تکلیف ہوتی یا پھوڑا یا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَ وَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ يُشْفٰى سَقِيْمُنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا۔

زخم ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُنگلی اس طرح رکھتے اور سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہادت کی اُنگلی زمین پر رکھی. پھر اُسے اُٹھا کر فرمایا: بِاسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ ''اللہ (عز وجل) کے نام سے ہماری زمین کی مٹی' ہم میں سے کسی کے لعاب سے' ہمارے ربّ (عز وجل) کے حکم سے ہمارا مریض شفاء پائے گا۔'' اور زہیر کی روایت میں ہے تا کہ ہمارے مریض کو شفاء دی جائے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں دَم کرنے اور دوسرے سے دَم کروانے کا ثبوت موجود ہے۔ دَم کرنا اور کرانا احادیث اور سنّتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے لیکن اسے مقصود بالذات نہیں تصور کرنا چاہیے اور اس کو بطورِ علاج اور سنّت سمجھ کر کریں۔ شفاء تو منجانب اللہ ہی ہوتی ہے۔

۱۰۰۵: باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

باب: نظر لگنے' پھنسی' یرقان اور بخار کے لیے دَم کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۷۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

(۵۷۲۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نظر بد سے دَم کرانے کی اجازت دیتے تھے۔

(۵۷۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۷۲۱) اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۵۷۲۲) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

(۵۷۲۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر بد سے دَم کرانے کا حکم دیتے تھے۔

(۵۷۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقٰى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ۔

(۵۷۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دَم کرنے کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بخار' پہلو کے پھوڑے اور نظر بد میں دَم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۵۷۲۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

(۵۷۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد' بخار اور پہلو کے پھوڑے میں دَم کرنے کی

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ۔

اجازت دی تھی۔

(۵۷۲۵)حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَاَیٰ بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً۔

(۵۷۲۵) حضرت زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو اُمّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں دیکھا جس کے چہرے پر چھائیاں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نظر بد کی وجہ سے ہے۔ پس اسے دَم کرواؤ۔ اس کے چہرے پر زردی یرقان کی تھی۔

(۵۷۲۶)حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاٰلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَ قَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا لِي اَرٰى اَجْسَامَ بَنِي اَخِي ضَارِعَةً تُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ اِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيْهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيْهِمْ۔

(۵۷۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آلِ حزم کو سانپ کے ڈنک میں دم کرنے کی اجازت دی تھی اور آپ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا بات ہے کہ میں اپنے بھائی یعنی حضرت جعفر کے بیٹوں کے جسموں کو دُبلا پتلا دیکھ رہا ہوں۔ کیا انہیں فقر و فاقہ رہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں بلکہ نظر بد انہیں بہت جلد لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: انہیں دَم کرو۔ انہوں نے کہا میں نے آپ کے سامنے چند کلمات پیش کیے۔ آپ نے فرمایا: انہیں دَم کرو۔

(۵۷۲۷)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو وَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

(۵۷۲۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عمرو کو سانپ کے ڈسنے پر دَم کرنے کی اجازت دی تھی اور ابوزبیر نے کہا: میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا' انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دَم کروں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اُسے فائدہ پہنچائے۔

(۵۷۲۸)وَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي

(۵۷۲۸) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ فرق یہ

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَرْقِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ اَرْقِي۔

ہے کہ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسے دم کر دوں؟ یہ نہیں کہ میں دَم کروں۔

(۵۷۲۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

(۵۷۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ایک ماموں بچھو کے ڈسنے کا دَم کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دَم کرنے سے روک دیا۔ اُس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دَم کرنے سے روک دیا ہے اور میں بچھو کے ڈسنے کا دَم کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ فائدہ پہنچا دے۔

(۵۷۳۰)وَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۵۷۳۰) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۵۷۳۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔

(۵۷۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دَم کرنے سے منع کر دیا تھا۔ عمرو بن حزم کی آل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک دَم ہے جس کے ذریعے ہم بچھو کے ڈسنے پر دَم کرتے ہیں اور آپ نے تو دَم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے پھر انہوں نے اس دَم کو آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا: میں اِس دَم کے الفاظ میں کوئی قباحت نہیں پاتا۔ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ اُسے فائدہ پہنچائے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ نظر لگنے، پھوڑے پھنسی اور بخار اور یرقان اور بچھو اور سانپ وغیرہ کے ڈس لینے پر دَم کرنا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دَم کے کلمات صحیح المعنی اور معلوم المعنی ہوں غیر معروف اور غلط معنی کے الفاظ سے یا شرکیہ الفاظ سے دَم کرنا جائز نہیں۔

۱۰۰۶: باب لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ

باب: جس دَم کے کلمات میں شرک نہ ہو اُس کے ساتھ دَم کرنے میں کوئی حرج نہ ہونے کے بیان میں

(۵۷۳۲)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا

(۵۷۳۲) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں دَم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں کیا

نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَىٰ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ۔

ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کلماتِ دَم میرے سامنے پیش کرو اور ایسے دَم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

۱۰۰: باب جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ

باب: قرآنِ مجید اور اذکارِ مسنونہ کے ذریعے دَم کرنے پر اُجرت لینے کے جواز کے بیان میں

(۵۷۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى (التَّمِيمِيُّ). اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَ قَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ۔

(۵۷۳۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے بعض صحابہ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ وہ عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اُن قبیلہ والوں سے مہمانی طلب کی لیکن انہوں نے مہمان نوازی نہ کی۔ پھر انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو (کسی جانور نے) ڈس لیا ہے یا کوئی تکلیف ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کہا: جی ہاں۔ پس وہ اُس (مریض) کے پاس آئے اور اسے سورۃ فاتحہ کے ساتھ دَم کیا تو وہ آدمی تندرست ہو گیا۔ انہیں بکریوں کا ریوڑ دیا گیا لیکن اس صحابی نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک اس کا ذکر میں نبی کریم ﷺ سے نہ کرلوں (نہ لوں گا)۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے یہ سارا واقعہ ذکر کیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں نے سورۃ فاتحہ ہی کے ذریعے دَم کیا ہے۔ آپ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ (فاتحہ) دَم ہے؟ پھر فرمایا: ان سے (ریوڑ) لے لو اور ان میں سے اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

(۵۷۳۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَجَعَلَ يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَ يَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَ يَتْفِلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ۔

(۵۷۳۴) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس صحابی نے سورۃ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور اپنے لعاب کو مُنہ میں جمع کیا اور اُس پر تھوکا۔ پس وہ آدمی تندرست ہو گیا۔

(۵۷۳۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

(۵۷۳۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مقام پر ٹھہرے۔ ہمارے پاس ایک عورت آئی۔ اُس نے کہا: قبیلہ

سِيْرِيْنَ عَنْ اَخِيْهِ مَعْبَدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَ سَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوْهَا حَتّٰى نَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ۔

کے سردار کو ڈس لیا گیا ہے کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی اُس کے ساتھ جانے کے لیے کھڑا ہو گیا اور ہم اُس کے بارے میں یہ گمان بھی نہ کرتے تھے کہ اسے کوئی دَم اچھی طرح آتا ہے۔ اُس نے اِس سردار کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ دَم کیا۔ وہ تندرست ہو گیا۔ تو انہوں نے اسے بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا۔ ہم نے کہا: کیا تجھے واقعتاً اچھی طرح دَم کرنا آتا تھا؟ اُس نے کہا: میں نے سورۃ فاتحہ ہی سے دَم کیا ہے۔ حضرت خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ ان بکریوں کو نہ چھیڑو یہاں تک کہ ہم نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: اُسے کیسے معلوم ہو گیا کہ سورۃ فاتحہ دَم ہے۔ بکریوں کو تقسیم کرو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

(۵۷۳۶)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَاْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ۔

(۵۷۳۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ جانے کے لیے کھڑا ہوا اور ہمارا گمان بھی نہ تھا کہ اُسے دَم کرنا آتا ہے۔

فرمایا: اُسے کیسے معلوم ہو گیا کہ سورۃ فاتحہ دَم ہے۔ بکریوں کو تقسیم کرو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عامل دَم کرنے اور تعویذ وغیرہ دینے پر اُجرت وغیرہ لے تو یہ اُس کے لیے جائز ہے۔ افضل یہ ہے کہ اس کی طمع اور لالچ نہ کرے اپنے طور پر اگر کوئی بغیر مانگے دے تو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن امامت وخطابت مؤذن وخادم تدریس قرآن وحدیث وفقہ وغیرہ پر بھی اُجرت لینا جائز ہے لیکن اس تنخواہ کو تعلیم وغیرہ کا بدل نہیں بلکہ وقت کا بدل جاننا چاہیے۔

۱۰۰۸: باب اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهٖ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ

باب: درد کی جگہ پر دُعا پڑھنے کے ساتھ ہاتھ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۷۳۷)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۵۷۳۷) حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے جسم میں اسلام لانے کے وقت سے محسوس کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: اپنا ہاتھ اُس جگہ رکھ جہاں تو اپنے جسم سے درد محسوس کرتا ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ اَعُوْذُ

ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِىْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِه مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔

باللّٰہ ''میں اللہ کی ذات اور قدرت سے ہر اُس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں خوف کرتا ہوں۔''

۱۰۰۹: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِى الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کے بیان میں

(۵۷۳۸) وَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِىُّ حَدَّثَنَا الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِىِّ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِى الْعَاصِ اَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِى وَ بَيْنَ صَلَاتِى وَ قِرَاءَتِى يُلَبِّسُهَا عَلَىَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خُنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّى۔

(۵۷۳۸) حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! شیطان میرے میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھ پر نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان ہے جسے خُنزب کہا جاتا ہے۔ جب تو ایسی بات محسوس کرے تو اُس سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیا کر۔ پس میں نے ایسے ہی کیا تو شیطان مجھ سے دور ہو گیا۔

(۵۷۳۹) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابو بكر بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِىِّ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ ثَلَاثًا۔

(۵۷۳۹) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۷۴۰) وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِىِّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ الثَّقَفِىِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۷۴۰) حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۰۱۰: باب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَّاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِىْ

باب: ہر بیماری کے لیے دوا ہے اور علاج کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۵۷۴۱) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ اَبُو الطَّاهِرِ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ

(۵۷۴۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیماری کی دواء ہے جب بیماری کی دوا پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ بیماری دُور ہو جاتی ہے۔

اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

(۵۷۴۲)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو اَنَّ بُکَیْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی تَحْتَجِمَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِ شِفَاءً۔

(۵۷۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے مقنع کی عیادت کی۔ پھر کہا: جب تک تم پچھنے نہ لگواؤ میں یہاں سے نہ جاؤں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس میں شفاء ہے۔

(۵۷۴۳)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی اَهْلِنَا وَ رَجُلٌ یَشْتَکِی خُرَاجًا بِهٖ اَوْ جُرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَکِی قَالَ خُرَاجٌ بِی قَدْ شَقَّ عَلَیَّ فَقَالَ یَا غُلَامُ ائْتِنِی بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهٗ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ اُعَلِّقَ فِیْهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰہِ اِنَّ الذُّبَابَ لَیُصِیْبُنِی اَوْ یُصِیْبُنِی الثَّوْبُ فَیُؤْذِیْنِی وَ یَشُقُّ عَلَیَّ فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِی شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ۔

(۵۷۴۳) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمارے گھر تشریف لائے اور ایک آدمی پھوڑے یا زخم کی تکلیف کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ نے کہا: تجھے کیا تکلیف ہے؟ اُس نے کہا: مجھے پھوڑا ہے جو سخت تکلیف دے رہا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے نوجوان! میرے پاس پچھنے لگانے والے کو بلا لاؤ۔ اُس نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ پچھنے لگانے والے کا کیا کریں گے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں زخم میں پچھنے لگوانا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے مکھیاں ستائیں گی یا کپڑا لگے گا جو مجھے تکلیف دے گا اور یہ مجھ پر سخت گزرے گا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ شخص پچھنے لگوانے سے بچنا چاہتا ہے تو کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنے لگوانے' شہد کے شربت اور آگ سے داغنے میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ پس ایک حجام آیا اور اُس نے اسے پچھنے لگائے' جس سے اُس کی تکلیف دُور ہوگئی۔

(۵۷۴۴)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِی الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَبَا طَیْبَةَ اَنْ یَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ یَحْتَلِمْ۔

(۵۷۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کو انہیں پچھنے لگانے کا حکم دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرا گمان ہے کہ وہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکے تھے۔

(۵۷۴۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

(۵۷۴۵)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا' جس نے اُن کی ایک رگ کاٹ دی پھر اُس کو داغ دیا۔

(۵۷۴۶)وَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَ فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا۔

(۵۷۴۶)ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن ان دونوں نے رگ کاٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

(۵۷۴۷)وَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهِ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۵۷۴۷)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ احزاب کے دن حضرت اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر داغ لگوا دیا۔

(۵۷۴۸)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ (عَنْ جَابِرٍ) ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ ابْنُ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

(۵۷۴۸)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ تیر کے پھل سے اس کو داغا پھر ان کو ہاتھ سوج گیا تو آپ نے اسے دوبارہ داغا۔

(۵۷۴۹)حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ۔

(۵۷۴۹)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوائی ڈالی۔

(۵۷۵۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهُ۔

(۵۷۵۰)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی مزدوری میں ظلم نہ کرتے تھے۔

(۵۷۵۱)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

(۵۷۵۱)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(۵۷۵۲)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

(۵۷۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(۵۷۵۳)وَ حَدَّثَنِى هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِى ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ۔

(۵۷۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس اسے پانی سے بجھاؤ۔

(۵۷۵۴)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِى هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ۔

(۵۷۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس اسے پانی سے بجھاؤ۔

(۵۷۵۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

(۵۷۵۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(۵۷۵۶)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۷۵۶) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۵۷۵۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْ بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهٗ فِى جَيْبِهَا وَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ وَ قَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

(۵۷۵۷) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُن کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگوا کر اُس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا: یہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔

(۵۷۵۸)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ اَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُو اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ بِهٰذَا (الْاِسْنَادِ)۔

(۵۷۵۸)اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن ابو اسامہ کی روایت میں بخار جہنم کی بھاپ سے ہے کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۷۵۹)حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

(۵۷۵۹)حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: بخار جہنم کی بھاپ کا حصہ ہے' پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(۵۷۶۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَ قَالَ قَالَ اَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ۔

(۵۷۶۰)حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: بخار جہنم کی بھاپ کا حصہ ہے۔ پس اسے اپنے آپ سے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو اور ابوبکر نے اپنے آپ سے کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا مستحب ہے اور ہر بیماری کی دوا بھی موجود ہے لیکن شفاء منجانب اللہ ہوتی ہے۔ جب دوا بیماری کے مناسب ہو جاتی ہے تو شفاء ہو جاتی ہے۔ علاج کرنا بھی اللہ کا حکم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ۱۹۵] اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اس لیے علاج کرنے اور کروانے سے انکار کرنا ضلالت و گمراہی ہے۔

۱۰۱: باب كَرَاهَةِ التَّدَاوِيْ بِاللَّدُوْدِ

باب: منہ کے گوشہ سے دوائی ڈالنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۷۶۱)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَاَشَارَ اَنْ لَا تَلُدُّوْنِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

(۵۷۶۱)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے آپ کی بیماری میں آپ کے منہ کے گوشہ سے دوائی ڈالی۔ آپ نے دوا نہ ڈالنے کا اشارہ کیا۔ ہم نے سمجھا کہ شاید آپ مریض ہونے کی وجہ سے دواء سے نفرت کر رہے ہیں۔ جب آپ کو افاقہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے عباس (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ سب کے منہ کے گوشہ سے دوا ڈالی جائے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہ تھے۔

۱۰۱۲: باب التَّدَاوِی بِالْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ وَهُوَ الْكُسْتُ

باب: عود ہندی کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(۵۷۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ (بْنِ مِحْصَنٍ) قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّي عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ۔

(۵۷۶۲) حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن اُمِ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کھانا نہ کھاتا تھا۔ اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اُس (پیشاب والی جگہ) پر بہا دیا۔

(۵۷۶۳) قَالَتْ وَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّي قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَ يُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔

(۵۷۶۳) حضرت اُمِ قیس بنت عکاشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنا ایک بیٹا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' جسے میں نے بیماری کی وجہ سے دبایا ہوا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: تم اپنی اولادوں کا حلق اس جونک سے کیوں دباتی ہو۔ تم عود ہندی کے ذریعہ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض کی شفاء ہے۔ ان میں سے نمونیہ ہے' حلق کی بیماری میں اسے ناک کے ذریعہ ٹپکایا جائے اور نمونیے میں منہ کے ذریعہ ڈالا جائے۔

(۵۷۶۴) وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَ كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُوْنُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ

(۵۷۶۴) حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمِ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا ان پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن تھیں جو کہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ایک تھے۔ کہتے ہیں مجھے انہوں نے خبر دی کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی۔ جو کھانے کی عمر کو نہ پہنچا تھا اور تالو کے ورم کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دبایا ہوا تھا۔ یونس نے کہا: انہیں یہ خوف تھا کہ اس کے حلق میں ورم نہ ہو' اس لیے اُس کا حلق دبایا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی اولادوں کا گلا کیوں دباتی ہو۔ تمہیں عود ہندی کُست کے ذریعہ علاج کرنا چاہیے کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے' جن میں سے

سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ۔

نمونیا بھی ہے۔

(۵۷۶۵)قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتِي اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا۔

(۵۷۶۵)حضرت عبید اللہ ؒ سے روایت ہے کہ اُم قیس ؓ نے مجھے خبر دی کہ اُن کے اِس بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہادیا اور اسے دھونے میں زیادہ مبالغہ نہ کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں عود ہندی کے ذریعہ علاج کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور حدیث میں فرمایا کہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ چنانچہ اطباء نے لکھا ہے کہ عود ہندی حیض اور پیشاب کو جاری کرتی ہے۔ زہر کا تریاق ہے۔ شہوتِ جماع کے لیے مفید ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے اور انتڑیوں کے زخم ختم کرتی ہے۔ چہرے کی چھائیوں کو دُور کرنے کے لیے اس کا لیپ نافع ہے اور جگر کی گرمی اور سردی میں مفید ہے۔

۱۰۱۳: باب التَّدَاوِي بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب: کلونجی کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(۵۷۶۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ۔

(۵۷۶۶)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: کلونجی میں سوائے موت کے ہر بیماری کی شفاء ہے۔ السَّام کا معنی موت اور الحَبَّة السَّودَاء کا معنی شونیز یعنی کلونجی ہے۔

(۵۷۶۷)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَ يُوْنُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوْنِيْزُ۔

(۵۷۶۷)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔

(۵۷۶۸)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ۔

(۵۷۶۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بیماری ایسی نہیں سوائے موت کے جس کی شفاء کلونجی میں نہ ہو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں کلونجی کے فوائد ذکر کیے گئے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: کلونجی میں سوائے موت کے ہر

بیماری کی شفاء ہے۔ چنانچہ حکماء اور اطباء نے لکھا ہے کہ یہ ٹھنڈے مزاج والوں کے لیے شفاء ہے۔ یہ بند ریاح کو کھولتی ہے' پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے' زکام میں مفید ہے' حیض جاری کرتی ہے' سر درد کو کافور کرتی ہے' خارش میں بھی نافع ہے' بلغمی اورام کو شفاء دیتی ہے' پیشاب اور موٹاپے کو کنٹرول کرتی ہے۔

۱۰۱۴: باب التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ

(۵۷۶۹) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ (بْنُ خَالِدٍ) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَ خَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ۔

باب: دودھ اور شہد کے حریرہ کا مریض کے دِل کے لیے مفید ہونے کے بیان میں

(۵۷۶۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ان کے گھر والوں میں سے جب کسی کا انتقال ہو جاتا تو اُس کی تعزیت کے لیے عورتیں جمع ہو کر چلی جاتیں اور ان کے گھر والے اور خواص ہی باقی رہ جاتے تو سیّدہ ہانڈی میں شہد اور دودھ ملا کر حریرہ پکانے کا حکم دیتیں۔ جب وہ پک جاتا پھر ثرید بنایا جاتا پھر ثرید پر یہ دودھ اور شہد کا حریرہ ڈال دیا جاتا۔ پھر فرماتیں' اس میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: دودھ اور شہد ملا حریرہ مریض کے دل کو خوش کرتا ہے اور رنج و غم کو دُور کرتا ہے۔

۱۰۱۵: باب التَّدَاوِیْ بِسَقْيِ الْعَسَلِ

(۵۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّي سَقَيْتُهُ (عَسَلًا) فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ۔

باب: شہد پلا کر علاج کرنے کے بیان میں

(۵۷۷۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے بھائی کو دست لگ گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اُس نے پلایا۔ پھر آ کر عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا لیکن اُس کے دستوں میں مزید زیادتی ہوگئی۔ آپ نے اسے تین مرتبہ یہی فرمایا' پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اُس نے عرض کیا: میں نے پلایا لیکن اُس کے دستوں میں زیادتی ہی ہوتی چلی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پس اُس نے پھر شہد پلایا تو وہ صحت مند ہو گیا۔

(۵۷۷۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

(۵۷۷۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ۔

روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کیا: میرے بھائی کا پیٹ بہت خراب ہو گیا ہے تو آپ نے اُس سے کہا: اسے شہد پلاؤ۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۰۱۶: باب الطَّاعُوْنِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَ نَحْوِهَا

باب: طاعون' بدفالی اور کہانت وغیرہ کے بیان میں

(۵۷۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّاعُوْنُ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعُوْنِ رِجْزٌ (اَوْ عَذَابٌ) اُرْسِلَ عَلٰى بَنِي اِسْرَائِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ وَ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِنْهُ۔

(۵۷۷۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو اسامہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جسے بنی اسرائیل پر یا ان لوگوں پر بھیجا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے۔ پس جب تم سنو کہ فلاں علاقہ میں طاعون کی وباء پھیل چکی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے رہنے کی جگہ میں واقع ہو جائے تو اس زمین سے طاعون سے فرار ہو کر مت نکلو۔

(۵۷۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ وَ نَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعُوْنُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَ قُتَيْبَةَ نَحْوُهٗ۔

(۵۷۷۳) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون عذاب کی علامت و نشانی ہے' اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے بعض لوگوں کو اس عذاب میں مبتلا کیا پس جب تم اس بارے میں سنو تو اس جگہ مت داخل ہو اور جب تمہارے رہنے کی زمین میں واقع ہو جائے تو اس سے بھاگو مت۔

(۵۷۷۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا

(۵۷۷۴) حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ طاعون ایک عذاب ہے جسے تم سے پہلے لوگوں پر یا بنی اسرائیل پر مسلط کیا

الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَوْ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَاِذَا کَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَاِذَا کَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا۔

گیا۔ جب تم ایسی زمین میں ہو تو طاعون سے بھاگتے ہوئے اس علاقہ سے مت نکلو اور جس جگہ طاعون ہو تو تم وہاں مت جاؤ۔

(۵۷۷۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلٰی طَائِفَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ نَاسٍ کَانُوْا قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَیْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَیْکُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا۔

(۵۷۷۵) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے طاعون کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عذاب یا بیماری ہے جسے اللہ (عزوجل) نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا کچھ لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے' بھیجا تھا۔ پس جب تم کسی زمین میں اس کی اطلاع سنو تو اُس علاقہ میں مت جاؤ اور جب طاعون تم پر آ جائے تو اُس علاقہ سے بھاگ کر مت نکلو۔

(۵۷۷۶)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الرَّبِیْعِ سُلَیْمٰنُ ابْنُ دَاوُدَ وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَیْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ کِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَیْجٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ۔

(۵۷۷۶)اِن دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۵۷۷۷)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ ثُمَّ بَقِیَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَیَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَ یَاْتِی الْاُخْرٰی فَمَنْ سَمِعَ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا یَقْدَمَنَّ عَلَیْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا یُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ۔

(۵۷۷۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ (طاعون) درد یا بیماری ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ تم سے پہلی بعض قوموں کو عذاب دیا گیا۔ پھر یہ ابھی تک زمین میں باقی ہے کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آ جاتا ہے۔ پس جو کسی علاقہ میں اس کی اطلاع سنے تو وہ اُس جگہ نہ جائے اور جو اُس زمین میں موجود ہو جہاں یہ واقع ہو جائے تو اُس سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلے۔

(۵۷۷۸)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ یَعْنِی ابْنَ زِیَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ۔

(۵۷۷۸)اِس سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

(۵۷۷۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِیْبٍ قَالَ کُنَّا بِالْمَدِیْنَةِ فَبَلَغَنِیْ اَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالْکُوْفَةِ فَقَالَ لِیْ عَطَاءُ بْنُ یَسَارٍ

(۵۷۷۹) حضرت حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں تھے تو مجھے یہ خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون واقع ہو چکا ہے تو مجھے حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَ غَيْرُهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوْا عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيْتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا قَالَ حَبِيْبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ۔

نے فرمایا: جب تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور وہاں طاعون واقع ہو جائے تو تم وہاں سے نہ نکلو اور جب تجھے کسی علاقہ کے بارے میں خبر پہنچے تو وہاں داخل مت ہو۔ میں نے کہا: تم نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: عامر بن سعد سے جو اسے روایت کرتے ہیں۔ میں اُن کے پاس گیا تو لوگوں نے کہا: وہ موجود نہیں ہیں۔ میں اُن کے بھائی ابراہیم سے ملا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: میری موجودگی میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حضرت سعد کو بیان کی۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: یہ درد بیماری ہے یا عذاب یا عذاب کا بقیہ حصہ۔ تم سے پہلے لوگوں کو اس کے ذریعے عذاب دیا گیا۔ پس جب کسی علاقہ میں یہ پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس علاقہ سے مت نکلو اور جب تمہیں کسی علاقہ کے بارے میں اس کی خبر پہنچے تو اُس علاقہ میں مت داخل ہو۔ حبیب نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے کہا: تم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث حضرت سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(۵۷۸۰)وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيْثِ۔

(۵۷۸۰) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اِس سند کے ساتھ اس حدیث کے ابتداء میں حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ مذکور نہیں ہے۔

(۵۷۸۱)وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ۔

(۵۷۸۱) حضرت سعد بن مالک' حضرت خزیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(۵۷۸۲)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ سَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۷۸۲) حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے گفتگو کر رہے تھے تو انہوں نے ان کی حدیث مبارکہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ روایت کی۔

(۵۷۸۳)وَ حَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۷۸۳) حضرت ابراہیم بن سعد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مبارکہ اسی طرح روایت کی ہے۔

(۵۷۸۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّي مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَ كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ

(۵۷۸۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف چلے، جب مقامِ سرغ پہنچے تو لشکر والوں میں سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے آپ کی ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس مہاجرین اوّلین کو بلاؤ۔ میں اُن کو بلا لایا۔ آپ نے اُن سے مشورہ کیا اور انہیں خبر دی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ پس انہوں نے اختلاف کیا۔ ان میں سے بعض نے کہا: آپ جس کام کے لیے نکل چکے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ آپ واپس نہ ہوں اور بعض نے کہا: آپ کے ساتھ بعض متقدمین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، ہمارے خیال میں آپ کا انہیں اس وبا کی طرف لے جانا مناسب نہیں۔ آپ نے کہا: اچھا تم جاؤ۔ پھر کہا: میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ میں نے آپ کے لیے انہیں بلایا۔ آپ نے اُن سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے اور اُن کے اختلاف کی طرف اِنہوں نے بھی اختلاف کیا۔ آپ نے کہا: میرے پاس سے تشریف لے جائیں۔ پھر آپ نے کہا: میرے پاس مہاجرین فتح مکہ سے قریشی بزرگوں کو لاؤ۔ میں ان کو بلا لیا۔ ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا۔ سب حضرات نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ واپس چلے جائیں اور ان کو اس وباء میں نہ لے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں سواری کی حالت میں صبح کرنے والا ہوں۔ پس لوگ بھی سوار ہو گئے تو ابوعبیدہ بن جراح نے کہا: کیا تم اللہ کی تقدیر سے فرار ہو رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو

خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرٌّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ كَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عبیدہ! کاش یہ بات کہنے والا آپ کے سوا اور کوئی ہوتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اختلاف کرنے کو پسند نہ کرتے تھے۔ کہا: ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ایسی وادی میں اتریں جس کی دو گھاٹیاں ہوں' ان میں سے ایک سرسبز اور دوسری خشک اور ویران و بنجر۔ اگر آپ انہیں سرسبز و شاداب وادی میں چرائیں تو کیا یہ اللہ کی تقدیر سے نہ ہوگا اور اگر انہیں بنجر و ویران میں چرائیں تو کیا یہ بھی تقدیر الٰہی سے نہ ہوگا۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی آ گئے جو کہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا: میرے پاس اس بارے میں علم ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: جب تم کسی علاقہ کے بارے میں اس اطلاع (وبا) کو سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب یہ کسی علاقہ میں پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد بیان کی اور لوٹ گئے۔

(۵۷۸۵) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَ قَالَ لَهُ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهُ رَعَى الْجَدْبَةَ وَ تَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(۵۷۸۵) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ فرق یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اگر کوئی آدمی سرسبز و شاداب وادی کو چھوڑ کر خشک اور بے آب و گیاہ وادی میں اپنے جانور چرائے تو کیا تم اسے قصوروار تصور کرو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: بس چلو۔ آپ چلے۔ جب مدینہ آ گیا تو آپ نے کہا: یہی قیام گاہ ہے یا کہا: یہی منزل ہے' ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۵۷۸۶) وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

(۵۷۸۶) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ سند میں یہ فرق ہے کہ اس میں انہوں نے عبداللہ بن حارث سے بیان کی ہے اور عبداللہ بن عبداللہ بن حارث نہیں ذکر کیا۔

(۵۷۸۷) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ

(۵۷۸۷) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ مقام

اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ (بْنُ الْخَطَّابِ) مِنْ سَرْغَ وَ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

سرغ پہنچے تو ان کو یہ خبر پہنچی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی علاقہ میں وباء کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب وباء کسی علاقہ میں تمہاری موجودگی میں پھیل جائے تو وباء سے فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے مت نکلو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے واپس لوٹ آئے حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن کی اس حدیث کی وجہ سے لوگوں کو واپس لوٹایا۔

١٠١٧: باب لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ وَلَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ

باب: مرض کے متعدی ہونے' بدشگونی' ہامہ' صفر' ستارے اور غول وغیرہ کی کوئی حقیقت نہ ہونے کے بیان میں

(٥٧٨٨) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِاَبِي الطَّاهِرِ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ۔

(٥٧٨٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرض کے متعدی ہونے اور صفر کی نحوست اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو ایک دیہاتی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ اونٹ ریت میں ہرنوں کی طرف (صاف) ہوتے ہیں پھر ان میں کوئی خارش زدہ اونٹ آتا ہے جو ان اونٹوں کو بھی خارش زدہ کر دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے اونٹ کو بیماری لگانے والا کون ہے؟

(٥٧٨٩) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

(٥٧٨٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرض کے متعدی ہونے کے کوئی اصل نہیں اور نہ بدشگونی' صفر اور اُلّو کی نحوست کی کوئی اصل ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(٥٧٩٠) وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي

(٥٧٩٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرض متعدی نہیں

سِنَانُ بْنُ اَبِی سِنَانِ الدُّؤَلِیُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا عَدْوَیٰ فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ صَالِحٍ وَ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَیٰ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ۔

ہوتا۔ ایک دیہاتی نے عرض کیا۔ باقی حدیث گزر چکی۔ سائب کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرض کے متعدی ہونے، صفر اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔

(۵۷۹۱)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ وَ تَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَیٰ وَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ کَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا کِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ اَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهٖ لَا عَدْوَیٰ وَ اَقَامَ عَلٰی اَنْ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ الْحَارِثُ ابْنُ اَبِی ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِی هُرَيْرَةَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا آخَرَ قَدْ سَکَتَّ عَنْهُ کُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوَیٰ فَاَبَیٰ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ وَ قَالَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ فَمَارَاهُ الْحَارِثُ فِی ذٰلِكَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِی مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّی قُلْتُ اَبَيْتُ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِی لَقَدْ کَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَیٰ فَلَا اَدْرِی اَنَسِیَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَوْ نَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ۔

(۵۷۹۱) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا اور یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔ ابوسلمہ نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے قول 'مرض متعدی نہیں ہوتا' سے اس کے بعد خاموشی اختیار کر لی اور اس حدیث پر کہ مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے پر قائم رہے۔ حارث بن ابی ذباب (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد) نے کہا: اے ابو ہریرہ! میں نے آپ سے سنا کہ آپ اس حدیث کے ساتھ ایک دوسری حدیث روایت کرتے تھے۔ آپ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے جاننے سے انکار کر دیا اور کہا: مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔ حارث اس بات پر مطمئن نہ ہوئے (اور گفتگو میں ردوبدل کیا) یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور حبشی زبان میں انہیں کچھ کہا۔ پھر حارث سے کہا: کیا تم جانتے ہو میں نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا ہے کہ مجھے (اس روایت کے نقل کرنے سے) انکار ہے۔ ابوسلمہ نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے حدیث روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول چکے ہیں یا ان دونوں قولوں میں سے ایک نے دوسرے کو منسوخ کر دیا۔

(۵۷۹۲)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ

(۵۷۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنُوْنَ ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَ يُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور وہ اس کے ساتھ یہ حدیث بھی روایت کرتے تھے: مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

(۵۷۹۳)حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۵۷۹۳) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۷۹۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔

(۵۷۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ اُلو میں (نحوست) ہے اور نہ ستارے (کی وجہ سے بارش) کی کوئی اصل ہے اور نہ صفر کی (نحوست کی) کوئی بنیاد ہے۔

(۵۷۹۵)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ۔

(۵۷۹۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرض کے متعدی ہونے' بدشگونی اور غول کی کوئی حقیقت واصل نہیں ہے۔

(۵۷۹۶)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ۔

(۵۷۹۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرض کے متعدی ہونے' غول اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(۵۷۹۷)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ وَ قِيْلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ (اَنَّهَا) دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذِهِ الْغُوْلُ الَّتِي تَغَوَّلُ۔

(۵۷۹۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: مرض کے متعدی ہونے' صفر اور غول کی کوئی حقیقت نہیں۔ ابو زبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے انہیں صفر کی تفسیر یہ بیان کی کہ صفر سے مراد پیٹ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا (پیٹ کا) کیا مطلب؟ انہوں نے کہا: پیٹ کے کیڑوں کو صفر کہا جاتا تھا اور انہوں نے غول کی تفسیر نہیں بتائی۔ ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: غول سے مراد وہ ہے جو مسافروں کو راستہ سے بھٹکا دیتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں مرض کے متعدی ہونے' بدشگونی' ہامہ' صفر' نوء اور غول کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کی کوئی حقیقت واصل بنیاد نہیں ہے۔ اب ان کی مختصر وضاحت کی جاتی ہے۔

۱) **متعدی مرض:** مرض کے متعدی ہونے کے بارے میں دو احادیث منقول ہوئی ہے: ایک یہ کہ مرض متعدی نہیں ہوتا' دوسرا یہ کہ مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔ بظاہر دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہیں لیکن تطبیق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں مرض کے بالطبع اور بنفسہٖ متعدی ہونے کی نفی ہے۔ جس کی طرف اس باب کی پہلی حدیث میں اشارہ بھی ہے کہ پہلے اونٹ میں بیماری پیدا کرنے والا کون ہے؟ اور دوسری حدیث جس میں مریض کو تندرست کے پاس لے جانے سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد اس حالت سے بچاؤ ہے جس کے بعد عام طور پر اللہ تعالیٰ مرض پیدا فرما دیتے ہیں۔

اطباء کہتے ہیں کہ سات بیماریاں ایسی ہیں جو عام طور پر ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہیں: (۱) جذام' (۲) خارش' (۳) چیچک' (۴) آبلے جو بدن پر پڑ جاتے ہیں' (۵) گندہ دھنی' (۶) رمد' (۷) وبائی امراض۔

۲) **بدشگونی:** بے حقیقت ہے کا مطلب یہ ہے کہ حصولِ منفعت یا دفع مضرت میں بدفالی و بدشگونی لینے کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

۳) ہامہ: ہامہ کے اصل معنی سر کے ہیں لیکن اس لفظ سے مراد ایک خاص جانور ہے جو عربوں کے گمان کے مطابق میت کو استخوان سے پیدا ہو کر اُڑتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب یہ بھی کہتے تھے کہ اگر کسی شخص کو قتل کر دیا جاتا ہے تو اُس (مقتول) کے سر سے ایک جانور نکلتا ہے جسے ''ہامہ'' کہتے ہیں۔ وہ ہر وقت فریاد کرتا رہتا ہے کہ مجھے پانی دو' پانی دو یا وہ قاتل سے انتقام لینے کی کوشش کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ قاتل خود مر جائے یا کوئی اسے قتل کر دے تو وہ جانور اُڑ کر غائب ہو جاتا ہے۔

بعض عرب یہ کہا کرتے تھے کہ خود مقتول کی روح اس جانور کا روپ دھار لیتی ہے اور فریاد کرتی ہے تاکہ قاتل سے بدلہ لے سکے۔ جب اسے قاتل سے بدلہ مل جاتا ہے تو اُڑ کر غائب ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہامہ سے مراد اُلو ہے جب وہ کسی گھر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ گھر ویران ہو جاتا ہے یا اُس گھر کا کوئی فرد مر جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ارشادِ گرامی کے ذریعہ اس عقیدۂ باطل کو بالکل مہمل اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔

۴) **صفر:** صفر کے بارے میں آج کل بھی جاہل طبقہ کے لوگ بداعتقادی کا شکار ہیں۔ چنانچہ عام طور پر سنا جاتا ہے کہ یہ تیزی کا مہینہ ہے کو محرم الحرام کے بعد آتا ہے۔ کمزور عقیدہ کے لوگ اسے منحوس قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس مہینے میں آفات و بلاء اور حوادث و مصائب کا نزول ہوتا ہے۔ بعض اہلِ عرب کا یہ نظریہ تھا کہ ہر انسان کے پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے جسے صفر کہا جاتا ہے۔ ان کے زعم کے مطابق انسان کا پیٹ جب خالی ہوتا ہے اور بھوک لگتی ہے تو وہ سانپ کاٹتا اور تکلیف پہنچاتا ہے اور اس کے اثرات ایک دوسرے میں سرایت کر جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کے صفر اُن کیڑوں کو کہتے ہیں جو پیٹ میں ہوتے ہیں اور بھوک کے وقت کاٹتے ہیں۔ بعض اوقات آدمی ان کے سبب سے زرد رنگ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ہلاک بھی ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ((لا صفر)) فرما کر ان تمام باطل اعتقادات کی تردید کی ہے کہ یہ سب باتیں بے اصل ہیں' شریعت میں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

۵) **نوء:** نوء کی جمع انواء ہے۔ مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ستارہ کا غروب ہونا اور دوسرے کا طلوع ہونا۔ اہلِ عرب کے زعم میں بارش کا ہونا یا نہ ہونا ستاروں کے اسی طلوع و غروب کے زیر اثر ہے۔ یہ عقیدہ بھی باطل ہے بلکہ جب بارش ہو تو یہ ہی کہنا چاہیے کہ اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی ہے۔ بارش کا ستاروں کے طلوع و غروب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۶) **غول:** غول کی جمع غیلان ہے۔ شیاطین و جنات کی ایک قسم ہے۔ اہلِ عرب کا خیال تھا کہ جنگلات میں غول مختلف صورتوں اور شکلوں میں لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں اور لوگوں کو راستہ بھلا دیتے ہیں اور ہلاک کر دیتے ہیں۔ بعض علماء نے کہا: اس حدیث میں غول کے

وجود کی نفی مراد نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غول کا مختلف صورتوں میں ظاہر ہونا اور لوگوں کو گمراہ و ہلاک کر دینا بے حقیقت و بے اصل ہے۔ یعنی ان میں اتنی قدرت وطاقت نہیں ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر مسافروں کو راستہ بھلا دیں اور ہلاک کر ڈالیں۔ بعض علماء نے کہا کہ غول جنات میں سے ساحر ہیں جن کو تلبیس اور تخیل پر قدرت ہے۔ بہر حال مطلب جو بھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد نے ان سب عقائد واعتقادات ونظریات کو باطل قرار دیا ہے اور یہ مشرکانہ نظریات ہیں۔

۱۰۱۸: باب الطِّيَرَةِ وَالْفَالِ وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الشُّوْمُ

باب: بدشگونی، نیک فال اور جن چیزوں میں نحوست ہے اُن کے بیان میں

(۵۷۹۸) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ وَ خَيْرُهَا الْفَالُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ۔

(۵۷۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں اور نیک شگون فال ہے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! نیک شگون کیا ہے؟ فرمایا: اچھی بات جسے تم میں سے کوئی سنے۔

(۵۷۹۹) وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ فِي حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيْثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ۔

(۵۷۹۹) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۸۰۰) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَ يُعْجِبُنِي الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔

(۵۸۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بدشگونی کی کوئی حقیقت ہے۔ البتہ فال یعنی اچھی بات اور عمدہ گفتگو مجھے پسند ہے۔

(۵۸۰۱) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَ يُعْجِبُنِي الْفَالُ قَالَ قِيْلَ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔

(۵۸۰۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور مجھے نیک شگونی پسند ہے۔ عرض کیا گیا: فال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پاکیزہ اور عمدہ بات۔

(۵۸۰۲) وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

(۵۸۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ کوئی مرض متعدی ہوتا

بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَىٰ وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ۔

ہے نہ بدشگونی کی اصل ہے اور مجھے نیک فال پسند ہے۔

(۵۸۰۳)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَدْوَىٰ وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ۔

(۵۸۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ اُلو اور بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

(۵۸۰۴)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ قَرَأْتُ عَلَىٰ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ عُمَرَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

(۵۸۰۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر، عورت اور گھوڑے میں نحوست ہے۔

(۵۸۰۵)وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ (بْنُ يَحْيَىٰ) قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوَىٰ وَلَا طِيَرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

(۵۸۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بدشگونی کی کوئی حقیقت ہے اور نحوست تین میں ہو سکتی ہے: عورت، گھوڑا اور مکان۔

(۵۸۰۶)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَ حَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ) ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَ حَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ (بْنِ عُمَرَ) عَنْ (عَبْدِ اللَّهِ) بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ (بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوَىٰ وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ۔

(۵۸۰۶) ان چھ اسناد سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔

(۵۸۰۷)وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(۵۸۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نحوست کا کسی چیز میں ہونا ثابت ہوتا تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہوتی۔

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ بِكَ مِنَ الشُّوْمِ شَیْءٌ حَقٌّ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ۔

(۵۸۰۸)وَ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَقُلْ حَقٌّ۔

(۵۸۰۸)اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ''حق'' کا لفظ مروی نہیں۔

(۵۸۰۹)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا سُلَیْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّوْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ۔

(۵۸۰۹)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ گھوڑے مکان اور عورت میں ہوتی۔

(۵۸۱۰)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كَانَ فَفِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ یَعْنِی الشُّوْمَ۔

(۵۸۱۰)حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نحوست ہوتی تو وہ عورت' گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

(۵۸۱۱)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۸۱۱)اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۸۱۲)وَ حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا یُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ۔

(۵۸۱۲)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی چیز میں (نحوست) ہوتی تو وہ مکان' خادم اور گھوڑے میں ہوتی۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں نیک شگون اور بدشگونی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی عادت تھی کہ وہ ہرن یا پرندہ چھوڑتے اگر وہ دائیں جانب جاتا تو اُس کو نیک شگون قرار دے کر اپنے سفر اور ضروریات کے موافق چلے جاتے اور اگر وہ بائیں طرف جاتا تو اس کو بدشگونی تصور کرتے اور سفر وغیرہ پر جانا ملتوی کر دیتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ اعتقاد باطل ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا: ((الطیرة شرك)) ''شگون لینا شرک ہے۔''

یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ شگون کی نفع یا نقصان میں تاثیر ہوتی ہے شرک ہے لیکن کسی نیک کلمہ سے نیک فال لینا جائز ہے کیونکہ وہ اللہ کے فضل وکرم سے نیک اُمید رکھتا ہے اور کسی چیز سے بدفال لینا جائز ہے کیونکہ اس سے اللہ کی رحمت سے مایوسی اور نا اُمیدی ہے۔

اسی طرح روایات میں آیا ہے کہ کسی چیز میں بھی نحوست نہیں یعنی کوئی چیز بذاتِ خود منحوس نہیں ہوتی۔ ایسا اعتقاد رکھنا باطل ہے اور فرمایا: اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ ان تین میں ہوتی یعنی ان تین میں بھی نہیں ہے۔ لیکن دوسری روایات سے معلوم ہوا کہ ان چیزوں میں نحوست کا کوئی وجود مفہوم ہوتا ہے تو اس سے مراد ان چیزوں کی خرابی ہے۔ مکان کی خرابی یہ ہے کہ وہ گھر تنگ وتاریک ہو۔ اس کا پڑوس بُرے ہمسائیوں پر مشتمل ہو اور اس کی آب وہوا ناموافق ہو۔ عورت کی نحوست کا مطلب یہ ہے کہ وہ زبان دراز' بے حیاء اور بدکار اور بانجھ

ہو یا اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہو یا مکروہ صورت و بدشکل ہو۔ گھوڑے کی نحوست کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرکش و شریر ہو' کھانے میں تیز اور چلنے میں سست ہو۔ خصوصیات کے اعتبار سے کم تر اور قیمت کے اعتبار سے گراں ہو اور مالک کی ضروریات و مصالح کو پورا نہ کرتا ہو اور یہی خصوصیات خادم کی ہیں یا نحوست سے مراد ان چیزوں کا طبعی طور پر یا کسی شرعی قباحت کی بناء پر ناپسندیدہ ہونا ہے۔

۱۰۱۹: باب تَحْرِيْمِ الْكِهَانَةِ وَاِيْتَانِ الْكُهَّانِ

باب: کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت کے بیان میں

(۵۸۱۳) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ۔

(۵۸۱۳) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسی بہت ساری باتیں ہیں جنہیں ہم زمانہ جاہلیت میں سرانجام دیتے تھے۔ ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔ میں نے عرض کیا: ہم بدفالی لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دِل میں محسوس کرتا ہے۔ یہ خیال آنا تمہیں کسی کام سے نہ روکے۔

(۵۸۱۴) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى اَخْبَرَنَا مَالِكٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيْثِهِ ذِكْرَ الطِّيَرَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ۔

(۵۸۱۴) اِن چار اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں بدفالی کا ذکر کیا ہے اور کاہنوں کا ذکر نہیں کیا۔

(۵۸۱۵) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

(۵۸۱۵) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا: ہم میں سے بعض آدمی (علم جعفر) کے خطوط کھینچا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی (علیہ السلام) خطوط کھینچا کرتے تھے جو اُن کے طریقہ کے مطابق خط کھینچے وہ حق ہے۔

(۵۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ وَ يَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ۔

(۵۸۱۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاہن ہمیں بعض چیزیں بیان کرتے تھے، جنہیں ہم ویسا ہی پاتے تھے۔ آپ نے فرمایا: وہ ایک سچی بات ہوتی ہے جس کو کوئی جن (فرشتوں سے) اُچک لیتا ہے۔ پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ کاہن اس (ایک سچ میں) میں سو جھوٹ کی زیادتی کر دیتا ہے۔

(۵۸۱۷) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

(۵۸۱۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں فرمایا: وہ کچھ نہیں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات بیان کرتے ہیں جو سچی ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو جن (فرشتوں سے سن کر) بھاگ جاتا ہے اور اپنے ولی یعنی کاہن کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح لے جا کر ڈال دیتا ہے۔ پھر وہ کاہن اس سچی بات میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

(۵۸۱۸) وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(۵۸۱۸) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۸۱۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَ قَالَ عَبْدٌ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۵۸۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک انصاری نے خبر دی کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ پھینکا گیا اور روشنی پھیل گئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاہلیت میں کیا کہا کرتے تھے جب کوئی ستارہ اس طرح پھینکا جاتا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم کہا کرتے تھے کہ اس رات کوئی بڑا آدمی پیدا کیا گیا ہے اور کوئی بڑا آدمی مر گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ستاروں کو کسی کی موت یا

مَا ذَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَ مَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَ يُرْمَوْنَ بِهٖ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَ يَزِيْدُوْنَ۔

حیات کی وجہ سے نہیں پھینکا جاتا بلکہ ہمارا پروردگار جب کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش فرشتے اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں پھر جو اُن کے قریب آسمان والوں میں سے ہیں وہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمانِ دنیا والوں تک پہنچتی ہے۔ پھر حاملین عرش سے قریب والے حاملین عرش سے کہتے ہیں' تمہارے ربّ نے کیا فرمایا ہے؟ پس وہ انہیں اللہ کے حکم کی خبر دیتے ہیں پھر آسمانوں کے دوسرے فرشتے بھی ایک دوسرے کو اِس کی خبر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ خبر آسمانِ دنیا تک پہنچتی ہے۔ پھر جن اس سنی ہوئی بات کو اُچک لیتے ہیں اور اسے اپنے دوستوں یعنی کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور ان کو اس کی اطلاع دیتے ہیں۔ اب جو خبر کما حقہ لاتے ہیں وہ سچی ہوتی ہے مگر یہ اسے خلط ملط کر دیتے ہیں اور اس میں اپنی مرضی سے کچھ اضافہ کر دیتے ہیں۔

(۵۸۲۰)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ يُوْنُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِي حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِيِّ وَلٰكِنْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَ يَزِيْدُوْنَ وَ فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيْهِ وَ يَزِيْدُوْنَ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ قَالَ اللّٰهُ ﴿حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ﴾ [سباء:۲۳] وَفِي حَدِيْثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَ يَزِيْدُوْنَ۔

(۵۸۲۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض انصار نے اسی طرح خبر دی۔ اضافہ یہ ہے کہ یہاں تک جب فرشتوں کے دِلوں سے گھبراہٹ دُور ہو جاتی ہے ہے تو وہ کہتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: اُس نے سچ فرمایا ہے اور کہا کہ وہ کاہن اس میں ردوبدل اور زیادتی کر دیتے ہیں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۵۸۲۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

(۵۸۲۱) بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی اعراف کے پاس جا کر اُس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو اُس کی چالیس رات یعنی دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی کہانت اور کاہنوں کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔ فال گوئی کے پیشہ وہُنر کو کہانت اور فال گو کو کاہن کہا جاتا ہے۔ یعنی کاہن اُس شخص کو کہتے ہیں جو آئندہ پیش آنے والے واقعات و حوادث کی خبر دے اور علمِ غیب و معرفت و اسرار کا دعویٰ کرے۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب میں کہانت کا رواج عام تھا اور لوگ کاہنوں کی باتوں پر اعتماد وبھروسہ کرتے تھے۔ کاہنوں میں بعض یہ دعویٰ کرتے تھے کہ جوجنات آسمان پر جاتے ہیں وہ وہاں کی باتیں ہمیں بتادیتے ہیں اور یہ بات باب مذکور کی روایات سے بھی ثابت ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد شیاطین کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا' جس کی وجہ سے یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور کہانت کا کام بھی نیست و نابود ہو گیا۔

کہانت ہی کی طرح ایک چیز عرافت بھی تھی یعنی بعض لوگ کچھ مخصوص چیزوں اور علامات و مقدمات کے ذریعہ پوشیدہ چیزوں کی خبر دیتے تھے جیسے رمل جاننے والوں کی طرح وہ بھی یہ بتادیتے تھے کہ چوری کا مال کہاں ہے اور گمشدہ آدمی کہاں ہے وغیرہ۔ ایسے لوگوں کو عراف کہا جاتا تھا جس کے پاس جانے کی وعید آخری حدیث میں مذکور ہے۔

علماء لکھتے ہیں: کہانت' عرافت' رمل' نجوم کا علم حرام ہے۔ ان کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا شریعت میں قطعاً جائز نہیں ہے۔ اسی لیے ان ذرائع سے کمایا ہوا رزق بھی حرام ہے۔ لینے اور دینے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

۱۰۲۰: باب اجْتِنَابِ الْمَجْذُوْمِ وَ نَحْوِهٖ

باب: جذامی سے پرہیز کرنے کے بیان میں

(۵۸۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔

(۵۸۲۲) حضرت عمرو بن شرید رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی آدمی تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم نے تیری بیعت کر لی ہے تم واپس لوٹ جاؤ۔

خلاصۃ الباب: اِس حدیث مبارکہ میں جذامی یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا آدمی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ یہ وبائی مرض ہے اس لیے احتیاط اور مستحب یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔ باقی جو احادیث میں اس کے ساتھ کھانا کھانے کا بیان ہے وہ بیان جواز کے لیے ہے۔

باقی جذامی آدمی کو عام محفل و مجلس میں جانے اور مسجد میں جانے سے منع کیا جائے گا اور لوگوں کے ساتھ اختلاط سے روکا جائے گا۔ اگر کسی بستی کے مشترکہ پانی سے جذامی بھی پانی لیتے ہوں تو اگر اُن کے لیے پانی کا انتظام ہو سکتا ہو تو وہ انتظام کر دیا جائے گا۔

كتاب قتل الحيات وغيرها

۱۰۲۱ : باب قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

باب: سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں

۵۸۲۳ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَ يُصِيْبُ الْحَبَلَ۔

۵۸۲۳: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سانپ کے مارنے کا حکم دے دیا تھا جو دو دھاریوں والا ہو کیونکہ یہ سانپ بصارت کو غائب کر دیتا اور حمل گرا دیتا ہے۔

۵۸۲۴: وَ حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ الْاَبْتَرُ وَ ذُو الطُّفْيَتَيْنِ۔

۵۸۲۴: اِس سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن اس میں دُم کٹے دو دھاریوں والے دو قسم کے سانپوں کا ذکر ہے۔

۵۸۲۵ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَ يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهٗ اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ۔

۵۸۲۵: حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سانپوں کو مار ڈالو خصوصاً دو دھاریوں والے اور دُم کٹے ہوئے کو کیونکہ یہ دونوں حمل کو ضائع کر دیتے ہیں اور آنکھ کی بینائی کو زائل کر دیتے ہیں اور ابن عمرؓ جس سانپ کو بھی پاتے مار ڈالتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے دیکھا کہ وہ سانپ کا پیچھا کر رہے ہیں تو کہا: گھریلو سانپ کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵۸۲۶: وَ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَ يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ نُرٰى ذٰلِكَ مِنْ سُمِّهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَا اَتْرُكُ حَيَّةً اَرَاهَا اِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مَرَّ بِيْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوْ اَبُو لُبَابَةَ وَاَنَا اُطَارِدُهَا

۵۸۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کتوں کے مارنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: سانپوں اور کتوں کو مار ڈالو' بالخصوص دو دھاریوں والے اور دُم برید (سانپ) کو مارو کیونکہ وہ دونوں بصارت زائل کر دیتے ہیں اور حاملہ عورت کا حمل گرا دیتے ہیں۔ زہریؒ نے کہا: ہمارے خیال میں یہ ان کے زہر کے اثر کی وجہ سے ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: ایک عرصہ تک میں جو بھی سانپ دیکھتا تو اُسے مارے بغیر نہ چھوڑتا تھا۔ ایک مرتبہ میں ایک دن گھریلو سانپ کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ میرے پاس سے زید بن خطاب یا لبابہ گزرے تو انہوں نے کہا: ٹھہر جاؤ' اے عبداللہ! میں نے کہا:

فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع بھی فرمایا ہے۔

۵۸۲۷ وَ حَدَّثَنِيْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَآنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ۔

۵۸۲۷: اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھے ابولبابہ بن عبدالمنذر اور زید بن خطاب نے دیکھا تو دونوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو (سانپوں کو مارنے سے) منع فرمایا ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ سانپوں کو قتل کرو اور انہوں نے دو دھاریوں والے اور دُم بریدہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۸۲۸: وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ۔

۵۸۲۸: حضرت نافع رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمرؓ سے اُن کے گھر کا دروازہ اپنے لیے کھولنے کے بارے میں گفتگو کی تا کہ وہ مسجد سے قریب ہو جائیں تو لڑکوں کو (اتنے میں) سانپ کی کینچلی مل گئی۔ عبداللہؓ نے کہا: سانپ کو تلاش کرو اور اسے قتل کر دو تو ابولبابہ نے کہا: اسے قتل مت کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

۵۸۲۹ : وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ۔

۵۸۲۹: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ تمام سانپوں کو مار دیا کرتے تھے اور ہمیں ابولبابہ بن عبدالمنذر بدریؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ پس ابن عمرؓ اس سے رُک گئے۔

۵۸۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ۔

۵۸۳۰: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابولبابہؓ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔

۵۸۳۱: وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ

۵۸۳۱: اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوْتِ۔

نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں ہوتے ہیں۔

۵۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حدثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّ وَ كَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ فَاَرَادُوْا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُو لُبَابَةَ اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيْدُ عَوَامِرَ الْبُيُوْتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَ قِيْلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَ يَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاءِ۔

۵۸۳۲: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہؓ بن عبدالمنذر رانصاری کی رہائش قبا میں تھی۔ وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے کہ ایک دن عبداللہ بن عمرؓ اُن کے ساتھ بیٹھے اپنا ایک دروازہ کھول رہے تھے کہ اچانک انہوں نے گھریلو سانپوں میں سے ایک سانپ دیکھا اور لوگوں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابولبابہؓ نے کہا: انہیں مارنے سے روکا گیا ہے اور انہوں نے اس گھریلو سانپوں کا ارادہ کیا اور دُم بریدہ اور دو دھاریوں والے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا اور کہا گیا ہے یہی وہ دو قسم کے سانپ ہیں جو بصارت کو اُچک لیتے ہیں اور عورتوں کے (پیٹ) کے بچوں کو گرا دیتے ہیں۔

۵۸۳۳: وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدَمٍ لَهُ فَرَاَىٰ وَ بِيْصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُو لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي الْبُيُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَ يَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُوْنِ النِّسَاءِ۔

۵۸۳۳: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک دن اپنی گری ہوئی دیوار کے پاس تھے کہ انہوں نے اچانک سانپ کی چمک دیکھی۔ تو کہا: اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت ابولبابہ انصاریؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان سانپوں کے قتل سے منع کرتے ہوئے سنا جو گھروں میں رہتے ہیں' سوائے دُم بریدہ اور دو دھاریوں والے سانپوں کے کیونکہ یہ وہ ہیں جو بصارت و بینائی کو اُچک لیتے ہیں اور عورتوں کے حمل کو گرا دیتے ہیں۔

۵۸۳۴: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ۔

۵۸۳۴: حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہؓ حضرت ابن عمرؓ کے پاس سے گزرے' اِس حال میں کہ وہ حضرت عمر بن خطابؓ کے گھر کے پاس والے قلعہ میں سانپ کو تلاش کر رہے تھے۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

۵۸۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ

۵۸۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ

لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى وَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا﴾ فَنَحْنُ نَاْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً اِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم پر ﴿وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفًا﴾ نازل کی گئی۔ پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے مزہ لے لے کر اس سورت کو حاصل کر رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مار ڈالو۔ پس میں نے اُس سانپ کو مارنے میں جلدی کی لیکن وہ ہم سے نکل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اسے تمہارے شر سے بچا لیا جیسا کہ اُس کے شر سے تمہیں بچایا۔

۵۸۳۶: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۵۸۳۶: اِس سند سے بھی یہ اسی طرح مروی ہے۔

۵۸۳۷: وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى۔

۵۸۳۷: حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ایک احرام باندھنے والے کو سانپ مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

۵۸۳۸: وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ اَبِي مُعَاوِيَةَ۔

۵۸۳۸: حضرت عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۵۸۳۹: وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ اَفْلَحَ اَخْبَرَنِي اَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِي عَرَاجِيْنَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۵۸۳۹: حضرت ہشام بن زہرہؓ کے مولیٰ حضرت ابو سائبؒ سے روایت ہے کہ وہ ابو سعید کے پاس اُنکے گھر گئے۔ کہتے ہیں میں نے انہیں نماز پڑھتے پایا تو میں اُن کے انتظار میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنی نماز ادا کر لی۔ میں نے گھر کے کونے میں پڑی لکڑی کی حرکت کی آواز سنی۔ میں نے اُسکی طرف توجہ کی تو وہاں سانپ تھا۔ میں اس کو مارنے کے لیے جھپٹا۔ ابو سعیدؓ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو میں بیٹھ گیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو گھر کے اندر ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تو اس گھر کو دیکھ رہا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! کہا: اس میں ہمارا ایک نوجوان ہے جس کی ابھی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ ایک خندق کی طرف نکلے اور وہ نوجوان عین دوپہر کے وقت رسول اللہؐ سے اجازت لے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ يَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّىْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِىْ اَخْرَجَنِىْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِى الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَ قُلْنَا لَهُ ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

کر اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹتا تھا۔ ایک دن اُس نے آپ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لے لو۔ میں بنوقریظہ کے تجھ پر حملہ کرنے کا خدشہ رکھتا ہوں۔ اُس آدمی نے اپنا ہتھیار لے لیا۔ واپس آیا تو دیکھا کہ اُسکی بیوی دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑی ہے۔ اُس نے غیرت کی وجہ سے اپنی بیوی کو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا تو اُس عورت نے کہا: نیزہ روک اور گھر میں داخل ہو اور دیکھو مجھے کس چیز نے گھر سے نکالا ہے۔ وہ داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ پس اُس نوجوان نے سانپ کو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا اور سانپ کو نیزہ میں پرولیا۔ پھر باہر نکلا اور نیزہ کو احاطہ میں گاڑ دیا۔ پس وہ سانپ نیزے پر تڑپنے لگا (اور جوان بھی) لیکن یہ معلوم نہیں کہ سانپ کی موت پہلے واقع ہوئی یا جوان کی؟ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسکا ذکر کیا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ سے دُعا کریں کہ وہ اسے زندہ کر دے۔ آپ نے فرمایا: اپنے ساتھی کیلئے مغفرت طلب کرو پھر فرمایا: مدینہ میں کچھ جن مسلمان ہوگئے ہیں۔ پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دن (کی مہلت) کا اعلان کردو۔ اگر اسکے بعد بھی وہ سانپ ہی دکھائی دے تو اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۵۸۴۰: وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا اَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَيَّةٌ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِىٍّ وَ قَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَ قَالَ لَهُمُ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ۔

۵۸۴۰: حضرت ابو سائب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے چارپائی کے نیچے حرکت کی آواز سنی۔ جب ہم نے دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ باقی حدیث گزر چکی۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں میں کچھ گھریلو سانپ (جنات) رہتے ہیں۔ پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اُسے تنگ کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اُسے قتل کر ڈالو کیونکہ وہ کافر ہے اور یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔

۵۸۴۱ وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِیْ صَیْفِیٌّ عَنْ اَبِی السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰیْ شَیْئًا مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْیُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَهٗ بَعْدُ فَلْیَقْتُلْهُ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ۔

۵۸۴۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ مسلمان ہو چکا ہے۔ پس جو ان گھریلو سانپوں میں سے کسی کو دیکھے تو اُسے تین دن کا اعلان کر دے پس اگر وہ اس کے بعد بھی سامنے آئے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کے سانپوں کے علاوہ باقی روئے زمین کے سانپوں کو مار ڈالنا جائز ہے۔ مدینہ کے سانپوں کو تین دن کی مہلت دی جائے اگر اس کے بعد بھی دکھائی دیں تو انہیں مار دیا جائے کیونکہ مدینہ میں اکثر طور پر سانپ جن ہوتے ہیں اور بعض علماء مطلق تمام سانپوں کو مارنے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔

۱۰۲۲: باب اِسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب: چھپکلی کو مارنے کے استحباب کے بیان میں

۵۸۴۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ شَیْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ وَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ اَمَرَ۔

۵۸۴۲: حضرت اُمّ شریکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھپکلیوں کے مارنے کا حکم دیا۔

۵۸۴۳: وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَةَ اَنَّ (سَعِیْدَ) بْنَ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ شَرِیْكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتِ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا وَ اُمُّ شَرِیْكٍ اِحْدَیْ نِسَاءِ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ خَلَفٍ وَ عَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَ حَدِیْثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِیْبٌ مِنْهُ۔

۵۸۴۳: اِن اسناد سے بھی حدیث اسی طرح مروی ہے کہ حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپکلی کو مارنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مارنے کا حکم دیا اور اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنو عامر بن لوئی کی عورتوں میں سے ایک ہیں۔

۵۸۴۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ

۵۸۴۴: حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَ سَمَّاهُ فُوَیْسِقًا۔

حکم دیا اور اس کا نام فُوَیسِق یعنی کم فاسق رکھا۔

۵۸۴۵ وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَیْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ۔

۵۸۴۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو فُوَیْسِق کہا اور حرملہ نے یہ اضافہ کیا کہ سیّدہؓ نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے مارنے کا حکم نہیں سنا۔

۵۸۴۶ وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَ زَغَةً فِی اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِیَةِ فَلَهٗ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰی وَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَ كَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِیَةِ۔

۵۸۴۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مار ڈالا تو اُس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اسے دوسری ضرب سے مارا اُس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں مگر پہلی دفعہ مارنے والے سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب سے مارا تو اُس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں لیکن دوسری ضرب سے مارنے والے سے کم۔

۵۸۴۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِیْ ابْنَ زَكَرِیَّاءَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَیْلٍ اِلَّا جَرِیْرًا وَحْدَهٗ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ فِی الثَّانِیَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَ فِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ۔

۵۸۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب سے مارا اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں چھپکلی کو مارنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔ یہ ایک موذی جانور ہے۔ اسی طرح روایت میں یہ بھی ہے کہ جب نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو یہ آگ کو بھڑکانے کے لیے اس میں پھونک مارتی تھی اور تجربہ سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ جانور بڑا زہریلا اور موذی ہوتا ہے۔ اگر کھانے پینے کی چیزوں میں اس کے زہریلے جراثیم پہنچ جائیں تو اس سے لوگوں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ رسول اللہؐ نے اس کے مارنے کی ترغیب دی ہے اور اجر وثواب کی بشارت بھی سنائی ہے اور پہلی ضرب سے مارنے میں زیادہ ثواب اس وجہ سے ہوسکتا ہے کہ یہ بھی ایک ذی روح جانور ہے اور اُسے زیادہ تکلیف نہ ہو۔

۵۸۴۸: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِیْ ابْنَ زَكَرِیَّاءَ عَنْ سُهَیْلٍ حَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِیْنَ حَسَنَةً۔

۵۸۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی ضرب سے مارنے میں ستر نیکیاں ہیں۔

۱۰۲۳: باب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ

باب: چیونٹیوں کو مارنے کی ممانعت کے بیان میں

۵۸۴۹: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

۵۸۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چیونٹی نے انبیاء (سابقین) میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا۔ انہوں نے چیونٹیوں کے بل کے بارے میں حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا۔ پس اللہ عزوجل نے اُن کی طرف وحی کی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تم نے ایک گروہوں میں سے ایک ایسے گروہ کو ہلاک کروا دیا جو اللہ کی تسبیح کرتا تھا۔

۵۸۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

۵۸۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیاءؑ میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے۔ ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا تو انہوں نے ان کا چھتہ نکالنے کا حکم دیا۔ اُسے درخت کے نیچے سے نکالا پھر انہیں جلا دینے کا حکم دیا۔ اللہ عزوجل نے اُن کی طرف وحی کی کہ تم نے ایک چیونٹی کو ہی کیوں نہ کیا۔ (یعنی سب کو کیوں جلوا دیا)

۵۸۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

۵۸۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبیوں میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے تو انہیں چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کے چھتہ کا حکم دیا جسے درخت کے نیچے سے نکالا گیا۔ انہوں نے اسے جلا دینے کا حکم دیا تو انہیں آگ میں جلا دیا گیا۔ پس اللہ ... نے اُن کی طرف وحی کی کہ تم نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ جلایا۔

۱۰۲۴: باب تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ

باب: بلّی کو مارنے کی حرمت کے بیان میں

۵۸۵۲: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَ سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔

۵۸۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلّی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اُس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی اور وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگئی اور یہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی، اُسے باندھے رکھا اور اسے نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

۵۸۵۳: وَحَدَّثَنِیْ نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

۵۸۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

۵۸۵۴: وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِیْسٰی عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِذٰلِكَ۔

۵۸۵۴: اِس سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۵۸۵۵: وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِی هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ۔

۵۸۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے اس کو نہ کھلایا نہ پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

۵۸۵۶: وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِی حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَ فِی حَدِیْثِ اَبِی مُعَاوِیَةَ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ۔

۵۸۵۶: اِن دونوں اسناد سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۵۸۵۷: وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَ حَدَّثَنِی حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

۵۸۵۷: حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے۔

۵۸۵۸: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ۔

۵۸۵۸: اس سند سے بھی حضرت ابو ہریرہؓ کی نبی کریم ﷺ سے روایت منقول ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث میں بلی کو مارنے کی ممانعت اور حرمت بھی معلوم ہوئی۔ بلی ہو یا کوئی جانور اُس کو باندھ دینا اور کھانے اور پینے کے لیے کوئی چیز نہ دینا جائز نہیں ہے اور باب مذکورہ کی احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو صرف اسی وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اُس نے بلی کو کھانے اور پینے سے روکے رکھا۔

۱۰۲۵: باب فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَآئِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَاِطْعَامِهَا

باب: جانوروں کو کھلانے اور پلانے والے کی فضیلت کے بیان میں

۵۸۵۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ اللّٰهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

۵۸۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ایک راستہ میں چل رہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں پایا' اُس میں اُتر کر پانی پیا پھر باہر نکل آیا۔ اُس نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا۔ اس آدمی نے سوچا: اس کتے کو بھی پیاس کی اتنی ہی شدت ہے جتنی مجھے پہنچی تھی۔ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر اپنے منہ سے پکڑ کر باہر نکل آیا اور اس کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اسے معاف کر دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ان جانوروں میں بھی ہمارے لیے اَجر وثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر تر جگر والے (جانور) میں ثواب ہے۔

۵۸۶۰ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا۔

۵۸۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک فاحشہ عورت نے گرمی کے دن میں ایک کتے کو کنوئیں کے اردگرد پیاس کی وجہ سے اپنی زبان نکالے چکر لگاتے دیکھا تو اس نے اپنے موزے میں اُس کتے کے لیے پانی کھینچا۔ پس اُس عورت کی مغفرت (اسی وجہ سے) کر دی گئی۔

۵۸۶۱ وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ۔

۵۸۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کنوئیں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے ہلاک کر دے۔ اچانک اسے بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک فاحشہ نے دیکھا تو اُس نے اپنے موزے میں پانی کھینچا اُسے پلانے کے لیے اور اسے پلایا تو اس کی اسی وجہ سے مغفرت کر دی گئی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ ان کو چارہ ڈالنا' پانی پلانا اور دیگر انواع کے احسان کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور بعض دفعہ چھوٹی سی نیکی سے انسان کی مغفرت ہو جاتی ہے اور عام ہے کہ وہ جانور اس کا اپنا مملوک ہو یا کسی اور کا ہو۔

کتاب الالفاظ

۱۰۲۶: باب النَّهْیِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

باب: زمانے کو گالی دینے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۸۶۲) وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ۔

(۵۸۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ابن آدم زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں' دن اور رات میرے قبضہ میں ہیں۔

(۵۸۶۳) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ آدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ۔

(۵۸۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں ابن آدم زمانہ کو گالی دے کر مجھے ایذاء دیتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں' میں دن اور رات کو گردش دیتا ہوں۔

(۵۸۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ آدَمَ یَقُوْلُ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنِّیْ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ لَیْلَهٗ وَ نَهَارَهٗ فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا۔

(۵۸۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے: ہائے زمانے کی ناکامی۔ پس تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی ناکامی کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میں اس کی رات اور دن کو بدلتا ہوں اور جب میں چاہوں گا ان دونوں کو بند کر دوں گا۔

(۵۸۶۵) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ (بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ) عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

(۵۸۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ہائے زمانے کی خرابی نہ کہے کیونکہ اللہ ہی زمانہ (کا خالق) ہے۔

(۵۸۶۶) حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

(۵۸۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اللہ ہی (خالق) زمانہ ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی یہ عادت بیان کی گئی ہے کہ جب کوئی آفت ومصیبت آتی یا کسی تکلیف میں مبتلا ہوتے تو زمانہ کو برا کہتے تھے۔ آپ نے زمانہ کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمادیا اس لیے کہ مصائب وحوادث' تکالیف و آفات وحالات کا ہیر پھیر سب اللہ کے پیدا کردہ ہیں کیونکہ وہی سب کا خالق ہے۔ پس زمانہ کو بُرا بھلا کہنا دراصل اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنا ہے۔

۱۰۲۷: باب كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

باب: انگور کو کرم کہنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۸۶۷) وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمِ فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

(۵۸۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی (خالق) زمانہ ہے اور نہ تم میں سے کوئی انگور کو کرم کہے کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

(۵۸۶۸) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا كَرْمٌ فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

(۵۸۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو کیونکہ کرم تو مؤمن کا دِل ہے۔

(۵۸۶۹) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ (الرَّجُلُ) الْمُسْلِمُ۔

(۵۸۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگور کا نام کرم نہ رکھو کیونکہ کرم درحقیقت مسلمان آدمی ہے۔

(۵۸۷۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

(۵۸۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی (انگور کو) کرم نہ کہے۔ کرم تو صرف مؤمن کا دِل ہی ہے۔

(۵۸۷۱) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

(۵۸۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کرم تو صرف مسلمان آدمی ہی ہے۔

(۵۸۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا

(۵۸۷۲) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ حبلہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْحَبْلَةَ يَعْنِي الْعِنَبَ۔

(۵۸۷۳)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبُ وَالْحَبْلَةُ۔

(۵۸۷۳) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ عنب اور حبلہ کہو۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں عنب یعنی انگور کو کرم کہنے سے منع فرمایا گیا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب انگور کو کرم کہتے تھے اور وجہ تسمیہ یہ بتاتے تھے کہ انگوری شراب پینے سے آدمی میں سخاوت و ہمت اور جود و کرم کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جب شراب کو حرام قرار دیا گیا تو آپ ﷺ نے انگور کو کرم کہنے سے بھی منع فرمایا کیونکہ ایک ایسی چیز کو مذکورہ عمدہ نام کے ذریعہ کرم وخیر کے ساتھ متصف کرنا جو شراب جیسی ناپاک وحرام چیز کی جڑ ہے مناسب و روا نہ سمجھا گیا۔ اس عمدہ نام کی وجہ سے ایک حرام ونجس چیز کی تعریف وتوصیف کا راستہ اختیار کرنا اور اس کی طرف دِل ودماغ کو رغبت دلانا بھی ہوسکتا ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر انگور کو کرم کہنے سے منع فرمایا گیا اور اشارہ کیا گیا کہ ان بھلائیوں کا مجموعہ مؤمن آدمی کا دِل ہی ہوسکتا ہے جو علم و تقویٰ کے نور کا مخزن اور اسرار ومعارف کا منبع ہے۔ یہی کرم ہوسکتا ہے۔

نوٹ: اِس سلسلے میں مزید تفصیل درکار ہو تو "صحیح مسلم" ہی کی جلد اوّل میں کچھ تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔ اِس کے علاوہ مکتبہ رحمانیہ ہی کی شائع کردہ کتاب "ترجمان السنۃ" مصنف مولانا بدر عالم میرٹھی ؒ جلد دوم میں بھی بڑے عمدہ طریقہ سے اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہیں وہاں سے ملاحظہ کریں۔

۱۰۲۸: باب حُكْمِ اِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ

باب: لفظ عبد' امہ' مولیٰ اور سیّد کا اطلاق کرنے کے حکم کے بیان میں

(۵۸۷۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي وَاَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَ كُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَ جَارِيَتِي وَ فَتَايَ وَ فَتَاتِي۔

(۵۸۷۴) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ' میری باندی نہ کہے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی باندیاں ہیں لیکن چاہیے کہ وہ کہے: میرا غلام' میری لونڈی' میرا جوان اور میری جوان۔ (یعنی ایسا لفظ استعمال کرے جس میں غیر اللہ کی عبادت کی بو نہ آتی ہو)۔

(۵۸۷۵)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي۔

(۵۸۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ نہ کہے۔ پس تم سب اللہ کے بندے ہو اور بلکہ چاہیے کہ میرا نوجوان کہے اور نہ کوئی غلام میرا ربّ کہے بلکہ چاہیے کہ میرا سردار کہے۔

(۵۸۷۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِمَا وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ)۔

(۵۸۷۶) ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ان کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ غلام اپنے سردار کو میرا مولیٰ نہ کہے اور ابو معاویہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ تمہارا سب کا مولیٰ اللہ عز وجل ہے۔

(۵۸۷۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِي وَاَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِي غُلَامِي۔

(۵۸۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کو یہ نہ کہے کہ اپنے ربّ کو پلا۔ اپنے ربّ کو کھلا اور اپنے ربّ کو وضو کرا دے اور نہ تم میں سے کوئی میرا ربّ کہے (سردار کو) بلکہ چاہیے کہ میرا سردار اور میرا مولیٰ کہے اور نہ تم میں کوئی میرا بندہ اور میری باندی کہے بلکہ چاہیے کہ وہ میرا جوان اور میری جوان اور میرا غلام کے الفاظ استعمال کرے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ کوئی غلام اپنے آقا و سردار کو ربّ نہ کہے اور نہ کوئی آقا و سردار اپنے غلام و نوکر کو عبد یا سے پکارے کیونکہ ربوبیت درحقیقت اللہ کی صفت ہے۔ ربّ اُسے کہتے ہیں جو مالک ہو یا قائم بالشئی ہو اور یہ صرف اللہ کے ساتھ خاص ہے۔ ان الفاظ کو بکثرت استعمال کرنا اور عادت بنالینا منع ہے۔ اپنے آقا کو سیّد یعنی سردار کہنا جائز ہے کیونکہ سیّد کا لفظ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں ہے اور غلام کا اپنے آقا کو میرے مولیٰ کہنا بھی جائز ہے کیونکہ یہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جن میں سے ایک معنی مالک و ناصر بھی ہے۔ اسی طرح کوئی مالک اپنے غلام و نوکرانی کو میرا بندہ یا میری باندی بھی نہ کہے کیونکہ عبودیت کی مستحق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ نیز اس میں مخلوق کی ایسی تعظیم معلوم ہوتی ہے جس کے وہ لائق نہیں ہے۔ ہاں! میرا خادم، میرا نوکر وغیرہ کہنا جائز ہے۔

۱۰۲۹: باب كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ

باب: کسی انسان کے لیے میرا نفس خبیث ہو گیا کہنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۸۷۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي هٰذَا حَدِيْثُ اَبِي كُرَيْبٍ وَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ لٰكِنْ۔

(۵۸۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ چاہیے کہ وہ کہے: میرا نفس سست ہو گیا ہے۔ دوسری سند میں لٰکن کا لفظ مذکور نہیں۔

(۵۸۷۹)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۸۷۹) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۵۸۸۰) وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِی وَلْیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ۔

(۵۸۸۰) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ چاہیے کہ وہ کہے: میرا نفس کاہل ہو گیا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے مسلمان کو خبیث کہنا یا گالی دینا اور بُرا بھلا کہنا جائز نہیں ہے اور ان احادیث میں آدابِ گفتگو کی تعلیم ہے۔ کسی مسلمان کو تعین کر کے خبیث کہنا ممنوع ہے۔

۱۰۳۰: باب اِسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَاَنَّهٗ اَطْیَبُ الطِّیْبِ وَ کَرَاهَةِ رَدِّ الرَّیْحَانِ وَالطِّیْبِ

باب: مشک کو استعمال کرنے اور پھول اور خوشبو کو واپس کر دینے کی کراہت کے بیان میں

(۵۸۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِیْ خُلَیْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَصِیْرَةٌ تَمْشِیْ مَعَ امْرَاَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَیْنِ مِنْ خَشَبٍ وَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْکًا وَهُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ فَمَرَّتْ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ فَلَمْ یَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِیَدِهَا هٰکَذَا وَ نَفَضَ شُعْبَةُ یَدَهٗ۔

(۵۸۸۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عورت چھوٹے قد والی تھی۔ دو لمبے قد والی عورت کے ساتھ چلی تھی۔ اُس نے اپنے دونوں پاؤں لکڑی کے بنوائے ہوئے تھے اور ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی جو بند ہوتی تھی۔ پھر اس میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی اور سب سے عمدہ خوشبو ہے۔ وہ ایک روز ان دونوں عورتوں کے درمیان سے ہو کر گزری تو لوگوں اسے پہچان نہ سکے۔ اُس نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا اور شعبہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے بتایا۔

(۵۸۸۲) حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا نَضْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَکَرَ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْکًا وَالْمِسْكُ اَطْیَبُ الطِّیْبِ۔

(۵۸۸۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ فرمایا جس نے اپنی انگوٹھی کو مشک سے بھرا ہوا تھا اور مشک سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

(۵۸۸۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ کِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِیءِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا (اَبُوْ) عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیءُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ۔

(۵۸۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو پھول پیش کیا گیا تو وہ واپس نہ کرے کیونکہ وہ کم وزن اور عمدہ خوشبو کا حامل ہوتا ہے۔

(۵۸۸۴)حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ وَ اَبُو الطَّاهِرِ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَیْرَ مُطَرَّاةٍ وَ بِکَافُوْرٍ یَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا کَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۵۸۸۴)حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب دھونی لیتے تو عود کی دھونی لیتے جس میں اور کسی چیز کو نہ ملاتے اور کبھی عود میں کافور ملا لیتے تھے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ مشک خوشبوؤں میں سب سے عمدہ واعلیٰ خوشبو ہے۔اس کا استعمال بدن اور کپڑوں پر جائز ہے اور اسی طرح اگر کوئی خوشبو یا پھول کا تحفہ دے تو اُسے واپس نہ کرنا چاہیے۔

کتاب الشعر

۱۰۳۱:باب فِي اِنْشَادِ الْاِشْعَارِ وَ بَيَانِ الشِّعْرِ الْكَلِمَةِ وَ ذَمِّ الشِّعْرِ

باب:شعر پڑھنے' بیان کرنے اور اس کی مذمت کے بیان میں

(۵۸۸۵)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ۔

(۵۸۸۵)حضرت عمرو بن شرید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا تو آپ نے فرمایا: تجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے کچھ آتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا۔آپ نے فرمایا: اور سناؤ۔ پھر میں نے ایک اور شعر سنایا۔آپ نے فرمایا: مزید سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے سو(۱۰۰) اشعار سنائے۔

(۵۸۸۶)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ اَوْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيْدِ (قَالَ) اَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

(۵۸۸۶)حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا۔باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۵۸۸۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَ زَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ۔

(۵۸۸۷)حضرت عمرو بن شرید اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شعر پڑھنے کا مطالبہ فرمایا۔باقی حدیث اسی طرح ہے۔اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (اُمیہ) مسلمان ہونے کے قریب تھا اور ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ وہ (امیہ) اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب (معلوم ہوتا) ہے۔

(۵۸۸۸)حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيْعًا عَنْ شَرِيْكٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ

(۵۸۸۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عرب کے کلماتِ شعر میں سب سے عمدہ لبید کا یہ شعر ہے

آگاہ رہو! اللہ (عزوجل) کے سوا
سب چیزیں باطل ہیں

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا
خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

(۵۸۸۹)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ وَ كَادَ (اُمَیَّةُ) بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُسْلِمَ۔

(۵۸۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے سچا کلمہ جسے شاعر کہتا ہے وہ (عرب کے شاعر) لبید کا یہ قول:

آ گاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں
اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔

(۵۸۹۰)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَصْدَقَ بَیْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ
اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
وَ كَادَ (اُمَیَّةُ) بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُسْلِمَ

(۵۸۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاعر کے اقوال میں سب سے سچا قول

آ گاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں
اور قریب تھا کہ ابن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔

(۵۸۹۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَصْدَقُ بَیْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ
اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

(۵۸۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: شعراء کے اشعار میں سب سے سچا شعر

آ گاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں (ہے)

(۵۸۹۲)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ زَكَرِیَّاءَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ:
اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ
مَا زَادَ عَلٰی ذٰلِكَ

(۵۸۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: سب سے سچا کلمہ جسے شاعر کہتا ہے وہ لبید کا یہ کلمہ ہے

آ گاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں فانی ہیں
اور آپ نے اس پر اضافہ نہیں فرمایا۔

(۵۸۹۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ

(۵۸۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا' شعر کے ساتھ بھر

الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاَنْ يَمْتَلِىءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيْهِ۔

جانے سے بہتر ہے۔

(۵۸۹۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَمْتَلِىءَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا۔

(۵۸۹۴)حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا' شعر کے ساتھ بھر جانے سے بہتر ہے۔

(۵۸۹۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلٰى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطٰنَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا۔

(۵۸۹۵)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقامِ عرج کی طرف جا رہے تھے کہ ایک شاعر سے شعر پڑھتے ہوئے سامنا ہوگیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو پکڑو یا شیطان کو روکو۔ آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا شعر کے ساتھ بھر جانے سے بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں اشعار پڑھنے اور سننے کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔ علماء نے لکھا ہے جو اشعار قرآن وسنت کے مضامین کی وضاحت اور اللہ کی حمد' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ کی عظمت اور اسلام کی حقانیت وغیرہ پر مشتمل ہوں یا ایسے اشعار جن کا مفہوم ومعنی شریعت کے خلاف نہ ہو' اُن کا سننا اور پڑھنا جائز ہے اور جن اشعار کا مطالب ومفہوم خلافِ شریعت یا فحش' عشق ومحبت کے جھوٹے اور من گھڑت کہانیوں وقصوں کی عکاسی کرتے ہوں' اُن کا پڑھنا اور سننا ناجائز ہے۔

۱۰۳۲: باب تَحْرِيْمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيْرِ

باب: نردشیر (چوسر) کھیلنے کی حرمت کے بیان میں

(۵۸۹۶)حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِىْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَ دَمِهِ۔

(۵۸۹۶)حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نردشیر (چوسر) کھیلا اس نے اپنے ہاتھ کو گویا خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگ لیا۔

کتاب الرویا

۱۰۳۳: باب فِی کَوْنِ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَاِنَّهَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ

باب: خوابوں کے اللہ کی طرف سے اور نبوت کا جزء ہونے کے بیان میں

(۵۸۹۷)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَرَی الرُّؤْیَا اُعْرَیٰ مِنْهَا غَیْرَ اَنِّیْ لَا اُزَمَّلُ حَتّٰی لَقِیْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ حُلْمًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَ لْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ۔

(۵۸۹۷)حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں خواب دیکھتا جس سے میری کیفیت بخار کی سی ہو جاتی ہے لیکن میں کمبل نہ اوڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے (اچھا) خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور (بُرا) خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایسا ناگوار خواب دیکھے جو کہ اُسے بُرا معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ خواب اُسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔

(۵۸۹۸)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰی آلِ طَلْحَةَ وَ عَبْدِ رَبِّهٖ وَ یَحْیَی ابْنَیْ سَعِیْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی حَدِیْثِهِمْ قَوْلَ اَبِی سَلَمَةَ کُنْتُ اَرَی الرُّؤْیَا اُعْرَیٰ مِنْهَا غَیْرَ اَنِّی لَا اُزَمَّلُ۔

(۵۸۹۸)حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں ابوسلمہ کا قول' میں خواب دیکھتا جس سے میری کیفیت بخار کی سی ہو جاتی تھی لیکن میں چادر نہ اوڑھتا تھا۔ مذکور نہیں ہے۔

(۵۸۹۹)وَ حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ کِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِی حَدِیْثِهِمَا اُعْرَیٰ مِنْهَا وَ زَادَ فِی حَدِیْثِ یُوْنُسَ فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ حِیْنَ یَهُبُّ مِنْ نَوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(۵۸۹۹)ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ان میں بھی حضرت ابوسلمہ کا قول مذکور نہیں اور حضرت یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہو تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے۔

(۵۹۰۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ یَعْنِی ابْنَ بِلَالٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا

(۵۹۰۰)حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الرُّوْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ لْيَتَعَوَّذْ (بِاللّٰهِ) مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّوْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَمَا اُبَالِيْهَا۔

جب تم میں سے کوئی ناپسند چیز کو دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے کیونکہ (ایسا کرنے سے) وہ خواب اُسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔ حضرت ابوسلمہ نے کہا جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں ایسے خواب بھی دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوتے لیکن میں اُن کی پرواہ نہ کرتا تھا۔

(۵۹۰۱)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِي حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّوْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ ابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ اَبِي سَلَمَةَ اِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَ زَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ لْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

(۵۹۰۱) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ ثقفی کی حدیث میں ہے ابوسلمہ نے کہا: میں ایسے خواب دیکھتا تھا۔ باقی روایات میں ابوسلمہ کا یہ قول مذکور نہیں اور ابن رمح کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ اور چاہیے کہ اپنا پہلو تبدیل کرلے جس پر سویا ہوا تھا۔

(۵۹۰۲)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّوْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَمَنْ رَاٰى رُوْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ وَ لْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰى رُوْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ۔

(۵۹۰۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب اللہ کی طرف سے اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پس جو ایسا خواب دیکھے جس میں کوئی ناگوار چیز ہو تو اپنی بائیں طرف تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (ایسا کرنے سے وہ خواب) کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور نہ کسی کو یہ خواب بتائے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے اور دوستوں کے علاوہ کسی کو نہ بتائے۔

(۵۹۰۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّوْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَاَنَا اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّوْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا

(۵۹۰۳) حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے۔ میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے کہا: میں (بھی) ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو سوائے اپنے دوست کے کسی کو بیان نہ کرے اور اگر ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو

يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَ لْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَ شَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔

تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اللہ سے شیطان کی اور خواب کے شر سے پناہ مانگے اور کسی کو بھی یہ خواب بیان نہ کرے اور اس خواب سے اس کو نقصان نہ پہنچے گا۔

(۵۹۰۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَ لْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثًا وَ لْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

(۵۹۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے تین بار اللہ کی پناہ مانگے اور چاہیے کہ اپنے اس پہلو کو تبدیل کر لے جس پر پہلے تھا۔

(۵۹۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا وَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَ رُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ فَاِنْ رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ فَلَا اَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ۔

(۵۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب زمانہ (قیامت) قریب آ جائے گا تو قریب قریب مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور تم میں سے جو بات میں سچا ہوگا اُس کا خواب بھی سچا ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے پینتالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین اقسام ہیں۔ نیک خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہیں اور غمگین کرنے والے خواب شیطان کی طرف سے ہیں اور تیسری قسم کے خواب انسان کے اپنے دِل کے خیالات ہوتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اُسے ناگوار ہو تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور ایسا خواب لوگوں کو بیان نہ کرے۔ راوی نے کہا: میں بیڑیاں خواب میں پسند کرتا ہوں اور طوق دیکھنے کو ناگوار سمجھتا ہوں اور بیڑیاں دین میں ثابت قدمی ہے اور میں نہیں جانتا کہ یہ (تاویل خواب) حدیث ہے یا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا قول۔

(۵۹۰۶)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(۵۹۰۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: مجھے بیڑیاں پسند اور طوق ناپسند ہیں اور بیڑیاں دین میں ثابت قدمی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب اجزاءِ نبوت میں سے چھیالیسواں حصہ ہیں۔

(۵۹۰۷)حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ

(۵۹۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ النَّبِيَّ ﷺ۔

قیامت کے قریب' باقی حدیث مبارکہ گزر چکی اور اس سند میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۹۰۸) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(۵۹۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث میں اپنا قول' میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں درج نہیں کیا اور خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں بھی ذکر نہیں کیا۔

(۵۹۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ اَبُو دَاوُدَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(۵۹۰۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہوتے ہیں۔

(۵۹۱۰) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۵۹۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے۔

(۵۹۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(۵۹۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

(۵۹۱۲) وَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْ تُرٰى لَهُ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(۵۹۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب جو وہ دیکھتا ہے یا اُسے دکھایا جاتا ہے اور ابن مسہر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

(۵۹۱۳) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى

(۵۹۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی یَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رُؤْیَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

وسلم نے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک آدمی کے خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

(۵۹۱۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ یَعْنِی ابْنَ الْمُبَارَكِ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ یَعْنِی ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۹۱۴)ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۵۹۱۵)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ۔

(۵۹۱۵)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بارکہ روایت کی ہے۔

(۵۹۱۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی قَالَا جَمِیْعًا حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(۵۹۱۶)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

(۵۹۱۷)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۹۱۷)اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۵۹۱۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَیْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ یَعْنِی ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِی حَدِیْثِ اللَّیْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

(۵۹۱۸)حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (خواب) نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے جبکہ بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ رؤیا اور حلم کا لغت میں معنی مطلق خواب ہے لیکن عرف میں رؤیا کو اچھے خواب اور حلم کو بُرے خواب سے تعبیر کرتے ہیں۔ برے خواب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اُٹھ کر بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اعوذ باللّٰہ من شر ھذا الرؤیا پڑھ لے اور بُرا خواب کسی کو بیان نہ کرے اور بعد میں کروٹ بدل کر سو جائے۔ تین بار تھوکتے وقت شیطان کے بھگانے کا تصور کرے اور بائیں طرف تھوکنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ وہ شر اور شیطان کا محل ہے جیسا کہ دائیں طرف برکت کا محل ہے۔ بُرا خواب بیان نہ کرنے میں مصلحت یہ ہے کہ بعض دفعہ خواب کی ظاہری صورت ناپسندیدہ ہوتی ہے اور جس سے خواب بیان کیا گیا ہے وہ اس کی تعبیر ویسی ہی دے دیتا ہے تو قضاء سے وہی تعبیر واقع ہو جاتی ہے۔

سچے اور اچھے خوابوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا چھیالیسواں جزء قرار دیا ہے۔ اس کی توجیہات بھی کی گئی ہیں مثلاً:

﴿۱﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصولِ علم کے چھیالیس طریقوں میں سے ایک طریقہ سچے خواب ہیں۔

۲ وحی کے متعدد طریقوں میں سے ایک طریقہ سچے خواب ہیں۔
۳ ان چھیالیس اجزاء سے مراد نبوت کی چھیالیس صفات ہیں۔
۴ اس سے مراد نبوت کے چھیالیس خصائص ہیں اور سچے خواب ان خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے۔

۱۰۳۴: باب قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيَ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان، جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے تحقیق مجھے ہی دیکھا کے بیان میں

(۵۹۱۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَ هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔

(۵۹۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

(۵۹۲۰) وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطٰنُ بِي۔

(۵۹۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا یا گویا کہ اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان میری شکل وصورت نہیں اختیار کر سکتا۔

(۵۹۲۱) وَ قَالَ فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ۔

(۵۹۲۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تحقیق! اُس نے حق کو ہی دیکھا۔

(۵۹۲۲) وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا بِاِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

(۵۹۲۲) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۵۹۲۳) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي اَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطٰنِ اَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُوْرَتِي وَ قَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطٰنِ بِهِ فِي الْمَنَامِ۔

(۵۹۲۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے نیند میں دیکھا تحقیق! اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ میری صورت اختیار کرے اور جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو کسی کو نہ بتائے کہ خواب میں اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے۔

(۵۹۲۴)وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِی فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِی فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِی لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَشَبَّهَ بِی۔

(۵۹۲۴)حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نیند میں مجھے دیکھا تو تحقیق مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ میری مشابہت اختیار کرلے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھنا برحق ہے کیونکہ کوئی رسول اللہ ﷺ کی شکل وصورت میں ڈھلنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنا بہت ہی خیر وبرکت کا باعث ہے۔ آپ ﷺ کی زیارت کے لیے کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر درود شریف پڑھا جائے اور آپ ﷺ کی سنّتوں کو اپنایا جائے۔

۱۰۳۵:باب لَا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطٰنِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ

باب: خواب میں شیطان کے اپنے ساتھ کھیلنے کی خبر نہ دینے کے بیان میں

(۵۹۲۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّی حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِی قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهٗ فَزَجَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ وَ قَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطٰنِ بِكَ فِی الْمَنَامِ۔

(۵۹۲۵)حضرت جابر ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کو ایک اعرابی نے آکر عرض کیا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جاتا ہوں تو نبی کریم ﷺ نے اُسے ڈانٹا اور فرمایا: اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی خبر نہ دو۔

(۵۹۲۶)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِی ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلٰی اَثَرِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَعْرَابِیِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطٰنِ بِكَ فِی مَنَامِكَ وَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطٰنِ بِهٖ فِی مَنَامِهٖ۔

(۵۹۲۶)حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا ہے پھر وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کا لوگوں سے بیان نہ کرو اور جابر ؓ نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرے۔

(۵۹۲۷)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِی قُطِعَ

(۵۹۲۷)حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ اُس کے خواب

قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ وَ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ اِذَا لُعِبَ بِاَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطٰنَ۔

میں شیطان کھیلے تو اپنے اس خواب کا لوگوں سے تذکرہ نہ کیا کرو اور ابوبکر کی روایت میں ہے جب تم میں سے کسی کے ساتھ کھیلا جائے اور شیطان کا ذکر نہیں کیا۔

خُلاصۃُ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی بُرا خواب دیکھے تو اُسے کسی کو بیان نہ کرے۔ اپنا خواب کسی عورت یا دشمن یا اَن پڑھ جاہل آدمی کو ہرگز بیان نہ کرتا پھرے۔

۱۰۳۶: باب فِي تَاْوِيْلِ الرُّؤْيَا

(۵۹۲۸) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ (آخَرُ) فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ

باب: خوابوں کی تعبیر کے بیان میں

(۵۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات خواب میں بادل دیکھے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس سے اپنے اپنے ہاتھوں میں چلو بھر بھر کر لے رہے ہیں۔ ان میں سے بعض زیادہ لے رہے ہیں اور بعض کم اور میں نے ایک رسّی دیکھی جو آسمان سے زمین تک ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس رسّی کو پکڑا اور اُوپر چڑھ گئے۔ پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے اُسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر ایک دوسرا آدمی بھی اسے پکڑ کر اُوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑا تو وہ رسّی ٹوٹ گئی پھر اس کے لیے جوڑ دی گئی تو وہ چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ کی قسم آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی تعبیر کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعبیر (بیان) کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل سے مراد اسلام کا سایہ ہے اور گھی اور شہد کے ٹپکنے سے مراد قرآن مجید کی حلاوت و نرمی ہے اور اس سے لوگوں کا حاصل کرنا قرآن مجید سے کم اور زیادہ حاصل کرنے کے مترادف ہے اور رسّی جو آسمان سے زمین تک ہے اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں۔ آپ اسے مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں' اللہ اس کے ذریعے آپ کو بلند فرمائے گا۔ پھر آپ کے بعد جو آدمی اس کو تھامے گا وہ اس کے ذریعہ بلند ہوگا پھر اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا وہ بھی بلند ہو جائے گا۔ پھر اس کے

رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

بعد ایک دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس سے دین میں خلل واقع ہوگا لیکن وہ خرابی دُور ہو جائے گی اور وہ بھی بلندی پر چلا جائے گا۔ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ مجھے بتائیں کہ میں نے تعبیر درست کی ہے یا خطاء کی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض تعبیرات تُو نے درست کی ہیں اور بعض میں غلطی کی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں جو میں نے غلطی کی۔ آپ نے فرمایا: قسم مت دو۔

(۵۹۲۹) وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

(۵۹۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ احد سے واپسی پر ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب میں ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا۔ باقی حدیث یونس کی روایت کے مطابق ہے۔

(۵۹۳۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۹۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آج رات میں نے (خواب میں) بادل دیکھا۔ باقی حدیث انہیں کی طرح ہے۔

(۵۹۳۱) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۹۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا کرتے تھے تم میں سے جس نے خواب دیکھے وہ اسے بیان کرے تاکہ اُسے اِس خواب کی تعبیر بتاؤں۔ ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے بادل دیکھا۔ باقی حدیث گزر چکی۔

۱۰۳۷: باب رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی اقدس ﷺ کے خوابوں کے بیان میں

(۵۹۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

(۵۹۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک رات وہ دیکھا جو سونے والا دیکھتا ہے۔ گویا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن

ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ۔

طاب قسم کی تازہ کھجوریں لائی گئیں۔ تو میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ دنیا میں ہمارے لیے عظمت ہوگی اور آخرت میں (عذاب سے) بچاؤ ہوگا اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے۔

(۵۹۳۳)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ۔

(۵۹۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ دو آدمیوں نے مجھے کھینچا۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے وہ مسواک ان میں سے چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تو میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

(۵۹۳۴)حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَ رَاَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَ اجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَ ثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ۔

(۵۹۳۴) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف جا رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے۔ مگر وہ شہر یثرب (مدینہ) تھا اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو وہ اُوپر سے ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہ ہوئی جو مؤمنین کو غزوۂ اُحد کے دن تکلیف پہنچی۔ پھر میں نے تلوار کو دوبارہ حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور سالم تھی۔ اس کی تعبیر اللہ کی طرف سے فتح مکہ کی صورت میں اور مسلمانوں کے اجتماع سے ہوئی اور اسی خواب میں مَیں نے گائے کو بھی دیکھا اور اللہ بہتر (ثواب عطا فرمانے والے) ہیں۔ • اس کی تعبیر مسلمانوں کا غزوۂ اُحد میں شہید ہونا تھا اور خیر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ نے اس کے بعد عطا کی اور سچائی کا ثواب وہ ہے جو ہمارے پاس اللہ نے غزوۂ بدر کے بعد عطا کیا۔

(۵۹۳۵)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ

(۵۹۳۵) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسیلمہ کذاب مدینہ آیا اور اُس نے کہنا شروع کر دیا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد حکومت میرے سپرد کر دیں تو میں اُن کی اتباع کرتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے کافی آدمیوں کے ہمراہ (مدینہ) آیا۔ نبی کریم ﷺ اُس کی طرف تشریف لائے اور آپ

بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ فَقَدِمَهَا فِی بَشَرٍ کَثِیْرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهٗ ثَابِتُ ابْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَ فِی یَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِیْدَةٍ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مُسَیْلِمَةَ فِی اَصْحَابِهٖ قَالَ لَوْ سَاَلْتَنِی هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَیْتُکَهَا وَلَنْ اَتَعَدّٰی اَمْرَ اللّٰهِ فِیْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّی لَاُرَاكَ الَّذِی اُرِیْتُ فِیْكَ مَا اُرِیْتُ وَ هٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُكَ عَنِّی ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اُرَی الَّذِی اُرِیْتُ فِیْكَ مَا اُرِیْتُ فَاَخْبَرَنِی اَبُو هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ فِی یَدَیَّ سُوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِی شَاْنُهُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ فِی الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِی فَکَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِیَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَةَ صَاحِبَ الْیَمَامَةِ۔

کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ یہاں تک کہ آپ مسیلمہ کے پاس اُن کے ساتھیوں میں جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اگر تُو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں گا اور میں تیرے بارے میں اللہ کے حکم سے ہرگز تجاوز نہ کروں گا اور اگر تُو نے (میری اتباع سے) پیٹھ پھیری تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا اور میں تیرے بارے میں وہی گمان رکھتا ہوں جو مجھے تیرے بارے میں خواب میں دکھایا گیا ہے اور یہ ثابت ہیں جو تجھے میری طرف سے جواب دیں گے۔ پھر آپ اُس سے واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کے قول کے بارے ''میں تیرے بارے میں وہی گمان کرتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے'' پوچھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے سوتے ہوئے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں، جن سے مجھے فکر پیدا ہوگئی تو خواب میں ہی میری طرف وحی کی گئی کہ ان دونوں (کنگن) پر پھونک مارو۔ میں نے انہیں پھونکا تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر سے یہ مراد لیا کہ دو جھوٹے میرے بعد نکلیں گے۔ پس ان میں سے ایک تو عنسی صنعاء کا رہنے والا ہے اور دوسرا مسیلمہ یمامہ والا۔

(۵۹۳۶) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِی یَدَیَّ اُسْوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ وَاَهَمَّانِی فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْکَذَّابَیْنِ اللَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَ صَاحِبَ الْیَمَامَةِ۔

(۵۹۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے تو وہ مجھ پر سخت گراں گزرے اور انہوں نے مجھے فکرمند کر دیا۔ میری طرف وحی کی گئی کہ ان کو پھونک مارو۔ میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ دونوں جاتے رہے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ سمجھی کہ دونوں کذاب ہوں گے جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک تو والئ صنعاء اور دوسرا والئ یمامہ۔

(۵۹۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ

(۵۹۳۷) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ اَبِی رَجَاءٍ الْعُطَارِدِیِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرما کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ راستہ کوئی خواب دیکھا ہے۔

خُلاصَةُ البَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو دوسروں کے فائدہ اور عبرت و موعظت کے لیے بیان کر دینا جائز ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ صبح کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خواب پوچھتے اور تعبیر ارشاد فرماتے۔ تعبیر دینے کے آداب میں سے ہے کہ طلوعِ شمس کے وقت تعبیر دے۔ غروب و زوالِ آفتاب اور رات کے وقت تعبیر بیان نہ کرے۔

کتاب الفضائل

١٠٣٨: باب فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَ تَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

باب: نبی ﷺ کے نسب مبارک کی فضیلت اور نبوت سے قبل پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنے کے بیان میں

(٥٩٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

(٥٩٣٨) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے چنا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور پھر بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔

(٥٩٣٩) وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْآنَ۔

(٥٩٣٩) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں میرے مبعوث ہونے سے پہلے (یعنی نبوت سے قبل) مجھ پر سلام کیا کرتا تھا۔

١٠٣٩: باب تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ ساری مخلوقات میں سب سے افضل ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں

(٥٩٤٠) وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

(٥٩٤٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گے اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

خُلاصۃ الباب: مذکورہ دونوں ابواب سے وضاحت کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کی اپنی زبانِ مبارک سے آپ ﷺ کی بشریت

واضح ہو رہی ہے۔

دُنیا وآخرت میں آپ ﷺ ساری اولادِ آدم کے سردار ہیں۔ دنیا میں اگرچہ کافر اور مشرک آپ ﷺ کی سرداری کے منکر ہیں لیکن آخرت میں قیامت کے دن آپ ﷺ کی سرداری کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکے گا۔ جب قیامت کے دن ساری کی ساری اولادِ آدم جمع ہوگی تو آپ ﷺ کی سرداری خوب روشن ہو جائے گی۔

اہلسنّت والجماعت کے مسلک کے مطابق انسان فرشتوں سے افضل ہے اور فرشتوں کے سردار (سیّد الملائکہ) حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں اور آپ ﷺ تمام انسانوں کے سردار ہیں۔ تو اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ آپ ﷺ بشر ہیں اور ساری مخلوقات سے افضل ہیں' واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۴۰: باب فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی ﷺ کے معجزات کے بیان میں

(۵۹۴۱)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّاُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ۔

(۵۹۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (وضو کیلئے) پانی مانگا تو ایک کشادہ پیالہ لایا گیا۔ لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے اندازہ لگایا کہ ساٹھ سے اسّی تک لوگوں نے وضو کیا ہوگا اور میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ کی اُنگلیوں سے پھوٹ رہا ہے۔

(۵۹۴۲)وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ حَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّاُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّاُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

(۵۹۴۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگوں نے وضو کرنے کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہیں ملا پھر تھوڑا سا پانی رسول اللہ ﷺ کے وضو کے لیے (آپ کی خدمت میں) لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک رکھ دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس پانی سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی اُنگلیوں کے درمیان سے بہہ رہا ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضو کیا' یہاں تک کہ ان میں سے جو سب سے آخر میں تھا اُس نے بھی وضو کیا۔

(۵۹۴۳)حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ

(۵۹۴۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زوراء کے مقام میں تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ زوراء مدینہ منورہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک مقام ہے۔ آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور آپ نے اپنی ہتھیلی

بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فِيْمَا ثَمَّهُ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانُوْا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةِ۔

مبارک اس پانی والے پیالے میں رکھ دی تو آپ کی اُنگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا پھر آپ کے تمام صحابہ ؓ نے اس سے وضو کیا۔ حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ! صحابہ کرام ؓ کتنی تعداد میں تھے؟ حضرت انس ؓ نے فرمایا: صحابہ کرام ؓ اُس وقت تقریباً تین سو کی تعداد میں تھے۔

(۵۹۴۴)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِيَ بِاِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهُ اَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي اَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ هِشَامٍ۔

(۵۹۴۴) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ زوراء کے مقام میں تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا کہ جس میں صرف اتنا پانی تھا کہ اُس میں آپ کی اُنگلیاں ڈوبتی نہیں تھیں یا آپ کی اُنگلیاں اس میں چھپتی نہیں تھیں۔ پھر ہشام کی روایت (مذکورہ) کی طرح ذکر کی۔

(۵۹۴۵)وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا۔

(۵۹۴۵) حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت مالک ؓ کی والدہ نبی ﷺ کی خدمت میں گھی کے ایک برتن میں گھی بطورِ ہدیہ کے بھیجا کرتی تھیں۔ پھر اُس کے بیٹے آتے اور اپنی والدہ سے سالن مانگتے لیکن اُن کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو حضرت مالک ؓ کی والدہ اس برتن کے پاس جاتیں جس میں وہ نبی ﷺ کے لیے گھی بھیجا کرتی تھیں تو وہ اس برتن میں گھی موجود پاتیں تو اسی طرح ہمیشہ اُن کے گھر کا سالن چلتا رہا یہاں تک کہ اُمّ مالک ؓ نے اس برتن کو نچوڑ لیا (یعنی یکدم خالی کر دیا) پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں (یہ ذکر کیا) تو آپ نے فرمایا: تو نے اس برتن کو نچوڑ لیا ہوگا۔ تو اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کاش تو اُسے اسی طرح چھوڑ دیتی تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

(۵۹۴۶)وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ

(۵۹۴۶) حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اُس نے آپ سے کھانے کے لیے کچھ مانگا تو آپ نے اُسے آدھا وسق جو دے دیئے پھر وہ آدمی اور اس کی بیوی اور ان کے مہمان ہمیشہ اس سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اُس نے اس کا وزن کر لیا پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا: کاش کہ تو اس کا وزن نہ کرتا تو ہمیشہ تم اسی میں سے کھاتے

لَكُمْ۔

رہتے اور وہ تمہارے لیے قائم رہتا۔

(۵۹۴۷)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَاْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَ هَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ يَدَيْهِ وَ وَجْهَهُ ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ غَزِيْرٍ شَكَّ اَبُو عَلِيٍّ اَيُّهُمَا قَالَ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِيءَ جِنَانًا۔

(۵۹۴۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک والے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھتے تھے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ایک دن نماز میں دیر فرمائی پھر آپ نکلے اور ظہر وعصر کی نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر آپ اندر تشریف لے گئے پھر اس کے بعد آپ تشریف لائے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر آپ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل تم دن چڑھے تک چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور تم میں کوئی اس چشمے کے پانی کو ہرگز ہاتھ نہ لگائے جب تک کہ میں نہ آ جاؤں۔(راوی کہتے ہیں) کہ ہم میں سے پہلے دو آدمی اس چشمے کی طرف پہنچ گئے اور چشمے میں پانی جوتی کے تسمے کے برابر ہوگا اور وہ پانی بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا کہ کیا تم نے اس چشمے کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ نے چاہا اُن کو بُرا کہا۔راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ چشمہ کا تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک اور اپنے چہرۂ اقدس دھویا پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا پھر اس چشمہ سے جوش مارتے ہوئے پانی بہنے لگا' یہاں تک کہ لوگوں نے بھی پانی پیا (اور جانوروں نے بھی پانی پیا) پھر آپ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تو دیکھے گا کہ اس چشمے کا پانی باغوں کو سیراب کر دے گا۔

(۵۹۴۸)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ (بْنِ سَعْدٍ) السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ

(۵۹۴۸) حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم وادئ قریٰ میں ایک عورت کے باغ پر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس باغ کے پھلوں کا اندازہ تو لگاؤ تو ہم نے اندازہ لگایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے

الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَ خَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ فَجَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَاَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْدٰى لَهٗ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَ هٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِيْ (عَبْدِ) الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ۔

کے مطابق (اس کے باغ کے پھل) دس وسق معلوم ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو ہمارا تیری طرف واپس آنے تک اس تعداد کو یاد رکھنا اور پھر ہم چلے یہاں تک کہ تبوک میں آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات بہت تیز آندھی چلے گی اور تم میں سے کوئی آدمی بھی اس میں کھڑا نہ ہو۔ جس آدمی کے پاس اُونٹ ہیں وہ اسے مضبوطی سے باندھ دے (آپ کے فرمان کے مطابق) ایسے ہی ہوا۔ بہت تیز آندھی چلی ایک آدمی کھڑا ہوا تو ہوا اُسے لے کر اُڑ گئی' یہاں تک کہ طی کے دونوں پہاڑوں کے درمیان اُسے ڈال دیا۔ پھر اس کے بعد) علماء کے بیٹے کا ایک قاصد جو کہ ایلہ کا حکمران تھا وہ ایک کتاب اور ایک سفید گدھا رسول اللہ ﷺ کے لیے بطورِ ہدیہ لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی طرف جواب لکھا اور ایک چادر بطور ہدیہ اُس کی طرف بھیجی پھر ہم واپس ہوئے یہاں تک کہ ہم وادی قرئ میں آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس پھل کے باغ کے بارے میں پوچھا کہ اس باغ میں سے کتنا پھل نکلا؟ اُس عورت نے عرض کیا: دس وسق۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جلدی جانے والا ہوں اور تم میں سے جو کوئی جلدی جانا چاہے تو وہ میرے ساتھ چلے اور جو چاہے تو وہ ٹھہر جائے۔ پھر ہم نکلے یہاں تک کہ ہمیں مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو آپ نے فرمایا: یہ طابہ ہے اور یہ احد (پہاڑ) ہے اور یہ وہ اُحد پہاڑ ہے کہ جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: انصار کے سب گھروں سے بہتر بنی نجار کے گھر ہیں پھر قبیلہ عبدالاشہل کے گھر پھر قبیلہ عبدالحارث بن خزرج کے گھر پھر قبیلہ ساعدہ کے گھر اور انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے ملے تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: کیا تو نے خیال نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے سب گھروں کی بھلائی بیان کی ہے اور ہمیں سب سے آخر میں کر دیا ہے

(پھر اس کے بعد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے انصار کے گھروں کی بھلائی بیان کی ہے اور آپ نے ہمیں سب سے آخر میں کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: (اے سعد!) کیا تمہیں یہ کافی

نہیں کہ تم پسندیدہ لوگوں میں سے ہو جاؤ۔

(۵۹۴۹)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحيىٰ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِهٖ وَفِی كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَ زَادَ فِی حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِی حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۵۹۴۹)حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے (اس روایت میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان تک ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے اور اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے واقعہ کا ذکر نہیں کیا اور وہیب کی حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والوں کے لیے ان کا ملک لکھ دیا اور وہب کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف لکھا۔

خُلاصَةُ الباب: اس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات ذکر کیے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں کی تعداد بارہ سو (۱۲۰۰) سے زیادہ ہے اور بعض علماء نے ایک ہزار معجزے لکھیں ہیں اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار کے قریب ہیں۔ (فتح الباری جلد نمبر ۶ ص ۴۲۵)

۱۰۴۱: باب تَوَكُّلِهٖ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی وَ عِصْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَهٗ مِنَ النَّاسِ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کے بیان میں

(۵۹۵۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُوْ عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِی سِنَانٍ الدُّؤَلِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ وَ تَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْوَادِی يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَجُلًا اَتَانِی وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِی فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِی يَدِهٖ فَقَالَ لِی مَنْ

(۵۹۵۰)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں گئے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اُترے اور آپ نے اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وادی کے درختوں کے سائے میں علیحدہ علیحدہ ہو کر (بیٹھ گئے)۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی میرے پاس اس حال میں آیا کہ میں سو رہا تھا۔ تو اُس نے تلوار پکڑ لی۔ میں بیدار ہوا تو وہ آدمی میرے سر پر کھڑا تھا۔ مجھے صرف اس وقت پتہ چلا جب ننگی تلوار اُس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ آدمی مجھ سے کہنے لگا: اب تجھے کون مجھ سے بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ! دوبارہ پھر اُس نے مجھ سے کہا: اب تجھے کون مجھ سے

يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔

بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ! (یہ سن کر) اُس نے تلوار اپنی نیام میں ڈال لی۔ وہ آدمی یہ بیٹھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کچھ تعرض نہیں فرمایا۔

(۵۹۵۱)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ وَ مَعْمَرٍ۔

(۵۹۵۱) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے وہ خبر دیتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں گئے تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) واپس ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ ایک دن دوپہر کو ہم نے اُن کو آرام کرتے ہوئے پایا پھر اس کے بعد معمر اور ابراہیم بن سعد کی (مذکورہ حدیث) کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۵۹۵۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔

(۵۹۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع تک پہنچ گئے (پھر اس کے بعد) مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے لیکن اس میں یہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہیں فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر توکل' اعتماد اور یقین تھا کہ تلوار کے سائے میں فرما رہے تھے کہ مجھے صرف اور صرف اللہ ہی بچائے گا۔ توکل اسی حقیقت کا نام ہے اور یہی کمالِ توکل ہے کہ اس کے بعد توکل کا اور کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۰۴۲:باب بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ

باب: اس مثال کے بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا علم اور ہدایت دے کر مبعوث فرمایا گیا

(۵۹۵۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ

(۵۹۵۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جتنا علم اور ہدایت دے کر مبعوث فرمایا اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ زمین پر مینہ برسا' اس زمین میں سے کچھ حصہ ایسا تھا کہ جس نے پانی اپنے اندر جذب کر لیا اور بہت کثرت سے چارہ اور سبزہ اُگا یا اور زمین کا کچھ حصہ سخت تھا کہ وہ پانی کو روک

مِنَ الْهُدَیٰ وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِیْرَ وَ كَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَ سَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِی دِیْنِ اللّٰهِ وَ نَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِی اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَ عَلَّمَ وَ مَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِی اُرْسِلْتُ بِهٖ۔

لیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو نفع دیتے ہیں۔ لوگ اس میں سے پیتے ہیں' اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں اور آگاہ رہو گھاس چراتے ہیں اور زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہے کہ وہ پانی کو نہیں روکتا اور نہ ہی اس میں گھاس پیدا ہوتی ہے تو یہی مثال اس کی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور جو دین اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچایا چنانچہ اس نے خود بھی دین سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور مثال ان لوگوں کی کہ جنہوں نے اس طرف سر بھی نہیں اُٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت (دین) کو جسے مجھے دے کر بھیجا گیا ہے' اُس کو قبول نہیں کیا۔

۱۰۴۳: باب شَفَقَتِهٖ ﷺ عَلٰی اُمَّتِهٖ وَ مُبَالَغَتِهٖ فِیْ تَحْذِیْرِهِمْ مِمَّا یَضُرُّهُمْ

باب: نبی کریم ﷺ کا اپنی اُمت پر شفقت کے بیان میں

(۵۹۵۴) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُهْلَتِهِمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَ مَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَ كَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ۔

(۵۹۵۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے اس دین کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث فرمایا ہے اُس آدمی کی طرح ہے کہ جو اپنی قوم سے آکر کہے: اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا ایک لشکر دیکھا ہے اور میں تم کو واضح طور پر ڈراتا ہوں تو تم اپنے آپ کو دشمن سے بچاؤ اور اُس کی قوم میں سے ایک جماعت نے اس کی اطاعت کر لی اور شام ہوتے ہی اس مہلت کی بناء پر بھاگ گئی اور ایک گروہ نے اس کو جھٹلایا اور وہ صبح تک اسی جگہ پر رہے تو صبح ہوتے ہی دشمن کے لشکر نے اُن پر حملہ کر دیا اور وہ ہلاک ہو گئے اور ان کو جڑ سے اُکھیڑ دیا۔ یہی مثال ہے جو میری اطاعت کرتا ہے اور میں جو دین حق لے کر آیا ہوں اُس کی اتباع کرتا ہے اور مثال اُن لوگوں کی جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور جو میں دین حق لے کر آیا ہوں' اُسے جھٹلاتے ہیں۔

(۵۹۵۵) وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَ

(۵۹۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور میری اُمت کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی ہوئی ہو اور سارے

مَثَلُ اُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ فَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ۔

کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں اور تم بلا سوچے اندھا دُھند اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔

(۵۹۵۶)وَ حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۵۹۵۶) حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۹۵۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَ هٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَ جَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَ يَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِي وَ مَثَلُكُمْ اَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِي وَ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

(۵۹۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اُس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی ہو تو جب اُس نے آگ سے اپنے اردگرد کو روشن کیا تو اس میں کیڑے مکوڑے اور وہ جانور جو اس میں گرتے ہیں وہ گرنے لگے۔ وہ ان کو روکے مگر وہ نہ رکیں اور اس میں گرتے رہیں۔ آپ نے فرمایا: یہی مثال میری اور تمہاری ہے کہ میں تمہاری کمر پکڑ کر تمہیں دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ دوزخ کے پاس سے چلے آؤ۔ دوزخ کے پاس سے چلے آؤ لیکن تم نہیں مانتے اور اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔

(۵۹۵۸)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيْمٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلِي وَ مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْ قَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِي۔

(۵۹۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی تو اس میں ٹڈی اور پتنگے گرنے لگیں اور وہ آدمی اُن کو روکے اور میں بھی دوزخ کی آگ سے تمہاری کمروں کو تھامے ہوئے ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکلتے چلے جا رہے ہو۔

۱۰۴۴:باب ذِكْرِ كَوْنِهٖ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بیان میں

(۵۹۵۹)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو (بْنُ مُحَمَّدٍ) النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَ مَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيْفُوْنَ بِهٖ

(۵۹۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کوئی مکان بنایا اور اسے بہت اچھا اور خوبصورت بنایا اور لوگ اس مکان کے چاروں طرف گھومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس مکان سے زیادہ خوبصورت مکان نہیں دیکھا' سوائے اس

يَقُوْلُوْنَ مَا رَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ۔

ایک اینٹ کے (یعنی ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے) تو وہ اینٹ میں ہی ہوں۔

(۵۹۶۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَ مَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَ يُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا وُضِعَتْ هٰهُنَا لَبِنَةٌ فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ۔

(۵۹۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور اُن تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال جو مجھ سے پہلے آ چکے ہیں ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کو اچھا' خوبصورت اور مکمل طور پر بنایا لیکن اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی۔ لوگ اُس مکان کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور اسے دیکھتے ہیں اور وہ مکان اُن کو اچھا لگتا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ اگر اس جگہ ایک اینٹ رکھ دی جاتی تو تمہارا مکان مکمل ہو جاتا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہی وہ اینٹ ہوں۔

(۵۹۶۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَ مَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَ يَعْجَبُوْنَ لَهُ وَ يَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

(۵۹۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور اُن تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال جو مجھ سے پہلے آ چکے ہیں اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے مکان بنایا اور بہت اچھا اور خوبصورت بنایا لیکن اُس مکان کے ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔ لوگ اُس کے مکان کے چاروں طرف گھومے' وہ مکان اُن کو بڑا اچھا لگا اور وہ مکان بنانے والے سے کہنے لگے کہ آپ نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(۵۹۶۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلِي وَ مَثَلُ النَّبِيِّيْنَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

(۵۹۶۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

(۵۹۶۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَ مَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا

(۵۹۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور دوسرے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے ایک گھر بنایا اور اسے پورا اور کامل بنایا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ خالی رہ گئی۔ لوگ اُس گھر کے

اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

اندر داخل ہو کر اُسے دیکھنے لگے اور وہ گھر ان کو پسند آنے لگا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہی اُس اینٹ کی جگہ آیا ہوں اور میں نے انبیاء کرام ؑ کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔

(۵۹۶۴)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيْمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ بَدَلَ اَتَمَّهَا اَحْسَنَهَا۔

(۵۹۶۴) حضرت سلیم ؓ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے صرف لفظی فرق ہے۔

۱۰۴۵: باب اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

باب: اس بات کے بیان میں کہ جب اللہ تعالیٰ کی اُمت پر رحم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس اُمت کے نبی کو اس کی ہلاکت سے پہلے ہی بلا لیتا ہے

(۵۹۶۵) (قَالَ مُسْلِمٌ) وَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ وَ مِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنِيْ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَ نَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ۔

(۵۹۶۵) حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عز وجل جب اپنے بندوں میں سے کسی اُمت پر رحم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو امت کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے اور وہ اپنی امت کے لیے اجر اور پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اُس نبی کی زندگی میں ہی اس کے سامنے اُس کی امت پر عذاب نازل فرماتا ہے اور نبی اس امت کی ہلاکت دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کو جھٹلایا اور اس کے حکم کی نافرمانی کی تھی۔

۱۰۴۶: باب اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَ صِفَاتِهٖ

باب: ہمارے نبی ﷺ کے حوض (کوثر) کے اثبات اور آپ ﷺ کی صفات کے بیان میں

(۵۹۶۶)وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(۵۹۶۶) حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں حوضِ (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

(۵۹۶۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح

(۵۹۶۷) حضرت جندب ؓ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی

وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ جَمِيْعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۵۹۶۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِى حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَىَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَ يَعْرِفُوْنِى ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِى وَ بَيْنَهُمْ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِى عَيَّاشٍ وَ اَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ۔

(۵۹۶۸)حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔ جو اس حوض پر آئے گا وہ اس حوض میں سے پئے گا اور جو اس میں (ایک مرتبہ) پی لے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (آپ نے فرمایا) میرے پاس (حوضِ کوثر) پر کچھ لوگ آئیں گے' میں اُن کو پہچانتا ہوں گا اور وہ لوگ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان (ایک پردہ) حائل کر دیا جائے گا (یعنی میری طرف آنے سے ان کو روک دیا جائے گا) ابوحازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا تو حضرت نعمان بن ابی عیاش رضی اللہ عنہ بھی یہ حدیث سن رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں!

(۵۹۶۹)قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّى فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِى مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِى۔

(۵۹۶۹)حضرت نعمان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث اسی طرح سنی ہے لیکن وہ اتنی بات زیادہ فرماتے تھے کہ آپ فرمائیں گے کہ یہ لوگ تو میرے ہیں (یعنی میرے مطیع و فرمانبردار ہیں) تو آپ کو جواب میں کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا کام کیے۔ میں کہوں گا: دُور ہو جاؤ' دُور ہو جاؤ۔ وہ لوگ کہ جنہوں نے میرے بعد دین میں ردوبدل کر دیا۔

(۵۹۷۰)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِى عَيَّاشٍ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ۔

(۵۹۷۰)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذکورہ حدیث) یعنی یعقوب کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(۵۹۷۱)وَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّىُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِى مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَ زَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَ مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيْحُهُ

(۵۹۷۱)حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض (کی لمبائی چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے سارے کونے برابر ہیں اور اس حوض کا پانی چاندی سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں تو

اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ كِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا۔

جو آدمی میرے اس حوض سے پئے گا پھر اس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

(۵۹۷۲)قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَ سَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِي فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا۔

(۵۹۷۲)حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوض (کوثر) پر ہوں گا' یہاں تک کہ جو تم میں سے میرے پاس آئے گا میں اُسے دیکھ رہا ہوں گا اور کچھ لوگوں کو میرے قریب ہونے سے پہلے ہی پکڑ لیا جائے گا تو میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ لوگ تو میرے (فرمانبردار) اور میرے اُمتی ہیں تو آپ کو جواب میں کہا جائے گا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا کام (بدعات) کیے؟ اللہ کی قسم! آپ کے بعد یہ لوگ فوراً ایڑیوں کے بل پھر گئے (یعنی بدعات ورسوم میں مبتلا ہو گئے) راوی کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:''اے اللہ! ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے بل پھر جائیں اور اس بات سے بھی کہ ہم اپنے دین سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیئے جائیں۔

(۵۹۷۳)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ (اَنَّهُ) سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَقُوْلُ) وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهِ اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَ اللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُوْنِي رِجَالٌ فَلَاَ قُوْلَنَّ اَيْ رَبِّ مِنِّي وَ مِنْ اُمَّتِي فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔

(۵۹۷۳)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' اس حال میں کہ آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں حوض (کوثر) پر تمہارا انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے۔ اللہ کی قسم! کچھ آدمی میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ تو میرے (فرمانبردار) اور میرے اُمتی ہیں تو اللہ فرمائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا کام (رسوم و بدعات) کیے۔ یہ لگاتار اپنے ایڑیوں کے بل (یعنی اپنے دین) سے پھرتے ہی رہے۔

(۵۹۷۴)وَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ

(۵۹۷۴)حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ میں لوگوں سے حوض (کوثر) کا ذکر سنتی تھی لیکن اس کے بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا۔ ایک دن جبکہ ایک لڑکی میرے سر میں کنگھی کر رہی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! (حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) کہ میں

كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَاْخِرِي عَنِّي قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ اِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِيْمَ هٰذَا فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا۔

نے اس لڑکی سے کہا: مجھ سے علیحدہ ہو جا۔ وہ کہنے لگی: آپ نے صرف مردوں کو بلایا ہے اور عورتوں کو نہیں بلایا۔ تو میں نے کہا: میں بھی (دین کے بارے میں آپ کے فرامین سننے کیلئے) لوگوں میں سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا اور تم اس بات سے ڈرنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی میری طرف آئے اور پھر وہ مجھ سے ہٹا دیا جائے جیسا کہ گم شدہ اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے۔ تو میں اُن کے بارے میں کہوں گا (کہ یہ مجھ سے کیوں ہٹا دیئے گئے؟) تو آپ کو جواب دیا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے جانے کے بعد کیا کیا (رسوم و بدعات) ایجاد کر لیں تھیں۔ تو میں کہوں گا: دُور ہو جاؤ۔

(۵۹۷۵)وَ حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَفْلَحُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا شِطَتِهَا كُفِّي رَاْسِي بِنَحْوِ حَدِيْثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

(۵۹۷۵) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا' اس حال میں کہ وہ (اپنے بالوں میں) کنگھی کروا رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (جب یہ سنا) تو کنگھی کرنے والے سے کہنے لگیں: میرے سر کو رہنے دے۔ باقی روایت بکیر عن القاسم کی روایت کی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۵۹۷۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا۔

(۵۹۷۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے اور شہداء اُحد کی نماز اس طرح سے پڑھی جس طرح کی میّت کی نماز پڑھا کرتے ہیں پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اب بھی اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں ہیں یا زمین کی چابیاں اور اللہ کی قسم مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک بن جاؤ گے بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم لوگ دُنیا کے لالچ میں آ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔

(۵۹۷۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبٌ

(۵۹۷۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

يَعْنِي ابْنَ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّي لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنِّي اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَ تَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر نماز پڑھی پھر آپ منبر پر چڑھے جیسا کہ کوئی زندوں اور مُردوں کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنا کہ ایلہ کے مقام سے جحفہ کے مقام تک فاصلہ ہے۔ مجھے تم سے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک بن جاؤ گے لیکن مجھے تم سے اس بات کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا کے لالچ میں آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے اور آپس میں خون ریزی کرنے لگ جاؤ گے' جس کے نتیجہ میں تم ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری مرتبہ منبر پر دیکھا تھا۔

(۵۹۷۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي اَصْحَابِي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔

(۵۹۷۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور کچھ لوگوں کی خاطر مجھے جھگڑنا پڑے گا پھر میں اُن پر مغلوب کر دیا جاؤں گا۔ پھر میں عرض کروں گا: (اے میرے پروردگار) یہ تو میرے ساتھی ہیں' یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو جواب میں مجھ سے فرمایا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے جانے کے بعد کیا کیا (رسوم و بدعات) ایجاد کر ڈالی تھیں۔

(۵۹۷۹)وَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَصْحَابِي اَصْحَابِي۔

(۵۹۷۹) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اصحابی' اصحابی کے الفاظ ذکر نہیں ہیں۔

(۵۹۸۰)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيْعًا عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَ فِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ۔

(۵۹۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت اعمش کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں عَنْ مُغِيْرَةَ کی جگہ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں۔

(۵۹۸۱)وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا

(۵۹۸۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَبْثَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَ مُغِيْرَةَ۔

حضرت اعمش اور حضرت مغیرہ کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۵۹۸۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهٗ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِی قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرٰى فِيْهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ۔

(۵۹۸۲) حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا کہ صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ حضرت مستورد نے یہ حدیث سن کر کہا کہ کیا آپ نے برتنوں کے بارے میں کچھ نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو حضرت مستور کہنے لگے کہ اس حوض میں تاروں کی طرح برتن ہوں۔

(۵۹۸۳)وَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبِ الْخُزَاعِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَ ذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَ قَوْلَهٗ۔

(۵۹۸۳) حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور پھر حوض کی روایت مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی اور اس میں حضرت مستور کا قول ذکر نہیں کیا۔

(۵۹۸۴)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ وَ اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَ اَذْرُحَ۔

(۵۹۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہے اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مقامِ جربا اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔

(۵۹۸۵)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَ اَذْرُحَ وَ فِیْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى حَوْضِی۔

(۵۹۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہے (اور یہ اتنا بڑا ہے) جتنا کہ مقامِ جربا اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ''حوضی'' کا لفظ ہے یعنی میرا حوض۔

(۵۹۸۶)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ

(۵۹۸۶) حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ اس میں صرف یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مقام جرباء اور اذرح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ شام میں دو

فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

بستیاں ہیں' ان دونوں بستیوں کے درمیان تین رات کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ابن بشر کی روایت میں تین دن کا ذکر ہے۔

(۵۹۸۷)وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

(۵۹۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

(۵۹۸۸)وَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَا وَ اَذْرُحَ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

(۵۹۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہے (یہ حوض اتنا بڑا ہے) جتنا کہ مقامِ جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے اور اس حوض میں آسمان کے ستاروں کی طرح کوزے ہیں جو آدمی اس حوض پر آئے گا اور اس میں سے پئے گا تو اس کے بعد وہ کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا۔

(۵۹۸۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَآنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَ كَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ۔

(۵۹۸۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور اس رات کے تارے جو رات اندھیری ہو اور جس میں بدلی ہو یہ جنت کے برتن ہیں جو اس برتن سے پئے گا وہ پھر کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہیں ہوگا۔ اس حوض کی چوڑائی اور لمبائی دونوں برابر ہیں جتنا کہ مقامِ عمان اور مقامِ ایلہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۵۹۹۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ

(۵۹۹۰) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا۔ یمن والوں کو میں اپنی لاٹھی ماروں گا یہاں تک کہ یمن والوں پر (حوض کا پانی) بہہ پڑے گا پھر آپ صلی اللہ

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنِّی لَبِعُقْرِ حَوْضِی اَذُودُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْیَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَایَ حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ مِنْ مُقَامِی اِلٰی عَمَّانَ وَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْهِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ۔

علیہ وسلم سے حوض کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: (حوض کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے بہیں گے جن کی جنت کے ذریعہ سے مدد ہوگی ان میں سے ایک پرنالہ سونے کا اور دوسرا چاندی کا پرنالہ ہوگا۔

(۵۹۹۱)وَ حَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ۔

(۵۹۹۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہشام کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر ہوں گا۔

(۵۹۹۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ حَدِیْثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِیَحْیَی بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِیْثٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَبِی عَوَانَةَ فَقَالَ وَ سَمِعْتُهٗ اَیْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ اُنْظُرْ لِی فِیْهِ فَنَظَرَ لِی فِیْهِ فَحَدَّثَنِی بِهٖ۔

(۵۹۹۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کی حدیث (مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے) (محمد بن بشار کہتے ہیں) کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تو نے یہ حدیث ابوعوانہ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے کہ (ہاں!) اور میں نے یہ حدیث شعبہ سے بھی سنی ہے۔ تو میں نے کہا: وہ بھی مجھ سے بیان کرو تو انہوں نے وہ بھی مجھ سے بیان کردی۔

(۵۹۹۳)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ یَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِی رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ۔

(۵۹۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے حوض کوثر سے لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح کہ اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

(۵۹۹۴)وَ حَدَّثَنِیْهِ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۹۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔

(۵۹۹۵)وَ حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْرُ حَوْضِی كَمَا بَیْنَ اَیْلَةَ وَ صَنْعَاءَ مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْهِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ كَعَدَدِ

(۵۹۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی کہ ایلہ کے مقام سے مقام صنعا' جو کہ علاقہ یمن کے درمیان ہے اور اس حوض میں برتن آسمان کے تاروں کے برابر

نُجُومِ السَّمَاءِ۔

ہیں۔

(۵۹۹۶)وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِی حَتّٰی اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَ رُفِعُوا اِلَیَّ اخْتُلِجُوا دُوْنِی فَلَاَ قُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ اُصَيْحَابِی اُصَيْحَابِی فَلَيُقَالَنَّ لِی اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

(۵۹۹۶)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوض پر کچھ ایسے آدمی آئیں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے یہاں تک کہ جب میں اُن کو دیکھوں گا اور اُن کو میرے سامنے کیا جائے گا تو اُن کو میرے قریب آنے سے روک دیا جائے گا۔تو میں کہوں گا: اے میرے پرورگار! یہ تو میرے ساتھی ہیں' یہ تو میرے ساتھی ہیں۔تو جواب میں کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا کیا (رسوم و بدعات) ایجاد کیں۔

(۵۹۹۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰی وَ زَادَ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ۔

(۵۹۹۷)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ زائد ہے کہ اس حوض کے برتن ستاروں کے برابر ہیں۔

(۵۹۹۸)وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِیُّ وَ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَیْ حَوْضِی كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

(۵۹۹۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا (طویل) فاصلہ ہے جتنا کہ مقامِ صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان فاصلہ ہے۔

(۵۹۹۹)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ (بْنُ عَلِیٍّ) الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا اَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَ عَمَّانَ وَ فِی حَدِيْثِ اَبِی عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَیْ حَوْضِی۔

(۵۹۹۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں' سوائے اس کے کہ اس میں دونوں راویوں کو شک ہے' وہ کہتے ہیں کہ یا تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ اور عمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے اور ابوعوانہ کی روایت میں لَابَتَیْ حَوْضِی کے الفاظ ہیں۔

(۶۰۰۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّیُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ تُرٰی

(۶۰۰۰) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس حوض میں سونے اور چاندی کے کوزے دیکھے گا جتنے کہ آسمان کے تارے

فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

ہیں۔

(۶۰۰۱)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَ زَادَ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

(۶۰۰۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا اور اس میں اتنی بات زائد ہے کہ آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ۔

(۶۰۰۲)حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ السَّكُوْنِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي (رَحِمَهُ اللّٰهِ) حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَاَيْلَةَ كَاَنَّ الْاَبَارِيْقَ فِيْهِ النُّجُوْمُ۔

(۶۰۰۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں حوضِ کوثر پر تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں گا اور اس حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مقامِ صنعاء اور مقامِ ایلہ کے درمیان فاصلہ ہے اور اس میں کوزے ستاروں کی طرح ہوں گے۔

(۶۰۰۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ۔

(۶۰۰۳) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی طرف اپنے غلام نافع کے ہاتھ ایک خط لکھ کر بھیجا کہ مجھے اس چیز کی خبر دو کہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں: میں حوضِ کوثر پر تمہارے پیش خیمہ ہوں گا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر کے ثبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان احادیث میں ان لوگوں کے لیے تنبیہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں نئی نئی رسوم ورواج اور بدعات کو دین کے نام پر جاری کرتے ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور ایسے لوگوں کو حوضِ کوثر پر سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دھتکار دیا جائے گا۔ اُس وقت سے پہلے پہلے ہر طرح کی بدعت سے توبہ کر لینی چاہیے۔

۱۰۴۷: باب اِكْرَامِهٖ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اکرام کے بیان میں کہ فرشتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر (کفار) سے قتال کیا ہے

(۶۰۰۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

(۶۰۰۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِىْ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ السَّلَامُ۔

جنہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا (اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے۔) میں نے اُن کو نہ اِس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ ہی اُس کے بعد کبھی دیکھا۔ یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام۔

(۶۰۰۵)وَ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ يَوْمَ اُحُدٍ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ عَنْ يَسَارِهٖ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

(۶۰۰۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں طرف دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ وہ آدمی آپ کی طرف سے خوب شدت سے قتال کر رہے تھے۔ میں نے اُن کو نہ اِس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۱۰۴۸:باب شُجَاعَتِهٖ ﷺ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت (بہادری) کے بیان میں

(۶۰۰۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِىُّ وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِىُّ وَ اَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَ كَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَ كَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِىْ طَلْحَةَ عُرْىٍ فِىْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهٗ لَبَحْرٌ قَالَ وَ كَانَ فَرَسًا يُبَطَّاُ۔

(۶۰۰۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ منورہ والے گھبرا گئے اور جس طرف سے آواز آ رہی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُس طرف چل پڑے۔ راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے اور آپ اس آواز کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے اور آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار تھے جو کہ ننگی پیٹھ تھا اور آپ کی گردن میں تلوار تھی اور آپ فرما رہے تھے کوئی گھبرانے کی بات نہیں' کوئی گھبرانے کی بات نہیں اور آپ نے فرمایا: ہم نے اس گھوڑے کو تیز رفتاری میں سمندر کی طرح پایا اور یہ تو دریا ہے اور وہ گھوڑا پہلے سست رفتاری میں مشہور تھا۔

(۶۰۰۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِىْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۶۰۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) مدینہ منورہ میں کچھ گھبراہٹ سی پیدا ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مانگا جسے مندوب کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا: ہم نے تو کوئی

يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

گھبراہٹ کی بات نہیں دیکھی اور ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا۔

(۲۰۰۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا۔

(۶۰۰۸) حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارا گھوڑا لیا اور اس میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کا ذکر نہیں اور خالد کی روایت میں عَنْ أَنَسٍ کی جگہ سَمِعْتُ أَنَسًا ہے۔

۱۰۴۹: باب جُوْدِهٖ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کے بیان میں

(۶۰۰۹) حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ كَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

(۶۰۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے مال کے عطاء کرنے میں سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان کے مہینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ہوتی تھی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان کے اختتام تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن مجید سناتے تھے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے تو آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔

(۶۰۱۰) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۶۰۱۰) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۵۰: باب حُسْنِ خُلُقِهٖ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ کے حسن اخلاق کے بیان میں

(۶۰۱۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ

(۶۰۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ کی قسم آپ نے مجھے کبھی بھی اُف تک نہیں فرمایا اور نہ ہی کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کام کیوں نہیں کیا۔ حضرت ابوالربیع نے یہ

كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللّٰهِ۔

الفاظ زائد کہے ہیں کہ جو کام خادم کو کرنا چاہیے اور ''واللہ'' کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

(۶۰۱۲)وَ حَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۰۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۰۱۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِيَّ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

(۶۰۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے کر چل پڑے اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! انس عقلمند لڑکا ہے۔ یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفر اور حضر میں آپ کی خدمت کی۔ اللہ کی قسم! آپ نے کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا ہو کبھی نہیں فرمایا کہ (اے انس!) تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ ہی اس کام کے بارے میں جس کو میں نے کیا ہو اُس کام کے بارے میں آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں نہیں کیا۔

(۶۰۱۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِيْ قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ۔

(۶۰۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نو سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے کبھی فرمایا ہو (کہ اے انس!) تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ ہی کبھی آپ نے (میرے کیے ہوئے کام پر) کوئی نکتہ چینی کی۔

(۶۰۱۵) حَدَّثَنِيْ اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ اِسْحٰقُ قَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(۶۰۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔ ایک دن آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے جی میں یہ بات تھی کہ جس کام کا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا ہے اُس کے لیے میں ضرور جاؤں گا۔ تو میں نکلا یہاں تک کہ میں کچھ ایسے بچوں کے پاس سے گزرا کہ وہ بازار میں کھیل رہے تھے۔ اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے میری گدی پکڑے ہوئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَاىَ مِنْ وَرَائِى قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے اور آپ نے فرمایا: اے انس! کیا تو وہاں گیا تھا جہاں جانے کا میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول میں اب جا رہا ہوں۔

(۶۰۱۶) قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا۔

(۶۰۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے نو سال تک آپ کی خدمت کی۔ میں نہیں جانتا کہ کسی کام کے بارے میں آپ نے مجھے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا یا کسی ایسے کام کے بارے میں کہ جس کو میں نے نہ کیا ہو (تو آپ نے فرمایا ہو) کہ تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

(۶۰۱۷) وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَاَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا۔

(۶۰۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔

۱۰۵۱: باب فِىْ سَخَآئِهٖ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ کی (صفت) جود وسخاء کے بیان میں

(۶۰۱۸) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَمْرُو ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(۶۰۱۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (کبھی بھی ایسا نہیں ہوا) کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے نہ فرمایا ہو۔ (یعنی آپ سے جس چیز کا بھی سوال کیا گیا آپ نے وہ چیز فوراً عطا فرما دی)۔

(۶۰۱۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِى ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ سَوَاءٌ۔

(۶۰۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۰۲۰) وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ

(۶۰۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے پر رسول اللہ ﷺ سے جو چیز بھی مانگی گئی آپ نے وہ چیز عطا فرما دی۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا (اور اُس نے آپ سے سوال کیا) تو آپ نے دو ڑوں کے درمیان کی بکریاں عطا فرما دیں۔ وہ واپس اپنی قوم کی طرف آیا اور اُس نے کہا: اے قوم! اسلام قبول کرلو

مُحَمَّدًا ﷺ يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ۔

کیونکہ محمد ﷺ اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فاقہ کشی کا خوف ہی نہیں رہتا۔

(۶۰۲۱)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوا فَوَ اللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

(۶۰۲۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں مانگیں تو آپ نے اُسے اتنی ہی بکریاں عطا فرما دیں۔ وہ آدمی اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے قوم! اسلام قبول کرلو۔ اللہ کی قسم! محمد ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ پھر محتاجی کا خوف ہی نہیں رہتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سوائے دنیا حاصل کرنے کے اسلام قبول نہیں کرتا (یعنی صرف دُنیا کے مال ومتاع کے لالچ میں اسلام قبول کرتا ہے) لیکن مسلمان ہونے کے بعد اسلام اُس کی نظر میں آپ کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے ساری دنیا سے زیادہ اسے محبوب ہوجاتا ہے۔

(۶۰۲۲)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ دِيْنَهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِي وَاِنَّهُ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِيْنِي حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ۔

(۶۰۲۲) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن غزوہ کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنے اُن تمام مسلمانوں کے ساتھ جو آپ کے ساتھ تھے حنین کی طرف نکلے۔ حنین میں مسلمانوں نے (کفار سے) قتال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ اُس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن اُمیّہ کو سو اونٹ عطا فرمائے۔ پھر سو اونٹ عطا فرمائے۔ پھر سو اونٹ عطا فرمائے۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے سعید بن میّب نے بیان کیا کہ صفوان کہتے ہیں: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا جتنا عطا فرمایا اور آپ تمام لوگوں سے زیادہ مجھے مبغوض تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

(۶۰۲۳)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ (اَنَّهُ) سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ اَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلَى الْاٰخَرِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ

(۶۰۲۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اِس اِس قدر دوں گا اور اس قدر اور اس قدر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحرین کے مال کے آنے سے پہلے ہی (اس دنیا سے) رحلت

وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ وَ سَمِعْتُ اَيْضًا عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ زَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ قَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَجِيْءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا فَحَثٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔

فرما گئے۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم فرمایا کہ وہ یہ اعلان کر دے کہ جس آدمی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو یا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرض ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ آئے۔تو میں کھڑا ہو گیا اور میں نے عرض کیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کا مجھ سے وعدہ تھا) کہ اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اِس اِس قدر دوں گا اور اس قدر اور اس قدر تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لپ بھرا پھر مجھ سے فرمایا: اسے گنو۔میں نے اُن کو گنا تو وہ پانچ سو نکلے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس سے دوگنا لے لو۔

(۶۰۲۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۶۰۲۴)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے کچھ مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس آدمی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض ہو یا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ آدمی ہمارے پاس آ جائے۔باقی روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح منقول ہے۔

۱۰۵۲: باب رَحْمَتِهٖ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَ تَوَاضُعِهٖ وَ فَضْلِ ذٰلِكَ

باب: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں اور اہل وعیال پر شفقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور اس کے فضائل کے بیان میں

(۶۰۲۵)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٰنَ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ

(۶۰۲۵)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات میرے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی۔میں

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى اُمِّ سَيْفٍ امْرَاَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ اَبُو سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَاْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى اَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَاَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَقَدْ رَاَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَ يَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

نے اُس لڑکے کا نام اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا۔ پھر آپ نے وہ لڑکا اُمّ سیف کو دے دیا جو کہ ایک لوہار کی بیوی تھی اور اس لوہار کو ابو سیف کہا جاتا تھا۔ (ایک دن) آپ ابو سیف کی طرف چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ جب ہم ابو سیف کے ہاں پہنچے تو وہ اپنی لوہے کی بھٹی دھونک رہے تھے اور اُن کا گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا تو میں نے جلدی جلدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جا کر اُس سے کہا: اے ابو سیف! ٹھہر جاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں تو وہ ٹھہر گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو بلایا اور اسے آپ نے اپنے سینے سے چمٹا لیا اور آپ نے وہ فرمایا جو اللہ نے چاہا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس بچے کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دم توڑ رہا ہے (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے فرمایا: آنکھیں اشک آلود ہیں اور دل غمزدہ ہے اور ہم وہ بات نہیں کہتے کہ جس سے ہمارا ربّ راضی نہ ہو۔ اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تیری وجہ سے غمزدہ ہیں۔

(۶۰۲۶) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَ نَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِي وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ۔

(۶۰۲۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا جتنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر) حضرت ابراہیم عوالیٔ مدینہ میں دودھ پیتے تھے اور آپ وہاں چلے جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے اور آپ ان کے گھر میں بھی چلے جاتے۔ وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اُس کا خاوند لوہار تھا تو آپ اپنے بچے کو لیتے' اُس سے پیار کرتے پھر آپ واپس تشریف لے آتے۔ عمرو کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم (رضی اللہ عنہ) میرا بیٹا ہے اور وہ رضاعت کی حالت میں ہی انتقال کر گیا ہے۔ اب اس کے لیے دو انائیں ہیں جو اسے جنت میں رضاعت کی مدت پوری ہونے تک دودھ پلائیں گی۔

(۶۰۲۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ اَبُو كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْیَانَكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا لٰكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ وَ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

(۶۰۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو وہ دیہاتی لوگ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم تو بچوں سے پیار نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا کروں اگر اللہ نے تمہارے اندر سے رحم کو اٹھا لیا ہے اور ابن نمیر کہتے ہیں (کہ آپ نے فرمایا) اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے۔

(۶۰۲۸)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِیْعًا عَنْ سُفْیَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِیَّ ﷺ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ۔

(۶۰۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پیار کر رہے ہیں۔ اقرع کہنے لگا کہ میرے تو دس بیٹے ہیں۔ میں نے تو ان میں سے کسی سے پیار نہیں کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا (یعنی اللہ بھی اُس پر رحم نہیں فرمائے گا)۔

(۶۰۲۹)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۰۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۰۳۰)وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ یَعْنِی ابْنَ غِیَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ ابْنِ وَهْبٍ وَ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَا یَرْحَمِ النَّاسِ لَا یَرْحَمْهُ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ)۔

(۶۰۳۰) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اللہ بھی اُس آدمی پر رحم نہیں کرے گا۔

(۶۰۳۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ۔

(۶۰۳۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش کی (مذکورہ روایت کی طرح) روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۰۵۳: باب کَثْرَةِ حَیَآئِهٖ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ کی شرم وحیاء کے بیان میں

(۶۰۳۲) وَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ عُتْبَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَ کَانَ اِذَا کَرِهَ شَیْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ۔

(۶۰۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم وحیاء والے تھے جو کہ باپردہ ہو اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو ناپسند سمجھتے تھے تو ہم اُسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے پہچان جاتے تھے۔

(۶۰۳۳) حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِیْنَ قَدِمَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْکُوْفَةِ فَذَکَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِیْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِیَةَ (اِلَی) الْکُوْفَةِ۔

(۶۰۳۳) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ کی طرف تشریف لائے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور فرمانے لگے کہ آپ نہ تو بدزبان تھے اور نہ ہی بدزبانی کرتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

(۶۰۳۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَوَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ یَعْنِی الْاَحْمَرَ کُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۶۰۳۴) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۵۴: باب تَبَسُّمِهٖ ﷺ وَ حُسْنِ عِشْرَتِهٖ

باب: رسول اللہ ﷺ کے تبسم (مسکرانے) اور حسن معاشرت کے بیان میں

(۶۰۳۵) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَکُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَثِیْرًا کَانَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَ کَانُوْا

(۶۰۳۵) حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! بہت زیادہ (مرتبہ)۔ آپ صبح کی نماز جس جگہ پڑھا کرتے تھے تو وہاں سے سورج نکلنے تک نہ اُٹھتے تھے اور جب سورج نکل آتا تو آپ وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باتوں میں مصروف

يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِي اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَ يَتَبَسَّمُ ﷺ۔

ہوتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے کاموں کا تذکرہ کرتے تو آپ مسکرا پڑتے تھے۔

۱۰۵۵: باب رَحْمَتِهٖ ﷺ النِّسَآءَ وَاَمْرُهٗ بِالرِّفْقِ بِهِنَّ

باب: نبی ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کے بیان میں

(۶۰۳۶) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُو كَامِلٍ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَ غُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ۔

(۶۰۳۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک سیاہ فام غلام جسے انجشہ کہا جاتا تھا وہ شعر پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اے انجشہ! ذرا آہستہ آہستہ چل اور اُن اونٹوں کو شیشہ لدے ہوئے اونٹوں کی طرح ہانک۔

(۶۰۳۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهٖ۔

(۶۰۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۰۳۸) وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى عَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ سَوَّاقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ فَقَالَ وَ يْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ۔

(۶۰۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آئے اور ایک ہنکانے والا اُن کے اُونٹوں کو ہنکا رہا تھا جسے انجشہ کہا جاتا ہے۔ آپ نے اُس سے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ آہستہ لے کر چل۔ حضرت ابو قلابہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی بات ارشاد فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی اس طرح کی بات کرتا تو تم اسے کھیل (مذاق) سمجھتے۔

(۶۰۳۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔

(۶۰۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ تھیں اور ایک ہنکانے والا اُن کے اونٹوں کو ہنکا رہا تھا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ آہستہ آہستہ شیشوں کو لے کر چل۔

(۶۰۴۰) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ

(۶۰۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حدی خوان خوش الحان (یعنی اچھی آواز والا) تھا۔ رسول اللہ ﷺ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لَا تُكَسِّرِ الْقَوَارِيْرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ۔

نے اس سے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ آہستہ چل، کہیں شیشوں کو نہ توڑ دینا یعنی کمزور عورتوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

(۶۰۴۱)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ۔

(۶۰۴۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں لیکن اس میں حدی خوان کی خوش آوازی کا ذکر نہیں ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: انجشہ جو ایک حبشی غلام تھا اس کی آواز بیت اچھی تھی اور بڑی خوش الحانی کے انداز میں اشعار پڑھتا تھا جس کی وجہ سے اُونٹ مست ہو کر تیز قدم چلتے تھے جس سے عورتوں کو تکلیف ہوتی تھی اس لیے آپ نے انجشہ کو خبر دار کر دیا۔

۱۰۵۶: باب قُرْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ وَ تَبَرُّكِهِمْ بِهٖ تَوَاضُعِهٖ لَهُمْ

باب: نبی ﷺ سے لوگوں کا تقرب اور برکت حاصل کرنے اور آپ ﷺ کا لوگوں کے لیے تواضع اختیار کرنے کے بیان میں

(۶۰۴۲)وَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ وَ هَارُوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي النَّضْرِ (قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ) يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ وَ رُبَّمَا جَاءَ ؤُهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا۔

(۶۰۴۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو مدینہ منورہ کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے پھر جو برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے اور اکثر اوقات سخت سردی کے موسم میں بھی یہ اتفاقات پیش آ جاتے تو پھر بھی آپ اس میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے۔

(۶۰۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَاَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ۔

(۶۰۴۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ حجام (نائی) آپ کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے اردگرد تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ کا کوئی بال مبارک نیچے گرے بلکہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ میں آپ کا بال گرے۔

(۶۰۴۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۶۰۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کی عقل میں کچھ فتور تھا، وہ عرض کرنے لگی: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے ایک کام ہے تو آپ نے فرمایا: اے اُمّ فلاں! تو جس جگہ

اِنَّ لِی اِلَیْکَ حَاجَةً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِی اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَهَا فِی بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا۔

چاہتی ہے ٹھہر لے میں تیرا کام کر دوں گا تو آپ نے ایک راستے میں اس عورت سے علیحدگی میں بات کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث سے یہ چیزیں ثابت ہوئیں: (۱) انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ اور نیک لوگوں کے آثار سے برکت حاصل کرنا جائز ہے جس طرح کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے برکت حاصل کرتے تھے لیکن بد مذہب اور جاہل لوگوں کی طرح حد سے نہیں بڑھنا چاہیے اور جو باتیں شرکت و بدعت والی ہوں' اُن سے بچتے رہنا چاہیے۔ (۲) اور دوسری بات جو اس باب کی آخری حدیث سے ثابت ہے وہ یہ کہ وہ عورت اپنی ضرورت کا تذکرہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے نہیں چاہتی تھی بلکہ علیحدگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنا چاہتی تھی اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدہ کسی جگہ پر اُس عورت کی بات سنی۔

۱۰۵۷: باب مُبَاعَدَتِهِ ﷺ لِلْآثَامِ وَاخْتِيَارِهِ مِنَ الْمُبَاحِ اَسْهَلَهُ وَانْتِقَامِهِ لِلّٰهِ تَعَالٰی عِنْدَ انْتِهَاكِ حُرُمَاتِهِ

باب: سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے انتقام چھوڑ دینے کے بیان میں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر کسی سے انتقام لیتے تھے)

(۶۰۴۵) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِیءَ عَلَيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۶۰۴۵) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرماتے تھے۔ شرط یہ ہے کہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا ہو اور اگر گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اُس کام سے دُور رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے اپنی ذات کی وجہ سے انتقام نہیں لیا لیکن اگر کوئی آدمی اللہ کے حکم کے خلاف کام کرتا تو آپ اُسے سزا دیتے۔

(۶۰۴۶) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِی رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنِ شِهَابٍ وَفِی رِوَايَةِ جَرِيْرٍ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح۔

(۶۰۴۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(۶۰۴۷) وَ حَدَّثَنِيْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۶۰۴۷) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ مالک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۰۴۸)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ۔

(۶۰۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اُن میں سے آسان کام کو اختیار فرماتے۔ جب تک کہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا اور اگر گناہ کا کام ہوتا تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ اُس کام سے دُور رہتے۔

(۶۰۴۹)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ (جَمِيْعًا) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ۔

(۶۰۴۹) حضرت ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اَيْسَرَهُمَا یعنی ان میں سے آسان کام کو اختیار فرماتے۔ تک کا قول مذکور ہے لیکن اس کے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

(۶۰۵۰)حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْئًا مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۶۰۵۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اور نہ ہی کسی عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو مارا سوائے اُس کے کہ اللہ کے راستے میں جو جہاد کیا جاتا ہے (یعنی جہاد کے دوران آپ نے مارا) اور جس نے بھی آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی تو آپ نے اُس سے بدلہ نہیں لیا سوائے اُس کے کہ جس نے اللہ کے حکم کے خلاف ورزی کی تو آپ نے اللہ ہی کے لیے اُس سے انتقام لیا۔

(۶۰۵۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَ وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

(۶۰۵۱) حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ صرف کچھ کمی بیشی ہے۔

۱۰۵۸: باب طِيْبِ رِيْحِهٖ ﷺ وَلِيْنِ مَسِّهٖ (وَالتَّبَرُّكِ بِمَسْحِهٖ)

باب: نبی ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو اور آپ ﷺ کی ہتھیلی کی نرمی کے بیان میں

(۶۰۵۲)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ خَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا

(۶۰۵۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تو سامنے سے کچھ بچے آئے تو آپ نے اُن بچوں میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے میرے رُخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے ہاتھ

اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ۔

مبارک میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔

(۶۰۵۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَسٌ مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيْبَاجًا وَلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۰۵۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہ عنبر اور نہ مشک اور نہ ہی کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو خوشبو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے محسوس کی اور نہ ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے زیادہ کسی دیباج اور ریشم کو نرم پایا۔

(۶۰۵۴)وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۶۰۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے دباؤ ڈال کر چلتے تھے اور میں نے دیباج اور ریشم کو بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں کو نرم پایا اور مشک و عنبر میں وہ خوشبو نہیں تھی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں تھی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی خوشبوؤں میں وہ خوشبو نہیں تھی جو خوشبو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر میں تھی۔ یہ خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خوشبو تھی اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو نہ بھی لگائیں لیکن فرشتوں سے ملاقات کے وقت یا وحی کے نزول کے وقت اہتمام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

اس باب کی آخری حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک چمکتا ہوا سفید رنگ تھا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ چمکتا ہوا سفید رنگ تمام رنگوں میں خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے اور جب تک سفید رنگ میں چمک اور کشش نہ ہو اس رنگ میں کوئی خوبی نہیں۔ اسی لیے فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس صرف سفید ہی نہیں تھا بلکہ چمکتا ہوا سفید رنگ تھا۔

۱۰۵۹: باب طِيْبِ عَرَقِهٖ ﷺ وَالتَّبَرُّكِ بِهٖ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک کے خوشبودار متبرک ہونے کے بیان میں

(۶۰۵۵)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(۶۰۵۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے آرام فرمایا۔ آپ کو پسینہ

قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَ تْ اُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ۔

آیا۔ میری والدہ محترمہ ایک شیشی لائیں اور آپ کا مبارک پسینہ پونچھ کر اس شیشی میں ڈالنے لگیں تو نبی ﷺ بیدار ہو گئے اور آپ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم یہ کیا کر رہی ہو؟ اُمّ سلیم ؓ کہنے لگیں: یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبو محسوس کریں گے۔

(۶۰۵۶) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاُتِيَتْ فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فِي بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَ تْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ۔

(۶۰۵۶) حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اُمّ سلیم ؓ کے گھر تشریف لاتے تو اُمّ سلیم ؓ کے بستر پر سو جاتے اور اُمّ سلیم ؓ وہاں نہ ہوتیں۔ راوی حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ تشریف لائے تو اُمّ سلیم ؓ کے بستر پر سو گئے۔ اُمّ سلیم ؓ آئیں تو اُن سے لوگوں نے کہا: نبی ﷺ آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر سو رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت اُمّ سلیم ؓ اندر آئیں تو دیکھا کہ آپ کو پسینہ آ رہا ہے اور آپ کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو رہا ہے تو اُمّ سلیم ؓ نے ایک ڈبہ کھولا اور آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں تو نبی ﷺ گھبرا گئے اور فرمانے لگے: اے اُمّ سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ اُمّ سلیم ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اس پسینے سے برکت کی اُمید رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو ٹھیک کر رہی ہے۔

(۶۰۵۷) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ وَالْقَوَارِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ اَدُوفُ بِهِ طِيْبِي۔

(۶۰۵۷) حضرت اُمّ سلیم ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اُن کے ہاں تشریف لاتے تھے اور آرام فرماتے تھے۔ اُمّ سلیم ؓ آپ کے لیے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھا دیتی تھیں۔ اُس پر آپ آرام فرماتے۔ آپ کو پسینہ بہت زیادہ آتا تھا۔ اُمّ سلیم ؓ آپ کا پسینہ مبارک اکٹھا کرتی تھیں اور اسے خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتی تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگیں: یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔

۱۰۶۰: باب عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ وَ

باب: سردی کے دنوں میں دورانِ وحی آپ ﷺ کو

حِيْنِ يَاتِيْهِ الْوَحْيُ

پسینہ آنے کا بیان

(۶۰۵۸)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيْضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا۔

(۶۰۵۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دنوں میں وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگ جاتا تھا۔

(۶۰۵۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَاَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَاَعِي مَا يَقُوْلُ۔

(۶۰۵۹) اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر وحی کبھی تو گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور وہ کیفیت مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے پھر وہ کیفیت موقوف ہو جاتی ہے اور میں اس وحی کو محفوظ کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی تو ایک فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں اُسے یاد کر لیتا ہوں۔

(۶۰۶۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَ تَرَبَّدَ وَجْهُهُ۔

(۶۰۶۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو اس کی وجہ سے آپ پر سختی ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل جاتا۔

(۶۰۶۱) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ۔

(۶۰۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک جھکا لیتے تھے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر مبارک اُٹھا لیتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم کا پسینہ مبارک کا خوشبودار ہونا اور متبرک ہونا بتایا گیا ہے۔ اُمّ سلیمؓ کا آپ کے پسینہ مبارک کو جمع کرنا اور پھر اسے اپنی خوشبوؤں میں ملانا اور پھر یہ کہنا کہ یہ خوشبو تمام خوشبو سے بڑھ کر خوشبو ہے۔
حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے یہ بات کوئی مبالغہ کے طور پر یا عقیدت کے طور پر نہیں کہی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے بھی مصافحہ فرماتے تو سارا دن اُس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی تھی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ انتہائی خوشی اور پیار و محبت کے عالم میں فرمانے لگے کہ میں نے اپنے ان ہاتھوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے اور میں نے کبھی کسی ریشم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد نے عرض کیا کہ میں بھی اُن ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں کہ جن

ہاتھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کیا ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ اس قدر جذبے اور محبت کے ساتھ شروع ہوا کہ آج چودہ صدیوں سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ سلسلہ جاری ہے۔

دوسری بات اس باب کی احادیث سے یہ ظاہر ہوتی ہے کہ آپ ﷺ اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے اور اُن کے بستر پر آرام فرماتے تھے۔ اِس سلسلہ میں علماء فرماتے ہیں کہ چونکہ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور سونا جائز ہے۔

اور تیسری بات جیسا کہ حدیث نمبر ۶۰۵۹ میں وحی کی آمد کی کیفیت کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو میرے پاس وحی لے کر ایک فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے اپنے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ بشر تھے اگر آپ ﷺ بشر نہ ہوتے جیسا کہ جاہل لوگ کہتے ہیں تو پھر فرشتے کو انسانی شکل میں وحی لے کر آنے کی کیا ضرورت تھی۔

۱۰۶۱: باب صِفَةِ شَعْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صِفَاتِهِ وَ حُلْيَتِهِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک اور آپ ﷺ کی صفات اور آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کے بیان میں

(۶۰۶۲) حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُ وسَهُمْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتٰبِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ۔

(۶۰۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو پیشانی پر لٹکے ہوئے چھوڑ دیتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو اُس کام کے بارے میں اہلِ کتاب کی موافقت بہتر سمجھتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی پیشانی مبارک پر بال لٹکانے لگے پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالنی شروع فرما دی۔

(۶۰۶۳) وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۶۰۶۳) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۶۲: باب فِیْ صِفَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَّهٗ كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا

باب: نبی ﷺ کی صفات اور اِس بات کے بیان میں کہ آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسین تھے

(۶۰۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ (مُحَمَّدُ) بْنُ

(۶۰۶۴) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے آدمی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کا درمیانی حصہ وسیع تھا۔ آپ گنجان بالوں والے تھے جو کہ کانوں کی لو تک آتے تھے۔ آپ پر ایک سرخ دھاری دار چادر تھی۔ میں نے آپ سے زیادہ حسین چیز کبھی نہیں دیکھی۔

(۶۰۶۵)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ۔

(۶۰۶۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی پٹے والے کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے کندھوں تک آ رہے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ وسیع تھا اور نہ آپ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے۔

(۶۰۶۶)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ يُوْسُفَ عَنْهُ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

(۶۰۶۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سب لوگوں سے زیادہ اچھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے قد والے تھے اور نہ ہی چھوٹے قد والے۔

۱۰۶۳: باب صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کا بیان

(۶۰۶۷)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَ عَاتِقِهِ۔

(۶۰۶۷) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: درمیانے قسم کے تھے نہ تو بہت زیادہ گھونگریالے اور نہ ہی بہت سیدھے۔ آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تک آپ کے بال تھے۔

(۶۰۶۸)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ (بْنُ هِلَالٍ) ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ۔

(۶۰۶۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کندھوں کے قریب تک تھے۔

(۶۰۶۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا

(۶۰۶۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے

اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔

۱۰۶۴: باب فِيْ صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ عَيْنَيْهِ وَ عَقِبَيْهِ

باب: نبی کریم ﷺ کے منہ مبارک اور آنکھوں اور ایڑیوں کے بیان میں

(۶۰۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

(۶۰۷۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فراخ منہ والے تھے۔ آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں میں بہت کم گوشت تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سماک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ضَلِيْعُ الْفَمِ کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: فراخ مُنہ۔ راوی نے کہا کہ پھر میں نے پوچھا کہ اَشْكَلُ الْعَيْنِ کا کیا معنی؟ انہوں نے فرمایا: دراز آنکھوں کے شگاف۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا کہ مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تھوڑے گوشت والی ایڑی۔

۱۰۶۵: باب كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ نبی ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ مبارک سفید ملاحت دار تھا

(۶۰۷۱) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَرَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَنَةَ مِائَةٍ وَ كَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۶۰۷۱) حضرت جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کا رنگ مبارک سفید ملاحت دار تھا۔ امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے ۱۰۰ھ میں وفات پائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

(۶۰۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۶۰۷۲) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اب کرۂ ارض پر میرے علاوہ کوئی آدمی رسول اللہ کو دیکھنے والا (موجود) نہیں ہے۔ حضرت جریری

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِى قَالَ فَقُلْتُ (لَهُ) فَكَيْفَ رَاَيْتَهُ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الطفیلؓ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیسا دیکھا ہے؟ حضرت ابو الطفیلؓ فرمانے لگے کہ آپ کا رنگ سفید ملاحت دار تھا اور آپ درمیانہ قد والے تھے۔

۱۰۶۶: باب شَيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کے بیان میں

(۶۰۷۳) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ (بْنُ مَالِكٍ) هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاَىٰ مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ كَاَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

(۶۰۷۳) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا سوائے اس کے کہ ابن ادریس کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب لگایا ہے۔

(۶۰۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ فَقَالَ كَانَ فِى لِحْيَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

(۶۰۷۴) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ خضاب کے درجے کو پہنچے ہی نہیں۔ آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خضاب لگاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! مہدنی اور وسمہ کے ساتھ۔

(۶۰۷۵) وَ حَدَّثَنِى حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَلِيلًا۔

(۶۰۷۵) حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ کا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا' سوائے تھوڑے سے بڑھاپے کے۔

(۶۰۷۶) حَدَّثَنِى اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِى رَاْسِهٖ فَعَلْتُ وَ قَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ

(۶۰۷۶) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے خضاب لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں چاہتا تو میں آپ کے سر مبارک میں سفید بال گن سکتا تھا۔ آپ نے خضاب نہیں لگایا البتہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب لگایا

اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا۔

ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف مہندی سے خضاب لگایا ہے۔

(۶۰۷۷)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يَكْرَهُ اَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَاْسِهِ وَ لِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَ فِي الرَّاْسِ نَبْذٌ۔

(۶۰۷۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو اُکھاڑے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا اور آپ کی چھوٹی داڑھی جو کہ ہونٹوں کے نیچے ہوتی ہے اس میں کچھ سفید بال تھے اور کچھ کنپٹیوں اور کچھ سر میں سفید تھے۔

(۶۰۷۸)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۰۷۸) حضرت مثنیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۰۷۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ اَبَا اِيَاسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَاءَ۔

(۶۰۷۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑھاپے کے ساتھ نہیں بدلا۔

(۶۰۸۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَ وَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ اَصَابِعِهِ عَلٰى عَنْفَقَتِهِ قِيْلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَبْرِي النَّبْلَ وَاَرِيْشُهَا۔

(۶۰۸۰) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی اُنگلیاں اپنی ٹھوڑی کے بالوں پر رکھ کر بتایا۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ اس دن تم کیسے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں تیر میں پیکان اور پر لگاتا تھا۔

(۶۰۸۱)حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ۔

(۶۰۸۱) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ مبارک سفید تھا اور آپ پر کچھ بڑھاپا آ گیا تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہما بھی آپ کے مشابہ تھے۔

(۶۰۸۲)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ بِهٰذَا

(۶۰۸۲) اس سند کے ساتھ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ کی سفیدی اور بڑھاپے کا تذکرہ نہیں ہے۔

وَلَمْ يَقُوْلُوْا اَبْيَضَ قَدْ شَابَ۔

(۶۰۸۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ (بْنِ حَرْبٍ) قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ۔

(۶۰۸۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے تو کچھ سفیدی دکھائی نہ دیتی اور جب تیل نہ لگاتے تو آپ کے سر مبارک سے کچھ سفیدی دکھائی دیتی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر سر اور داڑھی میں سفید بال ہوں تو ضرورت کے تحت زرد رنگ سے رنگا جا سکتا ہے ورنہ مہندی کا خضاب لگانے کی اجازت ہے لیکن بالکلیہ سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں۔ سنن ابو داؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک ایسی قوم ہوگی کہ جو کبوتر کے سینے جیسا کالے رنگ کا خضاب کرے گی تو وہ قوم جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گی یعنی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گی۔

۱۰۶۷: باب اِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَ صِفَتِهٖ وَ مَحَلِّهٖ مِنْ جَسَدِهٖ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے ثبوت کے بیان میں

(۶۰۸۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَ لِحْيَتِهٖ وَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَ اِذَا شَعِثَ رَاْسُهُ تَبَيَّنَ وَ كَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ كَانَ مُسْتَدِيْرًا وَ رَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ۔

(۶۰۸۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کا اگلا حصہ سفید ہو گیا تھا اور جب آپ تیل لگاتے تو سفیدی ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ کے سر مبارک کے بال پراگندہ (خشک) ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی اور آپ کی داڑھی مبارک کے بال بہت گھنے تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ کا چہرۂ اقدس تلوار کی طرح (چمکتا تھا)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نہیں بلکہ آپ کا چہرۂ اقدس سورج اور چاند کی طرح گولائی مائل تھا اور میں نے مہر نبوت آپ کے کندھے مبارک کے پاس دیکھی جس طرح کہ کبوتر کا انڈہ اور اُس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے مشابہ تھا۔

(۶۰۸۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ۔

(۶۰۸۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک میں مُہر نبوت دیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈا۔

(۶۰۸۶)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى

(۶۰۸۶) حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث

اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۰۸۷)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَ دَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتِمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

(۶۰۸۷)حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کرنے لگیں: اے اللہ کے رسول! میرا یہ بھانجا بیمار ہے تو آپ نے میرے سر پر (اپنا ہاتھ مبارک) پھیرا اور میرے لیے برکت کی دُعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا اور میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو کہ مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی۔

(۶۰۸۸)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح وَ حَدَّثَنِي حَامِدُ ابْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ [محمد:۱۹] قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ۔

(۶۰۸۸)حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا۔ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے دُعائے مغفرت بھی کی ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! اور تیرے لیے بھی دُعائے مغفرت کی ہے پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کی طرف ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان چینی کی ہڈی کے پاس بائیں کندھے کے قریب مٹھی کی طرح مہر نبوت دیکھی' اُس پر مسوں کی طرح کے تل تھے۔

۱۰۶۸:باب قَدْرِ عُمُرِهٖ ﷺ وَ اِقَامَتِهٖ بِمَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے بیان میں اور اقامت مکہ ومدینہ کے بارے میں

(۶۰۸۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا

(۶۰۸۹)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت طویل القامت (بہت لمبے) تھے اور نہ ہی پست قد اور نہ ہی آپ بالکل سفید تھے اور نہ ہی گندمی رنگ اور آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ

بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَ لَيْسَ فِي رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

نے آپ کے سر مبارک پر چالیس سال کی عمر میں نبوت کا تاج رکھا پھر آپ نے مکہ مکرمہ میں دس سال قیام فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور ساٹھ سے کچھ اوپر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی اور آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(۶۰۹۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيْعَةَ (يَعْنِي) ابْنَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ (بْنِ اَنَسٍ) وَ زَادَ فِي حَدِيْثِهِمَا كَانَ اَزْهَرَ۔

(۶۰۹۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک چمکتا ہوا سفید تھا۔

۱۰۶۹:باب كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُبِضَ

باب: نبی ﷺ کی وفات کے دن عمر مبارک کے بیان میں

(۶۰۹۱)وَ حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

(۶۰۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر پائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(۶۰۹۲)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

(۶۰۹۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر مبارک میں وفات پائی۔ ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح خبر دی ہے۔

(۶۰۹۳)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ۔

(۶۰۹۳) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دونوں اسناد کے ساتھ عقیل کی روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۷۰:باب كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ

باب: نبی ﷺ کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام

وَالْمَدِيْنَةَ
کی ضرورت کے بیان میں

(۶۰۹۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ۔

(۶۰۹۴) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنا عرصہ قیام کیا؟ انہوں نے فرمایا: دس سال۔ میں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو تیرہ سال فرمائے ہیں۔

(۶۰۹۵) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ۔

(۶۰۹۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنا عرصہ قیام فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: دس سال۔ میں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو دس سال سے کچھ اوپر کہتے تھے تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے لیے مغفرت کی دُعا فرمائی اور کہنے لگے کہ ان کو شاعر کے قول سے وہم ہو گیا ہے۔

(۶۰۹۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

(۶۰۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(۶۰۹۷) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

(۶۰۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا اور اس عرصہ میں آپ کی طرف وحی آتی رہی اور مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال قیام فرمایا اور آپ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(۶۰۹۸) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوْا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَكْبَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَ مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ

(۶۰۹۸) حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں موجود لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو کچھ لوگوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کیے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے

سِتِّيْنَ وَ قُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ (سَنَةً) وَ مَاتَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَ قُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

ایک آدمی جسے عامر بن سعد کہا جاتا ہے کہنے لگا: ہم سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا تذکرہ کیا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں شہادت پائی۔

(۶۰۹۹) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

(۶۰۹۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہوں۔

(۶۱۰۰) وَ حَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَمْ اَتٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ اِنِّي قَدْ سَاَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيْهِ قَالَ اَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمْسِكْ اَرْبَعِيْنَ بُعِثَ اِلَيْهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَاْمَنُ وَ يَخَافُ وَ عَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

(۶۱۰۰) حضرت عمار رضی اللہ عنہ (بنی ہاشم کے مولیٰ) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک آپ کی وفات کے دن کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: میرا خیال نہیں تھا کہ آپ کی قوم میں سے ہوتے ہوئے بھی اتنی سی بات تم سے پوشیدہ ہوگی۔ میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے (اس بارے میں) پوچھا تو انہوں نے مجھ سے اختلاف کیا' اس لیے میں نے پسند کیا کہ میں اس سلسلے میں آپ کا قول جان لوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: تم چالیس کو یاد رکھو' اس وقت آپ کو مبعوث کیا گیا (یعنی نبوت ملی) (پھر اس کے بعد) پندرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے' کبھی امن اور کبھی خوف کے ساتھ رہے اور پھر آپ نے ہجرت کے بعد دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

(۶۱۰۱) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ۔

(۶۱۰۱) حضرت یونس رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یزید بن زریع کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۰۲)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَ سِتِّيْنَ۔

(۶۱۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

(۶۱۰۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۱۰۳) حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۰۴)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَ يَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَ ثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَ اَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا۔

(۶۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ سال قیام پذیر رہے۔ آپ آواز سنتے (یعنی جبرئیل علیہ السلام کی) اور روشنی دیکھتے (یعنی راتوں کی تاریکی میں عظیم نور دیکھتے' اور یہ سلسلہ) سات سال تک رہا لیکن آپ کوئی صورت نہ دیکھتے اور پھر آٹھ سال تک وحی آنے لگی اور آپ نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

۱۰۷: باب فِيْ اَسْمَآئِهٖ ﷺ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک کے بیان میں

(۶۱۰۵)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔

(۶۱۰۵) حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد بھی ہوں اور میں ماحی بھی ہوں یعنی اللہ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں (قیامت کے دن) سب لوگوں کو میرے پاؤں پر جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد کوئی اور نبی نہیں (یعنی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں' اس وجہ سے میرا ایک عاقب بھی ہے)۔

(۶۱۰۶)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِي اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ اَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ

(۶۱۰۶) حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بہت سے نام ہیں' میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں (ماحی کا معنی یہ کہ اللہ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا) اور میں حاشر ہوں (حاشر کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن) اللہ سب لوگوں کو میرے پاؤں پر جمع فرمائے گا اور میں عاقب ہوں (عاقب کا معنی یہ ہے کہ) جس کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا

رَءُوفًا رَحِيمًا۔

ہے۔

(۶۱۰۷)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِي حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَ مَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَ فِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَ عُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَ فِي حَدِيْثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ۔

(۶۱۰۷) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور شعبہ اور معمر کی حدیث میں ''سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ'' کے الفاظ ہیں اور عقیل کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت زہری سے پوچھا کہ عاقب کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور عقیل نے اپنی روایت میں ''کفر'' کا لفظ کہا ہے اور شعیب نے اپنی روایت میں ''کفر'' کا لفظ کہا ہے۔

(۶۱۰۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ وَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔

(۶۱۰۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اپنے کئی نام بیان فرمائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد اور احمد اور مقفی اور حاشر' نبی التوبہ اور نبی الرحمت ہوں۔

۱۰۷۲: باب عِلْمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَ شِدَّةِ خَشْيَتِهِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جناب نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والے اور اللہ سے ڈرنے والے تھے

(۶۱۰۹)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهِ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَ تَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَ تَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔

(۶۱۰۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس میں رخصت رکھی (یعنی جائزہ فرمایا) تو یہ بات آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں تک پہنچی تو اُن لوگوں نے اسے ناپسند سمجھا اور اس سے پرہیز کیا۔ آپ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کیا حال ہے' اُن لوگوں کا کہ جن کو یہ بات پہنچی ہے کہ میں نے ایک کام کرنے کی اجازت دے دی ہے اور وہ اسے ناپسند سمجھ رہے ہیں اور اس سے پرہیز کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ہی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور میں ہی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

(۶۱۱۰)حَدَّثَنَاهُ اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهٖ۔

(۶۱۱۰) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جریر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۱۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَ اللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔

(۶۱۱۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے کرنے کے بارے میں اجازت عطا فرمائی تو لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے) کچھ لوگ اس سے بچنے لگے۔ جب یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا: اُن لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کے کرنے کی میں نے اجازت دی ہے اور وہ لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور میں ہی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

۱۰۷۳: باب وُجُوْبِ اِتِّبَاعِهٖ ﷺ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے وجوب کے بیان میں

(۶۱۱۲)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۶۱۱۲) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی حرہ کے ایک مہرے کے بارے میں کہ جس سے کھجور کے درختوں کو پانی لگاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کرنے لگا۔ انصاری نے کہا کہ پانی کو چھوڑ دے تاکہ وہ بہتا رہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تو سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس جھگڑے کا (ذکر کیا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! تو اپنے درختوں کو پانی دے پھر پانی اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دے۔ انصاری (یہ بات سن کر) غصہ میں آ گیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! یہ زبیر رضی اللہ عنہ تو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے (یہ بات سن کر) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا پھر آپ نے فرمایا: اے زبیر! اپنے درختوں کو پانی دے پھر پانی کو روک لے۔ یہاں تک کہ پانی دیواروں تک چڑھ جائے۔

وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَا حْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ ﴿فلا و ربك لا يؤمنون﴾ النساء: ٦٥۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ آیت ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ اس بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ''اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اپنے جھگڑوں میں آپ کو حکم تسلیم نہ کرلیں۔''

۱۰۷۴: باب تَوْقِيْرِهٖ ﷺ وَ تَرْكِ اِكْثَارِ سُوَالِهٖ عَمَّا لَا ضَرُوْرَةَ اِلَيْهِ اَوْ لَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ تَكْلِيْفٌ وَمَا لَا يَقَعُ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ

باب: بغیر ضرورت کے کثرت سے سوال کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۱۱۳) وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ۔

(۶۱۱۳) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ (دونوں حضرات) فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ میں جس کام سے تمہیں روکتا ہوں تم اُس سے رُک جاؤ اور جس کام کے کرنے کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اُس کام کو کرو کیونکہ تم سے پہلے وہ لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے کثرت سے سوال اور اختلاف کرتے تھے۔

(۶۱۱۴) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

(۶۱۱۴) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۱۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

(۶۱۱۵) ان سب سندوں کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس کام کو میں چھوڑ دوں تم بھی اُس کام کو چھوڑ دو اور ہمام کی روایت میں ''تُرِكْتُمْ'' کا لفظ ہے۔ مطلب یہ کہ جس معاملہ میں تمہیں چھوڑ دیا جائے۔ پھر آگے روایت روایت میں زہری عن سعید اور ابوسلمہ عن ابوہریرہ کی روایت کی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ذَرُوْنِی مَا تُرِكْتُمْ وَ فِی حَدِیْثِ هَمَّامٍ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ وَ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ۔

(۶۱۱۶)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَحُرِّمَ عَلَیْهِمْ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ۔

(۶۱۱۶) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان میں سے سب سے بڑا جرم اُس مسلمان کا ہے کہ جس نے کسی چیز کے بارے میں پوچھا (جبکہ وہ) مسلمانوں پر حرام نہیں تھی لیکن اُن کے سوال کرنے کی وجہ سے ان پر وہ چیز حرام کر دی گئی۔

(۶۱۱۷)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ اَحْفَظُهٗ كَمَا اَحْفَظُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الزُّهْرِیُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْظَمُ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ یُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَی النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ۔

(۶۱۱۷) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کسی ایسے کام کے بارے میں سوال کیا کہ جو حرام نہیں تھا تو پھر وہ کام اس مسلمان کے سوال کرنے کی وجہ سے لوگوں پر حرام کر دیا گیا۔

(۶۱۱۸)وَ حَدَّثَنِیْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِی حَدِیْثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ وَ نَقَّرَ عَنْهُ وَ قَالَ فِی حَدِیْثِ یُوْنُسَ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدًا۔

(۶۱۱۸) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن معمر کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایک آدمی نے کسی چیز کے بارے میں پوچھا اور اس کے بارے میں موشگافی کی اور یونس نے اپنی روایت میں عامر بن سعد انہ سے سَمِعَ سَعْدًا کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

(۶۱۱۹)حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِیُّ وَ یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِیُّ وَ اَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْحَابِهٖ شَیْءٌ فَخَطَبَ

(۶۱۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں فرمایا کہ میرے سامنے جنت اور دوزخ کو پیش کیا گیا تو میں نے آج کے دن کی طرح کی کوئی خیر اور کوئی شر کبھی نہیں دیکھی اور اگر تم بھی (وہ کچھ) جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم لوگ کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ

فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَمَا اَتٰى عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَلَهُمْ حَنِيْنٌ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ المائدة:۱۰۱۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ پر اس دن سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان سب نے اپنے سروں کو جھکا لیا اور ان پر گریہ طاری ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر ؓ کھڑے ہوئے اور وہ کہنے لگے: ''ہم اللہ کے ربّ ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔'' پھر اس کے بعد وہی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں تھا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا﴾ ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ ظاہر ہو جائیں تو تم کو بری معلوم ہونے لگیں۔''

(۶۱۳۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ وَ نَزَلَتْ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تمام الاية۔

(۶۱۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں آدمی تھا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ ظاہر ہو جائیں تو تم کو بری معلوم ہونے لگیں۔''

(۶۱۳۱) وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْاَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْنِي عَنْهُ فَوَ اللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقُوْلَ سَلُوْنِي فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ

(۶۱۳۱) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد نکلے اور آپ ﷺ نے (صحابہ کرام ؓ) کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیرا تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا اور آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے بہت سی بڑی بڑی باتیں ظاہر ہوں گی پھر آپ نے فرمایا: جو آدمی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے وہ مجھ سے پوچھ لے اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں پوچھو گے تو میں تم کو (وحی الٰہی کے ذریعے) اس کے بارے میں خبر دے دوں گا۔ جب تک کہ میں اپنی اس جگہ پر ہوں۔ حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سنی تو بہت سے لوگوں نے رونا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمانا شروع کر

فَقَالَ مَنْ اَبِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَنْ یَقُوْلَ سَلُوْنِی بَرَكَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰی وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِی عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰی اَعْیُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِی بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهٗ۔

دیا کہ مجھ سے پوچھو (اِسی دوران) حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذیفہ تھا۔ (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمانا شروع کر دیا کہ تم لوگ مجھ سے پوچھو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑے اور عرض کیا: ہم اللہ کے ربّ ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے پھر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آفت قریب ہے اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اس دیوار کے کونے میں میرے سامنے جنت اور دوزخ کو پیش کیا گیا تو میں نے آج کے دن کی طرح کی کوئی بھلائی اور بُرائی کبھی نہیں دیکھی۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے اُن سے کہا کہ میں نے تیرے جیسا نافرمان بیٹا کوئی نہیں دیکھا کہ تجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تیری ماں نے بھی وہ گناہ کیا ہوگا کہ جو زمانہ جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اپنی ماں کو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے رسوا کرے۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر میرا رشتہ ایک حبشی غلام سے بھی ملایا جاتا تو میں اُس سے مل جاتا۔

(۶۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ مَعَهٗ غَیْرَ اَنَّ شُعَیْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ۔

(۶۱۲۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث یونس کی روایت کی طرح نقل کی ہے اور شعیب کی روایت میں ہے کہ حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں کہ اہلِ علم میں سے کسی آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں نے اُن سے کہا۔

(۶۱۲۳) حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(۶۱۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھنا شروع کر دیا یہاں تک کہ لوگوں

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُوْنِی لَا تَسْاَلُوْنِی عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیَّنْتُهٗ لَکُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ الْقَوْمُ اَرَمُّوا وَرَهِبُوا اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ یَدَیْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ یَمِیْنًا وَ شِمَالًا فَاِذَا کُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهٗ فِی ثَوْبِهٖ یَبْکِی فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ کَانَ یُلَاحٰی فَیُدْعٰی لِغَیْرِ اَبِیْهِ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبِی قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ قَطُّ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اِنِّی صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَیْتُهُمَا دُوْنَ هٰذَا الْحَائِطِ۔

نے آپ کو تنگ کر دیا تو ایک دن آپ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے پوچھو اور جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو وہ خاموش ہو گئے اور اس بات سے ڈرنے لگے کہ کہیں کوئی بات تو پیش آنے والی نہیں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر آدمی اپنا منہ اپنے کپڑے میں لپیٹے رو رہا تھا۔ بالآخر مسجد کے ایک آدمی کہ جس سے لوگ جھگڑتے تھے اور اُسے اُس کے غیر باپ کی طرف منسوب کرتے تھے' نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمت کر کے عرض کیا: ہم اللہ کے ربّ ہونے پر' اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ تمام بُرے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آج کے دن کی طرح کی بھلائی اور بُرائی کبھی نہیں دیکھی کیونکہ جنت اور دوزخ کو میرے سامنے لایا گیا اور میں نے اس دیوار کے کونے میں ان دونوں کو دیکھا ہے۔

(۶۱۲۴)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ (الْحَارِثِیُّ) حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ اَبِی عَدِیٍّ کِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ (ال) نَّضْرِ التَّیْمِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی قَالَا جَمِیْعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ۔

(۶۱۲۴) اِن سندوں کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہی واقعہ نقل کیا گیا ہے۔

(۶۱۲۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِهَهَا فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِی عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِی قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَةَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(۶۱۲۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھا کہ جو آپ کو ناگوار معلوم ہوئیں تو جب لوگوں نے بار بار ایسی چیزوں کے بارے میں آپ سے پوچھا تو آپ غصہ میں آ گئے۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ پھر جب حضرت عمر

مِنَ الْغَضَبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ وَ فِی رِوَایَةِ اَبِی کُرَیْبٍ قَالَ مَنْ اَبِی؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَةَ۔

ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات دیکھے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ (رجوع) کرتے ہیں۔

۱۰۷۵: باب وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهٗ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَکَرَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّعَایِشِ الدُّنْیَا عَلٰی سَبِیْلِ الرَّاْیِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ شریعت کا جو حکم بھی فرمائیں اُس پر عمل کرنا واجب ہے اور دُنیوی معیشت کے بارے میں جو مشورہ یا جو بات اپنی رائے سے فرمائیں اُس پر عمل کرنے میں اختیار ہے

(۶۱۲۶) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ وَ تَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ وَ هٰذَا حَدِیْثُ قُتَیْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلٰی رُءُ وْسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا یَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ فَقَالُوْا یُلَقِّحُوْنَهٗ یَجْعَلُوْنَ الذَّکَرَ فِی الْاُنْثٰی فَتَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَظُنُّ یُغْنِی ذٰلِكَ شَیْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَکُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْیَصْنَعُوْهُ فَاِنِّی اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِی بِالظَّنِّ وَلٰکِنْ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰهِ شَیْئًا فَخُذُوْا بِهٖ فَاِنِّی لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۶۱۲۶) حضرت موسیٰ بن طلحہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جو کہ کھجور کے درختوں کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یہ لوگ قلم لگاتے ہیں' یعنی نر کو مادہ کے ساتھ ملاتے ہیں تو وہ پھل دار ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں اس چیز میں کچھ فائدہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بات کی خبر اُن لوگوں کو ہوئی تو انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر یہ کام ان کو نفع دیتا ہے تو وہ لوگ یہ کام کریں کیونکہ میرے خیال پر تم مجھے نہ پکڑو (یعنی میری رائے پر عمل نہ کرو) لیکن جب میں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو تم اُس پر عمل کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

(۶۱۲۷) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِیِّ الْیَمَامِیُّ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِی اَبُو النَّجَاشِیِّ حَدَّثَنِی رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یَاْبُرُوْنَ النَّخْلَ یَقُوْلُوْنَ یُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ

(۶۱۲۷) حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کو قلم لگا رہے تھے یعنی کھجوروں کو گابھن کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس طرح نہ کرو تو شاید تمہارے لیے یہ بہتر ہو۔ انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں کم ہوگئیں۔ صحابہ کرام ؓ نے اس آپ بارے میں

لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَفَصَتْ اَوْ قَالَ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ۔

سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک انسان ہوں جب میں تمہیں کوئی دین کی بات کا حکم دوں تو تم اس کو اپنا لو اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے بارے میں بتاؤں تو میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا اسی طرح کچھ اور آپ نے فرمایا۔

(۶۱۲۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا لَصَلُحَ قَالَ فَخَرَجَ شِيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَخْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْيَاكُمْ۔

(۶۱۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ قلم لگا رہے تھے تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس طرح نہ کرو تو بہتر ہوگا (آپ کے فرمان کے مطابق انہوں نے اس طرح نہ کیا) تو کھجور خراب آئی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ پھر اُس طرف سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ اُن لوگوں نے کہا: آپ نے ایسے ایسے فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنے دُنیوی معاملات کو میری نسبت زیادہ بہتر جانتے ہو۔

۱۰۷۶: باب فَضْلِ النَّظْرِ اِلَيْهِ ﷺ وَ تَمَنِّيْهِ

باب: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنے اور اس کی تمنا کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۶۱۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِي اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ الْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِي لَاَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَ مُؤَخَّرٌ۔

(۶۱۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ تم پر ایک دن آئے گا کہ تم لوگ مجھے دیکھ نہیں سکو گے اور تمہارے لیے مجھے دیکھنا تمہیں اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

۱۰۷۷: باب فَضَائِلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۳۰)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۶۱۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور انبیاء کرام علیہم السلام سب

ﷺ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(۶۱۳۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عِيْسَى نَبِيٌّ۔

(۶۱۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام علاتی بھائی ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(۶۱۳۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ۔

(۶۱۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے قریب ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انبیاء کرام علیہم السلام علاتی بھائی ہیں' اُن کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہیں اور اُن سب کا دین ایک ہی ہے اور ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

(۶۱۳۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطٰنُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطٰنِ اِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهُ ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَاِنِّي اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ [آل عمران:۳۶]۔

(۶۱۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بچہ ایسا نہیں ہے کہ جس کی ولادت کے وقت شیطان اُس کے کونچہ نہ مارتا ہو پھر وہ بچہ شیطان کے کونچہ مارنے کی وجہ سے چیختا (روتا ہے) سوائے حضرت ابن مریم علیہ السلام اور ان کی والدہ کے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت کریمہ پڑھو: ﴿وَاِنِّي اُعِيْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا﴾

(۶۱۳۴)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَا يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسَّةِ الشَّيْطٰنِ اِيَّاهُ وَ فِي حَدِيْثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِّ الشَّيْطٰنِ۔

(۶۱۳۴) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں ہے کہ جس وقت بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو شیطان اُسے چھوتا ہے تو شیطان کے چھونے کی وجہ سے وہ بچہ چلا کر روتا ہے۔

(۶۱۳۵)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي

(۶۱۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ سُلَيْمًا مَوْلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ بَنِىْ آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کی پیدائش کے دن شیطان اُسے چھوتا ہے' سوائے حضرت مریم اور ان کے بیٹے (علیہ السلام) کے کہ شیطان نے اُن کو نہیں چھوا۔

(۶۱۳۶)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ (عَنْ اَبِيْهِ) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔

(۶۱۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولادت کے وقت بچے کا چیخنا شیطان کے کونچا مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۶۱۳۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَذَّبْتُ نَفْسِىْ۔

(۶۱۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چوری کر رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس آدمی سے فرمایا: تو چوری کرتا ہے؟ اُس آدمی نے کہا: ہرگز نہیں اور قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے نفس کو جھٹلایا۔

تشریح مطلب یہ کہ جب تُو نے اللہ عزوجل کی قسم کھا لی تو اب میں تجھے سچا سمجھتا ہوں اور اس روایت سے انتہائی واضح طور پر انبیاء کرام علیہم السلام کے علم غیب کی نفی بھی ہوگئی۔

۱۰۷۸: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ علیہ السلام

باب: حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۳۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح وَ حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(۶۱۳۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(۶۱۳۹)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۱۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۶۱۴۰)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِہٖ۔

(۶۱۴۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۱۴۱)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ (النَّبِیُّ) عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ۔

(۶۱۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسّی سال کی عمر میں بولہ (دارتی) سے اپنا ختنہ خود کیا تھا۔

(۶۱۴۲)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِی كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِی وَ یَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا عَلَیْهِ السَّلَامُ لَقَدْ كَانَ یَاْوِی اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ یُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ۔

(۶۱۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں' جب انہوں نے فرمایا: اے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن میں اپنے دِل کا اطمینان چاہتا ہوں اور اللہ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ وہ ایک مضبوط قلعہ کی پناہ چاہتے تھے اور اگر اتنے عرصے تک مجھے قید میں رکھا جاتا جتنا کہ حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کے ساتھ فوراً چلا جاتا۔

(۶۱۴۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَ اَبَا عُبَیْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

(۶۱۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۱۴۴)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّهٗ اَوٰی اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ۔

(۶۱۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ حضرت لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے کہ انہوں نے ایک مضبوط قلعہ کی پناہ چاہی۔

(۶۱۴۵)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی جَرِیْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

(۶۱۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ کے علاوہ کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ دو جھوٹ تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے تھے اور ایک اُنہوں نے یہ فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ دوسرا یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذْبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ اِنِّي سَقِيْمٌ وَ قَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَ وَاحِدَةً فِي شَانِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَ مَعَهُ سَارَةُ (وَ) كَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِي فَاِنَّكِ اُخْتِي فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَ غَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ (لَهُ) لَقَدْ قَدِمَتْ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْاُوْلٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللّٰهِ اَنْ لَا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهُ وَ دَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِي بِشَيْطٰنٍ وَلَمْ تَاْتِنِي بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِي وَاَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَاَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

کا یہ فرمانا کہ ان بتوں کو ان کے بڑے بُت نے توڑا ہوگا اور تیسرا حضرت سارہ کے بارے میں۔ اُن کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم و جابر بادشاہ کے ملک میں پہنچے اور اُن کے ساتھ (ان کی بیوی) حضرت سارہ بھی تھیں اور وہ بڑی خوبصورت خاتون تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی سے فرمایا: اگر اس ظالم بادشاہ کو اس بات کا علم ہو گیا کہ تو میری بیوی ہے تو وہ تجھے مجھ سے چھین لے گا اور اگر وہ بادشاہ تجھ سے پوچھے تو تو اسے بتانا کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے اور اس وقت پوری دنیا میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی مسلمان بھی نہیں پھر جب یہ دونوں اس ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے تو اُس بادشاہ کے ملازم حضرت سارہ کو دیکھنے کے لیے آن پہنچے (حضرت سارہ کو دیکھنے کے بعد) ملازموں نے بادشاہ سے کہا کہ تمہارے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو تمہارے علاوہ کسی کے لائق نہیں۔ اُس ظالم بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلوالیا۔ حضرت سارہ کو بادشاہ کی طرف لایا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو جب حضرت سارہ اُس ظالم بادشاہ کے پاس آ گئیں تو اُس ظالم نے بے اختیار اپنا ہاتھ حضرت سارہ کی طرف بڑھایا تو اُس ظالم کا ہاتھ جکڑ دیا گیا۔ وہ ظالم کہنے لگا کہ تو اللہ سے دُعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے' میں تجھے کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ حضرت سارہ نے دُعا کی (اُس کا ہاتھ کھل گیا) پھر دوبارہ اُس ظالم نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو پہلے سے زیادہ اُس کا ہاتھ جکڑ دیا گیا۔ اُس نے پھر دُعا کے لیے حضرت سارہ سے کہا۔ حضرت سارہ نے پھر اُس کے لیے دعا کر دی۔ اُس ظالم نے تیسری مرتبہ پھر اپنا (ناپاک) ہاتھ بڑھایا پھر پہلی دونوں مرتبہ سے زیادہ اُس کا ہاتھ جکڑ دیا گیا۔ وہ ظالم کہنے لگا کہ تُو اللہ سے دُعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے۔ اللہ کی قسم! میں تجھے کبھی تکلیف نہیں دوں گا۔ حضرت سارہ نے دعا کی تو اُس کا ہاتھ کھل گیا اور اس ظالم نے پھر اُس آدمی کو بلایا کہ جو سارہ کو لے آیا تھا۔ وہ ظالم بادشاہ اُس ملازم آدمی سے کہنے لگا کہ تُو میرے پاس (العیاذ باللہ) شیطانی کو لایا ہے اور انسان نہیں لایا تو اُس ظالم نے حضرت سارہ کو اپنے ملک سے نکال دیا اور حضرت ہاجرہ کو بھی ان کو دے دیا۔ حضرت سارہ حضرت ہاجرہ کو لے کر چل پڑیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ان کو دیکھا تو پلٹے اور اُن سے فرمایا کہ کیا ہوا؟ حضرت سارہ کہنے لگیں: خیر ہے اور اللہ نے اس بدکردار ظالم کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور اُس

نے مجھے ایک خادمہ بھی دلوادی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے اولادِ ماء السماء۔ یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس باب کی پہلی حدیث میں ایک آدمی نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا خیر البریہ کہہ کر خطاب کیا تو اُس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر البریہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اس سلسلے میں علماء لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا بطورِ تواضع اور انکساری کے تھا۔ ورنہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی خیر البریہ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل واعلیٰ ہے۔

اور اس باب کی آخری حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جن تین جھوٹوں کا ذکر کیا گیا ہے علماء لکھتے ہیں کہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں جگہوں پر جھوٹ نہیں بولا بلکہ یہ تینوں باتیں اپنی جگہ درست تھیں کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام جھوٹ تو کیا بلکہ ہر گناہ سے معصوم اور محفوظ ہیں۔ ان سے کسی طرح کا گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتا' واللہ اعلم۔

۱۰۷۹: باب مِّنْ فَضَائِلِ مُوْسٰی علیہ السلام

باب: موسیٰ علیہ السلام کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۴۶) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی سَوْاَةِ بَعْضٍ وَ كَانَ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰی اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَعَ مُوْسٰی بِاَثَرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰی سَوْاَةِ مُوْسٰی فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰی نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ۔

(۶۱۴۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل (کے لوگ) ننگے غسل کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام علیحدگی میں غسل کرتے تھے تو بنی اسرائیل کے لوگ کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں یہی چیز رکاوٹ ہے کہ ان کو فتق کی بیماری ہے (یعنی ان کے خصیوں میں سوج ہے) چنانچہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے اور انہوں نے اپنے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھا ہوا تھا تو پتھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑوں کو لے کر بھاگ پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس پتھر کے پیچھے بھاگے اور کہتے جاتے تھے: اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔ اے پتھر! میرے کپڑے دے دے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ جب سب لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا تو پتھر کھڑا ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑوں کو پکڑا اور پتھر کو مارنے لگے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے اُس پتھر پر چھ یا سات نشان پڑ گئے۔

(۶۱۴۷) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(۶۱۴۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک حیاء والے آدمی تھے اور کبھی برہنہ نہیں دیکھے گئے۔ راوی کہتے

شَقِيقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا. قَالَ فَقَالَ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اِنَّهٗ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى وَاتَّبَعَهٗ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهٗ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ وَ نَزَلَتْ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾ الاحزاب:٦٩۔

ہیں کہ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فتق کی بیماری ہے۔ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی پانی کے پاس غسل کرتے وقت ایک پتھر پر اپنے کپڑے رکھے تو وہ پتھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر دوڑ پڑا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی لاٹھی مارتے ہوئے اُس کے پیچھے چلے (اور کہتے ہوئے جا رہے تھے) میرے کپڑے اے پتھر! میرے کپڑے اے پتھر! اور جب آپ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس سے گزرنے اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: اے ایمان والو! تم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ کہ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف دی تھی پھر اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی تہمت سے بری کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت عزت والے ہیں۔

(۶۱۴۸) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ فَفَقَا عَيْنَهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِي اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِمَا غَطَّتْ يَدَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

(۶۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف ملک الموت (موت کا فرشتہ) بھیجا گیا تو جب وہ ان کے پاس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کے ایک تھپڑ مار دیا جس سے ملک الموت کی آنکھ نکل گئی تو ملک الموت اپنے ربّ کی طرف لوٹا اور اُس نے کہا: (اے پروردگار!) آپ نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے کہ جو مرنا نہیں چاہتا۔اللہ تعالیٰ نے اُس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا: دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف جا اور اُن سے کہہ کہ اپنا ہاتھ مبارک ایک بیل کی پشت پر رکھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُتنی عمر بڑھا دی جائے گی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر موت آ جائے گی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پھر ابھی سہی اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی کہ (اے اللہ!) مجھے ارضِ مقدس سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلے پر کر دے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اُس جگہ ہوتا تو میں تمہیں کثیب احمر کے نیچے ایک راستہ کی جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا۔

(۶۱۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو

(۶۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت (موت کا فرشتہ)

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَمِتْنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرنے لگا (اے موسیٰ علیہ السلام) اپنے رب کی طرف چلئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس فرشتے کے ایک تھپڑ مار کر اُس کی آنکھ نکال دی۔ موت کا فرشتہ واپس اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا اور اُس نے عرض کیا: (اے پروردگار!) تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے کہ جو موت نہیں چاہتا اور اُس نے میری آنکھ نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا: میرے بندے کی طرف (دوبارہ) جا اور اُن سے کہہ کہ کیا آپ زندگی چاہتے ہیں؟ اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھیں۔ جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اُتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ پھر کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر موت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ پھر موت (ہے تو) ابھی سہی (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا) اے میرے پروردگار! ارضِ مقدس سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلے پر میری روح نکالنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں اُس جگہ کے پاس ہوتا تو میں تم کو کثیب احمر کے پاس راستے کے ایک طرف موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا۔

(۶۱۵۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۶۱۵۰) حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۵۱)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهٗ اُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهٗ اَوْ لَمْ يَرْضَهٗ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهٗ قَالَ تَقُوْلُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِيْ

(۶۱۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اپنا کچھ سامان بیچ رہا تھا جب اس کو اس کے سامان کی کچھ قیمت دی گئی تو اُس نے اسے ناپسند کیا یا وہ اس قیمت پر راضی نہ ہوا۔ راوی عبدالعزیز کو شک ہے۔ یہودی نے کہا: نہیں اور قسم ہے اُس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ انصار کے ایک آدمی نے جب یہودی کی یہ بات سنی تو اس نے یہودی کو چہرے پر تھپڑا مارا اور کہا کہ تو کہتا ہے کہ قسم اُس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت عطا فرمائی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا اور عرض کرنے لگا: اے ابا القاسم! بے

ذِمَّةً وَ عَهْدًا وَ قَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِي اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

شک میں ذمی ہوں اور مجھے امان دی گئی ہے اور اُس نے کہا کہ فلاں آدمی نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی سے فرمایا: تو نے اس کے چہرے پر تھپڑ کیوں مارا ہے؟ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس یہودی نے یہ کہا تھا کہ اُس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت عطا فرمائی جبکہ آپ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرے میں پہچانے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم مجھے اللہ کے نبیوں کے درمیان فضیلت نہ دو کیونکہ جس وقت صور پھونکا جائے گا تو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے ہوش اُڑ جائیں گے' سوائے اُس کے کہ جسے اللہ چاہے پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اُٹھایا جائے گا یا فرمایا کہ اُٹھنے والوں میں سب سے پہلے میں ہوں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو میں دیکھوں گا کہ وہ عرش کو پکڑے ہوئے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ طور کے دن کی بیہوشی میں ان کا حساب لیا گیا یا وہ مجھ سے پہلے اُٹھائے گئے اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی آدمی بھی حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

(۶۱۵۲) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً۔

(۶۱۵۲) حضرت عبدالعزیز بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۵۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ وَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ (الْيَهُوْدِيُّ) اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهِ

(۶۱۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی جھگڑ پڑے۔ ایک آدمی یہودیوں میں سے تھا اور ایک آدمی مسلمانوں میں سے تھا۔ مسلمان آدمی نے کہا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی اور یہودی آدمی کہنے لگا: اُس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ مسلمان نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر یہودی کے چہرے پر ایک تھپڑ مارا تو یہودی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا اور آپ کو اس کی خبر دی جو اُس کے اور مسلمان کے درمیان معاملہ پیش آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ (روزِ قیامت) لوگوں کے ہوش اُڑ

وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِي عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوں گا جسے ہوش آئے گا تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے دیکھوں گا اور میں نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہوش اُڑ گئے تھے اور وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ اُن میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

(۶۱۵۴)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

(۶۱۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اور یہودیوں میں سے ایک آدمی کے درمیان جھگڑا ہوا اور پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

(۶۱۵۵)وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوِ اكْتَفٰى بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

(۶۱۵۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کی اور اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ وہ اُن میں سے تھے کہ جن کے ہوش اُڑ گئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا طور کی بیہوشی کی وجہ سے اُن پر اکتفاء کر لیا گیا۔

(۶۱۵۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ (الْخُدْرِيِّ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ۔

(۶۱۵۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان فضیلت نہ دو۔

(۶۱۵۷)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ وَ فِيْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهِ۔

(۶۱۵۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آیا اور ہداب کی روایت میں ہے کہ معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا' اس حال میں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کثیب احمر کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۶۱۵۸)وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى يَعْنِيْ

(۶۱۵۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

ابْنَ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّى فِى قَبْرِهٖ وَ زَادَ فِى حَدِيْثِ عِيْسٰى مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِى۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ اس حال میں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کی روایت میں ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ معراج کی رات میں گزرا۔

۱۰۸۰: باب فِىْ ذِكْرِ يُوْنُسَ علیہ السلام وَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِىْ لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى

باب: یونس علیہ السلام کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ میرے کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں

(۶۱۵۹) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ يَعْنِى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَا يَنْبَغِى لِعَبْدٍ لِى وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى لِعَبْدِى اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ ابْنُ اَبِى شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

(۶۱۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کسی بند کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

(۶۱۶۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِى ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِى ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا يَنْبَغِى لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَ نَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ۔

(۶۱۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے باپ کی طرف منسوب کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل کے سلسلے میں چند اہم باتیں واضح ہو رہی ہیں:

① اسی باب کی پہلی روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزوں کا پتہ چلا۔ ایک پتھر کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑوں کو لے کر دوڑنا اور دوسرے اس پتھر پر مار کے نشان کا پڑ جانا۔

② ملک الموت (موت کا فرشتہ) حضرت عزرائیل علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے انسانی شکل وصورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُسے انسان ہی سمجھا جس کی وجہ سے اُس کے منہ پر تھپڑ مار کر اُس کی آنکھ پھوڑ دی لیکن جب دوبارہ پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام آئے تو اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں اور روح قبض کرنے کے لیے آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے فوراً رضامند ہو گئے۔ اس سے یہ بات بھی بڑی وضاحت کے ساتھ معلوم ہو گئی کہ انبیاء

کرام علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہیں بلکہ عالم الغیب صرف اور صرف ایک اللہ عز وجل کی ذات ہے۔

﴿۳﴾ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر خیر بڑے ادب واحترام سے کرنا چاہیے تاکہ کہیں کسی نبی کے حق میں بے ادبی یا گستاخی نہ ہو جائے کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی ایک بھی نبی کی بے ادبی و گستاخی کفر ہے۔

﴿۴﴾ یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں' نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ آپ نے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں لیکن اس برزخی زندگی کو دنیوی زندگی پر قیاس کرنا درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیسی زندگی ہے؟

۱۰۸۱: باب مِّنْ فَضَآئِلِ یُوْسُفَ علیہ السلام

(۶۱۶۱) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِی سَعِيْدُ بْنُ اَبِی سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ (ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ) ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِّی خِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔

باب: یوسف علیہ السلام کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب سے زیادہ مکرم (معزز) کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم آپ سے اس کا سوال نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا: وہ تو حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو کہ اللہ کے نبی ہیں' اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں' حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم آپ سے اس کا بھی سوال نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم مجھ سے عرب کے قبیلوں کے بارے میں پوچھتے ہو۔ وہ جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام کے زمانہ میں بھی بہترین لوگ ہیں جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔

۱۰۸۲: باب مِّنْ فَضَائِلِ زَكَرِيَّآءَ علیہ السلام

(۶۱۶۲) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا۔

باب: زکریا علیہ السلام کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

۱۰۸۳: باب مِّنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ علیہ السلام

(۶۱۶۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّیُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ

باب: خضر علیہ السلام کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۶۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تھے اور حضرت خضر علیہ السلام کے حضرت

اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِي اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيْبًا فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى اَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيْلَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَ كَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَ لَيْلَتَهُمَا وَ نَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِفَتَاهُ (آتِنَا غَدَاءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اُمِرَ بِهِ قَالَ (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا

موسیٰ علیہ السلام اور تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے اس دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر بنی اسرائیل کو خطبہ دے رہے تھے تو اُن سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف علم کو نہیں لوٹایا (یعنی اللہ کا علم سب سے زیادہ ہے) تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجمع البحرین میں میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے کہ جو تجھ سے بھی زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں تیرے اُس بندے تک کیسے پہنچوں گا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا گیا اپنے تھیلے میں ایک مچھلی رکھو جس جگہ وہ مچھلی گم ہو جائے گی تو وہی وہ جگہ ہوگی (کہ جہاں میرا وہ بندہ ہوگا جو تجھ سے زیادہ علم والا ہے یعنی حضرت خضر علیہ السلام) پھر حضرت موسیٰ چل پڑے اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بھی ان کے ساتھ چل پڑے۔ دونوں حضرات چلتے چلتے ایک چٹان کے پاس آ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام دونوں حضرات سو گئے۔ تھیلے میں مچھلی تڑپی اور تھیلے میں سے باہر نکل کر سمندر میں جا گری۔ اللہ تعالیٰ نے اُس مچھلی کی خاطر پانی کے بہنے کو روک دیا۔ یہاں تک کہ مچھلی کے لیے پانی میں مخروطی کی طرح ایک سرنگ بنتی چلی گئی اور مچھلی کے لیے خشک راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام دونوں حضرات کے لیے یہ ایک حیران کن منظر تھا تو وہ باقی سارا دن اور ساری رات وہ دونوں چلتے رہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی اُن کو یہ بتانا بھول گئے تو جب صبح ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: ناشتہ لاؤ' اس سفر نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور تھکاوٹ اُس وقت سے شروع ہوئی جب اس جگہ سے آگے نکل گئے

الصَّخْرَةَ فَرَاٰی رَجُلًا مُسَجًّی عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰی فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ اَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی بَنِی اِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَ مُوْسٰی يَمْشِيَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰی لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰی سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَی السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ وَ هٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰی قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ

جس جگہ جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم صخرہ (ایک چٹان) تک آئے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان ہی نے تو ہمیں مچھلی کا ذکر کرنے سے بھلا دیا اور بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ مچھلی نے سمندر میں اپنا راستہ اپنا لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے فرمایا: ہم اُسی جگہ کی تلاش میں تو تھے۔ پھر وہ دونوں حضرات اپنے قدموں کے نشانات پر واپس ہوئے یہاں تک کہ وہ اس صخرہ چٹان پر آ گئے۔ اُس جگہ ایک آدمی کو اپنے اوپر کپڑا اوڑھے ہوئے دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن پر سلام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ہمارے علاقے میں سلام کہاں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: (اے موسیٰ علیہ السلام!) اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ علم دیا ہے کہ جسے میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم عطا فرمایا ہے کہ جسے آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (اے خضر!) میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تا کہ آپ مجھے وہ علم سکھا دیں جو اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے اور تمہیں اس بات پر کس طرح صبر ہو سکے گا کہ جس کا تمہیں علم نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا ہی پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھنا' جب تک کہ میں خود ہی وہ بات آپ سے بیان نہ کر دوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اچھا! چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں حضرات سمندر کے کنارے چلے۔ ان دونوں حضرات کے سامنے سے ایک کشتی گزری۔ انہوں نے کشتی والوں سے بات کی کہ وہ ہمیں اپنی کشتی پر سوار کر لے۔ کشتی والوں

اَنْ يَنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاوِيْلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوَدِدْتُ اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَ عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَ كَانَ يَقْرَاُ وَ كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَ كَانَ يَقْرَاُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو بغیر کرایہ کے کشتی پر سوار کر لیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کو اُکھاڑ پھینکا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے فرمایا: ان کشتی والوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے کشتی پر سوار کیا ہے اور آپ علیہ السلام نے ان کی کشتی کو توڑ دیا ہے تا کہ کشتی والوں کو غرق کر دیا جائے۔ یہ تو نے بڑا عجیب کام کیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جس چیز کو بھی میں بھول گیا ہوں آپ اُس پر میری پکڑ نہ کریں اور نہ ہی میرے معاملہ میں کوئی سختی کریں پھر دونوں حضرات کشتی سے نکلے اور سمندر کے ساحل پر چلنے لگے تو انہوں نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اُس لڑکے کو پکڑ کر اُس کا سرتن سے جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر بول پڑے کہ آپ نے ایک لڑکے کو بغیر کسی وجہ کے قتل کر دیا۔ آپ نے بڑا نازیبا کام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: (اے موسیٰ!) کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت خضر علیہ السلام کا یہ انداز) پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اب میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں کیونکہ میرا عذر معقول ہے۔ پھر دونوں حضرات چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں کے لوگوں تک آئے۔ انہوں نے اُن گاؤں والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کو مہمان رکھنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان دونوں حضرات نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی۔ تو اس دیوار کو سیدھا کر دیا، وہ دیوار جھکی ہوئی تھی تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اُس دیوار کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ یہ تو وہ لوگ ہیں کہ جن کے پاس ہم گئے تھے لیکن انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی اور ہمیں کھانا نہیں کھلایا اگر آپ چاہیں تو ان سے اس دیوار کو سیدھا کرنے کی مزدوری لے لیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔ اب میں آپ کو اُن باتوں کا بتاتا ہوں کہ جس پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ کاش کہ وہ صبر کرتے یہاں تک کہ اللہ میں ان دونوں حضرات کے مزید واقعات بیان فرماتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پہلی مرتبہ سوال کرنا بھول تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک چڑیا آئی یہاں تک کہ وہ کشتی کے کنارے بیٹھ گئی۔ پھر اُس چڑیا نے اپنی چونچ سمندر میں ڈالی تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے اور تیرے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی کمی بھی نہیں کی ہے جتنی اس چڑیا نے سمندر میں کی ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح کشتی کو چھین لیتا تھا اور وہ یہ بھی پڑھتے تھے کہ وہ لڑکا کافر تھا۔

(۶۱۶۴)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ۔

(۶۱۶۴) حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ نوف بکالی کیا کہتا ہے کہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے پاس علم کی تلاش میں گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سعید! کیا تو نے اسے یہ کہتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نوف جھوٹ کہتا ہے۔

(۶۱۶۵)حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ وَ أَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهُ وَ بَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَ أَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَ تَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَأُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هٰهُنَا وُصِفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حُلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ

(۶۱۶۵) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اُس کی آزمائشوں کے بارے میں نصیحتیں فرما رہے تھے اور انہوں نے فرمایا: میرے علم میں نہیں ہے کہ ساری دنیا میں کوئی آدمی مجھ سے بہتر ہو یا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں اُس آدمی کو جانتا ہوں کہ جو تجھ سے بہتر ہے یا تجھ سے زیادہ علم والا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! مجھے اس آدمی سے ملا دے (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ ایک مچھلی کو نمک لگا کر اپنے توشہ میں رکھ لے جس جگہ وہ مچھلی گم ہو جائے اس جگہ پر وہ آدمی تمہیں مل جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (یہ سن کر) چل پڑے یہاں تک کہ صخرہ کے مقام پر پہنچ گئے اس جگہ کوئی آدمی نہ ملا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا: میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان کو اس کی خبر دوں پھر (وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس واقعہ کا ذکر) بھول گئے تو جب ذرا آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: ناشتہ لاؤ۔ اس سفر نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ تھکاوٹ اُس جگہ سے آگے بڑھنے سے نہیں ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے یاد کیا اور کہنے لگا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم صخرہ کے مقام پر پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور سوائے شیطان کے یہ مجھے کسی نے نہیں بھلایا۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ

قَالَ وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ وَمَنْ مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِى اِسْرَائِيْلَ قَالَ مَجِيْءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِى مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَالَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَىْءٌ اُمِرْتُ (بِهِ) اَنْ اَفْعَلَهُ اِذَا رَاَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ (سَتَجِدُنِى اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِى لَكَ اَمْرًا) قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِى فَلَا تَسْاَلْنِى عَنْ شَىْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ انْتَحٰى عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ (اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا) قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِى بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِى مِنْ اَمْرِى عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَلْعَبُوْنَ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَحَدِهِمْ بَادِىَ الرَّاْىِ فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْلَا اَنَّهُ عَجَّلَ لَرَاَى الْعَجَبَ وَ لٰكِنَّهُ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَىْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِى قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّى عُذْرًا وَلَوْ صَبَرَ لَرَاَى الْعَجَبَ قَالَ وَ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بَدَاَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلٰى اَخِى كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا فِى الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِى وَ بَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ

مچھلی نے سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے وہ جگہ بتا دی جس جگہ مچھلی گم ہوگئی تھی۔ اُس جگہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تلاش کر رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس جگہ حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھ لیا کہ یہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چت لیٹے ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: السّلام علیکم! حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: وعلیکم السّلام! آپ کون؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (اے خضر!) اپنے علم میں سے کچھ مجھے بھی دکھا دو۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے اور جن چیزوں کا تمہیں علم نہ ہو تو تم اُن پر کیسے صبر کر سکو گے تو اگر تم صبر نہ کر سکو گے تو مجھے بتا دو کہ میں اُس وقت کیا کروں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ اگر اللہ نے چاہا تو تم مجھے صبر کرنے والا ہی پاؤ گے اور میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اچھا! اگر تم نے میرے ساتھ رہنا ہے تو تم نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھنا جب تک کہ میں خود ہی تمہیں اس کے بارے میں بتا نہ دوں پھر دونوں حضرات چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اُس کشتی کا تختہ اُکھاڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے کشتی کو توڑ دیا تاکہ اس کشتی والے غرق ہو جائیں؟ آپ نے بڑا عجیب کام کیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: (اے موسیٰ!) کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جو بات میں بھول گیا ہوں آپ اس پر میرا مواخذہ نہ کریں اور مجھے تنگی میں نہ ڈالیں پھر دونوں حضرات چلے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ پر آئے کہ جہاں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے بغیر سوچے سمجھے ان لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو پکڑا اور اُسے قتل کر دیا۔

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَاءَ الَّذِي يَتَسَخَّرُهَا وَ جَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَ كَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهُ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَ كُفْرًا فَاَرَدْنَا اَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ۔

حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور فرمایا: آپ نے ایک بے گناہ لڑکے کو قتل کر دیا۔ یہ کام تو آپ نے بڑی ہی نازیبا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر موسیٰ جلدی نہ کرتے تو بہت ہی عجیب عجیب باتیں ہم دیکھتے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام سے شرم آ گئی اور فرمایا: اگر اب میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ میرا ساتھ چھوڑ دیں کیونکہ میرا عذر معقول ہے اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو عجیب باتیں دیکھتے اور آپ جب بھی انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو یاد فرماتے تو فرماتے کہ ہم پر اللہ کی رحمت ہو اور میرے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمت ہو پھر وہ دونوں حضرات (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام) چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے۔ اس گاؤں کے لوگ بڑے کنجوس تھے۔ یہ دونوں حضرات سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا طلب کیا لیکن اُن گاؤں والوں میں سے کسی نے بھی ان دونوں حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی پھر انہوں نے وہاں ایک ایسی دیوار کو پایا کہ جو گرنے کے قریب تھی تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس دیوار کو سیدھا کھڑا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (اے خضر!) اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اس دیوار کے سیدھا کرنے کی مزدوری لے لیتے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کپڑا پکڑ کر فرمایا کہ میں اب آپ کو ان کاموں کا راز بتاتا ہوں کہ جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ کشتی تو اُن مسکینوں کی تھی کہ جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ظلماً کشتیوں کو چھین لیتا تھا' تو میں نے چاہا کہ میں اس کشتی کو عیب دار کر دوں تو جب کشتی چھیننے والا آیا تو اس نے کشتی کو عیب دار سمجھ کر چھوڑ دیا اور وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اُسے درست کر لیا اور وہ لڑکا (جسے میں نے قتل کیا ہے) فطرۃً کافر تھا' اُس کے ماں باپ اُس سے بڑا پیار کرتے تھے تو جب وہ بڑا ہوا تو وہ اپنے ماں باپ کو بھی سرکشی میں پھنسا دیتا تو ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اس لڑکے کے بدلہ میں دوسرا لڑکا عطا فرما دے جو کہ اس سے بہتر ہو اور وہ دیوار جسے میں نے درست کیا وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے خزانہ تھا۔ آخر آیت تک۔

(۶۱۶۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى كِلَاهُمَا عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ۔

(۶۱۶۶) حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۱۶۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ: ﴿لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾۔

(۶۱۶۷) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (قرآن مجید) کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾۔

(۶۱۶۸) حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّيْ قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَ صَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْ سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهُ فَقَالَ اُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاءٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَلٰى عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْحُوْتَ آيَةً وَ قِيْلَ لَهُ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوْسٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسِيْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَ نَا فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَاَلَهُ الْغَدَاءَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا

(۶۱۶۸) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ اُن کا اور حر بن قیس بن حصین فرازی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں مباحثہ ہوا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے پھر حضرت اُبی بن کعب ؓ اس طرف سے گزرے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے اُن کو بلایا اور فرمایا: اے ابو الطفیل! ادھر آئیں، میں اور میرے یہ ساتھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اُس ساتھی کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں کہ جن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام ملنا چاہتے تھے، تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اِس بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت اُبی ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: کیا آپ اپنے سے زیادہ کسی کو علم والا سمجھتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ (اے موسیٰ!) ہمارا بندہ خضر ہے (جو تجھ سے زیادہ علم والا ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بندے سے ملنے کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے ایک مچھلی کو نشانی بنایا اور اُن سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو فوراً واپس پلٹ آؤ گے تو اُس بندے سے تمہاری ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے، جتنا ان کا چلنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے فرمایا: ہمارا ناشتہ تو لاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ جب ہم صخرہ کے مقام پر پہنچے تو میں مچھلی بھول گیا اور شیطان نے بھی اس کا ذکر کرنا بھلا دیا تو حضرت موسیٰ

اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِى فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِى كِتَابِهِ اِلَّا اَنَّ يُوْنُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِى الْبَحْرِ۔

علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے فرمایا کہ ہم اسی جگہ کی تو تلاش میں تھے پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر واپس پلٹے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور پھر ان کو جو واقعات پیش آئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی کتاب (قرآن مجید) میں بیان کر دیا ہے' سوائے یونس کے کہ انہوں نے کہا کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے' چلے۔

کتاب فضائل الصحابه

۱۰۹۰: باب مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۶۱۶۹) حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ حَدَّثَهٗ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُءُوسِنَا وَ نَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

(۶۱۷۰) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ یَحْیَی بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَیَّرَهُ اللّٰهُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهٗ زَهْرَةَ الدُّنْیَا وَ بَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَ بَکٰی فَقَالَ فَدَیْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَیَّرُ وَ کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ مَالِهٖ وَ صُحْبَتِهٖ اَبُوْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَکْرٍ۔

باب: (خلیفہ اوّل بلا فصل) سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۶۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے مشرکوں کے پاؤں اپنے سروں پر دیکھے جبکہ ہم غار میں تھے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر ان مشرکوں میں سے کوئی اپنے پاؤں کی طرف دیکھے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تیرا اُن دو کے بارے میں کیا گمان ہے کہ جن کا تیسرا اللہ ہے۔

(۶۱۷۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے فرمایا: ایک بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اِس بات کا اختیار دیا ہے کہ چاہے تو وہ دنیا کی نعمتیں حاصل کر لے اور چاہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کر لے۔ تو اُس اللہ کے بندے نے اللہ کے پاس رہنے کو پسند کر لیا ہے (یہ سنا) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور خوب روئے اور پھر عرض کیا: ہمارے آباؤ اجداد اور ہماری مائیں آپ پر قربان ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ (پھر معلوم ہوا) کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ جن کو اختیار دیا گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان چیزوں کے بارے میں ہم سے زیادہ جاننے والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ مال اور محبت میں مجھ پر احسان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اور اگر میں (اللہ کے علاوہ) کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی باقی نہ رکھی جائے (سب کھڑکیاں، دروازے بند کر دیئے جائیں) سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے۔

(۶۱۷۱)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۶۱۷۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا (اور پھر مذکورہ مالک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے)۔

(۶۱۷۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِى الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِى وَصَاحِبِى وَ قَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا۔

(۶۱۷۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں (اللہ کے سوا) کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو میرے بھائی اور میرے صحابی (ساتھی) ہیں اور تمہارے صاحب کو تو اللہ عزوجل نے خلیل بنالیا ہے۔

(۶۱۷۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِى اَحَدًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ۔

(۶۱۷۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو (اللہ کے سوا) خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا۔

(۶۱۷۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِى سُفْيَانُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِى قُحَافَةَ خَلِيْلًا۔

(۶۱۷۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں (اللہ عزوجل کے علاوہ) کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنا خلیل بناتا۔

(۶۱۷۵)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِى قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

(۶۱۷۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زمین والوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیل بناتا لیکن تمہارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تو (بس) اللہ عزوجل کے خلیل ہیں۔

(۶۱۷۶) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ وَ وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ کُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ وَ اَبُو سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّی اَبْرَاُ اِلٰی کُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰهِ۔

(۶۱۷۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ میں ہر ایک دوست کی دوستی سے (سوائے اللہ تعالیٰ کے) براءت کا اعلان کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر (صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیل بناتا لیکن تمہارے صاحب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تو اللہ کے خلیل ہیں۔

(۶۱۷۷) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا۔

(۶۱۷۷) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا تو جب میں واپس آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے عرض کیا: مردوں میں سے کس سے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے باپ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے۔ میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔ پھر آپ نے بہت سے آدمیوں کا نام شمار کیا۔

(۶۱۷۸) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِی عُمَیْسٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَیْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَ سُئِلَتْ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقِیْلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِی بَکْرٍ قَالَتْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ قِیْلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُو عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰی هٰذَا۔

(۶۱۷۸) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور اُن سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اگر اپنی حیاتِ طیبہ) میں کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ پھر اُس کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو بناتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ پھر اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔

(۶۱۷۹) حَدَّثَنِی عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ

(۶۱۷۹) حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت

سَعْدٍ اَخْبَرَنِی اَبِی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ قَالَ اَبِی كَاَنَّهَا تَعْنِی الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِی فَاْتِیَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا تو آپ نے اُس عورت کو دوبارہ آنے کے لیے فرمایا۔ اُس عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو (موجود) نہ پاؤں؟ (یعنی آپ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں تو؟) آپ نے فرمایا: اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ جانا۔ (اس حدیث سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل واضح ہے۔)

(۶۱۸۰)وَ حَدَّثَنِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ ابْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِی شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مُوْسٰی۔

(۶۱۸۰) حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ ان کے باپ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اُس نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی تو آپ نے اُس عورت کو حکم فرمایا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۱۸۱)حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِهِ ادْعِی لِی اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَ اَخَاكِ حَتّٰی اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّی اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَ يَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَ يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ۔

(۶۱۸۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ اپنے باپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوا دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوئی خلافت کی تمنا نہ کرنے لگ جائے اور کوئی کہنے والا یہ بھی نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ اور مؤمن (رضی اللہ عنہم) سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اور کسی کی خلافت سے انکار کرتے ہیں۔

(۶۱۸۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّیُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِی ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ مَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ

(۶۱۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی (یعنی روزہ رکھا)؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون کسی جنازے کے ساتھ گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: آج تم میں سے کس نے کسی بیمار کی تیمار داری کی ہے؟

الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِىءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: جس میں یہ ساری چیزیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

(۶۱۸۳)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَ فَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِهِ وَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ۔

(۶۱۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی ایک بیل پر بوجھ ڈالے ہوئے اُسے ہانک رہا تھا کہ اُس بیل نے اِس آدمی کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے حیرانگی اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا اور کہا: کیا بیل بھی بولتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اُس نے ایک بکری پکڑی اور لے گیا تو اُس چرواہے نے اس بھیڑیے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اُس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا تو بھیڑیے نے اُس چرواہے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اُس دن بکری کو کون بچائے گا کہ جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس پر بھی یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔

(۶۱۸۴)وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ۔

(۶۱۸۴) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ بکری اور بھیڑیے کا واقعہ نقل کیا گیا ہے لیکن اس میں بیل کے واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

(۶۱۸۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ فِي حَدِيْثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَ قَالَا فِي حَدِيْثِهِمَا فَاِنِّي اُوْ

(۶۱۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں بیل اور بکری دونوں کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اور (اُس وقت) یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں

مِنْ بِهٖ اَنَا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

تھے۔

(۶۱۸۶) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۶۱۸۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے جناب سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بافصل روزِ روشن کی طرح واضح ہے اور اس بات پر تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ وعلماء اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل مقام سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اور ایک حدیث میں خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((افضل البشر بعد الانبياء ابا بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)) کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۹۱: باب مِّنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: (خلیفہ دوم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۱۸۷) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَ يُثْنُوْنَ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِيْ مِنْ وَرَائِيْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ قَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَ ايْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَ ذَاكَ اَنِّيْ كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جِئْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ

(۶۱۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب تخت پر رکھا گیا تو لوگ اُن کے اردگرد جمع ہو گئے اور ان کے لیے دُعا کی اور اُن کی تعریف کرنے لگے اور ان کا جنازہ اٹھانے سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھ رہے تھے اور میں بھی انہی لوگوں میں تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں گھبرایا سوائے ایک آدمی سے کہ جس نے میرے پیچھے سے آ کر میرا کندھا پکڑا۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحم کی دُعا فرمائی اور پھر فرمایا (اے عمر!) آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ان اعمال پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو۔ آپ سے زیادہ اور اللہ کی قسم مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کا ساتھ فرمائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں زیادہ تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ میں آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ آئے اور میں اندر داخل ہوا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہوئے، میں نکلا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی نکلے اور میں اُمید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا۔

تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے ساتھ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کر دے گا۔

(۶۱۸۸)وَ حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

(۶۱۸۸) حضرت عمر بن سعید رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۸۹)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ (بْنُ عَلِيٍّ) الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَ عَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَ مَرَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا ذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدِّينَ۔

(۶۱۸۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پیش کیے جاتے ہیں اور ان کے (بدنوں پر) کُرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کے کُرتے چھاتی تک ہیں اور کچھ کے کُرتے اس سے نیچے تک ہیں اور پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے اور وہ اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے ہیں کہ وہ زمین پر گھسٹتا چلا جا رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین۔

(۶۱۹۰)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالُوا مَا ذَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِلْمَ۔

(۶۱۹۰) حضرت حمزہ بن عبداللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میری طرف لایا گیا' اُس پیالے میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں میں سے نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

(۶۱۹۱)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ۔

(۶۱۹۱) حضرت صالح رضی اللہ عنہ سے یونس کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۹۲)وَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

(۶۱۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِی عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِی قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَ فِی نَزْعِهِ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں سو رہا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا کہ جس پر ڈول پڑا ہوا ہے تو میں نے اس ڈول کے ذریعے کنوئیں میں سے جتنا اللہ نے چاہا پانی کھینچا پھر اسے ابو قحافہ کے بیٹے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور اس سے ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں اللہ ان کی مغفرت فرمائے کمزوری تھی۔ پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور اسے ابن خطاب (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) پکڑا تو میں نے لوگوں میں سے ایسا بہادر نہیں دیکھا کہ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قدر پانی نکالا) یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے اپنی آرام کی جگہ پر چلے گئے۔

(۶۱۹۳) حَدَّثَنِی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی حَدَّثَنِی عُقَیْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ نَحْوَ حَدِیْثِهِ۔

(۶۱۹۳) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے یونس کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۹۴) حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَیْرُهُ اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِی قُحَافَةَ یَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ۔

(۶۱۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ (ڈول) کھینچ رہے ہیں اور باقی حدیث زہری کی حدیث کی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۶۱۹۵) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا یُوْنُسَ مَوْلٰی اَبِی هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِیْتُ اَنِّی اَنْزِعُ عَلٰی حَوْضِی اَسْقِی النَّاسَ فَجَاءَنِی اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ یَدِی لِیُرَوِّحَنِی فَنَزَعَ دَلْوَیْنِ وَ فِی نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ

(۶۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سونے کی حالت میں دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض میں سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں۔ اسی دوران میرے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھ سے ڈول پکڑ لیا تا کہ وہ مجھے آرام پہنچائیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر (اس کے بعد) خطاب کے بیٹے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول پکڑا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ قوت سے پانی کھینچنا اور کسی آدمی کا نہیں دیکھا یہاں

قَطُّ اَقْوٰی مِنْهُ حَتّٰی تَوَلَّی النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْاٰنُ يَتَفَجَّرَ۔

تک کہ لوگ (پانی سے سیراب ہو کر) واپس چلے گئے اور حوض کا پانی بھر کر بہہ رہا ہے۔

(٦١٩٦) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ كَاَنِّي اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللّٰهُ (تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى) يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَقٰى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهٗ حَتّٰی رَوِيَ النَّاسُ وَ ضَرَبُوا الْعَطَنَ۔

(٦١٩٦) حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے (خواب) میں دکھایا گیا کہ میں ایک ڈول کے ساتھ ایک کنوئیں میں سے صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں تو اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے تو انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی کے کھینچے اور اللہ اُن کی مغفرت فرمائے کہ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ڈول کے ذریعے پانی نکالا تو میں نے لوگوں میں سے ایسی زبردست بہادری کے ساتھ پانی نکالنے والا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ لوگ (پانی پی کر سیراب ہو گئے) اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھا دیا۔

(٦١٩٧) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي اَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(٦١٩٧) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خواب مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح نقل کیا ہے۔

(٦١٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَا جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا دَارًا اَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكٰى عُمَرُ وَ قَالَ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ۔

(٦١٩٨) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت میں ایک گھر یا ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ (وہاں موجود حاضرین) نے کہا: یہ محل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے چاہا کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں مگر (اے عمر رضی اللہ عنہ!) مجھے تیری غیرت کا خیال آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) رو پڑے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کرتا؟

(٦١٩٩) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرٍ۔

(٦١٩٩) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن نمیر اور زہیر کی سی روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۲۰۰) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ وَ نَحْنُ جَمِيْعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ۔

(۶۲۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا: یہ محل کس کا ہے؟ (وہاں موجود لوگوں) نے کہا: یہ محل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سن کر) مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت یاد آ گئی تو میں پشت پھیر کر چل پڑا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

(۶۲۰۱) وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۶۲۰۱) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۲۰۲) حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي وَ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَ يَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا

(۶۲۰۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر داخل ہونے کی) اجازت مانگی اور آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں موجود تھیں اور وہ عورتیں آپ سے بہت ہی زیادہ باتیں کر رہی تھیں اور اُن کی آوازیں بھی بلند تھیں تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ عورتیں پردے میں دوڑ پڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت عطا فرما دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا کہ جو میرے پاس بیٹھی تھیں (اے عمر!) جب انہوں نے تیری آواز سنی تو وہ پردے میں دوڑ پڑیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہ عورتیں آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن عورتوں سے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ

سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَیْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو؟ وہ عورتیں کہنے لگیں: جی ہاں! آپ سخت ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ غصہ والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے شیطان جب تجھے کسی راستے پر چلتا ہوا ملتا ہے تو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے کہ جس راستے پر (اے عمر!) تو چلتا ہے۔

(۶۲۰۳)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا بِهٖ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ عِنْدَهٗ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ۔

(۶۲۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ عورتیں بیٹھیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی آوازوں کو بلند کر رہی تھیں تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی تو وہ سب عورتیں پردے میں دوڑ پڑیں۔ پھر آگے زہری کی روایت کی طرح روایت منقول ہے۔

(۶۲۰۴)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي مِنْهُمْ اَحَدٌ (فَعُمَرُ) فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ۔

(۶۲۰۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے (یعنی بغیر ارادہ کے اُن کی زبانوں پر بات جاری ہو جاتی تھی) تو اگر میری امت میں اُن میں سے کوئی محدث ہے تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن وہب مُحَدَّثُوْنَ کی تفسیر میں مُلْهَمُوْنَ فرماتے ہیں۔ یعنی جن پر الہام کیا جاتا ہے۔

(۶۲۰۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۶۲۰۵) حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۶۲۰۶)حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ اَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي اُسَارٰى بَدْرٍ۔

(۶۲۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین باتوں میں اپنے ربّ کی موافقت کی: (۱) مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے کی (۲) عورتوں کے پردے میں جانے کی (۳) بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

(۶۲۰۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ

(۶۲۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ اَنْ يُكَفِّنَ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ [التوبة: ۸۰] وَ سَاَزِيْدُهُ عَلٰى سَبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾۔

بن سلول فوت ہو گیا تو اُس کا بیٹا حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے آپ سے آپ کا کُرتا مانگا کہ جس میں اُس کے باپ کو کفن دیا جائے تو آپ نے اپنا کُرتا اُسے دے دیا پھر اُس نے عرض کیا کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں جبکہ اللہ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرما دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿اَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ﴾ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ میں تو ستر مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ دُعاء مغفرت کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ تو منافق ہے۔ بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر نماز پڑھی لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ﴾ ان منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو اُن پر کبھی نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کی قبر پر کھڑے ہوں۔

(۶۲۰۸) وَ حَدَّثَنَاهُ (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ وَ زَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

(۶۲۰۸) حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منافقوں کی نمازِ جنازہ پڑھنا چھوڑ دی۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت وفضیلت واضح ہوتی ہے۔ اس باب کی پہلی حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت رکھتے تھے اور اُن کو اپنے سے افضل اور اللہ کا مقبول بندہ سمجھتے تھے اور ان کی طرح کے اعمال کی تمنا اور آرزو کرتے تھے اور اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آراء کے مطابق قرآن مجید میں آیات کا نزول ہونا بھی عظمت عمر رضی اللہ عنہ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۰۹۲: باب مِّنْ فَضَآئِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

باب: (خلیفہ سوم) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ

(۶۲۰۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَ سُلَيْمٰنَ ابْنَي يَسَارٍ وَ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذَالِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَلَسْتَ وَ سَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔

گھر میں لیٹے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ کی رانیں یا پنڈلیاں مبارک کھلی ہوئی تھیں (اسی دوران) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے اُن کو اجازت عطا فرما دی اور آپ اسی حالت میں لیٹے باتیں کر رہے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے اُن کو بھی اجازت عطا فرمادی اور آپ اسی حالت میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو سیدھا کیا۔ راوی محمد کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کی بات ہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے تو جب وہ سب حضرات نکل گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ کوئی پرواہ کی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پرواہ کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑوں کو درست کیا تو آپ نے فرمایا: (اے عائشہ!) کیا میں اُس آدمی سے حیاء نہ کروں کہ جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(۶۲۱۰) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عُثْمَانَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَذِنَ لِاَبِي بَكْرٍ هُوَ كَذَالِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ

(۶۲۱۰) حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اس حال میں کہ آپ اپنے بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت عطا فرمادی اور آپ اسی حالت پر رہے اور انہوں نے اپنی ضرورت پوری کی اور پھر چلے گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے اُن کو بھی اجازت عطا فرمادی اور آپ اسی حالت پر رہے اور انہوں نے بھی اپنی ضرورت پوری کی اور پھر وہ چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

فَجَلَسَ وَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّي خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ۔

فرمایا: اپنے کپڑے درست کرلو اور میں نے بھی اپنی ضرورت بیان کی اور پھر میں بھی چلا گیا تو حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہوا؟ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے آنے پر میں نے آپ کو اس قدر گھبراتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا کہ آپ حضرت عثمان ؓ کے آنے پر گھبرائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان ؓ کے بارے میں فرمایا کہ عثمان ایک باحیاء آدمی ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ اگر میں ـــ ـ کو اسی حالت پر اجازت دے دی تو ہوسکتا ہے کہ وہ مجھ سے اپنی ضرورت پوری نہ کرواسکیں۔

(۶۲۱۱) حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ وَ عَائِشَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(۶۲۱۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور پھر آگے عقیل عن الزہری کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۶۲۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ غِيَاثٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُوْنُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ

(۶۲۱۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما تھے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں ڈالے کھرچ رہے تھے کہ اسی دوران ایک آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری سنا دو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ابوبکر ؓ تھے۔ میں نے اُن کے لیے دروازہ کھولا اور اُن کو جنت کی خوشخبری دی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک دوسرے آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور اُسے جنت کی خوشخبری دے دو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں گیا' دیکھا تو وہ حضرت عمر ؓ تھے۔ میں نے اُن کے لیے دروازہ کھولا اور اُن کو جنت کی خوشخبری سنا دی۔ پھر ایک تیسرے آدمی نے دروازہ کھلوایا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی خوشخبری اس بلوی کے ساتھ دے دو کہ جو اُن کو پیش آئے

عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فَفَتَحْتُ وَ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِی قَالَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ صَبْرًا وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ۔

گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں گیا تو دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کھولا اور اُن کو جنت کی خوشخبری سنائی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ کہا کہ جو آپ نے فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! صبر عطا فرما اور اللہ ہی مددگار ہے۔

(۶۲۱۳) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ عَنْ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِی اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ۔

(۶۲۱۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لائے اور آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ اس دروازہ پر پہرہ دو۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح روایت ذکر کی۔

(۶۲۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْکِیْنٍ الْیَمَامِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ وَھُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ اَبِی نَمِرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِی اَبُو مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِی بَیْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَلَاَ کُوْنَنَّ مَعَهٗ یَوْمِی ھٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا خَرَجَ وَجَّهَ ھٰھُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ اَرِیْسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُھَا مِنْ جَرِیْدٍ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَاجَتَهٗ وَ تَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا ھُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ وَ تَوَسَّطَ قُفَّھَا وَ کَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاھُمَا فِی الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَکُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْیَوْمَ فَجَاءَ اَبُو بَکْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَھَبْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ھٰذَا اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی قُلْتُ لِاَبِی بَکْرٍ ادْخُلْ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ

(۶۲۱۴) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر وہ باہر نکلے اور کہنے لگے کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا اور سارا دن آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آپ اُس طرف نکلے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اُس دروازے پر بیٹھ گیا اور وہ دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرمایا تو میں آپ کی طرف گیا۔ دیکھا کہ آپ بئر اریس پر تشریف فرما ہیں اور اس کے کنارے پر اپنی پنڈلیاں مبارک کھول کر کنوئیں میں لٹکائی ہوئی ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ پر سلام کیا پھر میں واپس ہو کر دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے (اپنے دِل میں) کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا (اسی دوران) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے کہا: کون؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا: ٹھہریں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اُن کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں آیا اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے

اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَ قَدْ تَرَكْتُ اَخِي يَتَوَضَّأُ وَ يَلْحَقُنِي فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيْدُ اَخَاهُ خَيْرًا يَاْتِ بِهِ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ هٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ اَذِنَ وَ يُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَ دَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي اَخَاهُ يَاْتِ بِهِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَ يُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وُجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ شَرِيْكٌ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ۔

کہا: تشریف لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کنوئیں کے کنارے آپ کے دائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے' جس طرح کے نبی ﷺ نے کیا ہوا تھا اور اپنی پنڈلیاں کھولے ہوئے تھے۔ پھر میں واپس لوٹا (اور دروازے پر) بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ میرے پاس آنے والا تھا تو میں نے (اپنے دِل میں کہا) کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے اس بھائی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے گا تو وہ اسے بھی لے آئے گا تو میں نے دیکھا کہ ایک انسان نے دروازہ کو ہلایا' میں نے کہا: کون؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب! میں نے عرض کیا: ٹھہریں۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ پر سلام کیا اور میں نے عرض کیا: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اُن کو اجازت دے دو اور اُن کو جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: آپ کو اجازت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کنوئیں کے کنارے پر آپ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے پھر میں لوٹ گیا (اور دروازے پر) بیٹھ گیا اور میں نے کہا: اگر اللہ فلاں کے ساتھ (ساتھ) میرے بھائی سے بھی بھلائی چاہے گا تو اسے بھی لے آئے گا پھر ایک انسان آیا اور اُس نے دروازے کو ہلایا تو میں نے کہا: کون؟ انہوں نے کہا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: ٹھہریں! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: اُن کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری دے دو۔ اس بلویٰ کے ساتھ کہ جو اُن کو پہنچے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں آیا اور میں نے کہا: آپ تشریف لائیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اُس بلویٰ کے ساتھ جنت کی خوشخبری دی ہے کہ جو آپ کو پہنچے گا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ کنوئیں کے کنارے اُس طرف جگہ نہیں ہے تو وہ آپ

کے ساتھ دوسری طرف بیٹھ گئے۔ شریک کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس سے سمجھا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح سے ہوں گی۔

(۶۲۱۵) وَ حَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي اَبُو مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ هٰهُنَا وَاَشَارَ لِي سُلَيْمٰنُ اِلَى مَجْلِسِ سَعِيْدٍ نَاحِيَةَ الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ اَبُو مُوْسٰى خَرَجْتُ اُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَ كَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيْدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ۔

(۶۲۱۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باغوں کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک باغ میں پایا (اور میں نے دیکھا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنوئیں کے کنارے پر تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلیاں کھول کر ان کو کنوئیں پر لٹکائے ہوئے ہیں اور پھر باقی روایت یحییٰ بن حسان کی روایت کی طرح ذکر کی ہے اور سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

(۶۲۱۶) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِي شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِلٰى حَائِطٍ بِالْمَدِيْنَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي اِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ وَ ذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُوْرَهُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ۔

(۶۲۱۶) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی کسی ضرورت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تشریف لے گئے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نکلا اور پھر باقی روایت سلیمان بن بلال کی حدیث کی طرح ذکر کی اور ابن مسیّب کہتے ہیں کہ میں نے ان حضرات کے اس طرح بیٹھنے سے ان کی قبروں کی ترتیب کو سمجھا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں ایک ساتھ ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر علیحدہ ہے۔

۱۰۹۳: باب مِّنْ فَضَآئِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

باب: (خلیفۂ چہارم) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيْرِيُّ وَ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ الْمَاجِشُوْنَ وَاللَّفْظُ

(۶۲۱۷) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اے علی!) تم میرے لیے اس طرح ہو کہ جس

لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ اَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِى قَالَ سَعِيْدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهٗ بِمَا حَدَّثَنِى بِهٖ عَامِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَنَا سَمِعْتُهٗ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا۔

طرح حضرت ہارون علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے۔سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔حضرت سعید کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں خود یہ حدیث حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سنوں تو میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ میں نے اُن کو وہ حدیث بیان کی کہ جو حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کی تھی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے۔تو میں نے کہا: کیا آپ نے یہ حدیث سنی ہے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور کہنے لگے: ہاں! میں نے یہ حدیث سنی ہے اور اگر میں نے یہ حدیث سنی نہ ہو تو میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(٦٢١٨)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ (عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ) قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ اَبِى طَالِبٍ فِى غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِى فِى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِى۔

(٦٢١٨) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (مدینہ پر) حاکم بنایا۔جب آپ غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: (اے علی!) کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام میرے ہاں ایسے ہے کہ جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں۔سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(٦٢١٩)حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(٦٢١٩) حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(٦٢٢٠)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ تَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِى سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَكُوْنَ لِى وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ

(٦٢٢٠) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور اُن سے فرمایا: تجھے ابو التراب (علی رضی اللہ عنہ) کو بُرا بھلا کہنے سے کس چیز نے منع کیا ہے۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تین باتیں یاد ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمائی ہیں جن کی وجہ سے میں اُن کو بُرا بھلا نہیں کہتا اگر ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو

اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهٗ وَخَلَّفَهٗ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ كُمْ﴾[آل عمران:٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي۔

وہ میرے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ نے کسی غزوہ میں جاتے ہوئے ان کو اپنے پیچھے مدینہ منورہ میں چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اے علی!) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مقام میرے ہاں اس طرح ہے جس طرح کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے آپ سے سنا' آپ خیبر کے دن فرما رہے تھے کہ کل میں ایک ایسے آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا کہ جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اُس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر ہم اس انتظار میں رہے کہ ایسا خوش نصیب کون ہوگا؟) تو آپ نے فرمایا: میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ اُن کو بلایا گیا تو ان کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں تو آپ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں پر لگایا اور علم اُن کو عطا فرما دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح عطا فرمائی اور یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ كُمْ﴾ [آلِ عمران: ٦١] تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ سب میرے اہلِ بیت (گھر والے) ہیں۔

(٦٢٢١) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔

(٦٢٢١) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: (اے علی!) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

(٦٢٢٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ

(٦٢٢٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جھنڈا میں ایک ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہوگا۔ اللہ اُس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ اَنْ اُدْعٰى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَ قَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

کہ میں نے اُس دن کے علاوہ کبھی بھی امارت کی آرزو نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس اُمید کو لے کر آپ کے سامنے آیا کہ آپ مجھے اس کام کے لیے بلالیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو آپ نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا اور آپ نے فرمایا: جاؤ اور کسی طرف توجہ نہ کرو یہاں تک کہ اللہ تجھے (تیرے ہاتھوں) فتح عطا فرما دے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ چلے اور پھر ٹھہر گئے اور کسی طرف توجہ نہیں کی پھر چیخ کر بولے: اے اللہ کے رسول! میں لوگوں سے کس بات پر قتال کروں؟ آپ نے فرمایا: تم ان لوگوں سے اُس وقت تک لڑو جب تک کہ وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گواہی نہ دیں تو جب وہ لوگ اس بات کی گواہی دے دیں تو انہوں نے اپنا خون اور مال تم سے محفوظ کر لیا' سوائے کسی حق کے بدلہ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

(۶۲۲۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِىْ ابْنَ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) وَاللَّفْظُ هٰذَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِىْ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ اَخْبَرَنِىْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ ابْنُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَكِىْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِىَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَيْنَيْهِ وَ

(۶۲۲۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ جھنڈا ایک ایسے آدمی کو عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح عطا فرمائیں گے' وہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ ساری رات اسی بات کا تذکرہ کرتے رہے کہ جھنڈا کس (خوش نصیب) کو عطا کیا جائے گا؟ راوی کہتے ہیں جب صبح ہوئی اور سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ان میں سے ہر ایک آدمی کی یہ آرزو تھی کہ یہ جھنڈا اُسے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ ہیں' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دُعا فرمائی۔ حضرت

دَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

علی رضی اللہ عنہ بالکل صحیح ہو گئے گویا کہ ان کو کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ پھر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لوگ ہماری طرح ہو جائیں تو آپ نے فرمایا: آہستہ آہستہ چل یہاں تک کہ تو اُن کے میدان میں اُتر جائے پھر تو ان کو اسلام کی دعوت دے اور ان کو خبر دے کہ اُن پر اللہ کا جو حق واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تیری وجہ سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تیرے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

(۶۲۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَ كَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ لَيَاْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(۶۲۲۴) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہوں؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے تو جب اس رات کی شام ہوئی کہ جس کی صبح کو اللہ نے فتح عطا فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا یا یہ جھنڈا کل وہ آدمی لے گا کہ جس سے اللہ اور اُس کا رسول محبت کرتے ہوں یا آپ نے فرمایا: وہ آدمی اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہو۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ہمیں اس کی امید نہیں تھی کہ یہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا جائے گا تو لوگوں نے عرض کیا: یہ حضرت علیؓ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا عطا فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں پر فتح عطا فرما دی۔

(۶۲۲۵) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَيَّانَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَ حُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا رَاَيْتَ

(۶۲۲۵) حضرت یزید بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حصین بن سبرۃ رضی اللہ عنہ اور عمر بن مسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی طرف چلے تو جب ہم اُن کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا: اے زید! تو نے بہت بڑی نیکی حاصل کی ہے کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ سے یہ حدیث سنی ہے اور تو نے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا ہے اور تو نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَ غَزَوْتَ مَعَهُ وَ صَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيْتُ يَا زَيْدُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَ قَدُمَ عَهْدِي وَ نَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ اَعِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ وَعَظَ وَ ذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتٰبِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَ رَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ قَالَ نِسَاؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَ آلُ عُقَيْلٍ وَ آلُ جَعْفَرٍ وَ آلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ۔

آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ اے زید! آپ نے تو بہت کثرت سے بھلائیاں حاصل کر لی ہیں۔ اے زید! آپ نے رسول اللہ ﷺ سے احادیث سنی ہیں وہ ہم سے بیان کرو۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم میری عمر بڑھاپے کو پہنچ گئی ہے اور ایک زمانہ گزر گیا (جس کی وجہ سے) میں بعض وہ باتیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کو یاد رکھی تھیں بھول گیا ہوں۔ اس وجہ سے جو میں تم سے بیان کروں تو تم اسے قبول کرو اور جو میں تم سے بیان نہ کروں تو تم اس کے بارے میں مجھے مجبور نہ کرنا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ایک پانی کہ جسے خم کہہ کر پکارا جاتا ہے جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے پر ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی پھر آپ نے فرمایا: بعد حمد و صلوٰۃ! آگاہ رہو اے لوگو! میں ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے تو میں اُسے قبول کروں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہے ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے تو تم اللہ کی اس کتاب کو پکڑے رکھو اور اس کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہو اور آپ نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کی خوب رغبت دلائی پھر آپ نے فرمایا: (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں تم لوگوں کو اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ میں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں تم لوگوں کو اللہ یاد دلاتا ہوں۔ حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے زید! آپ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اہلِ بیت میں سے نہیں ہیں؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن آپ کے اہلِ بیت میں سے ہیں اور وہ سب اہلِ بیت میں سے ہیں کہ جن پر آپ کے بعد صدقہ (زکوٰۃ، صدقہ و خیرات وغیرہ) حرام ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ کون ہیں؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خاندان، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کا خاندان، آلِ جعفر، آلِ عباس۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان سب پر صدقہ وغیرہ حرام ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! ان سب پر صدقہ، زکوٰۃ وغیرہ حرام ہے۔

(۶۲۲۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ۔

(۶۲۲۶) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۲۲۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيلَ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ۔

(۶۲۲۷) حضرت ابو حیان اس سند کے ساتھ اسمٰعیل کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور جریر کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے' جو اسے پکڑے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

(۶۲۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانَ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ لَقَدْ رَاَيْتُ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَلَّيْتَ خَلْفَهٗ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِي حَيَّانَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا وَاِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَ مَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَ فِيهِ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ لَا ايْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ اِلٰى اَبِيهَا وَ قَوْمِهَا اَهْلُ بَيْتِهٖ اَصْلُهٗ وَ عَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ۔

(۶۲۲۸) حضرت یزید بن حیان رحمۃ اللہ علیہ' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں گئے اور ہم نے اُن سے کہا: آپ نے بہت خیر دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی ہے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور آگے حدیث ابو حیان کی روایت کی طرح ہے' سوائے اس کے کہ اس میں ہے آپ نے فرمایا: آگاہ رہو! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' اُن میں سے ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے اور وہ اللہ کی رسّی ہے۔ جو اس کی اتباع کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر رہے گا اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہم نے کہا: اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اہلِ بیت ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایک عورت ایک زمانے تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اُسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ عورت اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ اہلِ بیت سے مراد آپ کی ذات تھی اور آپ کے وہ عصبات کہ جن پر آپ کے بعد صدقہ وغیرہ لینا حرام کر دیا گیا ہے۔

(۶۲۲۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ

(۶۲۲۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان کے خاندان میں سے ایک آدمی مدینہ منورہ پر حاکم مقرر ہوا۔ اس حاکم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت

رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَاَبٰى سَهْلٌ فَقَالَ (لَهُ) اَمَّا اِذَا اَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللّٰهُ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِي التُّرَابِ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ اَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ اَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ انْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَاَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ قُمْ اَبَا التُّرَابِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) قُمْ اَبَا التُّرَابِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)۔

علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہیں تو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے (اس طرح کرنے سے) انکار کر دیا تو اُس حاکم نے حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (العیاذ باللہ) بُرا کہنے سے انکار کرتا ہے تو تو اس طرح کہہ (العیاذ باللہ) ابوالتراب رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو ابو التراب سے زیادہ کوئی نام محبوب نہیں تھا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اِس نام سے پکارا جاتا تھا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ وہ حاکم حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: ہمیں اُس واقعہ کے بارے میں باخبر کرو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیوں رکھا گیا؟ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ نے گھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ نے فرمایا: (اے فاطمہ!) تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ بات ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وہ غصہ میں آ کر باہر نکل گئے ہیں اور وہ میرے یہاں نہیں سوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: علی کو دیکھو کہ وہ کہاں ہیں؟ تو وہ آدمی (دیکھ) کر آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور اُن کی چادر اُن کے پہلو سے دُور ہوگئی تھی اور اُن کے جسم کو مٹی لگی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم سے مٹی صاف کرنا شروع کر دی اور آپ فرمانے لگے: ابوتراب! اُٹھ جاؤ۔ ابوتراب اُٹھ جاؤ۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

۱۰۹۴: باب مِّنْ فَضْلِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ

باب: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا

(۶۲۳۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ اَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ۔

ﷺ کی ایک رات آنکھ کھل گئی (یعنی آپ کی نیند خراب ہوگئی) تو آپ نے فرمایا: کاش کہ میرے صحابہ ؓ میں سے کوئی ایسا نیک آدمی ہو جو رات بھر میری حفاظت کرے۔ سیّدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ (اس دوران) ہم نے اسلحہ کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: سعد بن ابی وقاص ؓ' اے اللہ کے رسول! میں آپ کی خدمت میں پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ سیّدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

(۶۲۳۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا۔

(۶۲۳۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آپ جاگتے رہے (یعنی آپ ﷺ کو نیند نہیں آئی) تو آپ نے فرمایا: کاش کہ میرے صحابہ ؓ میں سے کوئی ایسا نیک آدمی ہوتا جو رات بھر میری حفاظت کرتا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی کچھ جھنجھناہٹ سنی تو آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: سعد بن ابی وقاص ؓ۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد ؓ سے فرمایا: تو کس وجہ سے آیا ہے؟ حضرت سعد ؓ نے عرض کیا کہ میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں کچھ خوف سا محسوس ہوا' اس لیے میں پہرہ دینے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد ؓ کو دُعا دی پھر آپ سو گئے اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا: یہ کون ہے؟

(۶۲۳۲)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ۔

(۶۲۳۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے (اور پھر آگے) سلیمان بن بلال کی حدیث کی طرح ذکر فرمایا۔

(۶۲۳۳)حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(۶۲۳۳) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کے لیے کسی کو جمع نہیں فرمایا' سوائے حضرت سعد بن مالک

شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّهُ جَعَلَ يَقُوْلُ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي۔

رضی اللہ عنہ یعنی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے لیے۔ آپ نے اُحد کے دن حضرت سعدؓ سے فرمایا: اے سعد! تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ (سبحان اللہ! کیا شان ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی جن پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماں باپ کو قربان کررہے ہیں مترجم)

(۶۲۳۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۶۲۳۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۲۳۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ۔

(۶۲۳۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔

(۶۲۳۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۲۳۶) حضرت یحییٰ بن سعید اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى نَوَاجِذِهِ۔

(۶۲۳۷) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اُحد کے دن اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی تھا کہ جس نے مسلمانوں کو جلا ڈالا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (اے سعد!) ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي تیر پھینک! میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بغیر پَر کے تیر کھینچ کر اُسکے پہلو پر مارا جس سے وہ گر پڑا اور اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سعد رضی اللہ عنہ کے معرکہ کو دیکھ کر) ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ کی داڑھیں مبارک دیکھیں۔

(۶۲۳۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

(۶۲۳۸) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ اُن کے بارے میں قرآن مجید میں سے کچھ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی

أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ أَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ فَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى (إِذَا) أَرَدْتُ أَنْ أُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ﴾ [الانفال: ١] قَالَ وَ مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَأَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَأَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَ نَسْقِيكَ خَمْرًا وَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَ زِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَ شَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ

والدہ (اُمّ سعد) نے قسم کھائی کہ وہ ان سے کبھی بات نہیں کرے گی' یہاں تک کہ وہ اپنے دین کا انکار کریں اور وہ نہ کھائے گی اور نہ پئے گی۔ وہ کہنے لگی: اللہ نے تجھے اپنے والدین کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور میں تیری والدہ ہوں اور میں تجھے اس بات کا حکم دیتی ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ تین (دن) تک اسی طرح رہی۔ یہاں تک کہ اس پر غشی طاری ہوگئی تو اس کا ایک بیٹا کھڑا ہوا جسے عمارہ کہا جاتا ہے' اُس نے اپنی والدہ کو پانی پلایا تو وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بددعا دینے لگی تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اگر وہ تجھ سے اس بات پر جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو تو (اس معاملہ میں) اُن کی اطاعت نہ کر'' راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک مرتبہ) بہت سا غنیمت کا مال آیا جس میں ایک تلوار بھی تھی تو میں نے وہ تلوار پکڑی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا اور میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) یہ تلوار مجھے انعام کے طور پر عنایت فرما دیں اور میں کون ہوں اس کا آپ کو علم ہی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: (اس تلوار کو) جہاں سے تو نے لیا ہے وہیں لوٹا دے۔ تو میں چلا یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس تلوار کو گودام میں رکھ دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور پھر میں آپ کی طرف لوٹا اور میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں۔ آپ نے مجھے اپنی آواز کی سختی سے فرمایا: جہاں سے تو نے یہ تلوار لی ہے اس کو وہیں لوٹا دے تو اللہ عزوجل نے (آیت کریمہ) نازل فرمائی: ''(لوگ) آپ سے پوچھتے ہیں' مالِ غنیمت کے حکم کے بارے میں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوگیا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا (تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائیں) تو آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض

فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِي فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْنِي نَفْسَهٗ شَاْنَ الْخَمْرِ: ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ﴾[المائدة: ۹۰]

کیا: (اے اللہ کے رسول ﷺ) مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اپنا مال جس طرح چاہوں تقسیم کروں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا: آدھا مال تقسیم کر دوں؟ آپ نے اس سے بھی انکار فرما دیا۔ میں نے عرض کیا: تہائی مال تقسیم کر دوں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ خاموش ہو گئے پھر اس کے بعد یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تقسیم کرنے کی اجازت ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگوں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آئیں ہم آپ کو کھانا کھلاتے ہیں اور ہم آپ کو شراب پلاتے ہیں اور یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں اُن کے پاس ایک باغ میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے پاس اونٹ کے سر کا گوشت بھنا ہوا پڑا ہے اور شراب کی ایک مشک بھی رکھی ہوئی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے ساتھ گوشت بھی کھایا اور شراب بھی پی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ان کے ہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر ہوا تو میں نے کہا: مہاجر لوگ انصار سے بہتر ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک آدمی نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور اُس سے مجھے مارا تو میری ناک زخمی ہو گئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ کو اس سارے واقعہ کی خبر دی تو اللہ عز وجل نے میری وجہ سے شراب کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ﴾ شراب' جوا' بُت' تیر یہ سب گندے اور شیطان کے کام ہیں۔

(۶۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ (اَنَّهٗ) قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْ جَرُوْهَا وَ فِي حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَضَرَبَ بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَفَزَرَهٗ فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا۔

(۶۲۳۹) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے بارے میں چار آیاتِ کریمہ نازل کی گئیں ہیں (اور پھر آگے) زہیر عن سماک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جب چاہتے ہیں وہ میری والدہ کو کھانا کھلائیں تو اس کا منہ لکڑی سے کھولتے پھر اس کے مُنہ میں کچھ ڈالتے اور اس روایت میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ناک پر انہوں نے مارا جس سے ان کی ناک چِر گئی اور پھر چری ہی رہی۔

(۶۲۴۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ﴾[الانعام: ۵۲] قَالَ نَزَلَتْ فِي

(۶۲۴۰) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ''اور نہ دُور کرو اُن لوگوں کو جو اپنے ربّ کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔'' چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے میں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سِتَّةٍ اَنَا وَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْهُمْ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوا لَا تُدْنِي هٰؤُلَاءِ۔

انہی میں سے تھے اور مشرک کہتے تھے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے قریب رکھتے ہیں۔

(۶۲۴۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَ كُنْتُ اَنَا وَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَ رَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَ بِلَالٌ وَ رَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ [الانعام:۵۲]

(۶۲۴۱)حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو مشرک لوگوں نے نبی ﷺ سے کہا: آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیں تو یہ ہم پر جرأت نہیں کر سکیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ان لوگوں میں) میں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ہذیل کا ایک آدمی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور دو آدمی جن کا میں نام نہیں جانتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو اللہ نے چاہا واقع ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل ہی میں باتیں کیں تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''ان لوگوں کو دور نہ کرو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔''

(۶۲۴۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَ سَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا۔

(۶۲۴۲)حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن دنوں میں کہ جن دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتال (جہاد) کر رہے تھے سوائے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی بھی نہیں رہا۔

۱۰۹۵: باب مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بیان میں

(۶۲۴۳)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ

(۶۲۴۳)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب فرمائی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں (یعنی میں جہاد کے لیے پوری طرح تیار ہوں) آپ نے پھر جہاد کی ترغیب فرمائی۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے پھر ترغیب فرمائی تو پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے عرض کیا کہ میں تیار ہوں۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے کچھ

حَوَارِیٌّ وَ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

خصوصی معاون ہوتے ہیں اور میرا خصوصی معاون زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

(۶۲۴۴)حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ وَکِیْعٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ کِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ۔

(۶۲۴۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(۶۲۴۵)حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ الْخَلِیْلِ وَ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ کِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کُنْتُ اَنَا وَ عُمَرُ بْنُ اَبِی سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِی اُطُمِ حَسَّانَ فَکَانَ یُطَاطِیءُ لِی مَرَّةً فَاَنْظُرُ وَاُطَاطِیءُ لَهٗ مَرَّةً فَیَنْظُرُ فَکُنْتُ اَعْرِفُ اَبِی اِذَا مَرَّ عَلٰی فَرَسِهٖ فِی السِّلَاحِ اِلٰی بَنِی قُرَیْظَةَ قَالَ وَاَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِی فَقَالَ وَ رَاَیْتَنِی یَا بُنَیَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَ اللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ اَبَوَیْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِی وَ اُمِّی۔

(۶۲۴۵) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قلعہ ہی میں تھے تو کبھی وہ میرے لیے جھک جاتا تو میں اُسے دیکھ لیتا اور کبھی میں اُس کے لیے جھک جاتا تو وہ مجھے دیکھ لیتا اور میں اپنے باپ کو پہچان جاتا جب وہ مسلح ہو کر گھوڑے پر سوار ہو کر بنی قریظہ کی طرف جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے خبر دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر اپنے باپ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا اور آپ نے فرمایا: فداک ابی وامی ''میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(۶۲۴۶)حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْخَنْدَقِ کُنْتُ اَنَا وَ عُمَرُ ابْنُ اَبِی سَلَمَةَ فِی الْاُطُمِ الَّذِی فِیْهِ النِّسْوَةُ یَعْنِی نِسْوَةَ النَّبِیِّ ﷺ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ فِی الْحَدِیْثِ وَلٰکِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِی حَدِیْثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ۔

(۶۲۴۶) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ خندق ہوا تو میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس قلعہ میں تھے کہ جس میں عورتیں تھیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تھیں (اور پھر آگے) مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس میں حضرت عبداللہ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے لیکن اس واقعہ کو ہشام عن ابیہ عن ابن الزبیر کی حدیث میں ملا دیا ہے۔

(۶۲۴۷)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ

(۶۲۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غار) حرا پر تھے اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم بھی

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ عُثْمَانُ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ۔

آپ کے ساتھ تھے۔تو وہ پتھر (جس پر آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے) حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے حراء) ٹھہر جا! کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔

(۶۲۴۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ (رضی اللہ عنہم)۔

(۶۲۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے تو وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے اور اس پہاڑ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(۶۲۴۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ عَبْدَةُ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَبَوَاكَ وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔

(۶۲۴۹) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی قسم! تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے: ''جن لوگوں نے حکم مانا اللہ کا اور اس کے رسول (ﷺ) کا بعد اس کے کہ پہنچ چکے تھے ان کو زخم۔''

(۶۲۵۰) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ تَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ۔

(۶۲۵۰) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں صرف یہ الفاظ زائد ہیں کہ (دونوں باپ سے مراد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (کیونکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے باپ ہی تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کے نانا تھے اور نانا کو عرف میں باپ کہہ دیا جاتا ہے۔

(۶۲۵۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ كَانَ اَبَوَاكَ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔

(۶۲۵۱) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی۔

۱۰۹۶: باب مِنْ فَضَائِلِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ

باب: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ

کے بیان میں

(۶۲۵۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

(۶۲۵۲)حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(۶۲۵۳)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ) عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

(۶۲۵۳)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن کے علاقہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیجیں کہ جو ہمیں سنت (حدیث) اور اسلام کی تعلیم دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور آپ نے فرمایا: یہ اس اُمت کا امین ہے۔

(۶۲۵۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَ بْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ حَقَّ اَمِيْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

(۶۲۵۴)حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری طرف کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیں تو آپ نے فرمایا: میں تمہاری طرف ایک ایسے امانت دار آدمی کو بھیج رہا ہوں کہ جو یقیناً امانت دار ہے۔ یقیناً امانت دار ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اس طرف اپنی نظروں کو جما لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(۶۲۵۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۶۲۵۵)حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: کتنے خوش نصیب ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت محمدیہؐ کے امین ہونے کا شرف عظیم بخشا۔

۱۰۹۷: باب مِّنْ فَضَآئِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

باب: حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۵۶)حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِی یَزِیْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِحَسَنٍ (اَللّٰهُمَّ) اِنِّی اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُحِبُّهٗ۔

(۶۲۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: اے اللہ! میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور تو اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

(۶۲۵۷)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی یَزِیْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا یُکَلِّمُنِی وَلَا اُکَلِّمُهٗ حَتّٰی جَاءَ سُوقَ بَنِی قَیْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِی حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهٗ اِنَّمَا تَحْبِسُهٗ اُمُّهٗ لِاَنْ تُغَسِّلَهٗ وَ تُلْبِسَهٗ سِخَابًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُحِبُّهٗ۔

(۶۲۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے کسی وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ نہ تو آپ مجھ سے کوئی بات کرتے تھے اور نہ ہی میں نے آپ سے کوئی بات کی' یہاں تک کہ ہم بنی قینقاع کے بازار میں آ گئے۔ پھر آپ واپس ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا: کیا بچہ ہے؟ کیا بچہ ہے؟ یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔ تو ہم نے خیال کیا کہ ان کی ماں نے ان کو غسل کروانے کے لیے اور ان کو خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے روک رکھا ہے لیکن تھوڑی سی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ وہ دونوں یعنی آپ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے گلے ملے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور تو اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

(۶۲۵۸)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِ النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔

(۶۲۵۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

(۶۲۵۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔

(۶۲۵۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

(۶۲۶۰)حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِیِّ الْیَمَامِیُّ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

(۶۲۶۰) حضرت ایاس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے اس سفید گدھے کو کھینچا کہ جس پر اللہ کے نبی

قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِيَاسٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بَنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَ هٰذَا خَلْفَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سوار ہیں یہاں تک کہ میں اسے کھینچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ تک لے گیا۔ (حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما) میں سے ایک آپ کے آگے تھا اور ایک آپ کے پیچھے۔

۱۰۹۸: باب فَضَآئِلِ اَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: اہلِ بیت عظام کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الاحزاب:۳۳] ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ﴾

(۶۲۶۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اس حال میں نکلے کہ آپ اپنے اُوپر ایک ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ جس پر کجاووں یا ہانڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے۔ اسی دوران میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپ نے ان کو اپنی اس چادر کے اندر کرلیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آ گئے تو آپ نے اُن کو بھی اپنی چادر کے اندر کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے اُن کو بھی اپنی چادر میں کرلیا پھر (اس کے بعد) حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بھی اپنی اسی چادر میں کرلیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

۱۰۹۹: باب مِنْ فَضَآئِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ اُسَامَةَ رضی اللہ عنہما

باب: حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۶۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [الاحزاب:۵] (قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يُوْسُفَ الدُّوَيْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ)۔

(۶۲۶۲) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زید بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر پکارا کرتے تھے (کیونکہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنی تھے) یہاں تک کہ قرآن مجید میں (یہ حکم) نازل ہوا کہ تم لوگ ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارو تو یہ اللہ کے ہاں زیادہ بہتر ہے۔

(۶۲۶۳) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا

(۶۲۶۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث

حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ۔

مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۲۶۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي اِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْ تَطْعَنُوا فِي اِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمْرَةِ اَبِيهِ مِن قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا مِن اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ۔

(۶۲۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس لشکر پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر فرمایا تو لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری کے بارے میں نکتہ چینی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اگر تم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو تم لوگ اس سے پہلے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے باپ کی سرداری میں بھی نکتہ چینی کر چکے ہو اور اللہ کی قسم! اُسامہ رضی اللہ عنہ کا باپ بھی سرداری کے لائق تھا اور وہ سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھا اور اب ان کے بعد یہ اسامہ رضی اللہ عنہ بھی مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(۶۲۶۵)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ يُرِيْدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِن قَبْلِهِ وَ ايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيْدُ اُسَامَةَ (بْنَ زَيْدٍ) وَ ايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَاُوصِيكُمْ بِهِ فَاِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ۔

(۶۲۶۵) حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حال میں کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے کہ اگر تم لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم لوگ اس سے پہلے اُن کے باپ کی سرداری پر بھی نکتہ چینی کر چکے ہو اور اللہ کی قسم! وہ سرداری کے لائق تھے اور اللہ کی قسم! وہ میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھے۔ اللہ کی قسم! اسامہ بن زید بھی سرداری کے لائق ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے یہ سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اسی وجہ سے میں تم لوگوں کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

۱۰۰: باب مِّنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

باب: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۶۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ

(۶۲۶۶) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ کو یاد ہے کہ جب میں نے اور آپ نے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تھی؟

تَلَقَّيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَ تَرَكَكَ۔

انہوں نے فرمایا: جی ہاں! تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔

(۶۲۶۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ اِسْنَادِهٖ۔

(۶۲۶۷) حضرت حبیب بن شہید سے ابن علیہ کی حدیث اور ان کی سند کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۲۶۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَاحِدَةٍ۔

(۶۲۶۸) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو گھر کے بچے آپ سے جا کر ملتے۔ راوی کہتے ہیں کہ (اسی طرح ایک دن) آپ سفر سے واپس تشریف لائے تو میں آپ سے ملنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لخت جگر آئے تو آپ نے اُن کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم تینوں ایک ہی سوار پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

(۶۲۶۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِيْ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِيْ وَ بِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

(۶۲۶۹) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ ہم سے ملتے۔ راوی کہتے ہیں (کہ ایک مرتبہ) مجھ سے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور ایک کو اپنے پیچھے بٹھا لیا' یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

(۶۲۷۰)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهٗ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ۔

(۶۲۷۰) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور خاموشی سے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی جس کو میں لوگوں میں سے کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

۱۰۱: باب مِنْ فَضَائِلِ خَدِيْجَةَ (اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۷۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُو اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ

(۶۲۷۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سنا' وہ

حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ وَكِيْعٌ وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيْثُ اَبِى اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام عورتوں میں سے سب سے افضل عورت مریم بنت عمران علیہا السلام ہے اور (میرے زمانے کی) سب عورتوں سے افضل عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد (خدیجۃ الکبریٰ) ہیں۔ ابوکریب کہتے ہیں کہ حضرت وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

(۶۲۷۲) وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِى مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

(۶۲۷۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں میں سے بہت سے مرد کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں سے کوئی بھی عورت کامل نہیں ہوئی' سوائے حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام اور حضرت آسیہ فرعون کی بیوی کے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

(۶۲۷۳) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِىَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا (عَزَّ وَجَلَّ) وَ مِنِّى وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ فِى رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ (وَ) لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِى الْحَدِيْثِ وَ مِنِّى۔

(۶۲۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں' آپ کے پاس جو ایک برتن لے کر آئی ہیں۔ اس برتن میں سالن ہے یا کھانا ہے یا پینے کی کوئی چیز (شربت وغیرہ) تو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کو اپنے پروردگار عزّ وجل کی طرف سے اور میری طرف سے سلام فرمائیں اور ان کو جنت میں ایک ایسے محل کی خوشخبری دے دیں کہ جو خولدار موتیوں کا بنا ہوا ہے۔ جس محل میں نہ کسی قسم کی گونج ہوگی اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوگی۔

(۶۲۷۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ (الْعَبْدِيُّ) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

(۶۲۷۴)حضرت اسمٰعیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر (محل) کی خوشخبری دی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں! آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک خول دار موتیوں کے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دی ہے' جس گھر میں نہ کسی قسم کا شور ہوگا اور نہ ہی کوئی تکلیف۔

(۶۲۷۵)حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَ جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۲۷۵)حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۲۷۶)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَدِيْجَةَ (بِنْتَ خُوَيْلِدٍ) بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ۔

(۶۲۷۶)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔

(۶۲۷۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهٗ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ (عَزَّ وَجَلَّ) اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا اِلٰى خَلَائِلِهَا۔

(۶۲۷۷)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اُس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ کو آپ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔

(۶۲۷۸)حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى خَدِيْجَةَ وَاِنِّي

(۶۲۷۸)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی پر رشک نہیں کیا' سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں اُن پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

لَمْ اُدْرِكْهَا قَالَتْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُوْلُ اَرْسِلُوْا بِهَا اِلٰى اَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ فَاَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا۔

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تھے تو آپ فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیج دو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا: خدیجہؓ ' خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی ہو رہی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔

(۶۲۷۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ اُسَامَةَ اِلٰى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا۔

(۶۲۷۹) حضرت ہشام اس سند کے ساتھ ابو اسامہ کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں لیکن اس میں بکری کے واقعہ تک کا ذکر ہے اور اس کے بعد کی زیادتی کا ذکر نہیں کیا۔

(۶۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ (لِلنَّبِيِّ ﷺ) عَلٰى امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهٖ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهٖ اِيَّاهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ۔

(۶۲۸۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ نبی ﷺ اُن کا کثرت سے ذکر کرتے تھے اور میں نے اُن کو کبھی بھی نہیں دیکھا۔

(۶۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ۔

(۶۲۸۱) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر (دوسری) شادی نہیں کی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔

(۶۲۸۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ خَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِى الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

(۶۲۸۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے کی اجازت مانگی تو آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت مانگنا یاد آ گیا تو آپ اس کی وجہ سے خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ تو ہالہ بنت خویلد ہیں!! مجھے یہ دیکھ کر رشک آ گیا۔ میں نے عرض کیا: آپ قریش کی بوڑھی عورتوں میں سے ایک بھاری گالوں والی عورت کو یاد کرتے ہیں جس کی پنڈلیاں باریک تھیں اور ایک لمبی مدت ہوئی وہ انتقال کر چکیں تو اللہ پاک نے آپ کو اُن سے بہتر بدل عطا فرمایا۔

۱۰۲: باب (فِىْ) فَضَآئِلِ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا

باب: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کے بیان میں

(۶۲۸۳)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَ نِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

(۶۲۸۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے عائشہ!) تو مجھے تین رات تک خواب میں دکھائی گئی۔ ایک فرشتہ سفید ریشم کے ٹکڑے میں تجھے میرے پاس لایا اور وہ مجھ سے کہنے لگا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے اُس کا چہرہ کھولا تو وہ تو ہی نکلی۔ تو میں نے (اپنے جی میں) کہا: اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خواب ہے تو اس طرح ضرور ہوگا۔

(۶۲۸۴)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۶۲۸۴) حضرت ہشام اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۲۸۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَ عْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَ اِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ۔

(۶۲۸۵) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں جانتا ہوں جس وقت کہ تو مجھ سے راضی (خوش) ہوتی ہے اور جس وقت کہ تو غصہ میں ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ یہ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تو مجھ سے راضی (خوش) ہوتی ہے تو تو کہتی ہے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ربّ کی قسم! اور جب تو غصہ (ناراض) ہوتی ہے تو کہتی ہے: ابراہیم علیہ السلام کے ربّ کی قسم۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: بے شک اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں تو صرف آپ کا نام مبارک ہی چھوڑتی ہوں۔

(۶۲۸۶)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ (بْنِ عُرْوَةَ) بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا وَ رَبِّ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۶۲۸۶) حضرت ہشام بن عروہ سے اس سند کے ساتھ ابراہیم کے ربّ کی قسم تک کا قول ذکر ہے اور اس کے بعد کا جملہ ذکر نہیں کیا۔

(۶۲۸۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَ كَانَتْ تَاْتِيْنِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُوْلِ

(۶۲۸۷) سیّدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں (کھلونے وغیرہ) کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس میری سہیلیاں آیا کرتی تھیں تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو غائب ہو جاتیں تھیں۔ حضرت عائشہؓ

اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ۔

فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ اُن کو میری طرف بھیج دیا کرتے تھے۔

(۶۲۸۸)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهٖ وَهُنَّ اللُّعَبُ۔

(۶۲۸۸)حضرت ہشام اِس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور جریر کی روایت میں ہے انہوں نے کہا: (کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں اور وہی کھیل تھے۔

(۶۲۸۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۶۲۸۹)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تحفہ تحائف بھیجنے کے لیے میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس دن میرے ہاں باری ہوتی تھی اُس دن صحابہ رضی اللہ عنہم تحفے بھیجا کرتے تھے) اور وہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی چاہتے تھے۔

(۶۲۹۰)حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطِي فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ وَ اَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّي هٰذِهٖ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَتْ اِلٰى اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَ بِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي اِلٰى رَسُوْلِ

(۶۲۹۰)نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی اِس حال میں کہ آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اجازت عطا فرمادی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے مجھے آپ کی طرف اس لیے بھیجا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں (محبت وغیرہ) میں ہم سے انصاف کریں اور میں خاموش تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو ان سے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) محبت رکھ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تو وہ کھڑی ہوگئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأَتْقَى لِلّٰهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ (تَعَالَى) مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

آئیں اور انہیں اس بات کی خبر دی جو انہوں نے کہا اور اس بات کی بھی جو ان سے آپ نے فرمایا تو وہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کہنے لگیں کہ تم ہمارے کسی کام نہ آئیں اس لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف پھر جاؤ اور آپ سے عرض کرو کہ آپ کی ازواجِ مطہرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں آپ سے انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اللہ کی قسم! میں تو اس بارے میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ دیندار اور اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور بہت ہی صدقہ وخیرات کرنے والی عورت نہیں دیکھی اور نہ ہی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر تواضع اختیار کرنے والی اور اپنے اعمال کو کم سمجھنے والی کوئی عورت دیکھی لیکن ایک چیز میں کہ اُن میں تیزی تھی اور اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اس حال میں اجازت عطا فرما دی کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اُنہی کی چادر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ اس حال میں تھے کہ جس حال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں آئی تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے مجھے آپ کی طرف اس لیے بھیجا ہے کہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں ہم سے انصاف کریں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا یہ کہہ کر میری طرف متوجہ ہوئیں اور انہوں نے مجھے بہت کچھ کہا اور میں رسول اللہ ﷺ

کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھیں کہ کیا آپ مجھے اِس بارے میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں؟ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بولنے کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ میں نے پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جواب دینے کو ناپسند نہیں سمجھیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں بھی اُن پر متوجہ ہوئی اور تھوڑی ہی دیر میں اُن کو چپ کرا دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دیکھتے ہوئے) مسکرائے اور فرمایا: یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔

(۶۲۹۱)حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً۔

(۶۲۹۱) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے اور اس میں ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں تو پھر وہ (زینب رضی اللہ عنہا) مجھ پر غالب نہ آسکیں۔

(۶۲۹۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَ نَحْرِي۔

(۶۲۹۲) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری کے عالم میں) فرماتے ہیں کہ میں آج کہاں ہوں اور کل کہاں ہوں گا' یہ خیال کرتے ہوئے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کی باری میں ابھی دیر ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر جب میرا دن ہوا تو اللہ نے آپ کو میرے سینے اور حلق کے درمیان وفات دے دی۔ (یعنی اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک حضرت عائشہؓ کے سینے سے لگا ہوا تھا۔)

(۶۲۹۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلٰى صَدْرِهَا وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ۔

(۶۲۹۳) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خبر دیتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ اپنی وفات سے قبل اس حال میں میں آرام فرما رہے تھے کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کی طرف توجہ کی تو آپ فرما رہے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(۶۲۹۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۶۲۹۴) حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۲۹۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

(۶۲۹۵) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ سے سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ اسے دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کے بارے میں اختیار نہ دے دیا جاتا۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَنْ يَمُوْتَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُوْلُ: ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾[النساء:٦٩] قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِيْنَئِذٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے مرضِ وفات میں سنا' آپ فرما رہے تھے: ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ﴾ یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ نبیوں میں سے اور صدیقین اور شہداء میں سے اور نیک لوگوں میں سے اور یہ سارے بہترین رفیق ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں اُسی وقت سمجھ گئی کہ آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔

(٦٢٩٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(٦٢٩٦) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(٦٢٩٧)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ (بْنِ سَعْدٍ) حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَ هُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ عَرَفْتُ الْحَدِيْثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِي قَوْلِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ

(٦٢٩٧) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ آپ تندرست تھے فرماتے ہیں کہ کوئی نبی اُس وقت تک اس دنیا سے رخصت نہیں ہوتا جب تک کہ اُسے جنت میں اُس کا مقام نہ دکھا دیا جائے پھر (اُسے دنیا میں جانے کا) اختیار نہ دے دیا جائے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (وصال کا وقت) آ گیا تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر کچھ دیر غشی طاری رہی پھر افاقہ ہوا اور آپ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف کی پھر فرمایا: ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔'' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس وقت میں نے کہا: اب آپ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے اور مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ نے ہمیں صحت و تندرستی کی حالت میں بیان فرمائی تھی کہ کسی نبی کی روح اُس وقت تک قبض نہیں کی گئی جب تک کہ اسے جنت میں اُس کا مقام نہ دکھا دیا جائے۔ پھر اُسے اختیار نہ دے دیا جائے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات فرمائی اُس کا آخری کلمہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے)۔

الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔

(۶۲۹۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهٗ جَمِيْعًا وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِي وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَ رَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيْرِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَ تَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُوْلُكَ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا۔

(۶۲۹۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (کسی سفر وغیرہ کیلئے) تشریف لے جاتے تو آپ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ ایک مرتبہ قرعہ مجھ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا تو ہم دونوں اکٹھی آپ کے ساتھ نکلیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سفر کرتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے تھے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگیں: کیا آج کی رات تو میرے اونٹ پر سوار نہیں ہو جاتی اور میں تیرے اونٹ پر سوار ہو جاؤں؟ تو بھی دیکھے اور میں بھی دیکھوں گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں نہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف تشریف لائے (تو دیکھا) اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار ہیں۔ آپ نے سلام کیا پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہی سوار ہو کر چل پڑے یہاں تک کہ ایک جگہ اُترے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ساری رات) آپ کو نہ پایا تو انہیں غیرت آئی پھر جب وہ اُتریں تو اپنے پاؤں اذخر گھاس میں مارنے لگیں اور کہنے لگیں: اے پروردگار! مجھ پر بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے وہ تیرے رسول ہیں اور میں اُنہیں کچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

(۶۲۹۹)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

(۶۲۹۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ ثرید کھانے کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(۶۳۰۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۶۳۰۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے لیکن ان دونوں روایتوں میں سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہیں ہیں اور اسمٰعیل کی روایت میں اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ کے الفاظ

بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ فِي حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

ہیں۔

(۶۳۰۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَ يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔

(۶۳۰۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام تجھے سلام کہتے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ یعنی جبرئیل علیہ السلام پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

(۶۳۰۲)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا۔

(۶۳۰۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے مذکورہ حدیثوں کی طرح فرمایا۔

(۶۳۰۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۶۳۰۳) حضرت زکریا رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

(۶۳۰۴)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ (فَقُلْتُ) وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى۔

(۶۳۰۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں تجھے سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ (یعنی اُن پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ وہ دیکھتے ہیں کہ جو میں نہیں دیکھتی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں اُمّ المومنین، نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خلیفۃ الرسول سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا اور ساری کائنات کے مؤمنوں کی ماں ہیں۔ آپ ﷺ کو اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سب سے زیادہ پیار اور محبت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی تھا۔ خود سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دس ایسے کمالات سے نوازا تھا کہ جو حضرت مریم کے علاوہ کسی کو عطا نہیں فرمائے:

﴿۱﴾ میرے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے کسی باکرہ (یعنی کنواری) عورت سے نکاح نہیں کیا۔

﴿۲﴾ نکاح سے قبل فرشتہ میری تصویر لے کر نازل ہوا۔ وہ آپ ﷺ کو دکھائی کہ یہ آپ ﷺ کی بیوی ہے۔ اللہ کا حکم ہے کہ آپ ﷺ اس سے نکاح کریں۔

﴿۳﴾ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ مجھ سے محبت فرماتے تھے۔

﴿۴﴾ مردوں میں جو آپ ﷺ کو سب سے محبوب تھا (ابوبکر رضی اللہ عنہ) میں اُس کی بیٹی ہوں۔
﴿۵﴾ آسمان سے میری براءت میں سورۃ النور کی ۱۸ آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں۔
﴿۶﴾ میں نے جبرئیل علیہ السلام کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا۔
﴿۷﴾ میرے بستر پر حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے۔
﴿۸﴾ میری باری دو رات اور دو دن تھی۔ باقی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی باری میں صرف ایک دن اور ایک رات آتی تھی۔
﴿۹﴾ انتقال کے وقت آپ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔
﴿۱۰﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کو میرے حجرہ میں دفن کیا گیا۔ (بحوالہ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۴۱)

۱۱۰۳: بَابُ ذِکْرِ حَدِیْثِ اُمِّ زَرْعٍ

(۶۳۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيْسٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشَرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَ تَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَ عْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٌ فَيُنْتَقٰى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَ بُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَ اِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ

باب: حدیث اُمِّ زرع کے ذکر کے بیان میں

(۶۳۰۵) سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) گیارہ عورتیں آپس میں یہ معاہدہ کر کے بیٹھیں کہ اپنے اپنے خاوندوں کا پورا پورا صحیح صحیح حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپائیں اُن میں سے (۱) پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند ناکارہ پتلے دُبلے اونٹ کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پہ رکھا ہوا ہو کہ نہ تو پہاڑ کا راستہ آسان ہو کہ جس کی وجہ سے اُس پر چڑھنا ممکن ہو اور نہ ہی وہ گوشت ایسا ہو کہ بڑی دِقت اُٹھا کر اسے اتارنے کی کوشش کی جائے۔ (۲) دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی کیا خبر بیان کروں۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اُس کے عیب ذکر کرنا شروع کر دوں تو کسی عیب کا ذکر نہ چھوڑوں (یعنی سارے ہی عیب بیان کر دوں) اور اگر ذکر کروں تو اس کے ظاہری اور باطنی سارے عیب ذکر کر ڈالوں۔ (۳) تیسری عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند لم ڈھینگ (یعنی دراز قد والا) اگر میں کسی بات میں بول پڑوں تو مجھے طلاق ہو جائے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکی رہوں۔ (۴) چوتھی عورت نے کہا: میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ اُس سے کسی قسم کا ڈر اور رنج۔ (۵) پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہ چیتا بن جاتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور گھر میں جو کچھ ہوتا ہے اُس بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرتا۔ (۶) چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب

الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُو زَرْعٍ وَمَا اَبُو زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجَحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَ جَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشَقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَاَطِيطٍ وَ دَائِسٍ وَ مُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ وَ اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِي زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ وَ بَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَ تُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيْهَا وَ طَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَ غَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَلَا تَمْلَاُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُو زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَ نَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَ اَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي اُمَّ زَرْعٍ وَ مِيْرِي اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِي مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔

ہڑپ کر جاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے' میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا تاکہ میری پراگندی (دکھ درد) کا علم ہو۔ (۷) ساتویں عورت نے کہا: میرا خاوند ہمبستری سے عاجز' نامرد اور اس قدر بیوقوف ہے کہ وہ بات بھی نہیں کر سکتا۔ دنیا کی ہر بیماری اُس میں ہے اور سخت مزاج ایسا کہ میرا سر پھوڑ دے یا میرا جسم زخمی کر دے یا دونوں کر ڈالے۔ (۸) آٹھویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہے اور چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے۔ (۹) نویں عورت نے کہا: میرا خاوند بلند شان والا' دراز قد والا' بڑا ہی مہمان نواز' اُس کا گھر مجلس اور دارالمشورہ کے قریب ہے۔ (۱۰) دسویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند مالک ہے اور میں مالک کی کیا شان بیان کروں کہ اس کے اونٹ اس قدر زیادہ ہیں کہ جو مکان کے قریب بٹھائے جاتے ہیں' چراگاہ میں کم ہی چرتے ہیں' وہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ہلاکت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ (۱۱) گیارہویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند ابوزرع ہے۔ میں ابوزرع کی کیا شان بیان کروں کہ زیوروں سے اُس نے میرے کان جھکا دیئے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے اور مجھے ایسا خوش رکھتا ہے کہ خود پسندی میں میں اپنے آپ کو بھولنے لگی۔ مجھے اس نے ایک ایسے غریب گھرانے میں پایا تھا کہ جو بڑی مشکل سے بکریوں پر گزر اوقات کرتے تھے اور پھر مجھے اپنے خوشحال گھرانے میں لے آیا کہ جہاں گھوڑے' اونٹ' کھیتی باڑی کے بیل اور کسان موجود تھے اور وہ مجھے کسی بات پر نہیں ڈانتا تھا۔ میں دن چڑھے تک سوتی رہتی اور کوئی مجھے جگا نہیں سکتا تھا اور کھانے پینے میں اس قدر فراخی کہ میں خوب سیر ہو کر چھوڑ دیتی۔ ابوزرع کی ماں بھلا اُس کی کیا تعریف کرے اس کے بڑے بڑے برتن ہر وقت بھرے کے بھرے رہتے ہیں۔ اس کا گھر بڑا کشادہ ہے اور ابو زرع کا بیٹا بھلا اس کے کیا کہنے کہ وہ بھی ایسا دبلا پتلا چھریرے جسم والا کہ اس کے سونے کا حصہ نرم و نازک شاخ یا تلوار کی طرح باریک بکری کے بچے کی ایک دستی سے اُس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی۔ ابوزرع کی بیٹی کہ اس کے کیا کہنے کہ وہ اپنی ماں کی تابعدار' باپ کی فرمانبردار' موٹی تازی' سوکن کی جلن تھی۔ ابوزرع کی باندی کا بھی کیا کمال بیان کروں کہ گھر کی بات وہ کبھی باہر جا

کرنہیں کہتی تھی۔ کھانے کی چیز میں بغیر اجازت کے خرچ نہیں کرتی تھی اور گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں ہونے دیتی تھی بلکہ گھر صاف ستھرا رکھتی تھی۔ ایک دن صبح جبکہ دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے۔ ابوزرع گھر سے نکلے' راستے میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے کی طرح دو بچے دو اناروں (یعنی اُس کے پستانوں) سے کھیل رہے تھے۔ پس وہ عورت اسے کچھ ایسی پسند آ گئی کہ اُس نے مجھے طلاق دے دی اور اُس عورت سے نکاح کر لیا پھر میں نے بھی ایک شریف سردار سے نکاح کر لیا جو کہ شہسوار ہے اور سپہ سالار ہے' اُس نے مجھے بہت سی نعمتوں سے نوازا اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا اُس نے مجھے دیا اور یہ بھی اُس نے کہا کہ اے اُمِ زرع خود بھی کھا اور اپنے میکے میں بھی جو کچھ چاہے بھیج دے لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو اکٹھا کر لوں تو پھر بھی وہ ابوزرع کی چھوٹی سی چھوٹی عطا کے برابر نہیں ہو سکتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سارا قصہ سنا کر) مجھ سے فرمایا: (اے عائشہ!) میں بھی تیرے لیے اسی طرح سے ہوں جس طرح کہ ابو زرع اُمِ زرع کے لیے ہے۔

(۶۳۰۶) وَ حَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَ قَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَ قَالَ وَ صِفْرُ رِدَائِهَا وَ خَيْرُ نِسَائِهَا وَ عَقْرُ جَارَتِهَا وَ قَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَ قَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ زَوْجًا۔

(۶۳۰۶) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں معمولی لفظوں کا ردوبدل ہے۔

۱۱۰۴: باب مِّنْ فَضَآئِلِ فَاطِمَةَ (بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ)

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۰۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا۔

(۶۳۰۷) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اپنی بیٹی کے نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی اجازت مانگی تو میں ان کو اجازت نہیں دوں گا۔ پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں ان کو اجازت نہیں دوں گا پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں ان کو اجازت نہیں دوں گا مگر یہ کہ ابو طالب کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ میری بیٹی کو طلاق دینا پسند کریں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں کیونکہ میری بیٹی' میرا ایک ٹکڑا ہے۔ مجھے شک میں ڈالتا ہے جو کہ اُسے شک میں ڈالتا ہے' تکلیف دیتی ہے مجھے وہ چیز کہ جو اُسے تکلیف دیتی ہے۔

(۶۳۰۸)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا۔

(۶۳۰۸) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرا ٹکڑا ہے مجھے تکلیف دیتی ہے وہ چیز کہ جو اُسے تکلیف دیتی ہے۔

(۶۳۰۹)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ اِلَى (مِنْ) حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِي اِنَّ عَلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنَ اَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاِنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَ وَعَدَنِي فَاَوْفٰى لِي وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا۔

(۶۳۰۹) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدینہ منورہ میں یزید بن معاویہؒ کے پاس آئے تو ان سے حضرت مسور بن مخرمہؓ نے ملاقات کی اور اُس سے کہنے لگے اگر آپ کو مجھ سے کوئی ضرورت ہو تو آپ مجھے حکم کریں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اُن سے کہا کہ نہیں (یعنی مجھے آپ سے کوئی کام نہیں) حضرت مسورؓ بن مخرمہ نے اس سے کہا کہ کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار عنایت کر دیں گے (محفوظ کرنے کی خاطر) کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ زبردستی آپ سے (یہ تلوار) چھین نہ لیں۔ اللہ کی قسم! اگر آپ وہ تلوار مجھے عنایت کر دیں گے تو جب تک میری جان میں جان ہے اُس تلوار کو مجھ سے کوئی نہیں لے سکے گا۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا اور میں ان دنوں جوان ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا: فاطمہؓ (میرے جسم) کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان کے دین میں کوئی فتنہ نہ ڈال دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ اپنے ایک داماد جو کہ عبد شمس کی اولاد میں سے تھا اُس سے ذکر فرمایا اور ان کی دامادی کی خوب تعریف بیان کی اور آپ نے فرمایا انہوں نے مجھ سے جو بات بیان کی سچی بیان کی اور انہوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا تو اُسے پورا کیا اور میں کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی کسی حرام چیز کو حلال کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی جگہ کبھی بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

(۶۳۱۰)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ

(۶۳۱۰) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت علی

اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنَ اَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ وَ عِنْدَهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَ هٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَاِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَاِنَّمَا اَكْرَهُ اَنْ يَفْتِنُوْهَا وَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ۔

رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ آپ کی قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے اور علی رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں نے آپ سے سنا جس وقت کہ آپ نے تشہد پڑھا پھر آپ نے فرمایا: اما بعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔ اُس نے جو بات مجھ سے بیان کی سچ بیان کی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں اِس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ لوگ اُس کے دین پر کوئی آفت لائیں۔ اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک آدمی کے پاس اکٹھی نہ ہوں گی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (جب آپ کی بات سنی) تو نکاح کا پیغام چھوڑ دیا۔

(۶۳۱۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۶۳۱۱) حضرت زہری اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۳۱۲) حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هٰذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِي

(۶۳۱۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں اُن سے کوئی بات فرمائی تو وہ رو پڑیں پھر آپ نے اُن کے کان میں ان سے کوئی بات (دوبارہ) فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ تمہارے کان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا جس کی وجہ سے تم رو پڑیں پھر آپ نے کچھ فرمایا تو تم ہنس پڑیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے آپ نے میرے کان میں خبر دی کہ میری موت قریب ہے تو میں رو پڑی پھر آپ نے میرے کان میں مجھے خبر دی کہ (اے فاطمہ رضی اللہ عنہا)

فَاَخْبَرَنِی بِمَوْتِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِی فَاَخْبَرَنِی اَنِّی اَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهٗ مِنْ اَهْلِهٖ فَضَحِكْتُ۔

تو سب سے پہلے میرے گھروالوں (اہلِ بیت) میں سے میرا ساتھ دے گی تو پھر میں ہنس پڑی۔

(۶۳۱۳)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهٗ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَمْشِی مَا تُخْطِیءُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِی ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰی جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهٖ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ اُفْشِی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهٗ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِی عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتِنِی مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِی فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی فَاَخْبَرَنِی اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِی كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّهٗ عَارَضَهُ الْاٰنَ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّی لَا اُرَی الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِی فَاِنَّهٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِی الَّذِی رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاٰی جَزَعِی سَارَّنِی الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَیْ اَنْ تَكُوْنِی سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِی الَّذِی رَاَيْتِ۔

(۶۳۱۳) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن آپ کے پاس موجود تھیں۔ اُن میں سے کوئی بھی زوجہ مطہرہ غیر حاضر نہیں تھی تو اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چلنے کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی طرح تھا تو جب آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو آپ نے ان کو خوش آمدید اے میری بیٹی فرمایا۔ پھر آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی دائیں یا اپنی بائیں طرف بٹھالیا پھر آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں خاموشی سے کوئی بات فرمائی تو وہ بہت سخت رونے لگیں تو جب آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ حال دیکھا تو پھر دوبارہ آپ نے اُن کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے ہٹ کر تجھ سے کیا خاص باتیں کی ہیں پھر تم رو پڑیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کروں گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حق کی قسم دی جو میرا اُن پر تھا کہ مجھ سے وہ بات بیان کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی کہ اب میں بیان کروں گی وہ یہ کہ جس وقت آپ نے میرے کان میں پہلی مرتبہ بات بیان فرمائی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک یا دو مرتبہ قرآن مجید کا دَور کیا کرتے تھے اور اس مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو مرتبہ دَور کیا ہے جس کی وجہ سے میرا خیال ہے کہ موت کا وقت قریب ہوگیا ہے۔ پس تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر کیونکہ میں تیرے

لیے بہترین پیش خیمہ ہوں (تو یہ سن کر) میں رو پڑی جس طرح کہ تُو نے مجھے روتے ہوئے دیکھا ہے۔تو پھر آپ نے دوبارہ میرے کان میں جو بات فرمائی (وہ یہ کہ) اے فاطمہ! کیا تُو اس بات پر راضی نہیں ہو جاتی کہ تم مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) میں ہنس پڑی جس طرح کہ آپ نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔

(۶۳۱۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةً فَجَاءَ تْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اِنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ اَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثِهِ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ وَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَاِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِي وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِي لُحُوْقًا بِي وَ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ۔

(۶۳۱۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عورتیں (یعنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) اکٹھی ہوئیں۔ اُن میں سے کوئی زوجہ مطہرہ بھی غائب نہیں تھی تو اسی دوران حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ اُن کے چلنے کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کے انداز جیسا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے میری بیٹی! خوش آمدید۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا پھر آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کوئی بات فرمائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں پھر آپ نے اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کوئی بات فرمائی تو پھر وہ ہنس پڑیں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ کس وجہ سے روئیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کی کبھی ایسی خوشی نہیں دیکھی کہ جو رنج والم سے اس قدر قریب ہو۔ پھر میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے علیحدہ ہو کر تجھ سے کیا خاص بات فرمائی ہے پھر تم رو پڑی ہو اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کے بارے میں پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کرنے والی ہوں۔ یہاں تک کہ جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ آپ نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس مرتبہ دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے اور تُو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی اور میں تیرے لیے بہترین پیش خیمہ ہوں گا (یہ سنتے ہی) اس وجہ سے میں رو

پڑی۔ پھر آپ نے میرے کان میں فرمایا: (اے فاطمہ!) کیا تُو اس بات پر راضی نہیں کہ تُو مؤمن عورتوں کی سردار ہے یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہے۔ تو پھر میں یہ سن کر ہنس پڑی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بے شمار فضائل احادیث کی دیگر کتب میں بھی موجود ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے پہلے سال پیدا ہوئیں۔ آپ کا نام فاطمہ اور لقب زہراء تھا اور دنیائے فانی سے بے رغبتی کی وجہ سے آپ کو بتول بھی کہا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی زندہ تھیں۔ سب سے چھوٹی اور خوشحالی کے زمانے میں موجود ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ ۲ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا۔ مہر کی ساری رقم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ادا کی اور نکاح کے گواہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف قرار پائے۔ آپ کی شادی کا سارا سامان بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خریدا تھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے کُل پانچ بچے پیدا ہوئے جس میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ بعض مؤرخین نے تین ہی لڑکیاں لکھی ہیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محسن رضی اللہ عنہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہی اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت فاطمۃ الزہرا عبادت گزار شب زندہ دار اور نہایت پاکباز خاتون تھیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساری کائنات کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا ٹکڑا ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جیسا کہ اس باب کی احادیث سے ظاہر ہے۔

۱۱۰۵: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اُمِّ سَلَمَةَ (اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ) رضی اللہ عنہا

باب: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۱۵) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْاَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِلَا هُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطٰنِ وَبِهَا يُنْصَبُ رَايَتُهٗ قَالَ وَاُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيْلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

(۶۳۱۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو تو سب سے پہلے بازار میں داخل نہ ہو اور نہ ہی سب کے بعد بازار سے نکل کیونکہ بازار شیطان کا معرکہ ہے اور اس جگہ اس کا جھنڈا گاڑا ہوا ہوتا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یہ کون تھے؟ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں تو انہیں

تَعَالٰی عَنْهَا مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہی سمجھتی رہی' یہاں تک کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا۔ آپ ہماری خبر اُن سے بیان فرما رہے تھے۔ راوی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

تشریح ❀ اِس باب کی حدیث مبارکہ میں اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سیّد الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ صحابی کی شکل وصورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت ہو سکتی ہے کہ آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ہند تھا۔ ابوامیہ قریشی مخزومی کی بیٹی تھیں۔ والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ کنعانی تھا۔ آپ کا پہلا نکاح چچازاد بھائی ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی سے ہوا۔ آپ کے خاوند غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شہادت سے چند دن پہلے میرے خاوند ابوسلمہ گھر آئے اور فرمانے لگے کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سن کر آیا ہوں۔ یہ حدیث میرے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے وہ یہ کہ جس آدمی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور پھر اس کے بعد یہ دُعا مانگے: **((اللهم عندك احستب مصيبي هذه اللهم اخلفني بخير منها))** (مسلم وترمذی) ''اے اللہ! میں تجھ سے اپنی اس مصیبت میں اجر کی اُمید رکھتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا۔'' (سیرت المصطفیٰ' جلد سوم' ص ۲۰۵) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد یہ حدیث مجھے یاد آئی تو سوچا کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر مجھے کون ملے گا مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک تھا اس لیے پڑھ لیا۔ چنانچہ یہ دُعا اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوگئی تو میری عدت گزرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیام بھیج دیا تو میں نے چند عذر پیش کیے کہ میری عمر زیادہ ہے' میرے یتیم بچے میرے ساتھ ہیں' میں غیرت کی وجہ سے حوصلہ نہیں پاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ میری عمر تجھ سے زیادہ ہے۔ تمہارا کنبہ اللہ اور اس کے رسول کا کنبہ ہے۔ اللہ سے دُعا کروں گا کہ وہ نازک مزاجی جس کا تمہیں ڈر ہے وہ تجھ سے جاتی رہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی اور پھر وہ احساس ختم ہوگیا۔ ماہِ شوال ۴ھ کو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ زوجیت میں شامل ہوگئی۔ دس درہم آپ کا مہر مقرر رہا۔ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ ۲۰ رجب ۶۲ھ کو مدینہ منورہ میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع مدینہ منورہ میں مدفون ہوگئیں۔

(اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آئینی حیثیت)

۱۰۶: باب مِّنْ فَضَآئِلِ زَيْنَبَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا

باب: اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۱۶) حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتِ

(۶۳۱۶) اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواجِ مطہرات) سے فرمایا کہ تم میں سے سب سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی کہ جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے

طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَصَدَّقُ۔

ہوں گے تو ساری ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تا کہ پتہ چلے کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم سب میں سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتی اور صدقہ و خیرات دیتی تھیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے فرمایا کہ تم میں سے سب سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لمبے ہاتھوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سخاوت تھی اور حضرت زینبؓ چونکہ سخاوت کرنے میں سب سے آگے تھیں ورنہ درحقیقت ظاہراً تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ لمبے تھے۔

۱۰۷: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اُمِّ اَيْمَنَ رضی اللہ عنہا

باب: حضرت اُمّ ایمنؓ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ اِنَاءً فِيْهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ اَصَادَفَتْهُ صَائِمًا اَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَ تَذَمَّرُ عَلَيْهِ۔

(۶۳۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا ایک برتن میں شربت لے کر آئیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ روزہ کی حالت میں تھے یا آپ نے ویسے ہی اسے واپس لوٹا دیا تو حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا آپ پر چلّانے لگیں اور آپ پر غصہ ہونے لگیں۔

(۶۳۱۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا اَبْكِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى

(۶۳۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف چلو تا کہ ہم اُن کی زیارت (ملاقات) کریں جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے تو جب ہم حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف پہنچے تو وہ رونے لگ گئیں۔ دونوں حضرات (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) نے حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا: آپ کیوں روتی ہیں جو اللہ کے پاس ہے وہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہتر ہے۔ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں اس وجہ سے نہیں روتی کہ میں یہ نہیں جانتی کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہتر ہے بلکہ اس وجہ سے روتی ہوں کہ

الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔ آسمان سے وحی آنی منقطع ہو گئی۔ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کے یہ کہنے سے ان دونوں حضرات کو بھی رونا آ گیا اور پھر یہ دونوں حضرات بھی حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ رونے لگ گئے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچپن میں تربیت کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا پلایا تھا اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی میراث میں ملی تھیں۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا میری والدہ کے بعد میری دوسری والدہ ہیں۔ (نووی ج:۲)

۱۰۸: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ

باب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۱۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ اِلَّا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّي اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِيَ۔

(۶۳۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کے ہاں نہیں جایا کرتے تھے۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے اُن پر بڑا رحم آتا ہے' اُن کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

(۶۳۲۰) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

(۶۳۲۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں کسی کے چلنے کی آواز سنی۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ وہاں والوں نے مجھے بتایا کہ یہ غمیصاء بنت ملحان حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔

(۶۳۲۱) حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ (بْنُ) الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِي فَاِذَا بِلَالٌ۔

(۶۳۲۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی (یعنی حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا) کو وہاں دیکھا۔ پھر میں نے اپنے آگے چلنے والے کی آواز سنی' دیکھا تو وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۰۹: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

باب: ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۲۲)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْهِ عَشَاءً فَاَکَلَ وَ شَرِبَ قَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا کَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ یَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِیَتَهُمْ اَهْلَ بَیْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِیَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ یَمْنَعُوْهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ فَقَالَ تَرَکْتِنِیْ حَتّٰی تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِیْ بِابْنِیْ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا کَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ لَکُمَا فِیْ غَابِرِ لَیْلَتِکُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَی الْمَدِیْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا یَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِیْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَیْهَا اَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ یَا رَبِّ اِنَّهٗ یُعْجِبُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ اِذَا خَرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهٗ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتُبِسْتُ بِمَا تَرٰی قَالَ تَقُوْلُ اُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا یَا اَبَا طَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِیْ کُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِیْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ یَا اَنَسُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَا یُرْضِعُهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَغْدُوَ بِهٖ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

(۶۳۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے تھا' فوت ہو گیا تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس کے بیٹے (کے فوت ہونے) کی خبر بیان نہ کرنا بلکہ میں خود اُن سے بات کروں گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اُن کے سامنے شام کا کھانا لائیں۔ انہوں نے کھانا کھایا اور پیا پھر اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے خوب بناؤ سنگھار کیا یہاں تک کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے ہم بستری کی تو جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ خوب سیر ہو گئے ہیں اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر لی ہے تو پھر حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اے ابوطلحہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کچھ لوگ کسی کو کوئی چیز اُدھار دے دیں پھر وہ لوگ اپنی چیز واپس مانگیں تو کیا وہ اُن کو واپس کرنے سے روک سکتے ہیں؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں آپ کو آپ کے بیٹے کی وفات کی خبر دیتی ہوں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) غصے ہوئے کہ تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ یہاں تک کہ جب میں آلودہ ہوا پھر تو نے مجھے میرے بیٹے کی خبر دی۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپ کو اس چیز کی خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری گزری رات میں برکت عطا فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بھی آپ کے ساتھ تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس مدینہ منورہ آتے تھے تو رات کو مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ جب لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کو دردِ زہ (یعنی بچے کی پیدائش کے وقت کا درد) شروع ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اُن کے پاس ٹھہر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے میرے پروردگار! تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهٖ وَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيْهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا اِلٰى حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَ سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا پسند ہے۔ جب آپ نکلیں اور مجھے آپ کے ساتھ داخل ہونا پسند ہے جب آپ داخل ہوں لیکن (اے پروردگار!) تو جانتا ہے کہ جس کی وجہ سے میں رک گیا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اے ابوطلحہ! مجھے اب اس طرح درد نہیں ہے جس طرح پہلے درد تھی۔ چلو ہم بھی چلتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت وہ دونوں مدینہ میں آ گئے تو پھر حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کو وہی دردِ زہ شروع ہوگئی پھر ایک بچہ پیدا ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا: اے انس! کوئی اس بچے کو دودھ نہ پلائے یہاں تک کہ جب صبح ہوگئی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر جانا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اس بچے کو اُٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ ہے تو جب آپ نے مجھے دیکھا تو آپ نے فرمایا: شاید کہ یہ بچہ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نے جنا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو پھر آپ نے وہ آلہ اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور میں نے وہ بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور منگوائی اور پھر اسے اپنے مُنہ میں چبایا یہاں تک کہ جب وہ نرم ہوگئی تو وہ اس بچے کے منہ میں ڈالی' بچہ اُس کو چوسنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو! انصار کو کھجور سے کس قدر محبت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اُس کا نام عبداللہ رکھا۔

(۶۳۲۳) حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۳۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا (اور پھر اس کے بعد) مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

۱۱۰: باب مِّنْ فَضَآئِلِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۲۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ (عِنْدَ) صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجٰي عَمَلٍ

(۶۳۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صبح کی نماز کے وقت فرمایا: اے بلال! تو مجھ سے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا ہو اور جس کے نفع کی تجھے زیادہ امید ہو کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے سامنے تیرے قدموں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔

عرض کیا: میں نے اسلام میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا کہ جس کے نفع کی مجھے زیادہ اُمید ہو سوائے اس کے کہ جب بھی میں رات یا دن کے وقت کامل طریقے سے وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جس قدر اللہ نے میرے مقدر میں لکھا ہوتا ہے' نماز پڑھ لیتا ہوں۔

۱۱۱۱: باب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ اُمِّهٖ رضی اللہ عنہما

باب: سیّدنا عبداللہ بن مسعودؓ اور اُن کی والدہ محترمہ رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۲۵) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَ مِنْجَابٌ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَ آمَنُوا﴾ [المائدة: ۹۳] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ۔

(۶۳۲۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَ آمَنُوا﴾ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے انہیں اس بات پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جو وہ کھا چکے ہیں' ایمان اور پرہیز کے ساتھ۔'' آخر آیت تک نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا تم ان میں سے ہو۔

(۶۳۲۶) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَ أُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَ لُزُومِهِمْ لَهُ۔

(۶۳۲۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی والدہ کا کثرت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے جانے اور ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ہم انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہی سے سمجھتے تھے۔

(۶۳۲۷) وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسٰى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَ أَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

(۶۳۲۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

(۶۳۲۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُرَى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا۔

(۶۳۲۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں حضرت عبداللہ کو اہلِ بیت سے ہی تصور کرتا تھا یا اسی طرح ذکر کیا۔

(۶۳۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ اَبَا مُوْسٰى وَ اَبَا مَسْعُوْدٍ حِيْنَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا وَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا۔

(۶۳۲۹) حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی آدمی چھوڑا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر تم نے یہ کہا ہے تو ان کی عظمت یہ تھی کہ جب ہم کو روک دیا جاتا تو ان کے لیے اجازت دے دی جاتی تھی اور ہم جب غائب ہو جاتے تو یہ اُس وقت بھی (دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) حاضر رہتے تھے۔

(۶۳۳۰)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ (هُوَ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ) عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ اَبِي مُوْسٰى مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُو مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَ يُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا۔

(۶۳۳۰) حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چند ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھے اور وہ قرآن مجید دیکھ رہے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے تو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ان کھڑے ہونے والے سے بڑھ کر زیادہ اللہ کی نازل کردہ آیات کے بارے میں علم رکھنے والے کسی کو چھوڑا ہو تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم نے ایسی بات کہی ہے تو ان کا حال تو یہ تھا کہ جب ہم غائب ہوتے تھے تو یہ حاضر رہتے تھے اور جب ہمیں (دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہونے سے روک دیا جاتا تھا تو انہیں اجازت دی جاتی تھی۔

(۶۳۳۱)وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ (هُوَ بْنُ مُوْسٰى) عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا مُوْسٰى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللّٰهِ وَ اَبَا مُوْسٰى ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو

(۶۳۳۱) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَ اَبِى مُوْسٰى وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَ حَدِيْثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَ اَكْثَرُ۔

(۶۳۳۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّه قَالَ: ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾[آل عمران:۱۶۱] ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِّى اَنْ اَقْرَاَ فَلَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّى اَعْلَمُهُمْ بِكِتٰبِ اللّٰهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّى لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِى حِلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهُ۔

(۶۳۳۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جس نے کسی چیز میں خیانت کی تو وہ قیامت کے دن اپنی خیانت شدہ چیز کو لے کر حاضر ہوگا۔ پھر کہا: تم مجھے کس آدمی کی قراءت کے بارے میں حکم دیتے کہ میں قراءت کروں حالانکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر سے کچھ اوپر سورتیں پڑھ چکا ہوں اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانتے ہیں کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھنے والا ہوں اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی ایک مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا ہے تو میں اُس کی طرف سوار ہو کر چلا جاتا اور شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حلقوں میں بیٹھا ہوں' میں نے کسی سے بھی نہیں سنا جس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رد کیا ہو یا اُن پر کوئی عیب لگایا ہو۔

(۶۳۳۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِى لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتٰبِ اللّٰهِ مِنِّى تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ۔

(۶۳۳۳) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں' اللہ کی کتاب میں کوئی سورت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس چیز کے بارے میں نازل کی گئی تھی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی ایک اللہ کی کتاب کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے ہیں تو میں سوار ہو کر اُس کی طرف جاتا۔

(۶۳۳۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ شَىْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ

(۶۳۳۴) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور ان سے محو گفتگو ہوتے۔ ان کے پاس ایک دن ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: تحقیق! تم نے ایسے آدمی کا ذکر کیا ہے جن سے میں اُس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ قرآن ان چار ابن ام عبد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) اور ان سے شروع کیا اور معاذ

اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ۔

بن جبل اور اُبی بن کعب اور ابو حذیفہ کے مولیٰ حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے حاصل کرو۔

(۶۳۳۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ) بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهٗ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اقْرَءُ وا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاءَ بِهٖ وَمِنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ حَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ قَوْلُهٗ يَقُوْلُهٗ۔

(۶۳۳۵)حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث ذکر کی تو انہوں نے کہا: یہ وہ آدمی ہیں جن سے میں اُس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے ان کے بارے میں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: چار آدمیوں ابن ام عبد (ابن مسعود) اور ان سے ابتدا کی اور اُبی بن کعب اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پڑھو۔

(۶۳۳۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَ وَكِيْعٍ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ اُبَيٍّ وَ فِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ اُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ۔

(۶۳۳۶)اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مروی ہے البتہ چاروں کے ناموں میں تقدیم وتاخیر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(۶۳۳۷)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنِي بِشْرُ ابْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيْقِ الْاَرْبَعَةِ۔

(۶۳۳۷)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ شعبہ سے چاروں کی ترتیب میں اختلاف مذکور ہے۔

(۶۳۳۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذَكَرُوْا ابْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اسْتَقْرِءُ وا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

(۶۳۳۸)حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا۔ انہوں نے کہا: یہ وہ آدمی ہیں جن سے میں اُس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے بارے میں سنا ہے کہ قرآن مجید پڑھنا ان چار سے سیکھو۔ ابن مسعود اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم اور اُبی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم

(۶۳۳۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَاءَ بِهٰذَيْنِ لَا

(۶۳۳۹)اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں اضافہ یہ ہے کہ شعبہ نے کہا: آپ نے ان دونوں سے ابتداء کی البتہ یہ

اَدْرِی بِاَیِّهِمَا بَدَاءَ۔ معلوم نہیں کہ ان دو میں سے کس سے ابتداء کی تھی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود کے فضائل کا تذکرہ ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا گھر میں اور باہر شرف حاصل ہوا۔ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم میں صاحب السواد والسواک مشہور تھے۔ آپ نے دو ہجرتیں کیں اور دونوں قبلوں کی طرف مُنہ کر کے نماز ادا کی۔ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ابو جہل کا سر قلم کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی۔ ۳۲ھ میں انتقال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ تھی۔

ان احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اپنی علمیت وفوقیت کو ظاہر کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ غرور اور تکبیر اور شہرت و ناموری مقصود نہ ہو۔

۱۱۱۲: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

باب: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار رضی اللہ عنہم سے ایک جماعت کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ کُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَبُو زَیْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُو زَیْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِی۔

(۶۳۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چار آدمیوں نے قرآن مجید کو جمع کیا اور وہ سارے کے سارے انصار سے تھے۔ معاذ بن جبل' اُبی بن کعب' زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس سے کہا: ابو زید کون تھے؟ انہوں نے کہا: وہ چچاؤں میں سے ایک تھے۔

(۶۳۴۱) حَدَّثَنِیْ اَبُو دَاوُدَ سُلَیْمٰنُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرْبَعَةٌ کُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا زَیْدٍ۔

(۶۳۴۱) حضرت ہمام رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قرآن مجید کس نے جمع کیا؟ انہوں نے کہا: چار نے اور وہ سارے انصار میں سے تھے۔ اُبی بن کعب' معاذ بن جبل' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور انصار میں سے ایک آدمی نے' جن کی کنیت ابو زید رضی اللہ عنہ تھی۔

(۶۳۴۲) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِی اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِی لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِی قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

(۶۳۴۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی سے فرمایا: اللہ رب العزت نے مجھے حکم دیا ہے کہ تیرے سامنے قرآن مجید پڑھوں۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ نے آپ سے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے تیرا نام لے کر مجھ سے فرمایا ہے۔ تو اُبی رضی اللہ عنہ (خوشی

عَنهُ يَبْكِي۔

سے) رونے لگے۔

(۶۳۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [البينة:۱] قَالَ وَ سَمَّانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكٰى۔

(۶۳۴۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے (سورۃ) ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ پڑھوں۔ انہوں نے عرض کیا: (اللہ نے) میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! راوی کہتے ہیں پھر وہ (اُبی رضی اللہ عنہ) رو دیئے۔

(۶۳۴۴)وَ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بِمِثْلِهِ۔

(۶۳۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زمانہ نبوی میں قرآن کو جمع کرنے والے انصار تھے۔ یہ اُن کی فضیلت ہوئی اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ سب سے اچھی قرآن کی تلاوت کرنے والے اُبی بن کعب ہیں اور ان کا لقب قاری القرآن ہے اور یہ کاتبین وحی میں سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین بھی لکھا کرتے تھے۔ ان کا انتقال ۲۲ھ یا ۳۰ھ میں ہوا۔

۱۱۱۳: باب مِّنْ فَضَآئِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

باب: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۴۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّلَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

(۶۳۴۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اُن کے سامنے تھا کہ ان کی (موت) کی وجہ سے اللہ کے عرش کو بھی حرکت آگئی ہے۔

(۶۳۴۶)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

(۶۳۴۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے رحمٰن کا عرش بھی لرزہ براندام ہے۔

(۶۳۴۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ جَنَازَتُهٗ

(۶۳۴۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا کہ اس (کی موت) کی وجہ سے اللہ کا عرش بھی حرکت میں آ گیا

مَوْضُوعَةٌ يَعْنِي سَعْدًا اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔ ہے۔

(۶۳۴۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابَهُ يَلْمُسُوْنَهَا وَ يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ۔

(۶۳۴۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک جوڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے چھونا شروع کر دیا اور اس کی نرمی کی وجہ سے تعجب کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس کی نرمی پر تعجب کر رہے ہو حالانکہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور نرم ہوں گے۔

(۶۳۴۹)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنِي اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا وَ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۳۴۹) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۶۳۵۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ۔

(۶۳۵۰) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۶۳۵۱)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ مَنَادِيْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

(۶۳۵۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سندس ریشم کا ایک جبہ ہدیہ کیا گیا اور آپ ریشم سے منع فرماتے تھے۔ پس لوگوں نے (اس کی خوبصورتی پر) تعجب کیا تو آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ بے شک سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا رومال جنت میں اس سے بھی خوبصورت ہے۔

(۶۳۵۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُكَيْدِرَ دَوْمَةِ الْجَنْدَلِ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ۔

(۶۳۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومۃ الجندل کے حاکم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حلہ ہدیہ کیا۔ باقی حدیث اسی طرح مذکور ہے اور اس حدیث میں یہ نہیں کہ آپ ریشم سے منع کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں انصارِ مدینہ کے سردار سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت سعد نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ان کی وجہ سے اُن کا سارا قبیلہ مسلمان ہوا اور وہ بدر' احد اور غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ غزوۂ خندق میں زخمی ہوئے' مسجد نبوی میں ہی اُن کا خیمہ لگایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اُن کی عیادت کے لیے تشریف لاتے اور بنوقریظہ نے انہیں اپنا حکم قبول کیا تو انہوں نے فیصلہ دیا کہ جنگ کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو غلام بنایا جائے اور ان کے اموال تقسیم کر دیے جائیں اس فیصلہ کی روشنی میں بنوقریظہ کے چار سو جنگجو قتل کیے گئے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے شریک تھے اور جنت میں ان کے لیے نعمتوں کی خوشخبری ان

ان احادیث میں مذکور ہے اور عرشِ الٰہی کی حرکت سے مراد یا تو اہلِ عرش یعنی فرشتوں کا جھومنا ہے یا ان کی موت کی وجہ سے اللہ کے عرش میں حرکت آئی۔

۱۱۱۴: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اَبِیْ دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ

باب: ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۵۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّیْ هٰذَا فَبَسَطُوْا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَّاْخُذُهُ بِحَقِّهٖ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُوْ دُجَانَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهٖ قَالَ فَاَخَذَهٗ فَفَلَقَ بِهٖ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

(۶۳۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد کے دن ایک تلوار لے کر فرمایا: مجھ سے یہ تلوار کون لے گا؟ پس صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہر انسان نے اپنے ہاتھوں کو یہ کہتے ہوئے دراز کیا: میں میں۔ آپ نے فرمایا: اسے اس کا حق ادا کرنے کی شرط پر کون لیتا ہے؟ (یہ سنتے ہی) لوگ پیچھے ہٹ گئے تو حضرت سماک بن خرشہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اسے اس کا حق ادا کرنے کی شرط پر لیتا ہوں۔ پس انہوں نے یہ تلوار لے لی اور اس کے ساتھ مشرکین کی کھوپڑیاں پھوڑ دیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی سیدنا ابودجانہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور جرأت و بہادری کا ذکر موجود ہے۔ ان کا نام سماک بن خرشہ اور ابودجانہ کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہ اجلہ اور بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۱۱۱۵: باب مِّنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَّالِدِ جَابِرٍ

باب: سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ ابن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۵۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ (بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ) رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جِیْءَ بِاَبِیْ مُسَجًّی وَ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ قَالَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِیْ قَوْمِیْ (ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِیْ قَوْمِیْ) فَرَفَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ اَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا

(۶۳۵۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب غزوۂ اُحد کے دن میرے باپ کو کپڑے سے ڈھکا ہوا لایا گیا' اس حال میں کہ ان کے اعضاء کاٹے گئے تھے۔ پس میں نے کپڑا اُٹھانے کا ارادہ کیا تو میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں نے پھر کپڑا اٹھانے کا ارادہ کیا تو میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود (کپڑا) اٹھا دیا یا حکم دیا تو اسے اٹھا دیا گیا۔ پس آپ نے ایک رونے یا چلّانے والی عورت کی آواز سنی تو فرمایا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہے حالانکہ فرشتے برابر اس پر اپنے پَروں سے

بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ۔

سایہ کیے ہوئے ہیں' یہاں تک کہ (جنازہ) اُٹھالیا جائے۔

(۶۳۵۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اُصِيْبَ اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ۔

(۶۳۵۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد غزوۂ اُحد کے دن شہید کیے گئے۔ پس میں ان کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور رونے لگا اور لوگوں نے مجھے روکنا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے روک نہیں رہے تھے اور فاطمہ بنت عمرو (ان کی بہن) نے بھی رونا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر روؤ یا نہ روؤ' فرشتے برابر اس پر اپنے پَروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ تم ان کا (جنازہ) اُٹھا لو۔

(۶۳۵۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَ بُكَاءِ الْبَاكِيَةِ۔

(۶۳۵۶) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن ابن جریج کی حدیث میں ملائکہ اور رونے والے کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

(۶۳۵۷)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِاَبِي يَوْمَ اُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۶۳۵۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن میرے باپ کو ناک اور کان کٹے ہوئے لایا گیا۔ پس انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا۔ باقی حدیث مبارکہ انہی کی طرح ہے۔

خُلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کے فضائل مذکور ہیں جو کہ مشہور صحابی جابر رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ربّ العزت نے ان سے بغیر حجاب کے گفتگو کی ہے۔ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور انہیں ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے کہ چھیالیس سال کے بعد سیلاب کی وجہ سے انہیں دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے نکالا گیا تو اُن کا جسم بالکل صحیح سالم تھا۔ جیسے کل ہی دفن کیا گیا ہو۔

۱۱۱۶: باب مِّنْ فَضَآئِلِ جُلَيْبِيْبٍ

باب: حضرت جُلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۵۸)حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سُلَيْطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۶۳۵۸) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے کہ اللہ نے آپ کو مال عطا کیا تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کیا تمہیں کوئی ایک غائب معلوم ہوتا ہے؟

وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَاَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدُوْهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلٰى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ اِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا۔

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! فلاں' فلاں اور فلاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! فلاں' فلاں اور فلاں غائب ہے۔ آپ نے پھر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: لیکن میں تو جُلیبیب کو گم پاتا ہوں۔ پس اُسے تلاش کرو۔ پس انہیں شہداء میں تلاش کیا گیا تو انہوں نے انہیں سات آدمیوں کے پہلو میں پایا جنہیں انہوں نے قتل کیا تھا۔ پھر کافروں نے انہیں شہید کر دیا۔ پس نبی کریم ﷺ ان کے پاس آ کر کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اس نے سات کو قتل کیا پھر انہوں نے انہیں شہید کر دیا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ پھر آپ نے اپنے بازوؤں پر اُٹھالیا اس طرح کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نے اُٹھایا ہوا نہ تھا۔ پھر ان کے لیے قبر کھودی گئی اور انہیں قبر میں دفن کر دیا گیا اور غسل کا ذکر نہیں کیا۔

تشریح: اس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت رسول اللہ ﷺ کے ہاں کیا تھی۔ یہ وہی صحابی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جو چھوٹے قد والے تھے اور زیادہ خوبصورت بھی نہ تھے۔ ان کا پیغام نکاح رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری صحابی کی بیٹی کے لیے دیا تو اُس لڑکی کے والدین نے پسند نہ کرنے کا ارادہ کیا تو بیٹی نے خود قبول کر لیا اور کہا اسے نہ دیکھو کہ کیسا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ اسے کس نے بھیجا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کیلئے بھلائی کی دعا کی اور وہ بہت مالدار رہوئی۔

۱۱۱۷: باب مِنْ فَضَآئِلِ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ

باب: ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۵۹) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَ كَانُوْا يُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَ اَخِيْ اُنَيْسٌ وَ اُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَ اَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوْفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهٗ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيْمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَ تَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهٗ فَجَعَلَ يَبْكِيْ

(۶۳۵۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینے کو بھی حلال جانتے تھے۔ پس میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری والدہ نکلے۔ پس ہم اپنے ماموں کے ہاں اُترے۔ پس ہمارے ماموں نے اعزاز و اکرام کیا اور خوب خاطر مدارت کی جس کی وجہ سے ان کی قوم نے ہم پر حسد کیا تو انہوں نے کہا: (ماموں سے) کہ جب تو اپنے اہل سے نکل کر جاتا ہے تو انیس ان سے بدکاری کرتا ہے۔ پس ہمارے ماموں آئے اور انہیں جو کچھ کہا گیا تھا وہ الزام ہم پر لگایا۔ میں نے کہا: تو نے ہمارے ساتھ جو احسان و نیکی کی تھی اسے تو نے اس الزام کی وجہ سے خراب کر دیا ہے۔ پس اب اس کے بعد ہمارا آپ سے تعلق اور نبھاؤ نہیں ہو

فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَ عَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَ مِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِي قَبْلَ اَنْ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ قُلْتُ فَاَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اُصَلِّي عِشَاءً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيْتُ كَاَنِّي خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِيَ الشَّمْسُ فَقَالَ اُنَيْسٌ اِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ قُلْتُ فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ قَالَ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَ كَانَ اُنَيْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ اُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِي اَنَّهٗ شِعْرٌ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَ عَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّي نُصُبٌ اَحْمَرُ قَالَ فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَ شَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ اَخِي ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَ يَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ اِلَّا مَاءَ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانَ اِذْ ضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ وَامْرَاَتَيْنِ مِنْهُمْ

سکتا۔ پس ہم اپنے اونٹوں کے قریب آئے اوران پر اپنا سامان سوار کیا اور ہمارے ماموں نے کپڑا ڈال کر رونا شروع کر دیا۔ پس ہم چل پڑے یہاں تک کہ مکہ کے قریب پہنچے۔ پس انیس نے ہمارے اونٹوں اور اتنے ہی اور اونٹوں پر شرط لگائی (شاعری میں) کہ کس کے اونٹ عمدہ ہیں۔ پس وہ دونوں کاہن کے پاس گئے۔ تو اُس نے اُنہیں کے اونٹوں کو پسند کیا۔ پس انیس ہمارے پاس ہمارے اونٹوں کو اور اتنے ہی اور اونٹوں کو لے کر آیا اور میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے تین سال پہلے سے ہی اے میرے بھتیجے نماز پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں' میں نے کہا: کس کی رضا کے لیے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی رضا کے لیے۔ میں نے کہا: تو اپنا رُخ کس طرف کرتا تھا؟ انہوں نے کہا: جہاں میرا ربّ میرا رُخ کر دیتا اُسی طرف میں عشاء کی نماز ادا کر لیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں اپنے آپ کو اس طرح ڈال لیتا گویا کہ میں چادر ہی ہوں۔ یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔ انیس نے کہا: مجھے مکہ میں ایک کام ہے' تو میرے معاملات کی دیکھ بھال کرنا۔ پس انیس چلا' یہاں تک کہ مکہ آیا اور کچھ عرصہ کے بعد واپس آیا تو میں نے کہا: تو نے کیا کیا: اُس نے کہا: میں مکہ میں ایک آدمی سے ملا' جو تیرے دین پر ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اسے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ اُس نے کہا: لوگ اسے شاعر' کاہن اور جادوگر کہتے ہیں اور انیس خود شاعروں میں سے تھا۔ انیس نے کہا: میں کاہنوں کی باتیں سن چکا ہوں۔ پس اس کا کلام کاہنوں جیسا نہیں ہے اور تحقیق میں نے اس کے اقوال کا شعراء کے اشعار سے بھی موازنہ کیا لیکن کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر بھی مناسب نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور دوسرے لوگ جھوٹے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے کہا: تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس میں مکہ آیا اور ان میں سے ایک کمزور آدمی کو مل کر پوچھا: وہ کہاں

تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَ نَائِلَةَ قَالَ فَاَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الْاُخْرٰى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَاَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّي لَا اَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَ تَقُوْلَانِ لَوْ كَانَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ اَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَاَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا اِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَاُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَ طَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَ صَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ اَنَا اَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ اَنِ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَ كَانَ اَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا قَالَ قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَ يَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا اَجِدُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوْعٍ قَالَ اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ اَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهُ بِهَا

ہے جسے تم صابی کہتے ہو؟ پس اُس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ دین بدلنے والا ہے۔ پس وادی والوں میں سے ہر ایک یہ سنتے ہی مجھ پر ڈھیلوں اور ہڈیوں کے ساتھ ٹوٹ پڑا یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پس جب میں بیہوشی سے ہوش میں آ کر اُٹھا تو میں گویا سرخ بت (خون میں لت پت) تھا۔ میں زمزم کے پاس آیا اور اپنا خون دھویا پھر اس کا پانی پیا اور میں اے بھتیجے! تین رات اور دن وہاں ٹھہرا رہا اور میرے لیے زمزم کے پانی کے سوا کوئی خوراک نہ تھی۔ پس میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئیں اور نہ ہی میں نے اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی محسوس کی۔ پس اسی دوران ایک چاندنی رات میں جب اہلِ مکہ سو گئے اور اس وقت کوئی بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا تھا اور ان میں سے دو عورتیں اساف اور نائلہ (بتوں) کو پکار رہی تھیں۔ پس وہ جب اپنے طواف کے دوران میری طرف آئیں تو میں نے کہا: ان میں سے ایک (بت) کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر دو (اساف مرد اور نائلہ عورت تھی اور باعتقاد مشرکین مکہ یہ دونوں زنا کرتے وقت مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) لیکن وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں۔ پس جب وہ میرے قریب آئیں تو میں نے بغیر کنایہ اور اشارہ کے فلاں کہہ دیا کہ فلاں کے (فرج میں) لکڑی۔ پس وہ چلاتی اور یہ کہتی ہوئی گئیں کہ کاش اس وقت ہمارے لوگوں میں سے کوئی موجود ہوتا۔ راستہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پہاڑی سے اُترتے ہوئے ملے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ایک دین کو بدلنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا: اُس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا: اس نے ہمیں ایسی بات کہی ہے جو منہ کو بھر دیتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کا بوسہ لیا اور بیت اللہ کا آپ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا۔ پھر نماز ادا کی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ پہلا آدمی ہوں جس نے اسلام کے طریقہ کے

ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِيَ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَ يَاْجُرَكَ فِيْهِمْ فَاَتَيْتُ اُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَ صَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَ صَدَّقْتُ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَ صَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ اِيْمَاءُ ابْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَ كَانَ سَيِّدَهُمْ وَ قَالَ نِصْفُهُمْ اِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَ جَاءَتْ اَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي اَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

مطابق آپ کو سلام کیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا: تجھ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمتیں ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں قبیلہ غفار سے ہوں۔ آپ نے پھر اپنا ہاتھ اُٹھایا اور اپنی اُنگلیاں پیشانی پر رکھیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کو میرا قبیلہ غفار سے ہونا ناپسند ہوا ہے۔ پس میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ کے ساتھی نے مجھے پکڑ لیا اور وہ مجھ سے زیادہ آپ کے بارے میں واقفیت رکھتا تھا کہ آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا: تو یہاں کب سے ہے؟ میں نے عرض کیا: میں یہاں تین دن رات سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: تجھے کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے لیے زمزم کے پانی کے علاوہ کوئی کھانا نہیں ہے۔ پس اسی سے موٹا ہو گیا ہوں۔ یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بل مڑ گئے ہیں اور میں اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی بھی محسوس نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: یہ پانی بابرکت ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھی بھر دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کے رات کے کھانے کی اجازت دے دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے اور میں بھی اُن کے ساتھ ساتھ چلا۔ پس

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور میرے لیے طائف کی کشمش نکالنے لگے اور یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا۔ پھر میں رہا' جب تک رہا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: مجھے کھجوروں والی زمین دکھائی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی اور علاقہ نہیں ہے۔ کیا تو میری طرف سے اپنی قوم کو (دین اسلام کی) تبلیغ کرے گا۔ عنقریب اللہ انہیں تیری وجہ سے فائدہ عطا کرے گا اور تمہیں ثواب عطا کیا جائے گا۔ پھر میں انیس کے پاس آیا تو اُس نے کہا: تُو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی) تصدیق کر چکا ہوں۔ اُس نے کہا: مجھے بھی تجھ سے نفرت نہیں ہے۔ میں بھی اسلام قبول کرتا اور تصدیق کرتا ہوں۔ پھر ہم اپنی والدہ کے پاس گئے تو اُس نے کہا: مجھے تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں' میں بھی اسلام قبول کرتی اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق کرتی ہوں۔ پھر ہم نے اپنا سامان لادا اور اپنی قوم غفار کے پاس آئے تو ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو گئے اور اُن کی امامت اُن کے سردار ایماء بن رحضہ انصاری کراتے تھے اور باقی آدھے لوگوں نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو باقی آدھے لوگ بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلہ اسلام کے لوگ بھی حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی اس بات پر اسلام قبول کرتے ہیں جس پر ہمارے بھائی مسلمان ہوئے ہیں۔ پس وہ بھی

مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ غفار کو اللہ نے معاف فرما دیا اور قبیلہ کی اللہ نے حفاظت کی۔ (قتل اور قید سے)

(۶۳۶۰)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ قُلْتُ فَاكْفِنِی حَتّٰی اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلٰی حَذَرٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهٗ وَتَجَهَّمُوا۔

(۶۳۶۰) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جا کر دیکھ آؤں۔ انیس نے کہا: جی ہاں! جاؤ لیکن اہلِ مکہ سے بچتے رہنا کیونکہ وہ اُس آدمی کے دشمن ہیں اور بُرے طریقوں سے لڑتے ہیں۔

(۶۳۶۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا ابْنَ اَخِی صَلَّیْتُ سَنَتَیْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَاَیْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَیْثُ وَجَّهَنِی اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ سُلَیْمٰنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بْنِ الْمُغِیْرَةِ وَ قَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَتَنَافَرَا اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ یَزَلْ اَخِی اُنَیْسٌ یَمْدَحُهٗ حَتّٰی غَلَبَهٗ قَالَ فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهٗ فَضَمَمْنَاهَا اِلٰی صِرْمَتِنَا وَ قَالَ اَیْضًا فِی حَدِیْثِهٖ قَالَ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَاِنِّی لَاَوَّلُ النَّاسِ حَیَّاهُ بِتَحِیَّةِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ وَ فِی حَدِیْثِهٖ اَیْضًا فَقَالَ مُنْذُ كَمْ اَنْتَ هٰهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَ فِیْهِ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَتْحِفْنِی بِضِیَافَتِهِ اللَّیْلَةَ۔

(۶۳۶۱) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دو سال پہلے نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں نے کہا: تو اپنا رخ کس طرف کرتا تھا؟ انہوں نے کہا: جہاں اللہ تعالیٰ میرا رخ فرما دیا کرتے۔ باقی حدیث گزر چکی۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ دونوں کاہنوں میں سے ایک آدمی کے پاس گئے اور میرا بھائی برابر اُس کی تعریف کرتا رہا یہاں تک کہ اُس پر غالب آ گیا۔ پس ہم نے اس سے اونٹ لے لیا اور انہیں اپنے اونٹوں کے ساتھ ملا لیا۔ اس حدیث میں اضافہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور مقامِ (ابراہیم) کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں۔ پس میں آپ کے پاس آیا اور میں لوگوں میں سب سے پہلے ہوں جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے مطابق سلام کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر بھی سلامتی ہو تو کون ہے؟ اور یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کب سے یہاں ہوں؟ میں نے عرض کیا: پندرہ دن سے اور مزید یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں رات کی مہمان نوازی کے لیے میرے ساتھ کر دیں۔

(۶۳۶۲)وَ حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ تَقَارَبَا فِی سِیَاقِ الْحَدِیْثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۶۳۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: اس وادی کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور میرے لیے اُس آدمی کے

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ الْاٰخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَ سَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَ كَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِيْ فِيْمَا اَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَ حَمَلَ شَنَّةً لَهٗ فِيْهَا مَاءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهٗ وَ كَرِهَ اَنْ يَسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهٗ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهٗ وَ زَادَهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهٗ فَاَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهٗ عَلِيٌّ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَ مِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ فَاِنَّهٗ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ فَاِنِّيْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّيْ اُرِيْقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بارے میں معلومات لے کر آؤ جو دعویٰ کرتا ہے کہ اُس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں اور اُس کی گفتگو سن کر میرے پاس واپس آ۔ وہ چلے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور آپ کی بات سنی۔ پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹے اور کہا: میں نے انہیں عمدہ اخلاق کا حکم دیتے دیکھا ہے اور گفتگو ایسی ہے جو شعر نہیں ہے۔ تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس چیز کا میں نے ارادہ کیا تھا تم اُس کا تسلی بخش جواب نہیں لائے ہو۔ پھر انہوں نے زادِ راہ لیا اور ایک مشکیزہ جس میں پانی تھا لادا یہاں تک کہ مکہ پہنچ گئے۔ مسجد (حرام) میں پہنچے اور نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈنا شروع کر دیا اور آپ کو پہچانتے نہ تھے اور آپ کے بارے میں پوچھنا مناسب نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ رات ہو گئی اور لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو اندازہ لگایا کہ یہ مسافر ہے۔ پس وہ انہیں دیکھنے ان کے پیچھے گئے اور ان دونوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنے ساتھی سے کوئی گفتگو نہ کی۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ انہوں نے پھر اپنی مشک اور زادِ راہ اُٹھایا اور مسجد کی طرف چل دیے۔ پس یہ دن بھی اسی طرح گزر گیا اور نبی کریم ﷺ کو دیکھ نہ سکے یہاں تک کہ شام ہوگئی اور اپنے ٹھکانے کی طرف لوٹے۔ پس علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو کہا: اس آدمی کو ابھی تک اپنی منزل کا علم نہیں ہو سکا۔ پس انہیں اُٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئے اور ان دونوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنے ساتھی سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھا۔ یہاں تک کہ تیسرے دن بھی اسی طرح ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اُٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے اور ان سے کہا کیا تم مجھے بتاؤ گے نہیں کہ تم اس شہر میں کس غرض سے آئے ہو؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم مجھ سے پختہ وعدہ کرو کہ تم میری صحیح راہنمائی کرو گے تو میں بتا دیتا ہوں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اپنا مقصد بیان کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ سچے اور اللہ کے رسول ہیں۔ جب صبح ہو تو تم میرے ساتھ چلنا۔ اگر میں نے تمہارے بارے میں کوئی

ارْجِعْ اِلٰی قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَكَ اَمْرِیْ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاُصْرِخَنَّ بِهَا بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتَی الْمَسْجِدَ فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ ثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰی اَضْجَعُوْهُ وَاَتَی الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَیْهِ فَقَالَ وَ یْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِیْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَی الشَّامِ عَلَیْهِمْ فَاَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَ ثَارُوْا اِلَیْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَیْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهٗ۔

خطرہ محسوس کیا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا گویا کہ میں پانی بہا رہا ہوں اور اگر میں چلتا رہا تو تم میری اتباع کرنا۔ یہاں تک کہ جہاں میں داخل ہوں تم بھی داخل ہو جانا۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ بھی اُن کے ساتھ حاضر خدمت ہو گئے اور آپ کی گفتگو سنی اور اُسی جگہ اسلام قبول کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اپنی قوم کی طرف لوٹ جا اور انہیں اس (دین کی) تبلیغ کر یہاں تک کہ تیرے پاس میرا حکم پہنچ جائے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تو یہ بات (دین کی تبلیغ) مکہ والوں کے سامنے پکار کر کروں گا۔ پس وہ نکلے یہاں تک کہ مسجد (حرام) میں آئے اور اپنی بلند آواز سے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور قوم (مشرکین) اُن پر ٹوٹ پڑی' انہیں مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ انہیں لٹا دیا۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور اُن پر جھک گئے اور کہا: تمہارے لیے افسوس ہے' کیا تم جانتے نہیں ہو کہ یہ قبیلہ غفار سے ہیں اور تمہاری شام کی طرف تجارت کا راستہ ان کے پاس سے گزرتا ہے۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان سے چھڑا لیا۔ انہوں نے اگلی صبح پھر اسی جملہ کو دہرایا اور مشرکین ان پر ٹوٹ پڑے اور مارنا شروع کر دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُن پر جھک کر انہیں بچایا اور چھڑا کر لے گئے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا تذکرہ ہے۔ یہ اسلام قبول کرنے والوں میں سے چوتھے یا پانچویں ہیں۔ قبولِ اسلام کے بعد اپنے قبیلہ میں دعوتِ اسلامی جاری رکھی اور غزوۂ خندق کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے وصال تک آپ کے ساتھ رہے۔ ۳۱ھ میں ربذہ کے ویرانہ میں انتقال فرمایا اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۱۱۱۸: باب مِّنْ فَضَآئِلِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ — باب: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۶۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَیَانٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ بَیَانِ الْوَاسِطِیُّ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَیَانٍ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ یَقُوْلُ قَالَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِكَ۔

(۶۳۶۳) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے اندر آنے سے نہیں روکا ہے اور جب بھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے دیکھتے تو مسکراتے تھے۔

(۶۳۶۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّي لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِي وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا۔

(۶۳۶۴) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی مجھے اندر آنے سے نہیں روکا اور جب بھی مجھے دیکھتے تو میرے سامنے مسکرا دیتے۔ ابن ادریس کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلمسے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک کو میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! اسے جمادے اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

(۶۳۶۵)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنُ بَيَانٍ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَ كَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِي مِن ذِيالْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَ خَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَ قَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ۔

(۶۳۶۵) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا اور اسی کو کعبہ یمانیہ او، کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو (جریر) مجھے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانیہ اور شامیہ کی فکر سے آرام پہنچائے گا۔ پس میں قبیلہ احمس سے ایک سو پچاس آدمیوں کو لے کر اُس کی طرف چل پڑا۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور جسے اُس کے پاس پایا اُسے قتل کر دیا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے اور قبیلہ احمس کے لیے دُعا فرمائی۔

(۶۳۶۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَا تُرِيْحُنِي مِن ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِي خَمْسِيْنَ وَ مِائَةِ فَارِسٍ وَ كُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ فِي صَدْرِي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ

(۶۳۶۶) حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے خثعم کے گھر ذوالخلصہ کے معاملہ سے آزاد نہیں کر دیتے۔ اُسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ پس میں ایک سو پچاس سواروں کے ساتھ اُس کی طرف چل پڑا اور میں گھوڑے پر جم کر نہ بیٹھ سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مار کر فرمایا: اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔ پس میں گیا اور اسے آگ میں جلا ڈالا پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے ایک آدمی کو جس کی کنیت ابوارطاۃ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خوشخبری دینے کے لیے بھیجا۔ پس وہ رسول اللہ

بَعَثَ جَرِيْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُبَشِّرُهٗ يُكْنٰى اَبَا اَرْطَاةَ مِنَّا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَ رِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ہم ذوالخلصہ کو خارش زدہ اونٹ کی طرح کر کے چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دُعا کی۔

(۶۳۶۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِى الْفَزَارِىَّ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِىْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيْرُ جَرِيْرٍ اَبُوْ اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِىَّ ﷺ۔

(۶۳۶۷) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور مروان کی حدیث میں ہے کہ پس جریر کی طرف سے خوشخبری لانے والا ابو ارطاۃ حصین بن ربیعہ تھا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دی۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصال سے چالیس دن قبل مسلمان ہوئے۔ آپ بہت حسین وجمیل اور اپنی قوم کے سردار تھے اور رسول اللہ ﷺ نے کعبہ یمانی' ذوالخلصہ کو گرانے اور ڈھانے کا کام اُن کے سپرد کیا تھا۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ایرانیوں کو میدان خالی کرنے پر مجبور کیا۔ وفات ۵۱ ھ میں ہوئی۔

۱۱۱۹: باب مِّنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

باب: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۶۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِىُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً ا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِىْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوْا وَ فِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ۔

(۶۳۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو فرمایا: یہ (پانی) کس نے رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا میں نے عرض کیا: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اسے دین کی فقاہت وسمجھ عطا فرما۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس حدیث مبارکہ میں حبر الامت' مفسر قرآن سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان ہے۔ یہ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان کی پیدائش پر آپ ﷺ نے گھٹی دی۔ سیّدنا جبرئیل علیہ السلام کو انہوں نے دومرتبہ دیکھا۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے متعدد دعائیں کیں۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر تیرہ برس تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا تو وہ

پڑھائی۔ آپ کی عمر اُس وقت ستر برس تھی۔ روایت ہے کہ ایک سفید پرندہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کفن میں داخل ہو گیا تھا اور دفن سے پہلے کفن سے نہ نکلا۔

۱۱۲۰: باب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

باب: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۶۹) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ وَ لَيْسَ مَكَانٌ اُرِيْدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِي اِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا۔

(۶۳۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں استبرق (ریشم) کا ایک ٹکڑا ہے اور جنت کے جس مکان کی طرف میں جانے کا ارادہ کرتا ہوں وہ اُڑ کر اس جگہ پہنچ جاتا ہے۔ پس میں نے اس کا پورا قصہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کیا پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک نیک آدمی ہوں گے۔

(۶۳۷۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَ كُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَ اِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَ اِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ

(۶۳۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں کوئی آدمی جو بھی خواب دیکھتا اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا اور میں غیر شدہ نوجوان تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مَیں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے نیند میں دیکھا گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے دوزخ کی طرح لے گئے۔ تو وہ کنوئیں کی گہرائی کی طرح گہری تھی اور اس کے لیے کنوئیں کی دو لکڑیوں کی طرح لکڑیاں بھی تھیں اور اس میں لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ پس میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دہرانا شروع کر دیا۔ ان دونوں فرشتوں میں سے ایک اور فرشتہ ملا تو اُس نے مجھ سے کہا: تو خوف نہ کر۔ پس میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ کتنا اچھا آدمی ہے۔ کاش! یہ اُٹھ کر رات کو نماز پڑھے۔ سالم نے کہا: اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو تھوڑی دیر ہی سویا

ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

کرتے تھے۔

(۶۳۷۱)حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیّ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِیِّ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ الْفَزَارِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِی اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِیْ اِلٰى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

(۶۳۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رات مسجد میں گزارا کرتا تھا اور (اُس وقت تک) میری بیوی نہ تھی پس میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے ایک کنوئیں کی طرف لے جایا گیا ہے۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح مذکور ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ آپ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور معروف صحابیٔ رسول ہیں۔ کم عمری میں ہی اسلام قبول کیا۔ ہجرت کی' غزوۂ بدر اور اُحد میں کم سنی کی وجہ سے آپ ﷺ نے شرکت سے منع کر دیا' بہر حال بعد والے غزوات میں شریک رہے۔ نبی کریم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی بے حد کوشش کرتے تھے اور احادیث بکثرت یاد تھیں اور کسی بھی فتنے میں شریک نہیں۔ حج بھی بہت کیے ہیں اور صدقہ وخیرات بکثرت کرتے تھے۔ ۷۳ھ میں چھیاسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حجاج بن یوسف نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۱۱۲۱: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

باب: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۷۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ ادْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَ بَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ۔

(۶۳۷۲) حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے۔ اللہ سے اس کے لیے دُعا کر دیں۔ تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت وزیادتی کر جو تو اسے عطا کر اس میں برکت عطا فرما۔

(۶۳۷۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۶۳۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ سلیم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ انس آپ کا خادم ہے۔ باقی حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے۔

(۶۳۷۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۶۳۷۴) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۶۳۷۵)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّی وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِی

(۶۳۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور اس وقت میں' میری امی اور میری خالہ اُمّ حرام کے علاوہ وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا تو میری والدہ نے عرض

فَقَالَتْ اُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَ كَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ اَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَ وَلَدَهُ وَ بَارِكْ لَهُ فِيْهِ۔

کیا: اے اللہ کے رسول! یہ (انس) آپ کا ادنیٰ سا خادم ہے۔ اللہ سے اس کیلئے دُعا مانگیں تو آپ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دُعا مانگی اور میرے لیے جو دُعا مانگی اسکے آخر میں یہ کہا: اے اللہ! اسکے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اُس میں اِس کیلئے برکت فرما۔

(۶۳۷۶)حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنِي اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ بِي اُمِّي اُمُّ اَنَسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَ رَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اُنَيْسٌ ابْنِي اَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ اَنَسٌ فَوَ اللّٰهِ اِنَّ مَالِي لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔

(۶۳۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری امی جان مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور تحقیق انہوں نے مجھے اپنے آدھے دوپٹے کی چادر بنا دی اور آدھے کو مجھے اوڑھا دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا انس (چھوٹا انس) ہے۔ میں آپ کے پاس آپ کی خدمت کرنے کے لیے پیش کرنے کو لائی ہوں۔ آپ اللہ سے اس کے لیے دُعا مانگیں تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرا مال بہت کثیر ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد کی تعداد آج کل تقریباً ایک سو ہے۔

(۶۳۷۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٰنَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِي وَ اُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ۔

(۶۳۷۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کی آواز سنی تو عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان' اے اللہ کے رسول! یہ چھوٹا انس ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے تین دُعائیں کیں۔ ان میں سے دو دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا آخرت میں اُمیدوار ہوں۔

(۶۳۷۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي اِلٰى حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ

(۶۳۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ پس میں اپنی والدہ کے کے پاس دیر سے گیا۔ جب میں اُن کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: تجھے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لیے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے کہا: آپ کا کیا کام تھا۔ میں نے کہا: وہ راز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو کسی سے بھی بیان نہ کرنا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم!

وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ۔

اگر میں وہ بات کسی سے بیان کرتا تو اے ثابت تجھ سے بیان کر دیتا۔

(۶۳۷۹)حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِيْ عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ۔

(۶۳۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک راز کی بات کی اور میں نے اس کے بعد کسی کو بھی اس کی خبر نہیں دی اور میری والدہ اُمّ سلیم نے بھی مجھ سے اس راز کے بارے میں سوال کیا لیکن میں نے انہیں بھی نہ بتایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں خادمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ آپ کی کنیت ابوحمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت ان کی عمر دس سال تھی اور انہوں نے دس سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا کی تو ان کے باغ میں سال میں دو مرتبہ پھل پکتے تھے اور پھولوں سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ ان کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا تھا جسے ان کی وصیت کے مطابق ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ ان کے لیے مال اور اولاد کی کثرت کی دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ ان کے بیٹوں اور پوتوں وغیرہ کی تعداد ان کی زندگی میں ایک سو بیس بتائی جاتی ہے۔ ان کی وفات ایک سو تین سال یا ایک سو سات سال یا ایک سو دس سال کی عمر میں ۹۰ھ سے ۹۳ھ کے درمیان کسی وقت ہوئی۔

۱۱۲۲: باب مِّنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

باب: سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۸۰)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَمْشِيْ اِنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

(۶۳۸۰) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اُس وقت) زمین پر زندہ چلنے والوں میں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ جنتی ہے۔

(۶۳۸۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى (الْعَنَزِيُّ) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِيْ وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (يَتَجَوَّزُ فِيْهِمَا) ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ وَ دَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ

(۶۳۸۱) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں مَیں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا جن میں سے بعض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پس ایک آدمی جس کے چہرے پر اللہ کے خوف کے آثار نمایاں تھے تو بعض لوگوں نے کہا: یہ آدمی جنت والوں میں سے ہے۔ یہ آدمی اہلِ جنت سے ہے۔ اس نے دو رکعتیں ادا کیں لیکن ان میں اختصار کیا۔ پھر چل دیا میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا' وہ اپنے گھر میں داخل ہوا اور میں بھی داخل ہو گیا۔ پھر اس نے ہم سے گفتگو کی۔ جب اس سے مانوسیت ہو گئی تو میں نے

لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَ كَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِاَ حَدٍ اَنْ يَقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ وَ سَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَ عُشْبَهَا وَ خُضْرَتَهَا وَ وَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهٗ لَا اَسْتَطِيْعُ فَجَاءَ نِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَوَصَفَ اَنَّهٗ رَفَعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي اَعْلَى الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَ ذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَ تِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

اس سے کہا: جب آپ اس پہلے مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی نے اِس اِس طرح کہا: انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کسی کے لیے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسی بات کرے جس کے بارے میں علم نہیں رکھتا اور میں ابھی بتاتا ہوں کہ یہ کیوں ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ میں نے اپنے آپ کو ایک خواب میں دیکھا اور پھر اس سے اس کی وسعت' پیداوار اور سرسبزی کو بیان کیا اور باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون تھا۔ اس کا نچلا حصہ زمین اور اوپر کا حصہ آسمانوں میں اور اس کی بلندی میں ایک حلقہ تھا۔ پس مجھے کہا گیا کہ اس پر چڑھو۔ میں نے اس سے کہا کہ میں تو چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس میرے پاس ایک منصف آیا۔ ابن عون نے کہا: منصف خادم کو کہتے ہیں۔ اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑے اُٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اس کے پیچھے سے اپنے ہاتھ سے اُسے اُٹھایا۔ پس میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی تک پہنچ گیا۔ پس میں نے اس حلقہ کو پکڑ لیا پھر مجھے کہا گیا: اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور وہ حلقہ میرے ہاتھ میں ہی تھا۔ میں نے یہ خواب نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ ''عروۃ الوثقی'' یعنی مضبوط حلقہ ہے اور تیری موت اسلام پر ہی آئے گی۔ کہا کہ وہ آدمی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۶۳۸۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيْهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ قَالُوْا كَذَا وَ كَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُوْدًا

(۶۳۸۲) حضرت قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ اہل آدمی اہلِ جنت سے ہے۔ پس میں کھڑا ہوا اور اس سے کہا: انہوں نے اس اس طرح کہا ہے۔ اُس نے کہا: سبحان اللہ! ان کے لیے مناسب نہ تھا کہ وہ ایسی بات کرتے جس کے بارے میں انہیں علم نہ تھا۔ میں نے (خواب) دیکھا گویا کہ ایک ستون ہے جسے سرسبز باغ میں بنایا گیا ہے اور اس کے

وُضِعَ فِي وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَ فِي اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ هُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

درمیان میں گاڑ دیا گیا ہے اور سرے پر ایک حلقہ ہے اور اس کے نیچے ایک منصف یعنی خدمت گزار کھڑا ہے۔ پس مجھے کہا گیا کہ اس پر چڑھو۔ پس میں چڑھا یہاں تک کہ اس حلقہ کو پکڑ لیا۔ میں نے یہ سارا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ رضی اللہ عنہ اس حال میں فوت ہوگا کہ وہ ﴿عُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ اسلام کی مضبوط رسّی کو پکڑنے والا ہوگا۔

(۶۳۸۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَ فِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَ تْبَعَنَّهُ فَلَاَ عْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاَعْجَبَنِي اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوْا اِنِّي بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَاْخُذْ فِيهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلٰى يَمِيْنِي فَقَالَ لِي خُذْ هٰهُنَا قَالَ فَاَتٰى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي

(۶۳۸۳) حضرت خرشہ بن حر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اس مجلس میں ایک بزرگ خوبصورت شکل وصورت والے بھی تھے جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے اور انہوں نے لوگوں سے عمدہ عمدہ باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جب وہ اُٹھ گئے تو لوگوں نے کہا: جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ وہ جنتی آدمی کو دیکھے اُسے چاہیے کہ وہ اِس آدمی کو دیکھ لے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے پیچھے پیچھے جاؤں گا تا کہ اس کے گھر کا پتہ کرسکوں۔ پس میں ان کے پیچھے چلا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ مدینہ سے نکلنے کے قریب ہوئے' پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ میں نے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی۔ پھر فرمایا: اے بھتیجے! تجھے کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں سے آپ کے بارے میں کہتے ہوئے سنا کہ جب آپ کھڑے ہوئے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ جنتی آدمی کو دیکھے تو اُسے چاہیے انہیں دیکھ لے۔ تو مجھے پسند آیا کہ میں آپ کے ساتھ ہی رہوں۔ انہوں نے کہا: اہلِ جنت کے بارے میں تو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں اور میں تمہیں بیان کرتا ہوں جس وجہ سے انہوں نے یہ کہا ہے۔ اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا' میرے پاس ایک آدمی آیا۔ اُس نے مجھے کہا: کھڑا ہو جا۔ میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ مجھے راستہ میں اپنی بائیں طرف کچھ راہیں ملی جن میں مَیں نے جانا چاہا تو اُس نے مجھے کہا: ان میں مت جاؤ کیونکہ یہ بائیں طرف (جہنم والوں) کے راستے ہیں پھر دائیں طرف ایک راستہ نظر آیا تو

حَتّٰى اَتٰى بِیْ عَمُوْدًا رَاْسُهٗ فِی السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهٗ فِی الْاَرْضِ فِیْ اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِیْ اَصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَ رَاْسُهٗ فِی السَّمَاءِ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَزَجَلَ بِیْ فَقَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ قَالَ وَ بَقِیْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَیْهِ فَقَالَ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَسَارِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَمِیْنِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهٗ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِیَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ۔

اُس نے مجھ سے کہا: اس میں چلے جاؤ۔ پھر وہ ایک پہاڑ پر لے چلا۔ پھر مجھے کہا: اس پر چڑھ جاؤ۔ پس میں نے چڑھنا شروع کیا لیکن جب میں چڑھنے کا ارادہ کرتا تو سرین کے بل گر پڑتا۔ یہاں تک کہ میں نے کئی بار ایسا کیا۔ وہ مجھے پھر آگے لے کر چلا یہاں تک کہ مجھے ایک ستون کے پاس لایا جس کا (اوپر والا) سرا آسمان میں اور نچلا حصہ زمین میں تھا اور اس کی بلندی میں ایک حلقہ تھا۔ تو اس نے مجھے کہا: اس کے اوپر چڑھو۔ میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھوں حالانکہ اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ پس اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر چڑھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ میں حلقہ کو پکڑے ہوئے کھڑا ہوں۔ پھر اُس نے اس ستون پر ایک ضرب ماری جس سے وہ گر گیا لیکن میں حلقہ کے ساتھ ہی لٹکتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے صبح کی تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ سارا قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا: وہ راستے جو تو نے اپنی طرف دیکھے وہ تو بائیں طرف (جہنم) والوں کے راستے تھے اور وہ راستے جو تُو نے اپنی دائیں طرف دیکھے وہ دائیں طرف (جنت) والوں کے راستے تھے اور وہ پہاڑ شہداء کا مقام ہے جسے تم حاصل نہ کر سکو گے اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ یہ اسلام کا حلقہ ہے اور تُو مرتے دَم تک اسلام کے حلقہ کو پکڑے رکھے گا (اس وجہ سے یہ لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

خلاصۃ الباب: اِس باب میں سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تذکرہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تورات کے عالم تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے اولاد سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام حصین تھا۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد فوراً ہی اسلام قبول کیا تو آپ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھ دیا۔ یہ اہلِ علم صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی وفات ۴۳ھ میں ہوئی۔

۱۱۲۳: باب فَضَآئِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

باب: سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۸۴) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ کُلُّهُمْ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَرَّ بِحَسَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ یُنْشِدُ الشِّعْرَ فِی الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَیْهِ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اُنْشِدُ

(۶۳۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ' حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر کہہ رہے تھے۔ پس (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے اُن کی طرف غصہ سے دیکھا تو انہوں نے کہا اور میں اس وقت بھی شعر کہتا تھا جبکہ آپ سے بہتر اس میں موجود ہوتے تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں' کیا تو

وَ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ذریعہ نصرت و مدد فرمایا۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے تو جانتا ہے' جی ہاں! (میں نے سنا ہے)۔

(۶۳۸۵)حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

(۶۳۸۵) حضرت ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو ہریرہ! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں' کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ باقی حدیث اسی طرح ذکر کی۔

(۶۳۸۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

(۶۳۸۶) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ بناتے ہوئے سنا' انہوں نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں' تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے حسان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! اس کی روح القدس کے ذریعہ نصرت فرما۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

(۶۳۸۷)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَ جِبْرَئِيلُ مَعَكَ۔

(۶۳۸۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ان (کافروں) کی ہجو (مذمت) کرو اور جبرئیل علیہ السلام بھی تیرے ساتھ ہیں۔

(۶۳۸۸)وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۶۳۸۸) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۶۳۸۹)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

(۶۳۸۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق باتیں کی تھیں۔ تہمت والے قصہ میں (غیر شعوری طور پر) میں نے انہیں بُرا بھلا کہا تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! انہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ نبی ﷺ کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(کافروں سے) مدافعت کرتے تھے۔

(۶۳۹۰)حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۳۹۰) اِس سند سے بھی یہ (مذکورہ) حدیث مبارکہ مروی ہے۔

(۶۳۹۱)حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَ عِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَ تُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِيْنَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾[النور:۱۱] فَقَالَتْ فَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۳۹۱) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شعر کہہ رہے تھے۔ اپنے تغزل آمیز شعر انہیں سنا رہے تھے' تو کہا

سیّدہ عائشہ! پاک دامن اور عقلمند ہیں اور ان
پر کسی شک کی بنا پر تہمت نہیں لگائی
جا سکتی اور وہ اس حال میں صبح کرتی ہیں کہ ناواقف
عورتوں کے گوشت (غیبت) سے بھوکی ہوتی ہیں

تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن سے کہا لیکن تم تو ایسے نہیں ہو۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا' میں نے ان سے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾ اور جس نے ان میں سے (بہتان) میں بڑا حصہ لیا اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ تو انہوں نے کہا: اس سے بڑا عذاب کیا ہوگا کہ وہ نابینا ہو گئے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (کفار کی طرف سے) مدافعت کرتے تھے یا ان کی ہجو کرتے تھے۔

(۶۳۹۲)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ۔

(۶۳۹۲) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے' اس میں یہ ہے کہ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتے تھے اور اس میں شعر مذکور نہیں۔

(۶۳۹۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لِي فِي اَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

(۶۳۹۳) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ابوسفیان (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) کے بارے میں کچھ کہنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ میری قرابت کا لحاظ کیسے کرو گے؟ حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو معزز و مکرم بنایا' میں آپ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
بَنُو بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ
قَصِيْدَتَهُ هٰذِهِ۔

اور بے شک خاندانِ بنو ہاشم میں سے بنت مخزوم کی اولاد ہی عظمت و بزرگی والی ہے'ابوسفیان! تیرا والد تو غلام تھا جیسے بیان کیا گیا۔

(۶۳۹۴)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ وَ قَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ الْعَجِيْنِ۔

(۶۳۹۴)سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی۔ اس سند میں ابوسفیان کا نام ذکر نہیں کیا اور خمیر کی جگہ عجین کہا ہے (معنی ایک ہی ہے)۔

(۶۳۹۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی حَدَّثَنِی خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِی سَعِيْدُ بْنُ اَبِی هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَاَرْسَلَ اِلَی ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلٰی كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ فَقَالَ وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِی فَرْیَ الْاَدِيْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا فَاِنَّ لِی فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰی يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِی فَاَتَاهُ حَسَّانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَخَّصَ لِی نَسَبَكَ وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانٍ اِنَّ

(۶۳۹۵)سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو کیونکہ یہ انہیں تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ سخت محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا تو فرمایا: ان کی ہجو کرو' انہوں نے ہجو بیان کی لیکن آپ خوش نہ ہوئے پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا۔ پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ جب حسان رضی اللہ عنہ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو عرض کیا: اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس دُم ہلاتے ہوئے شیر کو تم میری طرف چھوڑ دو پھر اپنی زبان کو نکالا اور اسے حرکت دینا شروع کر دیا اور عرض کیا: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں انہیں اپنی زبان سے چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا' جس طرح چمڑے کو چیر دیا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلدی مت کرو۔ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو خوب جانتے ہیں اور میرا نسب بھی ان میں شامل ہے۔ (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ وہ تمہیں میرا نسب قریش کے نصب سے بالکل واضح کر دیں۔ پس حضرت حسان رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پھر واپس گئے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تحقیق انہوں نے مجھے آپ کا نسب واضح کر دیا ہے۔ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے۔ میں آپ کو اُن سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ

رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى قَالَ حَسَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَ عِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وَ عِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمُوْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَ كَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
وَ قَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهٖ خَفَاءُ
وَ قَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
يُلَاقِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ

کو فرماتے ہوئے سنا' جب تک اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مدافعت کرتا رہے گا روح القدس برابر تیری نصرت و مدد کرتا رہے گا اور کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کفار کی ہجو بیان کر کے مسلمانوں کو شفاء یعنی خوشی دی اور کفار کو بیمار کر دیا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا

تو نے محمد کی ہجو کی ہے اُنکی طرف سے میں جواب دیتا ہوں
اور اس میں اللہ ہی کے پاس جزاء اور بدلہ ہوگا
تو نے محمد کی ہجو کی جو نیک اور دین حنیف کے مطابق تقویٰ
اختیار کرنے والے اللہ کے رسول ہیں۔ وعدہ وفا کرنا اُنکی صفت ہے
بے شک! میرے باپ اور میری ماں اور میری عزت محمدؐ
کو تم سے بچانے کے لیے صدقہ اور قربان ہیں
میں اپنے آپ پر آہ و زاری کروں (مر جاؤں) اگر تم نہ دیکھو
اس کو کہ کداء کے دونوں طرف سے غبار کو اُڑا دے گا
وہ گھوڑے جو باگوں پر زور کریں اپنی قوت و طاقت سے اُوپر
چڑھتے ہوئے ان کے کندھوں پر خون کے پیاسے نیزے ہیں
ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور ان کے
نتھنوں کو عورتیں اپنے دوپٹوں سے صاف کریں گی
پس اگر تم ہم سے روگردانی و اعراض کرو تو ہم عمرہ کریں گے
اور فتح ہو جانے سے پردہ اُٹھ جائے گا
ورنہ صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن
اللہ جسے چاہے گا عزت عطا کرے گا
اور اللہ نے فرمایا ہے تحقیق میں نے اپنا بندہ بھیجا ہے جو
حق بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے
اور اللہ نے کہا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کر دیا ہے
اور انصار ہیں کہ انکا مقصد صرف دشمن سے مقابلہ ہے
وہ (لشکر) ہر دن کسی نہ کسی تیاری میں ہے
کبھی گالیاں دی جاتی ہیں یا لڑائی یا ہجو ہے

فَمَنْ يَهْجُو رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنكُمْ — پس تم میں سے جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرے یا
وَ يَمْدَحُهٗ وَ يَنْصُرُهٗ سَوَاءٌ — آپ کی تعریف کرے اور آپ کی مدد کرے سب برابر ہے
وَ جِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا — ہم میں اللہ کا پیغام لانے والے جبرئیل
وَ رُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَاءٌ — وروح القدس موجود ہیں جنکا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں

خُلاصۃُ البَاب: اس باب کی احادیث میں شاعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں غلطی فہمی کی وجہ سے شامل ہو گئے تھے لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں معاف کر دیا اور اللہ بھی ان شاء اللہ معاف فرما دے گا۔ انہوں نے ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ سال ہی اسلام میں زندہ رہے۔ ۴۰، ۴۵ یا ۵۰ ھ میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور ان کے والد ثابت، دادا منذر اور پردادا حرام سب کی عمر بھی ایک سو بیس سال ہوئی جو کہ ایک عجیب و منفرد مثال ہے۔

۱۱۲۴: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (الدَّوْسِيِّ) رضی اللہ عنہ

باب: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۳۹۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ (يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ) حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ

(۶۳۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے ایک دن انہیں دعوت دی تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے الفاظ مجھے سنائے جنہیں میں (سننا) گوارا نہ کرتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میں رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا اور وہ انکار کرتی تھی۔ میں نے آج انہیں دعوت دی تو اس نے ایسے الفاظ آپ کے بارے میں مجھے سنائے جنہیں (سننا) مجھے گوارا نہ تھا۔ آپ اللہ سے دُعا کریں کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا لے کر خوشی سے نکلا۔ جب میں آیا اور دروازہ پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بند کیا ہوا ہے۔ پس میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو کہا: اے ابو ہریرہ! اپنی جگہ پر ہی رُک جاؤ اور میں نے پانی گرنے

خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ سَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَ لَبِسَتْ دِرْعَهَا وَ عَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ وَاَنَا اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَ هَدٰى اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُحَبِّبَنِي اَنَا وَ اُمِّي اِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ يُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي اِلَّا اَحَبَّنِي۔

کی آواز سنی۔ پس اس نے غسل کیا اور اپنی قمیص پہنی اور اپنا دوپٹہ اوڑھتے ہوئے جلدی سے باہر آئیں اور دروازہ کھولا۔ پھر کہا: اے ابوہریرہ! اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اُس کے بندے اور رسول ہیں۔'' میں رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا اور میں خوشی سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! خوشخبری ہو اللہ نے آپ کی دُعا کو قبول فرمالیا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما دی۔ پس آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف اور اس کی صفت بیان کی اور کچھ بھلائی کے جملے ارشاد فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دُعا مانگیں کہ وہ میری اور میری والدہ کی محبت اپنے مؤمن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت پیدا فرما دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے بندے یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو اپنے مؤمن بندوں کے ہاں محبوب بنا دے اور مؤمنین کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے اور کوئی مؤمن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرا ذکر سنا یا مجھے دیکھا ہو اور اس نے مجھ سے محبت نہ کی ہو۔

(۶۳۹۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي وَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(۶۳۹۷) حضرت اعرج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ تم خیال کرتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتا ہے اور اللہ ہی وعدہ کی جگہ ہے۔ میں غریب و مسکین آدمی تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازار کے معاملات میں مشغولیت رہتی تھی اور انصار اپنے اموال کی حفاظت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے کپڑے کو پھیلائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات کبھی بھی نہ بھلائے گا۔ پس میں نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی حدیث پوری کی۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهٗ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهٗ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتّٰى قَضٰى حَدِيْثَهٗ ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ اِلَيَّ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ۔

ساتھ چمٹالیا اور اس میں سے کوئی بھی حدیث نہ بھولا جو آپ سے سن چکا تھا۔

(٦٣٩٨)حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مَعْنٌ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيْثُهٗ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهٗ اِلٰى آخِرِهٖ۔

(٦٣٩٨) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے قول پر پوری ہو جاتی ہے اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول: اپنے کپڑے کو جو پھیلائے گا سے آخر حدیث تک مذکور نہیں ہے۔

(٦٣٩٩)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَ كُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ اَدْرَكْتُهٗ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ اَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَ يَقُوْلُوْنَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِيْثِهٖ وَ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اِخْوَانِي مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَرْضِهِمْ وَاَمَّا اِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَ كُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوْا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوْا وَلَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(٦٣٩٩) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کیا تم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر تعجب نہیں کرتے۔ وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک طرف بیٹھ کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیثیں سنانے لگے اور میں تسبیح کر رہی تھی اور میری تسبیح پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اُٹھ کر چلے گئے اگر میں ان کو پا لیتی تو تردید کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح مسلسل احادیث بیان نہ فرمایا کرتے تھے۔ ابن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں بے شک ابو ہریرہ کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتا ہے اور اللہ ہی وعدہ کی جگہ ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس کی احادیث جیسی احادیث روایت نہیں کرتے۔ میں ابھی تمہیں اس بارے میں خبر دوں گا میرے انصاری بھائیوں کو زمین (کھیتی باڑی) کی مصروفیت تھی اور میرے مہاجرین بھائی بازار اور تجارت میں مشغول تھے اور میں نے اپنے آپ کو پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لازم کر لیا تھا۔ جب وہ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا تھا' جب وہ بھول جاتے میں یاد کرتا تھا اور ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو اپنے کپڑے کو پھیلائے گا وہ میری ان احادیث کو لے لے گا پھر انہیں اپنے سینہ میں جمع کرے گا۔ پھر وہ آپ سے سنی ہوئی کوئی بات بھی کبھی نہ بھلائے گا۔ پس میں نے

يَوْمًا اَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَاْخُذُ مِنْ حَدِيْثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلٰى صَدْرِهٖ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِي فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهٖ وَلَوْ لَا آيَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى﴾[البقرة:۱۵۹، ۱۶۰] اِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ۔

اپنی چادر کو بچھا دیا یہاں تک کہ آپ اپنی بات سے فارغ ہو گئے۔ پھر میں نے اُسے سمیٹ کر اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور اُس کے بعد آج تک میں کوئی بھی حدیث نہ بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان کی اور اگر اللہ نے اپنی کتاب میں یہ دو آیاتِ مبارکہ نہ نازل کی ہوتیں تو میں کبھی بھی کوئی حدیث روایت نہ کرتا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ﴾ ''بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں ہماری نشانیاں اور ہدایت کی باتیں جو ہم نے اُتاری ہیں۔'' آخر تک۔

(۶۴۰۰) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۶۴۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتے ہیں' باقی حدیث گزر چکی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں معروف صحابیٔ رسول سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ کے اصل نام میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ اکثر یہی کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن یا عبداللہ تھا۔ غزوۂ خیبر کے سال اسلام قبول کیا اور اس کے بعد ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ احادیث انہی سے مروی ہیں اور یہ اپنی کنیت ابو ہریرہ سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد صحیح بخاری میں آٹھ سو سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحرین کا عامل بنایا لیکن پھر معزول کر دیا بعد میں پھر بنانا چاہا تو انہوں نے معذرت کر لی اور عمر بھر مدینہ میں ہی رہے۔ ستر سال کی عمر میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں فوت ہوئے اور امیر مدینہ ولید بن عتبہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۱۱۲۵: باب مِّنْ فَضَآئِلِ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ وَ اَهْلِ بَدْرٍ رضی اللہ عنہم

باب: حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۰۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ هُوَ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ

(۶۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے' زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا کہ خاخ باغ کی طرف جاؤ' وہاں ایک اونٹ پر سوار عورت ملے گی جس کے پاس خط ہوگا۔ پس تم وہ خط اُس سے لے لینا۔ پس گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے۔ پس جب ہم عورت کے پاس پہنچے تو اُس سے کہا: خط نکالو۔ اُس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا خط نکال دے ورنہ اپنے کپڑے اُتار۔ پس اس نے وہ خط اپنے سر کی مینڈھیوں سے

وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْأَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَ كَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَ عَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ﴾ [الممتحنة:١] وَ لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَ زُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ۔

نکال کر دے دیا۔ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو اُس میں یہ لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہلِ مکہ کے مشرکین لوگوں کی طرف اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے بعض معاملات کی خبر دی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے متعلق جلدی میں کوئی فیصلہ نہ کریں۔ میں قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف آدمی تھا۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ مشرکین کا حلیف تھا لیکن ان کے خاندان سے نہ تھا اور جو آپ کے ساتھ مہاجرین میں سے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اُن کی وہاں رشتہ داریاں ہیں اور انہی رشتہ داریوں کی وجہ سے وہ ان کے اہل و عیال کی حفاظت کریں گے۔ پس میں نے پسند کیا کہ ان کے ساتھ میرا نسبی تعلق تو ہے نہیں کہ میں ان پر ایک احسان ہی کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی بھی حفاظت کریں گے اور میں نے ایسا نہ تو کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اپنے دین سے مرتد ہونے کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد کفر پر راضی رہنے کی وجہ سے' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں تا کہ میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کے (آئندہ) حالات سے واقفیت کے باوجود فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو' تحقیق! میں نے تمہیں معاف کر دیا تو اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿یَأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا﴾ ''اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

(۶۴۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ

(۶۴۰۲) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے۔

الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبَا مَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَ كُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتٰبٌ مِنْ حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ' یہاں تک کہ تم باغ خاخ میں پہنچو وہاں مشرکین میں سے ایک عورت ہوگی جس کے پاس حاطب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مشرکین کے نام ایک خط ہوگا۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۶۴۰۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔

(۶۴۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاطب کی شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حاطب تو جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے جھوٹ کہا' وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔

خلاصة الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں اہلِ بدر اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے تین سو تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اُمت کا اجماع ہے کہ ان کا مقام عشرہ مبشرہ کے بعد سب امت میں سے افضل و اعلیٰ و ارفع ہے۔ اللہ نے اُن کے گناہوں کی مغفرت کا اعلان کر دیا ہے۔ باقی اس اعلان کا مقصد یہ ہے کہ اس غزوہ میں شریک ہونا اتنا مبارک ہے کہ اس کی وجہ سے گزشتہ گناہ تو معاف ہو گئے اور اگر آئندہ کوئی گناہ سرزد ہو بھی گیا تو وہ بھی معاف کر دیا جائے گا اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل اسلامی دشمنی کی وجہ سے ہرگز' ہرگز نہ تھا بلکہ ایک اجتہادی غلطی تھی جس پر درگزر کر لیا گیا اور انہیں معاف کر دیا گیا۔ تفصیل سورۃ الممتحنہ کی تفسیر میں دیکھی جا سکتی ہے۔

۱۱۲۶: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رضی اللہ عنہم

باب: اصحابِ شجرہ یعنی بیعت رضوان میں شریک (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۰۴)حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ مِنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلٰى يَا

(۶۴۰۴) حضرت اُمّ مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہوئے سنا: ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ جنہوں نے اس درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ تو آپ نے انہیں جھڑکا تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ: ﴿وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مریم:۷۱] فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوا وَ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ [مریم:۷۲]

اِلَّا وَارِدُهَا﴾ یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر پیش نہ کیا جائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق! اللہ ربّ العزت نے فرمایا ہے۔ ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ﴾ ''پھر ہم پرہیزگاروں کو (جہنم سے) نجات دے دیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل اُس میں چھوڑ دیں گے۔''

خُلاصَۃُ الْبَاب: اِس باب میں اہلِ شجرہ یعنی بیعت رضوان میں شریک چودہ سو سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت بیان کی گئی ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر خونِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے بیعت کی تھی اوران پر راضی ہونے کا سرٹیفکیٹ اللہ عز وجل نے عطا کیا اور اس روایت میں ان شاء اللہ کا لفظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبرک کے لیے فرمایا نہ کہ شک کے لیے اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا سوال کرنا بات سمجھنے کے لیے تھا نہ کہ مقابلہ کرنے کے لیے اور ہر ایک کا جہنم پر پیش کرنے سے مراد پل صراط ہے جو کہ جہنم کے اوپر ہے۔ کافر کٹ کر اس میں گر جائیں گے اور اہلِ ایمان اپنے اپنے اعمال کے حساب سے گزر جائیں گے اور جنت میں پہنچ جائیں گے اور بیعت رضوان میں شریک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سمیت جنتی ہیں اور اہلِ بدر کے بعد ان کا مقام اور درجہ ہے۔

۱۱۲۷: باب مِنْ فَضَآئِلِ اَبِيْ مُوْسٰی وَ اَبِيْ عَامِرِ الْاَشْعَرِيَّيْنِ رضی اللہ عنہما

باب: سیّدنا ابوموسیٰ اشعری اور سیّدنا ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَّانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَ مَعَهُ بِلَالٌ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِيْ مُوْسٰی وَ بِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ وَجْهَهُ فِيْهِ وَ مَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِكُمَا وَ

(۶۴۰۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا اس حال میں کہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقامِ جعرانہ پر قیام پذیر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! آپ مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کریں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: خوشخبری ہو۔ تو اس اعرابی نے آپ سے کہا: کیا آپ نے مجھے کثرت کے ساتھ کہا تو خوش ہو جاؤ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف غصہ کی حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ وہ آدمی ہے جس نے بشارت کو رد کر دیا ہے۔ تم دونوں قبول کر لو۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے قبول کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اس میں اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی بھی کی۔ پھر فرمایا: اس میں سے تم دونوں پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر انڈیل لو اور خوش ہو جاؤ۔ پس انہوں نے

نُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَآءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِي اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔

پیالہ لے کر اسی طرح کیا جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ پھر انہیں پردہ کے پیچھے سے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے آواز دی کہ اپنی والدہ کے لیے بھی اپنے اپنے برتنوں سے بچا لینا۔ پس انہوں نے اُنہیں بھی اس سے بچا ہوا دے دیا۔

(۶۴۰۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ اَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى وَ بَعَثَنِي مَعَ اَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ اَبُوْ عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهٖ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهٗ فِي رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اَبُوْ عَامِرٍ اِلٰى اَبِي مُوْسٰى فَقَصَدْتُ لَهٗ فَاعْتَمَدْتُهٗ فَلَحِقْتُهٗ فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهٗ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ (لَهٗ) اَلَا تَسْتَحْيِي اَلَسْتَ عَرَبِيًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي انْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهٗ يَقُوْلُ لَكَ اَبُوْ عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي اَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَ مَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ اِنَّهٗ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلٰى سَرِيْرٍ مُرْمَلٍ وَ عَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِخَبَرِنَا وَ

(۶۴۰۶) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر کو ایک لشکر کے ہمراہ اوطاس کی طرف بھیجا۔ پس درید بن صمہ سے اُن کا مقابلہ ہوا تو درید کو قتل کر دیا گیا اور اللہ نے اُس کے ساتھیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھی ابو عامر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ پس ابو عامر کے گھٹنے میں تیر مارا گیا جو کہ بنو جشم کے ایک آدمی نے پھینکا تھا اور وہ تیر آ کر اُن کے گھٹنے میں چبھ گیا۔ میں ان کی طرف بڑھا تو میں نے کہا: اے چچا جان! آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ تو ابو عامر نے اشارہ کے ذریعہ ابو موسیٰ کو بتایا کہ وہ جسے تم دیکھ رہے ہو وہ میرا قاتل ہے اور اُسی نے مجھے تیر مارا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا: میں اسے (مارنے) کے ارادہ سے چل دیا اور اسے (راستہ میں ہی) جا پہنچا۔ پس اُس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا شروع کر دیا۔ میں بھی اس کے پیچھے چل دیا اور اُسے کہنا شروع کر دیا' کیا تجھے حیا نہیں آتی' کیا تو عربی نہیں ہے' کیا تو نہیں ٹھہرے گا۔ وہ رُک گیا پھر میرا اور اُس کا مقابلہ ہوا۔ پس اُس نے بھی وار کیا اور میں نے بھی وار کیا۔ بالآخر میں نے اُسے تلوار کی ضرب ماری اور اُسے قتل کر ڈالا۔ پھر میں ابو عامر کی طرف لوٹا تو کہا: بے شک اللہ عزوجل نے تمہارے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔ اُس نے کہا: یہ تیر نکالو۔ میں نے اُسے نکالا تو اس کی جگہ سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا اور آپ کو میری طرف سے سلام عرض کر اور آپ سے عرض کر کہ ابو عامر آپ سے عرض کرتا ہے کہ میرے لیے مغفرت طلب فرمائیں اور ابو عامر نے مجھے لوگوں پر امیر مقرر کر دیا۔ پھر وہ تھوڑی

خَبَرَ اَبِی عَامِرٍ وَ قُلْتُ لَهٗ قَالَ قُلْ لَهٗ یَسْتَغْفِرْ لِی فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِی عَامِرٍ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِی عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

ہی دیر کے بعد شہید ہو گئے۔ پس جب میں نبی کریم ﷺ کی طرف لوٹا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ گھر میں بان کی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر نہ تھا۔ اسی وجہ سے چارپائی کے نشانات آپ کے پہلوؤں اور کمر پر نمایاں تھے۔ پس میں نے آپ کو اپنی اور ابو عامر کی خبر دی اور آپ سے عرض کیا: ابو عامر نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ میرے لیے دُعائے مغفرت فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اُس سے وضو فرمایا پھر ہاتھ اُٹھا کر فرمایا: اے اللہ عبید ابو عامر کی مغفرت فرما۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! اُسے قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق یا لوگوں سے بلندی و عظمت عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور میرے لیے بھی دُعائے مغفرت فرما دیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کے گناہوں کو معاف فرما دے اور اسے قیامت کے دن معزز جگہ میں داخل فرما۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں ایک دُعا ابو عامر اور دوسری دُعا ابو موسیٰ کے لیے (کی گئی تھی)۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں۔ ہم ان دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کا مختصر اَتعارف کروا دیتے ہیں' تفصیل سیرتِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ:

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے پھر اپنے قبیلہ اشعر کی طرف واپس گئے اور پچاس اشعریوں کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ فتح خیبر کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں زبید اور عدن کا عامل مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا عامل مقرر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی بصرہ کا عامل برقرار رکھا لیکن کچھ عرصہ بعد معزول کر دیا تو یہ کوفہ چلے گئے پھر وہاں کے لوگوں کے مطالبہ پر کوفہ کے عامل مقرر ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ سے معزول کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنا حکم بھی مقرر کیا۔ ۴۲ھ میں مکہ یا کوفہ میں انتقال ہوا۔

سیّدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ:

ان کا نام عبید بن سلیم تھا اور یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے چچا تھے اور کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ غزوۂ حنین میں شہادت پائی اور آپ ﷺ نے اُن کے لیے مغفرت کی دُعا بھی فرمائی جو کہ گزشتہ حدیث میں مذکور ہے۔

۱۱۲۸: باب مِّنْ فَضَآئِلِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ رضی اللہ عنہم

باب: اشعری (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۰۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا بُرَیْدٌ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی

(۶۴۰۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشعری حضرات جب رات کے وقت گھروں کی طرف

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّی لَاَ عْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَ مِنْهُمْ حَکِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَالْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِی یَاْمُرُوْنَکُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ۔

قرآن مجید پڑھتے ہوئے آتے ہیں تو میں اُن کی آوازوں کو پہچان لیتا ہوں اور ان کے گھروں کو رات کے وقت قرآن پڑھنے کی آواز سے پہچان لیتا ہوں حالانکہ میں نے اُن کے گھروں کو نہیں دیکھا۔ جب وہ دن کے وقت اُترتے ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حکیم ہے۔ جب وہ گھوڑے پر سواروں یا دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہے تو انہیں کہتا ہے: میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اُن کا انتظار کرو۔

(۶۴۰۸)حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِیُّ وَ اَبُو کُرَیْبٍ جَمِیْعًا عَنْ اَبِی اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِی بُرَیْدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوا مَا کَانَ عِنْدَهُمْ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ مَا کَانَ عِنْدَهُمْ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَهُمْ مِنِّی وَاَنَا مِنْهُمْ۔

(۶۴۰۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اشعری حضرات جب جہاد میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے اہل وعیال کے لیے کھانا کم پڑ جاتا ہے تو اپنے پاس موجود سب کچھ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں۔ پھر اسے آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔

۱۱۲۹: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ رضی اللہ عنہ

باب: سیّدنا ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۰۹)حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْیَمَامِیُّ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ حَدَّثَنَا اَبُو زُمَیْلٍ حَدَّثَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا یَنْظُرُوْنَ اِلٰی اَبِی سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَلَا یُقَاعِدُوْنَهٗ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ اَعْطِنِیْهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِی اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهٗ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ اَبِی سُفْیَانَ اُزَوِّجُکَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ مُعَاوِیَةُ تَجْعَلُهٗ کَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ

(۶۴۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان نہ ہوابو سفیان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے تھے اور نہ ہی اُن کے پاس بیٹھتے تھے۔ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! تین باتیں مجھے عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! (بتاؤ)۔ عرض کیا: میری بیٹی اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان اہلِ عرب سے حسین و جمیل ہیں میں اُس کا نکاح آپ سے کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بہتر۔ عرض کیا: اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے لیے کاتب مقرر کر لیں۔ آپ نے فرمایا: بہتر۔ آپ مجھے حکم دیں کہ میں کفار سے لڑتا رہوں جیسا کہ میں مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ آپ نے فرمایا: بہتر۔ ابو زمیل رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں کا مطالبہ نہ

تُؤَمِّرُنِي حَتّٰى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَوْ لَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ۔

کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام نہ فرماتے کیونکہ آپ ﷺ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس بھی چیز کا مطالبہ کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے جواب میں ہاں ہی فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب میں سیّدنا ابوسفیان بن صخر رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول ﷺ کے فضائل مذکور ہیں۔ آپ کی بیٹی سیّدہ اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں تھیں۔ واقعہ اصحابِ فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اور قریش کے سرداروں میں اُن کا شمار کیا جاتا تھا اور اصحاب الرائے میں سے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دوستی تھی۔ فتح مکہ کی رات مشرف باسلام ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر کو بھی بیت اللہ کی طرح امن کی جگہ قرار دیا۔ غزوۂ حنین میں شریک ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور ان کے دو بیٹوں حضرت یزید رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک ایک سو بکریاں اور چالیس چالیس اوقیہ چاندی عنایت فرمائی۔ غزوۂ طائف میں بھی شریک ہوئے اور ایک آنکھ بھی شہید ہوئی۔ جنگِ یرموک میں دوسری آنکھ بھی راہِ الٰہی میں قبول ہوگئی۔ اٹھاسی سال کی عمر میں خلافتِ عثمانی میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

ان کے بیٹے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف بھی تھے' کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بھی اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے آپ کو اسلامی خدمت میں وقف کر رکھا تھا اور دوسرے بیٹے حضرت یزید رضی اللہ عنہ بھی صحابیٔ رسول ہیں اور ان کے کارنامے اور جرأت و بہادری کا چرچا صحابہ رضی اللہ عنہم میں عام تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک علاقے کا گورنر منتخب کیا تھا اور ان کے بعد سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو پوری دنیا پر اسلام کے جھنڈے کو بلند کیا۔

۱۱۳۰: باب مِّنْ فَضَآئِلِ جَعْفَرٍ (ابن ابی طالب) وَّ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَ اَهْلِ سَفِيْنَتِهِمْ رضی اللہ عنہم

باب: سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابوطالب اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور کشتی والوں کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ إِلَيْهِ أَنَا وَ أَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعًا وَإِمَّا قَالَ ثَلَاثَةٌ وَ خَمْسِيْنَ أَوِ اثْنَيْنِ وَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً

(۶۴۱۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے روانہ ہونے کی خبر پہنچی اور ہم یمن میں تھے۔ پس ہم آپ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ میں اور میرے دو بھائی تھے اور میں ان دونوں سے چھوٹا تھا۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا نام ابورہم تھا۔ ہمارے ساتھ چند آدمی یا کہا ترپن یا باون آدمی ہمارے قبیلہ کے بھی تھے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہوئے۔ ہمیں ہماری کشتی نے حبشہ میں نجاشی کے پاس جا چھوڑا۔ پس ہمیں اس کے پاس سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابوطالب کے ساتھی مل

فَالْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيْمُوا مَعَنَا قَالَ فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهٖ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِي لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ۔

گئے۔ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہاں قیام کرنے کا حکم دیا ہے۔ تم بھی ہمارے ساتھ رہو۔ پس ہم اُن کے ساتھ ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سب اکٹھے ہو کر آئے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت ملے جب خیبر فتح ہو چکا تھا تو آپ نے ہمارے لیے حصہ مقرر کیا یا ہمیں بھی خیبر (کی غنیمت) سے عطا کیا اور فتح خیبر میں شریک لوگوں کے علاوہ غائب لوگوں میں سے کسی کو بھی اس کے مالِ غنیمت میں سے کچھ بھی عطا نہیں کیا تھا اور ہماری کشتی والوں کو بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ فتح خیبر میں شریک لوگوں کے ساتھ تقسیم غنیمت میں حصہ عطا فرمایا۔ پس لوگوں میں بعض نے ہمیں یعنی کشتی والوں سے کہا: ہم نے ہجرت میں تم سے سبقت کی۔

(۶۴۱۱) قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهٖ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ اَوْ فِي اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ

(۶۴۱۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آئی تھیں وہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملاقات کرنے کے لیے حاضر ہوئیں اور اُس نے مہاجرین کے ساتھ نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اُن کے پاس حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو کہا: یہ کون ہے؟ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حبشیہ بحریہ ہے؟ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی۔ ہم تم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (قرب کے) حقدار ہیں۔ وہ ناراض ہو گئیں اور ایک بات کہی کہ اے عمر! آپ نے غلط کہا ہے۔ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جو تمہارے بھوکوں کو کھلاتے اور تمہارے جاہلوں کو نصیحت کرتے تھے اور ہم ایسے علاقے میں تھے جو دور دراز اور دشمن ملک حبشہ میں تھا اور وہاں صرف اور صرف اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لیے تھے۔ اللہ کی قسم! میں اُس وقت تک نہ کوئی کھانا کھاؤں گی اور نہ پینے کی کوئی چیز پیوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَ نُخَافُ وَ سَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَسْاَلُهٗ وَ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيْغُ وَلَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَاْتُوْنِيْ اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ۔

گی جب تک آپ (رضی اللہ عنہ) کی کہی بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کرلوں اور ہمیں تکلیف دی جاتی تھی اور ڈرایا جاتا تھا۔ میں عنقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کروں گی اور آپ سے اِس بارے میں سوال کروں گی اور اللہ کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی' نہ بے راہ چلوں گی اور نہ ہی اس پر کوئی زیادتی کروں گی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِس اِس طرح کہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تم سے زیادہ میرے (قرب کے) حقدار نہیں' اُس نے اور اُس کے ساتھیوں نے ایک مرتبہ ہجرت کی۔ تمہارے اور کشتی والوں کے لیے دو ہجرتیں ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: تحقیق! میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس گروہ در گروہ آتے اور یہ حدیث سنتے تھے۔ دُنیا کی کوئی چیز انہیں اس سے زیادہ خوش کرنے والی اور اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عظمت والی اُن کے ہاں نہ تھی۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ یہ حدیث مجھ سے بار بار دہروایا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وغیرہ کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں۔

سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیرت و صورت میں مشابہت رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی کنیت ابوالمسکین رکھی۔ انہوں نے مدینہ اور حبشہ دونوں ہجرتیں کیں۔ فتح خیبر کے بعد حبشہ سے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ ۸ھ میں غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے اور جسم پر ستّر سے زائد تلوار و تیر کے زخم تھے۔ اُس وقت اُن کی عمر اکتالیس برس تھی۔

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس:

حضرت اسماء قدیم الاسلام تھیں۔ انہوں نے سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہیں تین بیٹے عبداللہ' عون اور محمد پیدا ہوئے۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان سے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیّدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اُن سے نکاح کیا اور یحییٰ بن علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش بھی انہی کے بطن سے ہوئی اور یہ دس بہنیں تھیں' جن میں سے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' ایک کا عباس رضی اللہ عنہ سے اور ایک کا سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے پہلے ان کی تیمارداری بھی یہی کرتی ہیں پھر اُن

کے غسل اور کفن وغیرہ کے فرائض بھی انہوں نے سرانجام دیئے۔

۱۱۳۱: باب مِّنْ فَضَآئِلِ سَلْمَانَ وَ بِلَالٍ وَّ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہم

باب: سیّدنا سلیمان' صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَ وَ بِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا (وَاللّٰهِ) مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْ خَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَ سَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَخِي۔

(۶۴۱۲) حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سفیان' سیّدنا سلمان' صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آئے۔ کچھ لوگ بھی اُن کے پاس موجود تھے تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن میں اپنی جگہ پر نہیں پہنچی ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم قریش کے اس شیخ اور ان کے سردار کے بارے میں ایسے کہتے ہو؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! شاید تو نے ان (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو ناراض کر دیا ہو اگر تو نے انہیں ناراض کر دیا تو تیرا ربّ تجھ پر ناراض ہو جائے گا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے تو کہا: اے میرے بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کر دیا۔ انہوں نے کہا: نہیں! اے میرے بھائی' اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

تشریح اِس باب میں سیّدنا صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ:

ان کا نام صہیب بن سنان تھا۔ ان کا اصلی وطن موصل کے قریب ایک گاؤں تھا اور اُن کے چچا کسریٰ کی طرف سے ابلہ کے عامل مقرر تھے۔ رومیوں نے ابلہ پر چڑھائی کی تو انہیں بھی قید کر لیا گیا اور بنو کلب نے خرید کر مکہ پہنچایا۔ عبداللہ بن الجد عان نے خرید کر آزاد کیا۔ ظہورِ اسلام کے بعد تحقیق کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمار کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئے اور یہ رومیوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے' صہیب روم کا پہلا پھل ہے۔ اظہارِ اسلام کی وجہ سے کفار کے بے انتہا مظالم برداشت کیے۔ سب مسلمانوں کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنا سارا مال و متاع چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور اپنے ایمان کو بچا لیا۔ کمال درجہ کے تیر انداز تھے۔ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز پڑھائی اور تین دن تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ بھی رہے اور نمازیں بھی پڑھاتے رہے۔ ۳۸ھ میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ:

سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اہلِ فارس اور بُت پرست گھرانے میں پیدا ہوئے اور شروع ہی سے آتش پرستی سے نفرت تھی۔ پہلے

عیسائیت قبول کی اور وہیں سے نبی کریم ﷺ کی علامات معلوم ہوئیں اور آپ ﷺ کی نبوت کے بعد آپ ﷺ سے آ ملے۔ علامات دیکھیں اور اسلام قبول کر لیا چونکہ یہ غلام تھے اُن کی آزادی کے لیے عام مسلمانوں نے تین سو کھجور کے درخت دیئے اور ایک غزوہ کے مالِ غنیمت سے رسول اللہ ﷺ سے چالیس اوقیہ سونا ادا کر کے انہیں آزاد کرا دیا۔ آزادی کے بعد پہلا معرکہ غزوۂ خندق ہوا اور انہیں کے مشورہ سے خندق کھودی گئی اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ میں قیام پذیر رہے۔ عہدِ صدیقی کے آخر یا ابتداء عہدِ فاروقی میں عراق چلے گئے۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں ایران کے خلاف جہاد میں شریک ہوئے اور خوب معلومات فراہم کیں۔ ۳۵ھ میں انتقال ہوا۔

(۶۴۱۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فِیْنَا نَزَلَتْ: ﴿اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا﴾ [آل عمران: ۱۲۲] بَنُو سَلِمَةَ وَ بَنُو حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا﴾۔

(۶۴۱۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ﴾ ہمارے بارے میں یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ عزوجل نے ﴿وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا﴾ فرمادیا ہے۔ (یعنی ان دونوں جماعتوں کا مددگار اللہ ہے)۔

۱۱۳۲: باب مِّنْ فَضَآئِلِ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

باب: انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ۔

(۶۴۱۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں (یعنی پوتوں) کی مغفرت فرما۔

(۶۴۱۵) وَ حَدَّثَنِیْهِ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۴۱۵) حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

(۶۴۱۶) حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِیُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلِذَرَارِیِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِی الْاَنْصَارِ لَا اَشُكُّ فِیْهِ۔

(۶۴۱۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لیے اور انصار کی اولاد کے لیے اور انصار کے غلاموں کے لیے مغفرت کی دُعا فرمائی۔

(۶۴۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ

(۶۴۱۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ بچوں اور کچھ عورتوں کو ایک شادی میں سے آتے ہوئے دیکھا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہو گئے

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی صِبْیَانًا وَ نِسَاءً مُقْبِلِیْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِی الْاَنْصَارَ۔

اور پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اے انصار تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اللہ کی قسم! اے انصار تم مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۶۴۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِیْعًا عَنْ غُنْدُرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ جَاءَتْ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(۶۴۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آئی تو رسول اللہ ﷺ اُس عورت کی (بات سننے کیلئے) علیحدگی میں ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، تم لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو (آپ ﷺ نے یہ بات) تین مرتبہ فرمائی۔

(۶۴۱۹) حَدَّثَنِیْهِ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۴۱۹) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۴۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِشِیْ وَ عَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَكْثُرُوْنَ وَ یَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ۔

(۶۴۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے لوگ میرے با اعتماد اور مخصوص لوگوں میں سے ہیں اور لوگ تو بڑھتے چلے جائیں گے لیکن یہ کم ہوتے چلے جائیں گے لہٰذا ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کی خطاؤں کو معاف کردو۔

۱۱۳۳: باب فِیْ خَیْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

باب: انصار کے گھرانوں میں سے بہتر گھرانے کے بیان میں

(۶۴۲۱) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ

(۶۴۲۱) حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنو حارث بن خزرج کا پھر بنو ساعدہ کا اور انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں رسول اللہ

الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَ فِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أُرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لوگوں کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ تو ان سے لوگوں نے کہا کہ آپ کو بھی تو بہت سوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

(۶۴۲۲)حَدَّثَنَاهُ (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

(۶۴۲۲) حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۴۲۳) حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَ سَعْدٍ۔

(۶۴۲۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(۶۴۲۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ (الرَّازِيُّ) وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُسَيْدٍ خَطِيْبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيْرَتِي۔

(۶۴۲۴) حضرت ابراہیم بن محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُسید رضی اللہ عنہ سے ابن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس سنا' انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنی نجار کا گھرانہ ہے اور بنی عبدالاشہل اور بنی حارث بن خزرج اور بنی ساعدہ کا گھرانہ ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میں ان انصار پر کسی کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو ترجیح دیتا (یعنی مجھے انصار اتنے محبوب ہیں کہ میں ان پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دیتا)۔

(۶۴۲۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ أَبُوْ سَلَمَةَ لَسَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَتَّهِمُ أَنَا

(۶۴۲۵) حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر بنی عبدالاشہل' پھر بنو حارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ کا اور انصار کے سب گھرانوں میں خیر ہے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت لگا سکتا ہوں؟ (یعنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات کی نسبت نہیں کر سکتا) اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے میں اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔ یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہیں (یہ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَ بَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهٖ وَ قَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ اَسْرِجُوا لِي حِمَارِي آتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ اَوَ لَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ۔

(۶۴۲۶)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنِي اَبُو دَاوٗدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّوْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ۔

(۶۴۲۷)وَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ فِي

بات سن کر) افسوس ہوا اور کہنے لگے کہ ہم چاروں گھرانوں کے آخر میں ہو گئے۔ تم لوگ میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں اور (اس بارے میں) آپ سے بات کرتا ہوں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی بات رَد کرنے کے لیے جا رہے ہیں؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ تو زیادہ جانتے ہیں کیا آپ کے لیے (یہ سعادت) کافی نہیں ہے کہ تم چار میں سے چوتھے نمبر پر ہو۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) واپس لوٹ پڑے اور فرمانے لگے: اللہ اور اُس کا رسول (ﷺ) ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں اور انہوں نے اپنے گدھے سے زین کھولنے کا حکم دے دیا۔

(۶۴۲۶) حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: بہترین انصار یا فرمایا: انصار کا بہترین گھرانہ اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

(۶۴۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں! (بتائیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی عبدالاشہل۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر کونسا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا: پھر بنو نجار کا گھرانہ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر کونسا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا: پھر بنو حارث بن خزرج کا گھرانہ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر کونسا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا: پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر کونسا گھرانہ؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: [illegible]

كُلِ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَنَحْنُ آخِرُ الْاَرْبَعِ حِيْنَ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَاَرَادَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهٖ اجْلِسْ اَلَا تَرْضٰى اَنْ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَكُمْ فِي الْاَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِي سَمّٰى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ اَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى فَانْتَهٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

گھروں میں خیر ہے (یہ سنتے ہی) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غصے میں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ کیا ہم چاروں کے آخر میں ہیں؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھرانے کا نام لیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر اعتراض کرنا چاہا تو ان کی قوم کے آدمیوں نے اُن سے کہا: بیٹھ جاؤ۔ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے گھرانے کا نام چار گھرانوں میں لیا ہے اور بہت سے گھرانے ایسے ہیں کہ آپ نے اُن کو چھوڑ دیا اور اُن کا نام نہیں لیا تو پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے سے رُک گئے۔

۱۱۳۴: باب فِيْ حُسْنِ صُحْبَةِ الْاَنْصَارِ

باب: انصار سے اچھا سلوک کرنے کا بیان

(۶۴۲۸) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ وَاللَّفْظُ الْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ وَ كَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ اَنْ لَا اَصْحَبَ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيْثِهِمَا وَ كَانَ جَرِيْرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ۔

(۶۴۲۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا۔ وہ میری خدمت کرتے تھے۔ میں نے اُن سے عرض کیا: آپ ایسے نہ کریں (یعنی میری خدمت نہ کریں)۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ میں جب بھی انصار میں سے کسی کے ساتھ ہوں گا تو میں اُس کی خدمت کروں گا۔ ابن اعمش اور ابن بشار نے اپنی روایات میں یہ الفاظ زائد کہے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑے تھے۔

۱۱۳۵: باب دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِفَارَ وَاَسْلَمَ

باب: قبیلہ غفار واسلام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے بیان میں

(۶۴۲۹) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

(۶۴۲۹) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

(۶۴۳۰)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ (بْنُ عُمَرَ) الْقَوَارِيْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ائْتِ قَوْمَكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا۔

(۶۴۳۰) حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے مجھے ارشاد فرمایا: تو اپنی قوم کے پاس جا اور اُن سے کہہ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ قبیلہ اسلم کو اللہ نے بچا لیا اور قبیلہ غفار کی اللہ نے مغفرت فرما دی۔

(۶۴۳۱)حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۴۳۱) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

(۶۴۳۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا۔

(۶۴۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان ساری سندوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی۔

(۶۴۳۳)وَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۶۴۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی۔ اس میں یہ نہیں کہا بلکہ اللہ عزوجل نے اس طرح فرمایا ہے۔

(۶۴۳۴)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَ رِعْلًا وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

(۶۴۳۴) حضرت خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں ارشاد فرمایا: اے اللہ! بنی لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما۔ انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قبیلہ غفار کی مغفرت فرما دی ہے اور قبیلہ اسلم کو بچا لیا ہے۔

(۶۴۳۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ

(۶۴۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ غفار کی اللہ

الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اور قبیلہ عصیہ نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(۶۴۳۶)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَفِي حَدِيْثِ صَالِحٍ وَ اُسَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

(۶۴۳۶)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے اور صالح اور اُسامہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات منبر پر فرمائی۔

(۶۴۳۷)حَدَّثَنِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

(۶۴۳۷)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں (اور پھر) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ مذکورہ ساری حدیثوں کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۱۳۶: باب مِّنْ فَضَآئِلِ غِفَارَ وَ اَسْلَمَ وَ جُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ وَ مُزَيْنَةَ وَ تَمِيْمٍ وَ دَوْسٍ وَّطَيِّءٍ

باب: قبیلہ غفار'اسلم'جہینہ' اشجع'مزینہ' تمیم'دوس اور قبیلہ طَیّ کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۳۸)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ (وَ) هُوَ ابْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَنْصَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَ جُهَيْنَةُ وَ غِفَارُ وَاَشْجَعُ وَ مَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ۔

(۶۴۳۸)حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ انصار'مزینہ'جہینہ' اسلم'غفار'اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد میں سے ہیں یہ دوسرے لوگوں کے علاوہ میرے ددگار اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کا مددگار ہے۔

(۶۴۳۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَ جُهَيْنَةُ وَ

(۶۴۳۹)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ قریش' انصار'مزینہ' جہینہ' اسلم' غفار' اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں ماسوا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے۔

اَسْلَمُ وَ غِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالٍ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔

(۶۴۴۰)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ سَعْدٌ فِى بَعْضِ هٰذَا فِيْمَا اَعْلَمُ۔

(۶۴۴۰) حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۴۴۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمُ وَ غِفَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَ مَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِى تَمِيْمٍ وَ بَنِى عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ اَسَدٍ وَ غَطَفَانَ۔

(۶۴۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ اسلم' غفار' مزینہ' بنی تمیم' بنی عامر اور دونوں حلیفوں قبیلہ اسد اور قبیلہ غطفان سے بہتر ہیں۔

(۶۴۴۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِى الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِى وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَ مُزَيْنَةُ وَ مَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَ مَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّ ءٍ وَ غَطَفَانَ۔

(۶۴۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ قبیلہ غفار' اسلم' مزینہ' جہینہ اللہ کے ہاں قیامت کے دن قبیلہ اسد' غطفان' ہوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

(۶۴۴۳)حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَسْلَمُ وَ غِفَارُ وَ شَىْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَ جُهَيْنَةَ اَوْ شَىْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَ غَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَ تَمِيْمٍ۔

(۶۴۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ اسلم' غفار اور مزینہ میں سے کچھ اور جہینہ یا جہینہ میں سے کچھ اور قبیلہ مزینہ میں سے اللہ کے ہاں بہترین ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قبیلہ اسد' غطفان' ہوازن اور تمیم سے (بہتر) ہوں گے۔

(۶۴۴۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِى بَكْرَةَ

(۶۴۴۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ قبیلہ اسلم' غفار' مزینہ اور میرا گمان ہے کہ جہینہ اس میں راوی محمد کو شک ہے

يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ اَسْلَمَ وَ غِفَارَ وَ مُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِىْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَ غِفَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَ اَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِى تَمِيمٍ وَ بَنِى عَامِرٍ وَ اَسَدٍ وَ غَطَفَانَ اَخَابُوا وَ خَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَ الَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ وَ لَيْسَ فِى حَدِيثِ ابْنِ اَبِى شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِىْ شَكَّ۔

(ان قبیلوں کے لوگ) جنہوں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ یہ حاجیوں کا مال چوری کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر قبیلہ اسلم' غفار' مزینہ اور جہینہ کے لوگ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد' غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ ناکامی اور خسارے میں رہیں گے۔ حضرت اقرع نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' بلاشبہ یہ لوگ (قبیلہ اسلم وغفار وغیرہ کے لوگ) ان لوگوں سے بہتر ہیں اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں راوی محمد کے شک کا ذکر نہیں۔

(۶۴۴۵) حَدَّثَنِى هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِى سَيِّدُ بَنِى تَمِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى يَعْقُوْبَ الضَّبِّىُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ وَ جُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ۔

(۶۴۴۵) سید بنی تمیم محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں لیکن اس میں جہینہ کے بارے میں راوی نے یہ نہیں کہا' میرا گمان ہے۔

(۶۴۴۶) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ وَ غِفَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِى تَمِيمٍ وَ مِنْ بَنِى عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِى اَسَدٍ وَ غَطَفَانَ۔

(۶۴۴۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ اسلم' غفار' مزینہ' جہینہ (کے لوگ) بنی تمیم اور بن عامر اور دوحلیفوں بنی اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

(۶۴۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَ حَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۴۴۷) حضرت ابی بشر سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۴۴۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِى بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَ اَسْلَمُ وَ غِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِى تَمِيمٍ وَ بَنِى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ

(۶۴۴۸) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر قبیلہ جہینہ' اسلم' غفار (کے لوگ) بنی تمیم اور بنی عبداللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو بلند فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر تو وہ لوگ ناکامی اور خسارے میں

فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوا وَ خَسِرُوا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ وَ فِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَ مُزَيْنَةُ وَ اَسْلَمُ وَ غِفَارُ۔

ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ وہ اُن سے بہتر ہیں۔

(۶۴۴۹)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وُجُوْهَ اَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۴۴۹) حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس آیا تو حضرت عمر ؓ نے مجھ سے فرمایا: سب سے پہلا وہ صدقہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ؓ کے چہروں کو منور کر دیا تھا وہ قبیلہ طی کے صدقہ کا مال تھا' جسے لے کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا۔

(۶۴۵۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَاَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

(۶۴۵۰) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل ؓ اور ان کے ساتھی آئے' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دوس نے کفر کیا (اور اسلام لانے سے) انکار کر دیا ہے تو آپ نے اُن پر بددعا فرمائی۔ پھر کہا جانے لگا کہ اب وہ ہلاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور اُن کو (اسلام کی طرف) لے آ۔

(۶۴۵۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِي تَمِيْمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَ تْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَ كَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

(۶۴۵۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں' جن کی وجہ سے میں ہمیشہ اُن سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ نے فرمایا: وہ لوگ (یعنی بنی تمیم) میری اُمت میں سے سب سے زیادہ سخت دجال پر ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ان کے صدقات آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ انہی میں سے حضرت سیّدہ عائشہ ؓ کے پاس ایک باندی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا: اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

(۶۴۵۲)حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ

(۶۴۵۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں جس کے بعد

اُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

سے میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ پھر اس کے بعد مذکورہ حدیث کی طرح روایت ذکر کی۔

(۶۴۵۳)وَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ اِمَامُ مَسْجِدِ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُمْ بَعْدَهٗ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ۔

(۶۴۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں سنا: (کہ) تین خصلتیں جن کی وجہ سے میں اُن سے ہمیشہ محبت کرنے لگا ہوں۔

۱۱۳۷: باب خِيَارِ النَّاسِ

باب: بہترین لوگوں کے بیان میں

(۶۴۵۴)وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا وَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْاَمْرِ اَكْرَهُهُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ فِيهِ وَ تَجِدُوْنَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

(۶۴۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو معدنیات جیسا پاؤ گے۔ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہترین تھے' زمانہ اسلام میں بھی وہ لوگ بہترین ہوں گے جبکہ وہ (دین) میں سمجھ حاصل کریں اور تم اسلام کے معاملے میں لوگوں میں سے بہتر اُس آدمی کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اُس سے زیادہ نفرت کرتا ہو اور تم لوگوں میں سے بدترین اُس آدمی کو پاؤ گے جو دو رُخا آدمی ہو' جو ان کے پاس ایک رخ لے کر آتا ہے اور اُن کے پاس دوسرا رُخ لے کر آتا ہے۔

(۶۴۵۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ اَبِي زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ۔

(۶۴۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو معدنیات جیسا پاؤ گے (یہ حدیث) زہری کی حدیث کی طرح ہے' سوائے اس کے کہ ابوزرعہ اور اعرج کی روایت میں ہے کہ تم لوگوں میں سے اسلام لانے کے معاملہ میں لوگوں میں سے بہترین اُس آدمی کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اس سے زیادہ نفرت کرتا ہو۔

۱۱۳۸: باب مِّنْ فَضَآئِلِ نِسَآءِ قُرَيْشٍ

باب: قریشی عورتوں کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۵۶)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنِ ابْنِ

(۶۴۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی

طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرَ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَ قَالَ الْاٰخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى يَتِيْمٍ فِىْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِىْ ذَاتِ يَدِهٖ۔

ہیں۔ راویوں میں سے ایک راوی نے کہا کہ وہ قریش کی نیک عورتیں ہیں اور دوسرے راوی نے کہا: قریش کی وہ عورتیں جو اپنے چھوٹے بچوں پر سب سے زیادہ مہربان ہیں اور اپنے خاوندوں کے مال کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔

(۶۴۵۷)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَرْعَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِىْ صِغَرِهٖ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيْمٍ۔

(۶۴۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے اور ابن طاوس اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی لیکن اس روایت میں یتیم کا لفظ نہیں۔

(۶۴۵۸)حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِىْ ذَاتِ يَدِهٖ قَالَ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ۔

(۶۴۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ قریشی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین ہیں اور بچوں پر سب سے زیادہ مہربان اور اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس روایت کے بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں۔

(۶۴۵۹)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ خَطَبَ اُمَّ هَانِىءٍ بِنْتَ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِىَ عِيَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ (رَكِبْنَ) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِىْ صِغَرِهٖ۔

(۶۴۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو بوڑھی ہو چکی ہوں اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورتیں سوار ہونے والی ہیں اور پھر یونس کی روایت کی طرح حدیث ذکر کی صرف لفظی فرق ہے' ترجمہ وہی ہے۔

(۶۴۶۰)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

(۶۴۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں جو کہ چھوٹے بچوں پر بہت مہربان اور اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهٖ وَ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ۔

کرنے والی ہیں۔

(۶۴۶۱) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سِوَاءً۔

(۶۴۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح اس طریقے سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۳۹: باب مُوَاخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ رضی اللہ عنہم

باب: نبی ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کرانے کے بیان میں

(۶۴۶۲) حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ آخٰى بَيْنَ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَ بَيْنَ اَبِي طَلْحَةَ۔

(۶۴۶۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان آپس میں بھائی چارہ قائم کرایا تھا۔

(۶۴۶۳) حَدَّثَنِيْ اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ قِيْلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِهٖ۔

(۶۴۶۳) حضرت عاصم بن احول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں حلف نہیں ہے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے گھر میں قریش اور انصار کے درمیان حلف کروایا تھا۔

(۶۴۶۴) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ۔

(۶۴۶۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں جو کہ مدینہ منورہ میں تھا قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کرایا تھا۔

(۶۴۶۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَ اَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً۔

(۶۴۶۵) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائیداد کا وارث بنانے والے حلف (قسم) کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور زمانہ جاہلیت میں جو حلف نیکی کے لیے تھا وہ اب اسلام میں اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: زمانہ جاہلیت میں قسم کھا کر ایک دوسرے کے وارث اور بھائی بھائی بن جایا کرتے تھے لیکن قرآن مجید کی جب یہ آیت نازل ہوئی: ''رشتہ دار ایک دوسرے کی بہ نسبت زیادہ حقدار ہیں'' تو پھر اس کے بعد زمانہ جاہلیت والا طریقہ منسوخ ہو گیا لیکن اسلام میں ایک دوسرے کو بھائی بنانا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور دین کے کاموں میں نصرت' نیک کاموں پر تعاون اور حق کو قائم اور باقی رکھنے کے لیے حلف اُٹھانا اب بھی جائز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ اسلام میں حلف نہیں ہے اس سلسلہ میں علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد حلف بالتوارث ہے۔ یعنی ایک دوسرے کے وارث بننے پر حلف اُٹھانا۔ یہ طریقہ قرآن کی آیت سے منسوخ ہو گیا ہے۔

۱۱۴۰: باب بَيَانِ اَنَّ بَقَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانٌ لِاَصْحَابِهٖ وَ بَقَآءَ اَصْحَابِهٖ اَمَانٌ لِلْاُمَّةِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے امن کا باعث تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اُمت کیلئے امن کا باعث ہیں

(۶۴۶۶) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ وَ كَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ۔

(۶۴۶۶) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم آپ کی خدمت میں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ ہم آپ کے ساتھ عشاء کی نماز بھی پڑھ لیں (تو یہ زیادہ بہتر ہوگا)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: کیا تم یہیں ہو؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے سوچا کہ ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھ لیں (تو زیادہ بہتر ہوگا) آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا یا آپ نے فرمایا: تم نے درست کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ بہت کثرت سے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا: ستارے آسمان کیلئے امان ہیں' جب ستاروں کا نکلنا بند ہو جائے گا تو پھر آسمان پر وہی آ جائے گا جس کا وعدہ کیا گیا (یعنی قیامت)۔ تو میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے امان ہوں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے لیے امان ہیں پھر جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ فتنے آئیں گے جن سے ڈرایا گیا ہے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے لیے امان ہیں تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو اُن پر وہ فتنے آن پڑیں گے کہ جن سے ڈرایا جاتا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی حدیث مبارکہ میں آپ نے اپنی ذاتِ بابرکات کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے باعث امن قرار دیا ہے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اُمت کے لیے باعث امن قرار دیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چلے جانے سے فتنوں کے آن پڑنے سے مراد بدعات کا ظہور ہے' واللہ اعلم

۱۱۴۱: باب فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 'پھر تابعین اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی فضیلت کے بیان میں

(۶۴۶۷) حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيْكُمْ مَنْ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَاَى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ (هَلْ) فِيْكُمْ مَنْ رَاَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

(۶۴۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کچھ لوگ جہاد کے لیے نکلیں گے تو اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! ہے۔ تو پھر اُن کو فتح حاصل ہوگی پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں لوگ جہاد کریں گے تو اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے ساتھ (تابعی) کو دیکھا ہو تو وہ کہیں گے کہ جی ہاں ہے تو پھر اُنہیں بھی فتح حاصل ہوگی۔

(۶۴۶۸) حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ زَعَمَ اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَاَى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ (بِهِ) ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَاَى مَنْ رَاَى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ

(۶۴۶۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو کیا تمہارے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی صحابی ہے؟ تو ایک صحابی پایا جائے گا جس کی وجہ سے ان لوگوں کو فتح حاصل ہوگی پھر ایک دوسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو لوگ کہیں گے کیا ان میں کوئی ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم (یعنی تابعی) کو دیکھا ہو تو پھر اس کی وجہ سے اُن کو فتح حاصل ہوگی پھر ایک تیسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تمہارے اندر کوئی ایسا آدمی ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہے (یعنی تبع تابعی) اور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک چوتھی جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو اُن سے کہا جائے گا کہ

تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَاٰى مَنْ رَاٰى اَحَدًا رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهٖ۔

دیکھو کیا تمہارے اندر کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہے (یعنی تبع تابعی کو دیکھنے والا) تو اُن میں سے ایک ایسا آدمی بھی ہوگا جس کی وجہ سے اُن کو فتح حاصل ہوگی۔

(۶۴۶۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَ يَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيْثِهٖ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ اَقْوَامٌ۔

(۶۴۶۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے بہترین لوگ اُس زمانے کے ہوں گے جو مجھ سے متصل بعد میں آئیں گے۔ پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے اور پھر وہ لوگ کے جو اُن کے بعد آئیں گے پھر ایک ایسی قوم آئے گی کہ جن کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔ نہاد نے اپنی روایت میں ''قرن'' یعنی زمانے کا ذکر نہیں کیا اور قتیبہ نے ''اقوام'' کا لفظ کہا ہے۔

(۶۴۷۰)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَ تَبْدُرُ يَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَ نَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ۔

(۶۴۷۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے بہترین لوگ کونسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے زمانے کے لوگ اور پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے اور پھر وہ لوگ کہ جو اُن کے بعد آئیں گے اور پھر ایک ایسی قوم آئے گی جن میں سے کچھ کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

(۶۴۷۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَ جَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَ لَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۴۷۱) حضرت منصور ابوالاحوص اور جریر کی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں لیکن ان دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔

(۶۴۷۲)حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

(۶۴۷۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے پھر وہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِی فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ (مِنْ) بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَ يَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔

لوگ جو اُن کے بعد ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن میں سے کچھ کی گواہی قسم سے پہلے اور کچھ کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

(٦۴٧٣)حَدَّثَنِی يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِی بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنِی اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ اُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِی بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدُوْا۔

(٦۴٧٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اُس زمانے کے لوگ ہیں کہ جن میں مَیں بھیجا گیا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے اور اللہ زیادہ جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے لوگوں کا ذکر کیا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے کہ جو موٹا ہونے کو پسند کریں گے اور بغیر گواہی مانگے گواہی دیں گے۔

(٦۴٧۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِی حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِی بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِی حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا اَدْرِی مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

(٦۴٧۴) حضرت ابو بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے' سوائے اس کے کہ حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے نمبر پر فرمایا یا تیسرے نمبر پر فرمایا۔

(٦۴٧۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِی زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا اَدْرِی اَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُتَّمَنُوْنَ وَ يَنْذِرُوْنَ

(٦۴٧۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے بعد دو نمبر ذکر فرمائے یا تین نمبر پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ ان کے بعد ایک ایسی قوم کے لوگ آئیں گے جو بغیر گواہی مانگے کے گواہی دیں گے اور خیانت کریں گے اور انہیں امانت دار نہیں سمجھا جائے گا اور منتیں مانیں گے لیکن اُن کو پورا نہیں کریں گے اور اُن لوگوں میں موٹاپا

وَلَا يُوفُوْنَ وَ يَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

ظاہر ہوگا۔

(۶۴۷۶)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ فِي حَدِيثِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِي اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَ فِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَ جَاءَ نِي فِي حَاجَةٍ عَلٰى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَ فِي حَدِيثِ يَحْيٰى وَ شَبَابَةَ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُونَ وَ فِي حَدِيثِ بَهْزٍ يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ۔

(۶۴۷۶) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور ان ساری روایات میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں یا تین زمانوں کا ذکر فرمایا اور شبابہ کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے زہدم بن مضرب سے سنا اور وہ میرے پاس گھوڑے پر اپنی کسی ضرورت کے لیے آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا اور یحییٰ اور شبابہ کی روایت میں يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُونَ کے الفاظ ہیں اور بہز کی روایت میں يُوفُونَ ہے جیسا کہ ابن جعفر نے کہا۔

(۶۴۷۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَ زَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَ يَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ۔

(۶۴۷۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں (جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اس امت کے بہترین لوگ اس زمانے کے ہیں جس زمانے میں مجھے بھیجا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد ہوں گے۔ ابوعوانہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں اور حضرت ہشام عن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ لوگ قسمیں کھائیں گے حالانکہ اُن سے قسم نہیں مانگی جائے گی۔

(۶۴۷۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي اَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ۔

(۶۴۷۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں میں سے سب سے بہترین لوگ کونسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے کے لوگ کہ جس میں مَیں ہوں۔ پھر دوسرے زمانے کے لوگ پھر تیسرے زمانے کے لوگ۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کے نزدیک جس نے بھی ایمان کی حالت میں ایک گھڑی بھی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہی صحابی ہے اور جس نے ایمان کی حالت میں صحابی کی زیارت کی وہ تابعی کہلاتا ہے اور جس نے ایمان کی حالت میں کسی تابعی کی زیارت کی وہ تبع تابعی کہلائے گا۔

۱۱۴۲: باب بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهٖ ﷺ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُوْدٌ الْآنَ

باب: نبی ﷺ کے اس فرمانِ مبارک کے بیان میں کہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم اب موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا

(۶۴۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمٰنَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِيْ آخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

(۶۴۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارک کے آخر میں ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی تو جب آپ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا ہے کیونکہ اب سے سو سال کے بعد زمین والوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانِ مبارک سمجھنے میں لغزش ہوگئی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانِ مبارک کا مطلب یہ تھا کہ اس روئے زمین پر آج کے دن تک جو انسان موجود ہے اُن میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا اور یہ زمانہ ختم ہو جائے گا۔

(۶۴۸۰) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ ابْنِ مُسَافِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ۔

(۶۴۸۰) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۴۸۱) حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ۔

(۶۴۸۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے فرما رہے تھے کہ تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو لیکن قیامت کا علم تو صرف اللہ عزوجل کے پاس ہے اور ہاں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ اُس پر سو سال کا عرصہ گزر جائے اور پھر وہ زندہ رہے (یعنی سرزمین عرب پر آج موجود کوئی جاندار سو سال بعد باقی نہیں رہے گا)۔

(۶۴۸۲) حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ

(۶۴۸۲) حضرت ابن جریج اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں آپ کی وفات سے ایک ماہ پہلے کا ذکر نہیں

مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ۔

ہے۔

(۶۴۸۳)حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی کِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِیْبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ الْیَوْمَ تَاْتِی عَلَیْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِیَ حَیَّةٌ یَوْمَئِذٍ وَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَایَةِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَ فَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ۔

(۶۴۸۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل فرمایا: اس وقت کوئی انسان بھی ایسا نہیں ہے کہ ایک سو سال گزر جانے کے بعد بھی وہ زندہ رہے۔ صاحب سقایہ حضرت عبدالرحمٰن نے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ نقل کی ہے اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ عمریں بہت کم ہو جائیں گی۔

(۶۴۸۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا مِثْلَهٗ۔

(۶۴۸۴) حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں سندوں کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۴۸۵)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَیَّانَ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ سَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَاْتِی مِائَةُ سَنَةٍ وَ عَلَی الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ الْیَوْمَ۔

(۶۴۸۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روئے زمین پر آج جتنے بھی انسان موجود ہیں' اُن میں سے کسی پر بھی سو سال نہیں گزریں گے (یعنی سرزمین عرب پر جتنے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں سو سال کے عرصہ تک ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا)

(۶۴۸۶)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاکَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهٗ اِنَّمَا هِیَ کُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوْقَةٍ یَوْمَئِذٍ۔

(۶۴۸۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے اِس زمانے کا) کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے کہ وہ (اب سے) سو سال تک کو پہنچ جائے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس چیز کا ذکر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد ہر وہ انسان ہے کہ جو اس دن پیدا ہوا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے بعد سے لے کر سو سال کے عرصہ تک سرزمین عرب میں سے کوئی انسان بھی باقی نہیں رہے گا۔ یعنی تمام کے تمام صحابہؓ سو سال کے اندر اندر اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جائیں گے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ حکم فرشتوں اور جنات کے لیے نہیں ہے اور اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام بھی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ زمانہ کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اُن کے بعد کا زمانہ اُن کی اولاد ہے اور ان کے بعد کا زمانہ ان کے بیٹے اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مبارک اُس وقت تک ہے کہ جب تک کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والا باقی ہے اور پھر دوسرا زمانہ اُس وقت تک ہے جب تک کہ کوئی بھی صحابی کا دیکھنے والا باقی ہے۔ پھر تیرا زمانہ اُس حرکت تک ہے جب تک کہ کوئی بھی تابعی کا دیکھنے والا باقی ہے اور قرن یعنی زمانہ بعض علماء کے نزدیک ساٹھ سال کا ہے اور بعض حضرات کے نزدیک سو سال کا ہے تو پہلا قرن یعنی پہلا زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک سو بیس سال تک رہا۔ سب سے آخری صحابی حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ اس دنیا سے ۱۲۰ھ میں رخصت ہوئے اور تابعین کا زمانہ ۱۷۰ھ پر پورا ہوا اور تبع تابعی کا زمانہ ۲۲۰ھ تک رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی کہ تقریباً سو سال کے عرصہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی اس دنیا میں باقی نہیں رہا اور یہی وہ زمانہ ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا زمانہ قرار دیا اور فرمایا کہ سب سے بہترین میرا زمانہ ہے اور میرے زمانے کے لوگ سب لوگوں سے بہترین ہیں۔

۱۱۴۳: باب تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۶۴۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهٗ۔

(۶۴۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا نہ کہو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا نہ کہو اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے گا تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مد (ایک کلو غلّہ) خیرات کرنے کو بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے آدھے مد کا صدقہ کرنے کو پہنچ سکتا ہے۔

(۶۴۸۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهٗ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِي فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهٗ۔

(۶۴۸۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان (کچھ جھگڑا) ہو گیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو بُرا نہ کہو کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کے راستے میں) خرچ کرے تو وہ میرے صحابی کے دو مد یا آدھے مد کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔

(۶۴۸۹) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ

(۶۴۸۹) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ جریر اور ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند کے ساتھ مذکورہ دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور شعبہ اور وکیع کی روایت میں حضرت عبدالرحمٰن بن

قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ جَمِیْعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِیْرٍ وَ اَبِی مُعَاوِیَةَ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا وَ لَیْسَ فِی حَدِیْثِ شُعْبَةَ وَ وَکِیْعٍ ذِکْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ۔

عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب : اِس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت ومرتبہ سے اپنی اُمت کو آگاہ فرمایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی آپ ﷺ نے حکمًا فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی میرے کسی صحابی کو بُرا بھلا نہ کہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکریم کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے علماء کو جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا کہ جب فتنے عام ہو جائیں' بدعتیں ظاہر ہونے لگیں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی جانے لگی تو پھر عالم کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے اور اگر وہ اس طرح نہ کرے تو اُس پر اللہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ اُس سے کسی قسم کی نفلی اور فرضی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

مشہور سیرت نگار علامہ خفاجی شرح شفاج نمبر۴ ص ۶۱۳ پر لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نذر مانی کہ عبید اللہ کی زبان کاٹ دیں گے کیونکہ اُس نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو گالی دی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے سفارش کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کچھ نہ کہو بلکہ اس کی زبان کاٹنے دو تاکہ اس کے بعد کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا نہ کہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم قابل تعزیر جرم ہے:

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ العام المسلول علی شاتم الرسول ص ۵۷۴ پر لکھتے ہیں کہ:

حارث بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دی تھیں۔ آپ نے پوچھا کہ تجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دینے پر کس نے آمادہ کیا؟ اُس نے کہا: کسی نے نہیں بلکہ میں خود عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بغض رکھتا ہوں تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بغض رکھنا بھی گالی دینے کے مترادف ہے۔ اس پر اُسے تیس کوڑوں کی سزا دی گئی۔

علامہ ابن حجر الصوارق المحرقہ پر لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کیا تو وہ کافر ہے۔

قاضی عیاض نے شفاء میں لکھا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو گالی دی یعنی کافر اور گمراہ کہا تو اُسے قتل کیا جائے گا۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے الصارم میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر بُرائی کے ساتھ کرے۔ کسی عیب یا نقص کے ذریعے ان پر اعتراض کرے۔ جس نے ایسا کیا اس کو سزا دینا واجب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بدگو کو توبہ کا موقع دیا جائے اگر توبہ نہ کرے اور بدگوئی پر قائم رہے تو اُسے اتنا مارا جائے کہ مر جائے یا پھر بدگوئی سے باز آ جائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ اسحٰق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والے کو سخت سزا دی جائے' اُسے قید کر دیا جائے۔

چند جمہور ائمہ وعلماء کرام رحمہم اللہ کی آراء سے مسلمہ طور پر یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ ﷺ کے کسی صحابی کی شان میں کوئی بھی نازیبا جملہ کہنا قابل سزا جرم ہے' واللہ اعلم۔

۱۱۴۴: باب مِّنْ فَضَآئِلِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

باب: حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل کے بیان میں

(۶۴۹۰) حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنِی سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِیُّ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَ فَدُوا اِلٰی عُمَرَ وَ فِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

(۶۴۹۰) حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ ایک وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ اُس وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا کہ جو حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تمسخر (مذاق) کیا کرتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں کوئی قرنی ہے؟ تو وہی آدمی (یعنی حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ) آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا جسے اویس کہا جاتا ہے۔ وہ یمن کو اپنی والدہ کے سوا نہیں چھوڑے گا۔ اُسے برص کی بیماری ہوگی۔ وہ اللہ سے دُعا کرے گا تو اللہ اُس سے اُس بیماری کو دور فرما دے گا‘ سوائے ایک دینار یا ایک درہم کے (یعنی دینار یا درہم کے بقدر برص کی بیماری کے نشان باقی رہ جائے گا) تو تم میں سے جو کوئی بھی اُس سے ملاقات کرے تو وہ اپنے لیے اُن سے مغفرت کی دُعا کرائے۔

(۶۴۹۱) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ لَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ يْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَ كَانَ بِهٖ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

(۶۴۹۱) حضرت سعید بن جریری سے اس سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا‘ آپ فرماتے ہیں کہ تابعین میں سے سب سے بہترین وہ آدمی ہوگا جسے اویس کہا جائے گا۔ اُس کی ایک والدہ ہوگی اور اس کے جسم پر سفیدی کا ایک نشان ہوگا تو تمہیں چاہیے کہ اُس سے اپنے لیے دُعائے مغفرت کروانا۔

(۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ [illegible]

(۶۴۹۲) حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی یمن سے کوئی جماعت آتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے پوچھتے کہ کیا تم میں کوئی اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ ہے؟ یہاں تک کہ ایک جماعت میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ قبیلہ

اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ اُسَيْرٌ وَ كَسَوْتُهٗ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ۔

مراد سے اور قرن سے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو برص کی بیماری تھی جو کہ ایک درہم جگہ کے علاوہ ساری ٹھیک ہوگئی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کی والدہ ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ تمہارے پاس حضرت اویس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ یمن کی ایک جماعت کے ساتھ آئیں گے جو کہ قبیلہ مراد اور علاقہ قرن سے ہوں گے' اُن کو برص کی بیماری ہوگی۔ پھر ایک درہم جگہ کے علاوہ صحیح ہو جائیں گے۔ اُن کی والدہ ہوگی اور وہ اپنی والدہ کے فرمانبردار ہوں گے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم پوری فرما دے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو اُن سے اپنے لیے دُعائے مغفرت کروانا۔ تو آپ میرے لیے مغفرت کی دُعا فرما دیں۔ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دُعائے مغفرت کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: کوفہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں وہاں کے حکام کو لکھ دوں۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ مجھے مسکین لوگوں میں رہنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ پھر جب آئندہ سال آیا تو کوفہ کے سرداروں میں سے ایک آدمی حج کے لیے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو ایسی حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ اُن کا گھر ٹوٹا پھوٹا اور اُن کے پاس نہایت کم سامان تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ تمہارے پاس یمن کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت اویس بن عامر آئیں گے جو کہ قبیلہ مراد اور علاقہ قرن سے ہوں گے۔ اُن کو برص کی بیماری ہوگی جس سے سوائے ایک درہم کی جگہ کے ٹھیک ہو جائیں گے۔ اُن کی والدہ ہوگی وہ اپنی والدہ کے فرمانبردار ہوں گے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم پوری فرما دے اگر آپ سے ہو سکے تو اُن سے اپنے لیے دُعائے مغفرت کروانا تو اُس آدمی نے اسی طرح کیا کہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور اُن سے کہا: میرے لیے دُعائے مغفرت کر دیں۔ حضرت اویس

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم ایک نیک سفر سے واپس آئے ہو تم میرے لیے مغفرت کی دُعا کرو۔ اُس آدمی نے کہا کہ آپ میرے لیے مغفرت کی دُعا فرمائیں۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ پھر فرمانے لگے کہ تم ایک نیک سفر سے واپس آئے ہو۔ تم میرے لیے دُعائے مغفرت کرو۔ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اُس آدمی سے پوچھا کہ کیا تم حضرت سے ملے تھے؟ اُس آدمی نے کہا: ہاں! تو پھر حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے اُس آدمی کے لیے مغفرت کی دُعا فرما دی۔ پھر لوگ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام سمجھے۔ راوی اسیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو ایک چادر اوڑھا دی تھی تو جب بھی کوئی آدمی حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تو کہتا کہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس یہ چادر کہاں سے آ گئی؟

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو جو یہ مقام عطا فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا جا رہا ہے کہ اُن سے اپنے لیے مغفرت کی دُعا کروانا' یہ مقام صرف اور صرف حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی والدہ کی خدمت کے صلہ میں ملا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین میں سے سب سے بہترین انسان قرار دیا۔

۱۱۴۵: باب وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاَهْلِ مِصْرَ

باب: مصر والوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے بیان میں

(۶۴۹۳) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيْعَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا۔

(۶۴۹۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم ایک ایسا علاقہ فتح کرو گے کہ جس میں قیراط کا رواج ہوگا تو تم اُس علاقے والوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ اُن لوگوں کا تم پر حق بھی ہے اور رشتہ بھی اور جب تم وہاں دو آدمیوں کے درمیان ایک اینٹ جگہ کے لیے لڑتے ہوئے دیکھو تو پھر وہاں سے نکل جانا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (میں نے دیکھا) کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بل سرجیل ایک اینٹ کی جگہ کی خاطر لڑ رہے ہیں تو پھر وہ اُس جگہ سے نکل آئے۔

(۶۴۹۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَ رَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَ صِهْرًا فَاِذَا

(۶۴۹۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم لوگ مصر کو فتح کرو گے' وہ ایسی زمین ہے کہ جس میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے تو جب تم مصر میں داخل ہو تو وہاں کے رہنے والوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ اُن کا تم پر حق بھی ہے اور رشتہ بھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کا حق بھی ہے اور دامادی کا رشتہ بھی۔ تو جب تو دو آدمیوں کو دیکھے کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ ابو ذر

رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَ اَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اسکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ آنے والے واقعات کے بارے میں پیشینگوئیاں فرمائی ہیں جو کہ سچ ثابت ہورہی ہیں اور ان شاءاللہ ثابت ہوتی رہیں گی اور مصر والوں سے رشتہ داری کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس وجہ سے اُمّ العرب حضرت ہاجرہ مصر کی تھیں اور مصر والوں سے دامادی کا تعلق بھی اس لحاظ سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بھی مصر ہی کی تھیں' واللہ اعلم۔

۱۱۴۶: باب فَضْلِ اَهْلِ عُمَانَ

باب: عمان والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۶۴۹۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ اَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَ ضَرَبُوْهُ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ۔

(۶۴۹۵) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کی طرف بھیجا تو اُس قبیلے والوں نے اُس آدمی کو گالیاں دیں اور انہوں نے اسے مارا تو وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے (اس سلسلے میں) آپ کو خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے نہ تو گالیاں دیتے اور نہ ہی تجھے مارتے۔

۱۱۴۷: باب ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيْفٍ وَّ مُبِيْرِهَا

باب: قبیلہ ثقیف کے کذاب اور اس کے مظالم کے ذکر کے بیان میں

(۶۴۹۶) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي نَوْفَلٍ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ

(۶۴۹۶) حضرت ابونوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ کی ایک گھاٹی پر (سولی لٹکتے ہوئے) دیکھا۔ حضرت نوفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریش اور دوسرے لوگ بھی اُس طرف سے گزرتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس طرف سے گزرے تو وہاں پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے ابو خبیب! تجھ پر سلامتی ہو۔ اے ابوخبیب! تجھ پر سلامتی ہو۔ اے ابو خبیب! تجھ پر سلامتی ہو۔ اللہ کی قسم میں آپ کو اس سے (یعنی خدمت سے) پہلے ہی روکتا تھا۔ اللہ کی قسم میں آپ کو اس سے پہلے

لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجُ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ قَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَأَبَتْ وَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُوْنِي قَالَ فَقَالَ أَرُوْنِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ طَعَامَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَ مُبِيْرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

ہی روکتا تھا۔ اللہ کی قسم! میں آپ کو پہلے ہی اس سے روکتا تھا۔ اللہ کی قسم! میں آپ کی طرح روزہ دار' شب زندہ دار اور صلہ رحمی کسی کو نہیں جانتا۔ اللہ کی قسم! (دشمن کی نظر میں) آپ کا جو گروہ بُرا تھا وہ بہت اچھا گروہ تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چلے آئے۔ حجاج کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے یہاں کھڑے ہونے اور کلام کرنے کی اطلاع پہنچی تو حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نعش اس گھاٹی سے اُتروا کر یہود کے قبرستان میں پھنکوا دی۔ پھر اس نے حضرت عبداللہ کی والدہ' حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیج کر اُن کو بلوایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آنے سے انکار کر دیا۔ حجاج نے دوبارہ بلوانے بھیجا اور کہنے لگے کہ اگر کوئی ہے تو (ٹھیک ہے) ورنہ میں تیری طرف ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا کہ جو تیرے بالوں کو کھینچتا ہوا تجھے میرے پاس لے آئے گا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کر دیا اور فرمانے لگیں: اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی۔ چاہے تو میری طرف ایسے آدمی کو بھیجے کہ وہ میرے بالوں کو کھینچتا ہوا لائے۔ راوی کہتے ہیں کہ بالآخر حجاج کہنے لگا کہ میری جوتیاں لاؤ۔ وہ جوتیاں پہن کر اکڑتا ہوا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا تو نے دیکھا ہے کہ میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ تو نے اس کی دنیا خراب کر دی ہے اور اس نے تیری آخرت خراب کر دی ہے۔ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو نے عبداللہ کو (طنزیہ انداز میں) دو کمر بندوں والی کا بیٹا کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں دو کمر بندوں والی ہوں۔ ایک کمر بند سے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھانا (ہجرت کے موقع پر) باندھا تھا اور دوسرا کمر بند وہی تھا کہ جس کی عورت کو ضرورت ہوتی ہے اور (اے حجاج) سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک حدیث بیان فرمائی تھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا کہ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا (یعنی مختار بن ابی عبید ثقفی) اور ظالم میں تیرے علاوہ کسی کو نہیں سمجھتی۔ راوی کہتے ہیں کہ حجاج (یہ سن کر) اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۱۴۸: باب فَضْلِ فَارِسَ

باب: فارس والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۶۴۹۷) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

(۶۴۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهٗ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تو پھر بھی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فارس کی اولاد میں سے کوئی آدمی اُسے لے لیتا۔

(۶۴۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَاَ : ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [الجمعة:۳] قَالَ (رَجُلٌ) مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

(۶۴۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی تو جب آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ یعنی: ''پاک ہے وہ ذات کہ جس نے عرب اور دوسری قوموں کی طرف اپنے رسولوں کو بھیجا'' اُن لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (یہ عرب کے علاوہ دوسرے لوگوں سے کون مراد ہیں؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ اُس آدمی نے آپ سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ (پھر) پوچھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ وہاں تک پہنچ جاتے۔

خُلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے کس قدر واضح طور پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ) کے ظاہر ہونے اور ان کی فضیلت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اہلِ فارس میں سے ہیں۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ مرکز علم کوفہ آپ کا مولد و مسکن ہے۔ ۲۰ سال کی عمر میں تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام حماد آپ کے خاص الخاص مربی اور استاذ تھے' ان کے علاوہ آپ کی تابعیت پر امت کا اجماع ہے اور آپ سے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرنا بھی ثابت ہے' اس لیے احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی کہ فارس میں دینی علوم کا بہت غلبہ ہوا۔ وہاں بہت کثرت سے علماء امت کا ظہور ہوا' واللہ اعلم بالصواب۔

۱۱۴۹: باب قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان کے بیان میں کہ لوگوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے کہ سو میں مجھے

تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا

(۶۴۹۹)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً۔

(۶۴۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کو سو اونٹوں کی طرح پاؤ گے کہ ان میں کوئی بھی سوار ہونے کے قابل اونٹ نہ پائے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی حدیث مبارکہ میں انسانوں کو اونٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ علماء اس کا معنی یہ بیان کرتے ہیں کہ جس طرح دنیا میں یہ بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی انسان مکمل زاہد ہو اور آخرت کی طرف پوری طرح راغب ہو تو جس طرح ایسے کامل انسان کا ہونا مشکل ہوتا ہے بالکل یہ ایسے ہی ہے کہ جسے سو اونٹوں میں بھی شاید ہی کوئی اونٹ ایسا ہوگا کہ جو سواری کے قابل ہو واللہ اعلم بالصواب۔

کتاب البر والصلة والادب

(۶۵۰۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ جَمِيْلِ بْنِ طَرِيْفٍ الثَّقَفِيُّ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِى قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَ فِى حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِى وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ۔

(۶۵۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔ اُس آدمی نے عرض کیا: پھر کس کا؟ (حق ہے)۔ آپ نے فرمایا: تیری ماں کا۔ اُس نے پھر عرض کیا: پھر کس کا؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں کا۔ اُس نے عرض کیا: پھر کس کا؟ آپ نے فرمایا: پھر تیرے باپ کا اور قتیبہ ہی کی روایت میں ہے ''میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے'' کا ذکر ہے اور اس میں ''الناس'' یعنی لوگوں کا ذکر نہیں ہے۔

(۶۵۰۱)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ۔

(۶۵۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے اچھے سلوک کا کون حقدار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرے باپ کا۔ پھر جو تیرے قریب ہو، پھر جو تیرے قریب ہو۔

(۶۵۰۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ زَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَ اَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّ۔

(۶۵۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پھر جریر کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ تیرے باپ کی قسم تجھے آگاہ کر دیا جائے گا۔

(۶۵۰۳)حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح وَ حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِىْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَ فِى حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَىُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّى بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

(۶۵۰۳) ابن شبرمہ سے ان سندوں کے ساتھ روایت ہے۔ وہیب کی روایت میں ہے کہ کون نیکی کا زیادہ حقدار ہے؟ اور محمد بن طلحہ کی روایت میں ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ کون میرے اچھے سلوک کا زیادہ حقدار ہے؟ پھر جریر کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۶۵۰۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ ح وَ

(۶۵۰۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدِ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَاْذِنُهُ فِى الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تو اُن کی خدمت میں رہ' تیرے لیے یہی جہاد ہے۔

(٦٥٠٥)حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ الْمَكِّيُّ۔

(٦٥٠٥) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

(٦٥٠٦)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ حو حَدَّثَنِى الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ جَمِيْعًا عَنْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(٦٥٠٦) حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(٦٥٠٧)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى حَبِيْبٍ اَنَّ نَاعِمًا مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِى الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِى الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا۔

(٦٥٠٧) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا: میں ہجرت اور جہاد کی آپ (کے ہاتھ پر) بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اِس کا اَجر چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں! بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ سے اس کا اَجر چاہتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اپنے والدین کی طرف جا اور اُن دونوں سے اچھا سلوک کر۔

١١٥٠: باب تَقْدِيْمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا نفلی نماز وغیرہ پر مقدم ہونے کے بیان میں

(٦٥٠٨)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِى رَافِعٍ عَنْ

(٦٥٠٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جریج اپنے عبادت خانے میں عبادت کر رہے تھے کہ اُن کی ماں آ گئی۔ حمید کہتے

اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَ تْ اُمُّهٗ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا اَبُو رَافِعٍ صِفَةَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِصِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّهٗ حِيْنَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ اَنَا اُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَ صَلَاتِي قَالَ فَاخْتَارَ صَلَاتَهٗ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ اَنَا اُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَ صَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهٗ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَاِنِّي كَلَّمْتُهٗ فَاَبٰى اَنْ يُكَلِّمَنِي اَللّٰهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُوْمِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ اَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَ كَانَ رَاعِي ضَاْنٍ يَاْوِي اِلٰى دَيْرِهٖ قَالَ فَخَرَجَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيْلَ لَهَا مَا هٰذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُ وا بِفُؤُسِهِمْ وَ مَسَاحِيْهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوْهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَاَخَذُوا يَهْدِمُوْنَ دَيْرَهٗ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ نَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهٗ سَلْ هٰذِهٖ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ اَبِي رَاعِي الضَّاْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوْا نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَعِيْدُوْهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ۔

ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اس طرح صفت بیان کی جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے صفت بیان کی تھی۔ جس وقت ان کی ماں نے اُن کو بلایا تو انہوں نے اپنی ہتھیلی اپنی پلکوں پر رکھی ہوئی تھی پھر اپنا سر ابن جریج کی طرف اُٹھا کر ابن جریج کو آواز دی اور کہنے لگیں: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ ابن جریج اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ ابن جریج نے (اپنے دل میں) کہا: اے اللہ! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف نماز ہے۔ پھر ابن جریج نے نماز کو اختیار کیا پھر ان کی ماں نے کہا: اے اللہ! یہ جریج میرا بیٹا ہے۔ میں اس سے بات کرتی ہوں تو یہ میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اے اللہ! ابن جریج کو اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ آپ نے فرمایا: اگر جریج کی ماں اس پر یہ دعا کرتی کہ وہ فتنہ میں پڑ جائے تو وہ فتنے میں مبتلا ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا: بھیڑوں کا ایک چرواہا تھا جو جریج کے عبادت خانہ میں ٹھہرتا تھا (ایک دن) گاؤں سے ایک عورت نکلی تو اُس چرواہے نے اس عورت کے ساتھ بُرا کام کیا تو وہ عورت حاملہ ہوگئی (جس کے نتیجہ میں) اُس عورت کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت ہوئی تو اس عورت سے پوچھا گیا کہ یہ لڑکا کہاں سے لائی ہے؟ اُس عورت نے کہا: اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے یہ اُس کا لڑکا ہے (یہ سنتے ہی اس گاؤں کے لوگ) پھاوڑے لے کر آئے اور اُنہیں آواز دی۔ وہ نماز میں تھے انہوں نے کوئی بات نہ کی تو لوگوں نے اُس کا عبادت خانہ گرانا شروع کر دیا۔ جب جریج نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ اُترا لوگوں نے اس سے کہا کہ اس عورت سے پوچھ یہ کیا کہتی ہے؟ جریج ہنسا اور پھر اس نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس سے کہا: تیرا باپ کون ہے؟ اُس بچے نے کہا: میرا باپ بھیڑیوں کا چرواہا ہے۔ جب لوگوں نے اس بچے کی آواز سنی تو وہ کہنے لگے کہ ہم نے آپ کا جتنا عبادت خانہ گرایا ہے ہم اُس کے بدلے میں سونے اور چاندی کا عبادت خانہ بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں! بلکہ تم اسے پہلے کی طرح مٹی ہی کا بنا دو اور پھر ابن جریج اُوپر چلے گئے۔

(۶۵۰۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

(۶۵۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ صَاحِبُ جُرَيْجٍ وَ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَ صَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَ صَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ (فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَ صَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ) فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَ عِبَادَتَهُ وَ كَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَ هَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَ قَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَ يَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَ قَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَ بَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَ شَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى

آپ نے فرمایا: پنگھوڑے میں سوائے تین بچوں کے اور کسی نے کلام نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور صاحب جریج اور جریج ایک عبادت گزار آدمی تھا۔ اُس نے ایک عبادت خانہ بنایا ہوا تھا جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔ جریج کی ماں آئی اور وہ نماز میں تھا۔ اُس کی ماں نے کہا: اے جریج (جریج نے دِل میں) کہا: اے میرے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے اور ایک طرف میری نماز ہے پھر وہ نماز کی طرف متوجہ رہا اور اس کی ماں واپس چلی گئی پھر وہ اگلے دن آئی تو وہ نماز پڑھ رہا تھا تو وہ کہنے لگی: اے جریج (جریج نے دِل میں) کہا: اے میرے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے اور دوسری طرف میں نماز میں ہوں۔ پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہا پھر اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! جب تک جریج فاحشہ عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے اُس وقت تک اِسے موت نہ دینا۔ بنی اسرائیل (کے لوگ) جریج اور اس کی عبادت کا بڑا تذکرہ کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کی ایک عورت بڑی خوبصورت تھی' وہ کہنے لگی کہ اگر تم چاہتے ہو تو میں جریج کو فتنے میں مبتلا کر دوں۔ وہ عورت جریج کی طرف گئی لیکن جریج نے اُس عورت کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ ایک چرواہا جریج کے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ اُس عورت نے اس چرواہے کو اپنی طرف بلایا۔ اُس چرواہے نے اس عورت سے اپنی خواہش پوری کی جس سے وہ عورت حاملہ ہوگئی تو جب اُس عورت کے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی تو اُس نے کہا: یہ جریج کا لڑکا ہے۔ (یہ سن کر) لوگ آئے اور انہوں نے جریج کو اس کے عبادت خانہ سے نکالا اور اس کے عبادت خانہ کو گرا دیا اور لوگوں نے جریج کو مارنا شروع کر دیا۔ جریج نے کہا: تم لوگ یہ سب کچھ کس وجہ سے کر رہے ہو؟ لوگوں نے جریج سے کہا: تو نے اس عورت سے بدکاری کی ہے اور تجھ سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جریج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ تو لوگ اس بچے کو لے کر آئے۔ جریج نے کہا: مجھے چھوڑ دو۔ میں نماز پڑھ لوں۔ جریج نے نماز پڑھی پھر وہ نماز سے فارغ ہو کر اس بچے

ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمَصُّهَا قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَ يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَ هِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَ نَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَ مَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَ يَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَ سَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا۔

کے پاس آیا اور اُس بچے کے پیٹ میں اُنگلی رکھ کر کہا: اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اس لڑکے نے کہا کہ فلاں چرواہا پھر لوگ جریج کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُس کو بوسہ دینے لگے اور اُسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے لیے سونے کا عبادت خانہ بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں! بلکہ تم اسے اسی طرح مٹی کا بنا دو۔ پھر لوگوں نے اسی طرح بنا دیا اور تیسرا وہ بچہ کہ جس نے پنگھوڑے میں یہ بات کی۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا تو ایک آدمی ایک عمدہ سواری پر بہترین لباس پہنے ہوئے وہاں سے گزرا تو اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے پھر وہ بچہ دودھ چھوڑ کر اس سوار کی طرف مڑا اور اسے دیکھتا رہا پھر وہ بچے کہنے لگا۔ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا پھر وہ بچہ پستان کی طرف متوجہ ہوا اور دودھ پینے لگا۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ حکایت بیان کر رہے ہیں' اس کے دودھ پینے کو اپنی شہادت کی انگلی اپنے مُنہ میں ڈال کر۔ آپ نے اپنی اُنگلی کو چوسنا شروع کر دیا۔ راویؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ ایک لونڈی کے پاس سے گزرے جسے لوگ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ تو نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے اور وہ کہتی ہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور بہتر کارساز ہے۔ تو اس بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت کی طرح نہ بنانا تو اس بچے نے دودھ پینا چھوڑ کر اُس باندی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے پس اس موقع پر ماں اور بیٹے کے درمیان مکالمہ ہوا۔ ماں نے کہا: اے سر منڈے ایک خوبصورت شکل وصورت والا آدمی گزرا تو میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے۔ تو نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنا اور لوگ اس باندی کے پاس سے گزرے تو لوگ اسے مارتے ہوئے کہہ رہے تھے' تو نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے تو میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ تو نے کہا: اے اللہ مجھے اس عورت جیسا بنا دے۔ بچے نے کہا: بے شک وہ آدمی ظالم تھا' تو میں نے کہا: اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنا اور یہ عورت جسے لوگ کہہ رہے تھے کہ تو نے زنا کیا ہے حالانکہ اُس نے زنا نہیں کیا اور تو نے چوری کی ہے حالانکہ اُس نے چوری نہیں کی تھی۔ میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی نفل نماز ادا کر رہا ہو اور والدین میں سے والد یا والدہ بلائے تو نفل نماز چھوڑ کر اُن کی بات سننا واجب اور ضروری ہے۔ ان روایات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سابقہ شریعت میں نماز میں گفتگو جائز تھی۔ اس کے باوجود بھی حضرت جریج علیہ السلام نے اپنی والدہ کو جواب نہ دیا تو اُن کے خلاف اُن کی ماں کی بددُعا قبول کر لی گئی' واللہ اعلم۔

۱۱۵۱: باب رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدُهُمَآ عِنْدَ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

باب: وہ بدنصیب جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور اُن کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا کے بیان میں

(۶۵۱۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ (قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ) مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

(۶۵۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ناک خاک آلود ہوگئی پھر ناک خاک آلود ہوگئی پھر ناک خاک آلود ہوگئی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

(۶۵۱۱) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

(۶۵۱۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ناک خاک آلود ہوگئی پھر ناک خاک آلود ہوگئی پھر ناک خاک آلود ہوگئی۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

(۶۵۱۲) حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

(۶۵۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہوگئی پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت کرنا اولاد کے ذمہ ہے اور خاص طور پر بڑھاپے کی حالت میں خدمت کرنا' جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے اور ایسی صورت میں خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرنا بہت بڑی بدنصیبی و ناکامی ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بدد عا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بددعا پر آمین کہنا ایسے بدنصیب آدمی کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔

۱۱۵۲: باب فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَآءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَ نَحْوِهِمَا

باب: ماں' باپ کے دوستوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے بیان میں

(۶۵۱۳) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي

(۶۵۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی مکہ مکرمہ کے راستے میں اُن سے ملا۔ حضرت عبداللہ

اَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ اَبِى الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَ حَمَلَهُ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ فَقُلْنَا لَهُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ اِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ۔

رضی اللہ عنہ نے اُس دیہاتی پر سلام کیا اور اسے اپنے گدھے پر سوار کر لیا‘ جس پر وہ سوار تھے اور اسے عمامہ عطا کیا جو اُن کے اپنے سر پر تھا۔ حضرت ابن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم نے اُن سے کہا: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ وہ دیہاتی لوگ ہیں جو تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دیہاتی کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا‘ آپ فرماتے ہیں: بیٹے کی نیکیوں میں سے سب سے بڑی نیکی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

(۶۵۱۴)حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ۔

(۶۵۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

(۶۵۱۵)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْحُلْوَانِىُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهٗ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَ عِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَاْسَهٗ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهٖ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَ قَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِىَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَ عِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّىَ وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۶۵۱۵) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف جاتے تو اپنے گدھے کو آسانی کے لیے ساتھ رکھتے تھے۔ جب اونٹ کی سواری سے اُکتا جاتے تو گدھے پر سوار ہو جاتے اور اپنے سر پر عمامہ باندھتے تھے۔ ایک دن حضرت ابن عمرؓ اپنے اسی گدھے پر سوار تھے‘ اُن کے پاس سے ایک دیہاتی آدمی گزرا تو حضرت ابن عمرؓ نے اس دیہاتی سے فرمایا: کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اُس نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے اس دیہاتی کو اپنا گدھا دے دیا اور اُسے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ دے کر فرمایا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے تو آپ سے آپ کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ نے اس دیہاتی آدمی کو گدھا عطا کر دیا حالانکہ آپ نے اسے اپنی سہولت کے لیے رکھا ہوا تھا اور عمامہ (دے دیا) جسے آپ اپنے سر پر باندھتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اُس کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے اور

اس دیہاتی کا باپ (میرے باپ) حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ والدین کی وفات کے بعد ان کے دوستوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اولاد کے لیے والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے ایصالِ ثواب کرنا' ذکرِ خیر کرنا وغیرہ جیسے ان کا حق ہے ایسے ہی ان کے دوست واحباب وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی والدین کے حقوق میں سے ہے۔

۱۱۵۳: باب تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب: نیکی اور گناہ کی وضاحت کے بیان میں

(۶۵۱۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

(۶۵۱۶) حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو اس پر لوگوں کے مطلع ہونے کو ناپسند کرے۔

(۶۵۱۷) حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْاَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

(۶۵۱۷) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک سال تک ٹھہرا رہا اور مجھے سوائے ایک مسئلہ کے کسی بات نے ہجرت سے نہیں روکا تھا۔ ہم میں سے جب کوئی ہجرت کرتا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں بھی سوال نہ کرتا تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے جی میں کھٹکے اور تو اس پر لوگوں کے مطلع ہونے کو ناپسند کرے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی دونوں احادیث میں نیکی اور گناہ کا ایک ضابطہ بیان فرمایا گیا ہے۔ آدمی جو بھی عمل کرنا چاہے ''تو اپنے دِل سے فتویٰ طلب کریں'' کے تحت اپنے دِل سے پوچھ لے (اگر اُسے یہ عمل پسند ہو اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ کوئی بھی صاحب عقل آدمی اس عمل کو بُرا محسوس نہیں کرے گا تو جان لے کہ یہ نیک عمل ہے اور اسے سرانجام دے دے اور اگر اس کا دل یہ فتویٰ دے کہ یہ مکروہ اور ناپسندیدہ عمل ہوگا اور کوئی بھی صاحب عقل آدمی اسے اچھا تصور نہیں کرے گا اور اس کا دل اس بات کو پسند نہ کرے کہ اس کے عمل پر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ سمجھ لے کہ یہ گناہ ہے اور اس سے بچ جائے کیونکہ حدیث میں ہے: ((الاثم حزازة القلوب)) گناہ دِل کی چبھن اور تکلیف کا نام ہے۔

۱۱۵۴: باب صِلَةِ الرَّحِمِ وَ تَحْرِيْمِ

باب: رشتہ داری کے جوڑنے اور اسے توڑنے کی

قَطِيْعَتِهَا

حرمت کے بیان میں

(۶۵۱۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ جَمِيْلِ بْنِ طَرِيْفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِی مُزَرِّدٍ مَوْلٰی بَنِی هَاشِمٍ حَدَّثَنِی عَمِّی اَبُو الْحُبَابِ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ [محمد:۲۲۔۲۴]

(۶۵۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا' یہاں تک کہ جب اُن سے فارغ ہوئے تو رشتہ داری نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یہ رشتہ توڑنے سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے۔ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں تجھے ملانے والوں کے ساتھ مل جاؤں اور تجھے توڑنے والے سے میں دُور ہو جاؤں۔ (رشتہ داری) نے عرض کیا: کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے لیے (ایسا ہی فیصلہ ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس آیت کریمہ کی تلاوت کرو: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ﴾ تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر تمہیں حکومت دی جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنی رشتہ داری کو توڑ ڈالو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ پس ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تو کیا وہ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دِلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔

(۶۵۱۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِی مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِی وَ صَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِی قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

(۶۵۱۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹکائی ہوئی ہے اور کہتی ہے کہ جس نے مجھے جوڑا اللہ اسے جوڑے گا اور جس نے مجھ توڑا اللہ اُس سے دُور ہوگا۔

(۶۵۲۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِی قَاطِعَ رَحِمٍ۔

(۶۵۲۰) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (رشتہ) توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: یعنی رشتہ داری کو توڑنے والا۔

(۶۵۲۱)حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِیُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ (بْنِ مُطْعِمٍ) اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۶۵۲۱) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ۔

(۶۵۲۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۵۲۲) اِس سند سے بھی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(۶۵۲۳)حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ اَوْ يُنْسَاَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

(۶۵۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اس پر اس کا رزق کشادہ کیا جائے یا اس کے مرنے کے بعد اس کو یاد رکھا جائے تو چاہیے کہ وہ اپنی رشتہ داری کو جوڑے۔

(۶۵۲۴)وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَ يُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

(۶۵۲۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو یہ بات محبوب ہو کہ اُس کے رزق میں کشادگی کی جائے اور اُس کے مرنے کے بعد اسے یاد رکھا جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی رشتہ داری کو جوڑے۔

(۶۵۲۵)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَ يَقْطَعُوْنِّيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَ يُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(۶۵۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں جن سے میں تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں اُن سے نیکی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہیں اور میں اُن سے بُردباری کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بداخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو واقعی ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تو گویا کہ تو ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہا ہے اور جب تک تو ایسا ہی کرتا رہے گا اللہ کی طرف سے ایک مددگار اُن کے مقابلے میں تیرے ساتھ رہے گا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ سے رشتہ داری کو جوڑنے کی فضیلت اور حکم بیان کیا گیا ہے اور رشتہ داری کو توڑنے کی حرمت بیان کر کے رشتوں کو توڑنے سے منع کیا گیا ہے۔ ائمہ وفقہاء رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صلہ رحمی کرنا واجب اور قطع رحمی کرنا معصیت اور گناہِ کبیرہ ہے۔ انہی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ وہ ابتداءً جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ جتنی دیر کے بعد اللہ عزوجل چاہے گا اپنے ایمان اور دوسرے اعمالِ صالحہ کی بدولت میں جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا اس سے یہ مقصد ہے کہ جو آدمی بغیر کسی سبب اور بغیر کسی شبہ اور قطع رحمی کی حرمت کے علم کے باوجود اس کو حلال سمجھتا ہو وہ کافر

ہے' ابدی جہنمی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۱۵۵: باب تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

باب: آپس میں ایک دوسرے سے حسد اور بغض اور روگردانی کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۶۵۲۶) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَ كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(۶۵۲۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ (وہ اپنے مسلمان بھائی کو) تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔

(۶۵۲۷) حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

(۶۵۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۵۲۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ زَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ لَا تَقَاطَعُوا۔

(۶۵۲۸) ابن عیینہ عن الزہری رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں لَا تَقَاطَعُوا کے الفاظ زیادہ ہیں۔ یعنی آپس میں قطع تعلقی نہ کرو۔

(۶۵۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا۔

(۶۵۲۹) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور وہ چار اکٹھی خصلتوں کا ذکر کرتے ہیں اور باقی عبدالرزاق کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی بھی نہ کرو۔

(۶۵۳۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَ كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

(۶۵۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

(۶۵۳۱)وَ حَدَّثَنِیْهِ عَلِیُّ بْنُ نَصْرِ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ زَادَ کَمَا اَمَرَکُمُ اللّٰهُ۔

(۶۵۳۱) حضرت شعبہ اِس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ جیسے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

خُلاصۃُ البَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں حسد' بغض اور روگردانی کی حرمت بیان کی گئی ہے۔ یہاں ہم کچھ تفصیل بیان کیے دیتے ہیں تا کہ بات واضح ہو جائے۔

حسد کے معنی:

یہ ہیں کہ کسی آدمی کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا' یہ حسد ہے اور ایسا کرنا حرام ہے اور یہ اخلاقِ رذیلہ میں سے ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

بغض کے معنی اور تدابر کے معنی:

یہ ہیں کہ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا اور قطع تعلق کرنا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لینا۔ یہ بھی حرام ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے بُری خواہشات اور دوسرے کو ہر وقت نقصان پہنچانے کی فکر میں آدمی لگا رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی' نیکی' شفقت' محبت و اخلاص اور صاف و شفاف دِل کے ساتھ ملنے اور رہنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۱۵۶: باب تَحْرِیْمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِیٍّ

باب: عذرِ شرعی کے بغیر تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۶۵۳۲)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَ یُعْرِضُ هٰذَا وَ خَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ۔

(۶۵۳۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ دونوں آپس میں ملیں تو یہ اُس سے منہ موڑے اور وہ اس سے منہ موڑے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ آدمی ہے کہ جو سلام کرنے میں ابتداء کرے۔

(۶۵۳۳)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ح وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا حَاجِبُ ابْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ کُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَ مِثْلِ حَدِیْثِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَ یُعْرِضُ هٰذَا فَاِنَّهُمْ جَمِیْعًا قَالُوْا فِیْ حَدِیْثِهِمْ غَیْرَ مَالِكٍ فَیَصُدُّ هٰذَا وَ یَصُدُّ هٰذَا۔

(۶۵۳۳) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اس میں صرف لفظی تبدیلی کا فرق ہے۔

(۶۵۳۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی فُدَیْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ۔

(۶۵۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مؤمن بھائی سے) تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

(۶۵۳۵)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

(۶۵۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین (دن) کے بعد ترک تعلق (جائز) نہیں ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کے لیے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ اس سے مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ تین دن تک قطع تعلق رکھنا جائز ہے اور یہ اس لیے معاف کیا گیا ہے کہ غیظ و غضب انسان کی فطرت میں ہے اور عام طور پر تین دن میں غصہ کم یا ختم ہی ہو جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ قطع تعلق کسی شرعی عیب یا معصیت کی بناء پر نہ ہو۔

۱۱۵۷: باب تَحْرِیْمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَ نَحْوِهَا

باب: بدگمانی اور عیب تلاش کرنے اور حرص کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۶۵۳۶)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَکُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

(۶۵۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹ بات ہے اور نہ ہی تم ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب تلاش کرو اور حرص نہ کرو اور حسد نہ کرو اور بغض نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(۶۵۳۷)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَهْجُرُوا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَ کُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

(۶۵۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور نہ ہی کسی کے عیب تلاش کرو اور نہ ہی تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(۶۵۳۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(۶۵۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب تلاش

لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَ كُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

کرواور نہ ہی بیع تناجش کرو (یعنی کسی کو پھنسانے کے لیے کسی چیز کی زیادہ قیمت لگاؤ) اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(۶۵۳۹)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَ كُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔

(۶۵۳۹) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ تم ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اور تم بھائی بھائی ہو جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

(۶۵۴۰)حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

(۶۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور نہ ہی حرص کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں اُن چند چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جو عام طور پر معاشرے میں مسلمانوں کے درمیان نفرت وعداوت کا سبب بنتی ہیں۔ اللہ پاک ان تمام اخلاقِ رذیلہ سے ہر مسلمان بھائی کی حفاظت فرمائے' آمین۔

۱۱۵۸: باب تَحْرِيْمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَ خَذْلِهٖ وَاحْتِقَارِهٖ وَ دَمِهٖ وَ مَالِهٖ وَ عِرْضِهٖ

باب: مسلمان پر ظلم کرنے اور اسے ذلیل کرنے اور اسے حقیر سمجھنے اور اس کی جان و مال وعزت کی حرمت کے بیان میں

(۶۵۴۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَ يُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ۔

(۶۵۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور نہ ہی تناجش کرو (تناجش بیع کی ایک قسم ہے) اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اُس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے۔ آپ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔ کسی آدمی کے بُرا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر پورا پورا حرام ہے۔ اُس

کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو۔

(۶۵۴۲)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ دَاوُدَ وَ زَادَ وَ نَقَصَ وَ مِمَّا زَادَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَشَارَ بِاَصَابِعِهِ اِلٰى صَدْرِهٖ۔

(۶۵۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر (مذکورہ) داؤد کی حدیث کی طرح ذکر کی اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی طرف نہیں دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے لیکن اللہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

(۶۵۴۳)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ۔

(۶۵۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی پر ظلم کرے اور نہ ہی اُس کے بارے میں کوئی ایسی بات کرے کہ جس سے اس کی ذلت و رسوائی ہوتی ہو اور نہ ہی مسلمان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو کمتر سمجھے۔

۱۱۵۹: باب النَّهْىِ عَنِ الشَّحْنَآءِ

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۵۴۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا (اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)۔

(۶۵۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ہر اُس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے اُس آدمی کے جو اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور کہا جاتا ہے کہ اُن دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔

(۶۵۴۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِیِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ

(۶۵۴۵) حضرت سہیل اپنے باپ سے مالک کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں' صرف لفظی فرق ہے۔

بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ اِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ۔

(۶۵۴۶)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِیءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَتْ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

(۶۵۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً ایک مرتبہ فرمایا کہ ہر جمعرات اور سوموار کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ اس دن ہر اُس آدمی کی مغفرت فرما دیتے ہیں کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے اُس آدمی کے جو اپنے اور اپنے (مسلمان) بھائی کے درمیان کینہ رکھتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں مہلت دو یہاں تک کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔ انہیں مہلت دو یہاں تک کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔

(۶۵۴۷)حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا اَوِ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا۔

(۶۵۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ہفتہ میں دو مرتبہ سوموار اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو ہر مؤمن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ سوائے اُس بندے کے جو اپنے اور اپنے مؤمن بھائی کے درمیان کینہ رکھتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو یا انہیں مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ دونوں رجوع کر لیں۔

۱۱۶۰: باب فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ کیلئے محبت کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۶۵۴۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِیءَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّي۔

(۶۵۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں آپس میں محبت کرنے والے۔ میرے جلال کی قسم! آج کے دن میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا کہ جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۶۵۴۹)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ

(۶۵۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لیے ایک دوسرے گاؤں میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے راستے میں ایک فرشتے کو اس کے انتظار کے لیے بھیج دیا۔ جب اُس آدمی کا اس کے پاس سے گزرا

عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) قَالَ فَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ۔

ہوا تو فرشتہ کہنے لگا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اُس آدمی نے کہا: اُس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اُس سے ملنا چاہتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا: کیا اس نے تیرے اوپر کوئی احسان کیا ہے کہ تو جس کا بدلہ دینا چاہتا ہے؟ اُس آدمی نے کہا: نہیں! سوائے اس کے کہ میں اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: تیری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے کہ جس طرح تو اس دیہاتی آدمی سے محبت کرتا ہے۔

(۶۵۵۰)(قَالَ اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰی اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيَةَ (الْقُشَيْرِيُّ) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ)

(۶۵۵۰) حضرت حماد بن سلمہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں مسلمانوں کو آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایسے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسا سایہ نصیب فرمائیں گے کہ جس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا اور دوسری فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ کا فرشتہ ایسے مسلمانوں کے پاس اللہ کا پیغام لے کر آتے ہیں کہ جس طرح تم آپس میں محبت کرتے ہو اللہ بھی تم سے اسی طرح محبت اور پیار کرتا ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل سے تمام مسلمانوں میں آپس میں صرف اپنی رضا کے لیے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما کر اس سعادتِ عظمیٰ سے مشرف فرمائیں' آمین۔

۱۱۶۱: باب فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

باب: بیمار کی عیادت کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۶۵۵۱)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ (الزَّهْرَانِيُّ) قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ وَ فِي حَدِيْثِ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ۔

(۶۵۵۱) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیمار آدمی کی عیادت (مزاج پرسی) کرنے والا جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے۔

(۶۵۵۲)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيَی التَّمِيْمِيُّ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ۔

(۶۵۵۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اُس وقت سے واپس آنے تک جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے۔

(۶۵۵۳)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي

(۶۵۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی

اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے۔

(۶۵۵۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ هُوَ اَبُو قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا۔

(۶۵۵۴) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کا خرفہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے باغات۔

(۶۵۵۵)حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۵۵۵) حضرت عاصم احول سے اِس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۵۵۶)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ (وَ) كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي۔

(۶۵۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا حالانکہ تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اُس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اُس کی عیادت کرتا تو تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا حالانکہ تو تو رب العالمین ہے۔ تو اللہ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اُس کو کھانا کھلاتا تو تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اُس کو

پانی نہیں پلایا تھا اگر تو اُسے پانی پلاتا تو تو اُسے میرے پاس پاتا۔

۱۱۶۲: باب ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ حُزْنٍ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا

باب: اِس بات کے بیان میں کہ مؤمن آدمی کو جب کبھی کوئی بیماری یا کوئی پریشانی وغیرہ پہنچتی ہے تو اُس پر اِسے ثواب ملتا ہے

(۶۵۵۷)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِی رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعُ وَجَعًا۔

(۶۵۵۷) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف سے بڑھ کر تکلیف ہو۔

(۶۵۵۸)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِی اَبِی ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنِی بِشْرُ ابْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُو بَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ۔

(۶۵۵۸) حضرت اعمش جریر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۵۵۹)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسْتُهٗ بِيَدِی فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَ عْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجَلْ اِنِّی اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهٗ اَذًی مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَ لَيْسَ فِی حَدِيْثِ زُهَيْرٍ فَمَسَسْتُهٗ بِيَدِی۔

(۶۵۵۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا۔ حال یہ کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے ہاتھ رکھ کر دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت سخت بخار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ یہ ہے کہ آپ کے لیے دوہرا اجر ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی تکلیف (بیماری وغیرہ) آتی ہے تو اللہ اُس تکلیف کے بدلہ میں اُس کے اِس طرح گناہ معاف کر دیتا ہے کہ جس طرح (موسم بہار) میں درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور زہیر کی حدیث میں ہاتھ لگا کر دیکھنے کے الفاظ نہیں ہیں۔

(٦٥٦٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي غَنِيَّةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ۔

(۶۵۶۰) حضرت اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور ابومعاویہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ (جسے کوئی تکلیف نہ آئے) آخر تک۔

(٦٥٦١)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ خَرَّ عَلٰى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ اَوْ عَيْنُهُ اَنْ تَذْهَبَ قَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ۔

(۶۵۶۱) حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کے کچھ نوجوان سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اُس وقت منیٰ میں تھیں اور وہ نوجوان ہنس رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کیوں ہنس رہے ہو؟ وہ نوجوان کہنے لگے کہ فلاں آدمی خیمہ کی رسّی پر گر پڑا ہے اور اُس کی گردن یا اُس کی آنکھ جاتے جاتے ہی بچی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم مت ہنسو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی کانٹا یا کانٹے سے بڑھ کر کوئی چیز لگ گئی ہو تو اُس کے بدلے میں اس کے لیے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

(٦٥٦٢)(وَ) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

(۶۵۶۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مؤمن آدمی کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے یا اُس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

(٦٥٦٣)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا قَصَّ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيْئَتِهِ۔

(۶۵۶۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن آدمی کو اگر کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اُس کے بدلہ میں اُس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۶۵۶۴)حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۵۶۴) حضرت ہشام اِس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

(۶۵۶۵)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُصِیبَةٍ یُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا کُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتّٰی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا۔

(۶۵۶۵) سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جو بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اُسے اس کے گناہ کا کفارہ کردیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اگر اُس کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

(۶۵۶۶)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یُصِیبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِیبَةٍ حَتّٰی الشَّوْکَةِ اِلَّا قَصَّ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ اَوْ کُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ لَا یَدْرِی یَزِیْدُ اَیَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ۔

(۶۵۶۶) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن آدمی کو جو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلہ میں اُس کے گناہ کم کر دیئے جاتے ہیں یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔ یزید نہیں جانتا کہ ان دونوں الفاظ میں سے عروہ نے کون سا لفظ کہا ہے۔

(۶۵۶۷)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا حَیْوَةُ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیبُ الْمُؤْمِنَ حَتّٰی الشَّوْکَةِ تُصِیبُهُ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِیئَةٌ۔

(۶۵۶۷) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مؤمن آدمی کو جو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اُسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدلہ میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کا کوئی گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۶۵۶۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ اَبُو کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا یُصِیبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتّٰی الْهَمِّ یُهَمُّهُ اِلَّا کُفِّرَ بِهٖ مِنْ سَیِّئَاتِهٖ۔

(۶۵۶۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی مؤمن آدمی کو جب بھی کوئی تکلیف یا ایذاء یا کوئی بیماری یا رنج یہاں تک کہ اگر اُسے کوئی فکر ہی ہو تو اِس اُس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

(۶۵۶۹)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ کِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ مُحَیْصِنٍ شَیْخٍ مِنْ قُرَیْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ

(۶۵۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿مَنْ یَعْمَلْ سُوْءًا یُجْزَ بِهٖ﴾ (جو کوئی بھی کوئی بُرا عمل کرے گا تو اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا)

قَيْسِ ابْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهٖ﴾ النساء: ۱۲۳ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَبْلَغًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ۔

مسلمانوں کو اس سے بہت سخت پریشانی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اور استقامت اختیار کرو۔ مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اُس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ جو اُسے ٹھوکر لگتی ہے یا اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو وہ بھی اس کے گناہوں کے کفارہ ہو جاتا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔

(۶۵۷۰) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

(۶۵۷۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُمّ سائب یا اُمّ میسّب کے ہاں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اے اُمّ سائب! یا اے اُمّ میسّب! تجھے کیا ہوا' تم کانپ رہی ہو؟ اُس نے عرض کیا: بخار ہے۔ اللہ اس میں برکت نہ کرے۔ تو آپ نے فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو کیونکہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دُور کرتا ہے کہ جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دُور کر دیتی ہے۔

(۶۵۷۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّي اُصْرَعُ وَ اِنِّي اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَ اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ يُعَافِيَكِ قَالَتْ اَصْبِرُ قَالَتْ فَاِنِّي اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

(۶۵۷۱) حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سیاہ فام عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور اُس نے عرض کیا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ سے دُعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر' تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تجھے صحت و عافیت دے دے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ میں صبر کروں گی لیکن میرا ستر کھل جاتا ہے تو آپ میرے لیے فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے تو آپ نے اُس عورت کے لیے دُعا فرمائی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن آدمی کو بھی بھی کوئی تکلیف یا کوئی مصیبت' بیماری وغیرہ یہاں تک کہ اگر اُسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے یا ٹھوکر ہی لگتی ہے تو اللہ پاک کی رحمت اس قدر وسیع ہے کہ اس کے بدلے میں اُس کے لیے ایک درجہ بلند یا اسے اُس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے یا اس کا کوئی گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ اس طرح گناہوں کے مٹانے سے مراد اس کے صغیرہ گناہ ہیں نہ کہ کبیرہ گناہ' کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے' واللہ اعلم۔

۱۱۶۳: باب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

باب: ظلم کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۶۵۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي وَ جَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِي اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُوْنِي يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِي فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُو اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِذَا

(۶۵۷۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اُس کے کہ جسے میں ہدایت دوں۔ تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اُس کے کہ جسے میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں پہناؤں تو تم مجھ سے لباس مانگو تو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں تو تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ ہی ہرگز مجھے نفع پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تم سب اوّلین و آخرین اور جنّ و انس اُس آدمی کے دل کی طرح ہو جاؤ جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو تو بھی تم میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے اور اگر سب اوّلین و آخرین اور جنّ و انس اُس ایک آدمی کی طرح ہو جاؤ کہ جو سب سے زیادہ بدکار ہے تو پھر بھی تم میری سلطنت میں کچھ کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تم سب اوّلین و آخرین اور جنّ و انس ایک صاف چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہر انسان کو جو وہ مجھ سے مانگے عطا کر دوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں کہ جنہیں میں تمہارے لیے اکٹھا کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو آدمی بہتر بدلہ پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بہتر بدلہ نہ پائے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔ حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوادریس خولانی جب یہ

حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ۔

حدیث بیان کرتے تھے تو اپنے گھٹنوں کے بل جھک جاتے تھے۔

(۶۵۷۳)حَدَّثَنِيْهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِيْثًا۔

(۶۵۷۳) حضرت سعید بن عبدالعزیز اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں' سوائے اس کے کہ مروان کی روایت ان دونوں روایتوں میں پوری ہے۔

(۶۵۷۴)قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

(۶۵۷۴) حضرت ابواسحٰق کہتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما بشر کے بیٹے اور محمد بن یحیٰی نے ابومسہر کے حوالہ سے طویل ذکر کی ہے۔

(۶۵۷۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَ عَلٰى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَ حَدِيْثُ اَبِي اِدْرِيْسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْهُ۔

(۶۵۷۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کا فرمان بیان کیا ہے: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم آپس میں ظلم نہ کرو اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۶۵۷۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ۔

(۶۵۷۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہے اور بخل (یعنی کنجوسی) سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور بخل ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا۔

(۶۵۷۷)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۵۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی۔

(۶۵۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهٖ وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ

(۶۵۷۸) حضرت سالمؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے کسی ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ جو آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ اُس کی ضرورت پوری فرمائے گا اور جو آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی سے کوئی مصیبت دُور کرے گا تو

مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

قیامت کے دن اللہ عزوجل اُس کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا اور جو آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(۶۵۷۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِي مَنْ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلَاةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكَاةٍ وَ يَاْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَ قَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَ ضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

(۶۵۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس مال و اسباب نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن میری اُمت کا مفلس وہ آدمی ہوگا کہ جو نماز' روزے' زکوٰۃ وغیرہ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اُس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اگر اُس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہوگئیں تو اُن لوگوں کے گناہ اُس آدمی پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اُس آدمی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

فائدہ : کتنا بدنصیب ہوگا وہ آدمی کہ اس دنیا سے لے کر تو نیکیاں گیا ہے لیکن اپنے مسلمان بھائیوں کے حقوق مارنے کی وجہ سے گناہوں کو انبار اپنے سر پر لاد کر جہنم میں چلا گیا۔ اللھم احفظنا منہ۔

(۶۵۸۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَتُوَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔

(۶۵۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم لوگوں سے حقداروں کے حقوق ادا کروائے جائیں گے یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لے لیا جائے گا۔

(۶۵۸۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ ابْنُ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ [هود: ۱۰۲]

(۶۵۸۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ظالم آدمی کو مہلت دے دیتا ہے پھر جب اُسے پکڑتا ہے تو پھر وہ اُسے نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى﴾ اور اس طرح تیرے ربّ کی پکڑ ہے جب وہ ظالم لوگوں کی بستیوں کو پکڑتا ہے۔ بے شک اس کی پکڑ بڑی سخت دردناک ہے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں ظلم کرنے کی حرمت بیان کی گئی ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر تمہارے درمیان ظلم کو حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا تم بھی آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی ذات ظلم سے پاک ہے۔ اِس وجہ سے اللہ کے بندوں کو بھی چاہیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی ہرگز نہ کریں۔

۱۱۶۴: باب نَصْرِ الْاَخِ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

باب: اپنے مسلمان بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم مدد کرنے کے بیان میں

(۶۵۸۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ غُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَ لْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ۔

(۶۵۸۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکوں کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ ایک لڑکا مہاجرین میں سے تھا اور ایک لڑکا انصار میں سے۔ مہاجر لڑکے نے مہاجروں کو پکارا اور انصاری لڑکے نے انصار کو پکارا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا: یہ کیا جاہلیت والوں کی پکار ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: نہیں! اے اللہ کے رسول! سوائے اس کے کہ دو لڑکے آپس میں جھگڑے ہیں۔ اُن دونوں میں سے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا ہے۔ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر ظالم ہے تو اُسے ظلم سے روکو کیونکہ یہ اُس کی مدد ہے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔

(۶۵۸۳) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ (بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ) رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَالَ الْاَنْصَارِ وَ قَالَ الْمُهَاجِرُ يَالَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ

(۶۵۸۳) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو مہاجرین کے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کی سرین پر مارا تو انصاری نے کہا: اے انصار! اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (یعنی دونوں نے اپنے اپنے قبائل کے لوگوں کو مدد کے لیے پکارا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آواز سن کر) فرمایا: یہ کیا جاہلیت کی پکار ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مہاجرین کے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کی سرین پر مارا ہے تو آپ نے فرمایا: اُسے چھوڑو کیونکہ یہ نازیبا بات ہے۔ عبداللہ بن ابی (منافق) نے جب یہ سنا تو اُس نے کہا: مہاجرین نے ایسے کیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ہم میں سے عزت والا آدمی (العیاذ باللہ) ذلت

الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِی اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ۔

والے کو وہاں سے نکال دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: (اے عمر!) اسے چھوڑ دو۔ لوگ یہ نہ کہنے لگ جائیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔

(۶۵۸۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ فِی رِوَايَةِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا۔

(۶۵۸۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مہاجرین کے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کی سرین پر مارا تو وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قصاص کے لیے عرض کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ نازیبا بات ہے۔ ابن منصور نے کہا کہ عمرو کی روایت میں سَمِعْتُ جَابِرًا ہے۔

۱۱۶۵: باب تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ تَعَاطُفِهِمْ وَ تَعَاضُدِهِمْ

باب: مؤمنین کا ایک دوسرے کے ساتھ محبت اختیار کرنے اور متحد رہنے کے بیان میں

(۶۵۸۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ اَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ ابْنُ اِدْرِيْسَ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

(۶۵۸۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے۔

(۶۵۸۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰی مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی۔

(۶۵۸۶) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن بندوں کی مثال اُن کی آپس میں محبت اور اتحاد اور شفقت میں جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اُس کا سارے جسم کو نیند نہ آئے اور بخار چڑھ جانے میں اُس کا شریک ہو جاتا ہے۔

(۶۵۸۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

(۶۵۸۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ

مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۵۸۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ تَدَاعٰى (لَهٗ) سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ۔

(۶۵۸۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن بندے ایک (اُس) آدمی کی طرح ہیں کہ اگر اُس کا سر دُکھتا ہے تو اُس کا باقی سارے جسم کے اعضاء بخار اور نیند نہ آنے میں اُس کے شریک ہوتے ہیں۔

(۶۵۸۹)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ۔

(۶۵۸۹) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بندے ایک آدمی کی طرح ہیں' اگر اس کی آنکھ دُکھتی ہے تو اُس کا سارا جسم دُکھنے لگ جاتا ہے اور اگر اس کے سر میں تکلیف ہوتی ہے تو اُس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۶۵۹۰)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

(۶۵۹۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصة الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو آپس میں ایسی محبت اور ایسی ہمدردی اور ایسا دلی تعلق ہونا چاہیے کہ دیکھنے والی ہر آنکھ انہیں اس حال میں دیکھے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا ہے تو سب اُسے اپنی مصیبت اور اپنی پریشانی سمجھیں اور سب اس کی بے چینی اور اس کی فکر میں شریک ہوں۔ یہی کامل ایمان کی علامت ہے' واللہ اعلم۔

۱۱۶۶: باب النَّهْيِ عَنِ السُّبَابِ

باب: گالی گلوچ کی ممانعت کے بیان میں

(۶۵۹۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ ءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔

(۶۵۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کریں تو گناہ ابتداء کرنے والے پر ہی ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے (یعنی زیادتی نہ کرے)۔

۱۱۶۷: باب اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

باب: معاف کرنے اور عاجزی اختیار کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۶۵۹۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ

(۶۵۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور بندے کے معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ اُس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو آدمی بھی اللہ (کی رضا) کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے' اللہ اُس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے۔

۱۱۶۸: باب تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ

باب: غیبت کی حرمت کے بیان میں

(۶۵۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔

(۶۵۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تو اپنے بھائی کے اس عیب کو ذکر کرے کہ جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر واقعی وہ عیب میرے بھائی میں ہو جو میں کہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ عیب اُس میں ہے جو تم کہتے ہو تبھی تو وہ غیبت ہے اور اگر اُس میں وہ عیب نہ ہو پھر تو تم نے اُس پر بہتان لگایا ہے۔

۱۱۶۹: باب بِشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا بِاَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ

باب: اُس آدمی کے لیے بشارت کے بیان میں کہ جس کے عیب کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں چھپایا' آخرت میں بھی اللہ اُس کے عیب کو چھپائے گا

(۶۵۹۴) حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۵۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں جس بندے کے عیب چھپاتا ہے' قیامت کے دن بھی اللہ اُس کے عیب چھپائے گا۔

(۶۵۹۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۵۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ دنیا میں کسی بندے کے عیب چھپائے گا' قیامت کے دن اللہ اُس کے عیب چھپائے گا۔

۱۱۸۴: باب مُدَارَاةِ مَنْ يُّتَّقٰى

باب: جس آدمی سے بیہودہ گفتگو کا خطرہ ہو اُس

فُحْشُهٗ — سے نرم گفتگو کرنے کے بیان میں

(۶۵۹۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

(۶۵۹۶)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے (ملنے کی) اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: اُسے اجازت دے دو' یہ اپنے قبیلہ کا بُرا آدمی ہے تو جب وہ آدمی آپ کی خدمت میں آیا تو آپ نے اُس آدمی سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُس آدمی کے بارے میں آپ نے فرمایا' جو فرمایا پھر آپ نے اُس آدمی سے نرمی سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بُرا وہ آدمی ہوگا کہ جس کی بیہودگی (بدزبانی) کی وجہ سے لوگ اُس سے ملنا چھوڑ دیں۔

(۶۵۹۷)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا۔

(۶۵۹۷)حضرت ابن المنکدر ر سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے' اس میں صرف لفظی فرق ہے۔

۸۵: باب فَضْلِ الرِّفْقِ — باب: نرمی اختیار کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۶۵۹۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔

(۶۵۹۸)حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نرمی اختیار کرنے سے محروم رہا وہ آدمی بھلائی سے محروم رہا۔

(۶۵۹۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔

(۶۵۹۹)حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو آدمی نرمی اختیار کرنے سے محرم رہا وہ آدمی بھلائی سے محروم رہا۔

(٦٦٠٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔

(٦٦٠٠) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی نرمی اختیار کرنے سے محروم رہا وہ آدمی بھلائی سے محروم رہا۔

(٦٦٠١)حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى حَيْوَةُ حَدَّثَنِى ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِى عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِى عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِى عَلٰى مَا سِوَاهُ۔

(٦٦٠١) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ رفیق ہے اور رفق (یعنی نرمی) کو پسند کرتا ہے اور نرمی اختیار نہ کرنے کی بناء پر وہ اس قدر عطا فرماتا ہے کہ جو سختی یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے اس قدر عطا نہیں فرماتا۔

(٦٦٠٢)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِى ءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِى شَىْ ءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَىْ ءٍ اِلَّا شَانَهُ۔

(٦٦٠٢) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اُسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے تو وہ چیز بدصورت ہو جاتی ہے۔

(٦٦٠٣)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمِقْدَامُ بْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِى ءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِى الْحَدِيْثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيْرًا فَكَانَتْ فِيْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

(٦٦٠٣) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک سرکش اونٹ پر سوار ہوئیں اور اسے چکر دینے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: (اے عائشہ!) نرمی اختیار کرو۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ دونوں ابواب کی احادیث میں نرمی اختیار کرنے کی تعلیم کے ساتھ ساتھ نرمی اختیار کرنے کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ مسلم معاشرے میں آپس میں پیار و محبت کے بڑھانے میں نرمی اختیار کرنے کو بہت بڑا دخل ہے۔ بالفرض اگر کوئی آدمی بدزبان بھی ہو تو اگر اُس آدمی سے نرمی کے انداز میں بات کی جائے گی تو وہ اُس کے اثر سے خود بخود نرم ہو جائے گا۔ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی اختیار کرو کیونکہ جو آدمی نرمی اختیار کرنے سے محروم رہے تو وہ بھلائی سے بھی محروم رہا۔ معلوم ہوا کہ بھلائی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر نرمی اختیار کرنے کا مادہ پیدا کرے۔

۱۱۸۶: باب النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ — باب: جانوروں وغیرہ پر لعنت کرنے کی ممانعت

وَغَيْرِهَا کے بیان میں

(۶۶۰۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يُعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ۔

(۶۶۰۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر میں تھے اور انصار کی ایک عورت اونٹنی پر سوار تھی تو اچانک وہ اونٹنی بدکنے لگی تو اُس عورت نے اپنی اس اونٹنی پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سن لیا تو آپ نے فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے اُسے پکڑ لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعونہ ہے (یعنی اس پر لعنت کی گئی ہے)۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی اُسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل پھر رہی ہے اور کوئی آدمی بھی اُس سے تعرض نہیں کر رہا۔

(۶۶۰۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِيْلَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَ فِي حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَاَعْرُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ۔

(۶۶۰۵) اس روایت کی دو سندیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک سند کے ساتھ حضرات عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی اس اونٹنی کی طرف دیکھ رہا ہوں اور دوسری سند کے ساتھ روایت میں آپ نے فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے اُسے پکڑ لو اور اس کی پشت خالی کر کے چھوڑ دو کیونکہ یہ اونٹنی ملعونہ ہے۔ (یعنی اس پر لعنت کی گئی ہے)

(۶۶۰۶)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَ تَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ۔

(۶۶۰۶) حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھی۔ اس پر لوگوں کا کچھ سامان رکھا ہوا تھا کہ اچانک اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حالانکہ اُن کے درمیان پہاڑ کا تنگ درہ تھا تو وہ باندی کہنے لگی (اونٹنی کو): چل! اے اللہ اس پر لعنت کر۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے کہ جس پر لعنت کی گئی ہو۔

(۶۶۰۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ ح وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ الْمُعْتَمِرِ لَا اَيْمُ اللّٰهِ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

(۶۶۰۷) حضرت سلیمان تیمی سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ: اللہ کی قسم ہمارے ساتھ وہ سواری نہ رہے کہ جس پر اللہ کی لعنت کی گئی ہو۔

(۶۶۰۸)حَدَّثَنَا هَارُوْنَ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ

(۶۶۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَهْبٍ اَخْبَرَنِی سُلَيْمٰنُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْبَغِی لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا۔

نے فرمایا: صدیق کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔

(۶۶۰۹)حَدَّثَنِيْهِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۶۶۰۹) حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۶۶۱۰)حَدَّثَنِی سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِی حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلٰی اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَمَّا اَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ اُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِيْنَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۶۱۰) حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت اُمّ درداءؓ کی طرف اپنی طرف سے کچھ آرائشی سامان بھیجا پھر جب ایک رات عبدالملک اُٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا تو اُس نے آنے میں دیر کر دی تو عبدالملک نے اُس پر لعنت کی پھر جب صبح ہوئی تو حضرت اُمّ درداء ﷝ نے عبدالملک سے کہا کہ میں نے رات کو سنا کہ تو نے اپنے خادم پر لعنت کی ہے' جس وقت کہ تو نے اسے بلایا۔ حضرت اُمّ درداء ﷝ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداءؓ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن شفاعت کرنے والے نہیں ہوں گے اور نہ ہی گواہی دینے والے ہوں گے۔

(۶۶۱۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِیُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ۔

(۶۶۱۱) حضرت زید بن اسلم ﷛ سے اس سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی (حدیث کی طرح) روایت نقل کی ہے۔

(۶۶۱۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۶۱۲) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہی دینے والے نہیں ہوں گے اور نہ ہی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔

(۶۶۱۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِیَّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ

(۶۶۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول!

كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

مشرکوں کے خلاف بددُعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۱۱۸۷: باب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَوْ سَبَّهُ اَوْ دُعَا عَلَيْهِ وَ لَيْسَ هُوَ اَهْلًا لِذٰلِكَ كَانَ لَهُ زَكٰوةً وَّ اَجْرًا وَ رَحْمَةً

باب: نبی ﷺ کا ایسے آدمی پر لعنت کرنا یا اُس کے خلاف دُعا فرمانا حالانکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ ایسے آدمی کیلئے اَجر اور رحمت ہے

(۶۶۱۴)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَ سَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَ سَبَبْتَهُمَا قَالَ اَوْ مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَاَجْرًا۔

(۶۶۱۴) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو آدمی آئے اور انہوں نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا بات تھی (لیکن اس بات کے نتیجہ میں) انہوں نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے اُن دونوں آدمیوں پر لعنت کی اور ان کو بُرا کہا تو جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دونوں آدمیوں کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ تکلیف اور کسی کو نہ پہنچی ہوگی۔ آپ نے فرمایا: وہ کس طرح؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ نے ان دونوں آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے اور انہیں بُرا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: (اے عائشہ!) کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے اپنے پروردگار سے کیا شرط لگائی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ میں ایک انسان ہوں تو میں مسلمانوں میں سے جس پر لعنت کروں یا اُسے بُرا کہوں تو تُو اُسے اس کے گناہوں کی پاکی اور اَجر بنا دے۔

(۶۶۱۵)حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسٰى فَخَلَوَا بِهٖ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَاَخْرَجَهُمَا۔

(۶۶۱۵) حضرت اعمش اس سند کے ساتھ جریر کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے خلوت میں ملاقات کی' اُن کو بُرا کہا اور اُن پر لعنت کی اور انہیں نکال دیا۔

(۶۶۱۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا رَجُلٍ

(۶۶۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ! میں تو ایک انسان ہوں اور مسلمانوں میں سے جس آدمی کو بُرا کہوں یا اُس پر لعنت کروں یا اُسے سزا دوں تو

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً۔

تو اُسے اُس کیلئے پاکیزگی اور رحمت بنا دے۔

(۶۶۱۷)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ زَكَاةً وَاَجْرًا۔

(۶۶۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس میں پاکیزگی اور اَجر کا ذکر ہے۔

(۶۶۱۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ عِيْسَى اجْعَلْ وَ اَجْرًا فِي حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ اجْعَلْ وَ رَحْمَةً فِي حَدِيْثِ جَابِرٍ۔

(۶۶۱۸) حضرت اعمش سے عبداللہ بن نمیر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۶۱۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَ زَكٰوةً وَ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۶۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تو ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ میں تو صرف ایک انسان ہوں جس مؤمن کو میں تکلیف دوں' اُس کو بُرا کہوں' اُس پر لعنت کروں یا اُسے سزا دوں تو تو اسے اس کے لیے رحمت اور پاکیزگی اور ایسا باعث قرب بنا دے کہ وہ قیامت کے دن تیرے قریب ہو۔

(۶۶۲۰)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَوْ جَلَدُّهُ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ۔

(۶۶۲۰) حضرت ابوالزناد اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

(۶۶۲۱)حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

(۶۶۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۶۶۲۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَاِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ

(۶۶۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف ایک انسان ہے۔ اسے غصہ آتا ہے جس طرح کہ انسان کو غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اور تو ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتا تو میں جس مؤمن کو کوئی

عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تکلیف دوں یا اُسے بُرا کہوں یا اُسے سزا دوں تو اسے اس کے لیے ایسا کفارہ اور ایسا قرب بنا دے کہ وہ قیامت کے دن تیرے قریب ہو۔

(۶۶۲۳)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۶۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ! میں جس مؤمن بندے کو بُرا کہوں تو تو اُسے اُس بندے کیلئے قیامت کے دن اپنے قرب کا ذریعہ بنا دے۔

(۶۶۲۴)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۶۶۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اے اللہ! میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اور تو ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ میں جس مؤمن کو بھی بُرا کہوں یا اُسے سزا دوں تو قیامت کے دن اسے اس کے لیے کفارہ کر دے۔

(۶۶۲۵)حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لَهُ زَكَاةً وَاَجْرًا۔

(۶۶۲۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تو صرف ایک انسان ہوں اور میں نے اپنے ربّ تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جس بندے کو میں سب وشتم کروں تو تو اسے اس کے لیے پاکیزگی اور اَجر کا ذریعہ بنا دے۔

(۶۶۲۶)حَدَّثَنِيْهِ ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۶۶۲۶) حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۶۲۷)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ وَهِيَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰى

(۶۶۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم بچی تھی اور وہ اُمّ انس تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو فرمایا: کیا تو وہی بچی ہے؟ تو تو بڑی ہوگئی ہے۔ اللہ کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔ یہ سن کر وہ لڑکی اُمّ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَتِیمَۃَ فَقَالَ آنْتِ ھِیَہْ لَقَدْ کَبِرْتِ لَا کَبِرَ سِنُّکِ فَرَجَعَتِ الْیُتَیِّمَۃُ اِلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ تَبْکِی فَقَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ مَا لَکِ یَا بُنَیَّۃُ قَالَتِ الْجَارِیَۃُ دَعَا عَلَیَّ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا یَکْبَرَ سِنِّی فَالْآنَ لَا یَکْبَرُ سِنِّی اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِی فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا مُسْتَعْجِلَۃً تَلُوثُ خِمَارَھَا حَتّٰی لَقِیَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَکِ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَدَعَوْتَ عَلٰی یَتِیْمَتِی قَالَ وَمَا ذَاکِ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ اَنَّکَ دَعَوْتَ اَنْ لَا یَکْبَرَ سِنُّھَا وَلَا یَکْبَرَ قَرْنُھَا قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِی عَلٰی رَبِّی اَنِّی اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّی فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِی بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَھَا بِاَھْلٍ اَنْ تَجْعَلَھَا لَہٗ طَھُوْرًا وَ زَکٰوۃً وَ قُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ قَالَ اَبُو مَعْنٍ یُتَیِّمَۃٌ بِالتَّصْغِیْرِ فِی الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِیْثِ۔

سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس روتے ہوئے آئی۔ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اُس لڑکی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بدعا دی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ تو اب میں کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی یا اُس نے کہا: میرا زمانہ زیادہ نہ ہوگا۔ تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا جلدی میں اپنے سر پر چادر اوڑھتے ہوئے نکلی' یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تجھے کیا ہوا؟ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری یتیم بچی کے لیے بدعا کی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! وہ کیا؟ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اُس بچی کا گمان ہے کہ آپ نے اُسے یہ بدعا دی ہے کہ اس کی عمر بڑی نہ ہو اور نہ اُس کا زمانہ بڑا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے پھر فرمایا: اے اُمّ سلیم! کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے اپنے پروردگار سے شرط لگائی ہے اور میں نے عرض کیا ہے کہ میں ایک انسان ہوں۔ میں راضی ہوتا ہوں جس طرح کہ انسان راضی ہوتا ہے اور مجھے غصہ آتا ہے جس طرح کہ انسان کو غصہ آتا ہے تو اگر میں اپنی امت میں سے کسی آدمی کو بدعا دوں اور وہ اس بدعا کا مستحق نہ ہو تو (اے اللہ!) اس بدعا کو اُس کے لیے پاکیزگی کا سبب بنا دینا اور اسے اس کے لیے ایسا قرب کرنا کہ جس سے وہ قیامت کے دن تجھ سے تقرب حاصل کرے۔ راوی ابو معن نے تینوں جگہ یُتَیِّمَۃ تصغیر کے ساتھ ذکر کیا۔

(۶۶۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا اُمَیَّۃُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی حَمْزَۃَ الْقَصَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَیْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَاَنِی حَطْاَۃً وَ قَالَ اذْھَبْ وَادْعُ لِی مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۶۶۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے میرے دونوں کندھوں کے درمیان تھپکی دی اور فرمایا: جاؤ! معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا پتہ کر کے) آیا۔ پھر میں نے عرض کیا: وہ (کھانا) کھا رہے ہیں۔ ابن

قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قُلْتُ لِاُمَيَّةَ مَا حَطَاَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً۔

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے مجھے فرمایا: جاؤ! معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر آ کر عرض کیا: وہ (کھانا) کھا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ اُس کا پیٹ نہ بھرے۔ ابن المثنیٰ نے کہا: میں نے امیہ سے کہا: ''حطانی'' کیا ہے؟ انہوں نے کہا: (اس کے معنی ہیں) تھپکی دینا۔

(۶۶۲۹) حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَبَاْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

(۶۶۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں آپ سے چھپ گیا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۱۱۸۸: باب ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَ تَحْرِيْمِ فِعْلِهٖ

باب: دورُخے انسان کی مذمت اور اس طرح کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۶۶۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

(۶۶۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بُرا وہ آدمی ہے جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اُس کا رُخ اور ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اُس کا رُخ اور ہوتا ہے۔

(۶۶۳۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ (ابْنِ مَالِكٍ) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

(۶۶۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے بُرا وہ آدمی ہے کہ جو دورُخوں والا ہے۔ کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اُس کا رُخ اور ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اُس کا رُخ اور ہوتا ہے۔

(۶۶۳۲) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

(۶۶۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن سب سے زیادہ بُرے حال میں اُس آدمی کو پاؤ گے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اُس کا رُخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اُس کا رُخ اور ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں بعض انسانوں کی ایک بداخلاقی اور قبیح حرکت کی نشاندہی کی گئی ہے اور وہ ہے دو رخا پن جو کہ ایک طرح کہ منافقت ہے۔ ان احادیث میں ایسے آدمی کو بدترین آدمی قرار دیا گیا ہے اور سنن ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں جو آدمی دوڑخا ہوگا (یعنی منافقوں کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے گا) تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ اللہ پاک حفاظت فرمائے۔

۱۱۸۹: باب تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ وَ بَيَانِ الْمُبَاحِ مِنْهُ

باب: جھوٹ بولنے کی حرمت اور اس کے جواز کی صورتوں کے بیان میں

(۶۶۳۳) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّهُ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَ كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ يَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَ حَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَ حَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا۔

(۶۶۳۳) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ان کی والدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا ابتداءِ ہجرت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں سے تھیں۔ وہ خبر دیتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جھوٹا نہیں ہے کہ جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور اچھی بات کہتا ہے اور دوسرے کی طرف اچھی بات منسوب کرتا ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں سے صرف تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کا جواز سنا ہے: (۱) جنگ' (۲) لوگوں کے درمیان صلح کرتے وقت' (۳) آدمی کا اپنی بیوی سے بات کرتے وقت اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات کرتے وقت۔

(۶۶۳۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ (عَبْدِ اللّٰهِ) بْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ صَالِحٍ وَ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُوْنُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ۔

(۶۶۳۴) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۶۶۳۵) (وَ) حَدَّثَنَاهُ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ وَ نَمٰى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

(۶۶۳۵) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں دوسرے آدمی کی طرف خیر کی بات منسوب کرنے کا ذکر ہے اور اس کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں جھوٹ بولنے کی چند جائز صورتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ دو میاں بیوی اگر آپس میں مزید محبت کی خاطر اس طرح کریں تو جائز ہے بشرطیکہ کسی کا نقصان نہ ہو اگر دھوکہ اور فریب سے کسی نے ایسا کیا جس

سے کسی کی حق تلفی ہوتی ہو تو باجماعِ اُمت اس طرح کرنا حرام ہے۔ جھوٹ بولنا کسی بھی صورت میں درست نہیں لیکن ان احادیث میں جن صورتوں میں جواز کا ذکر ہے انہیں تعلیناً کہہ دیا گیا ہے ورنہ یہ تعرض اور توریہ ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں مذکور جھوٹ بولنے کی صورتوں میں شرعی مصلحت کی بناء پر جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے۔

۱۱۹۰: باب تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ

باب: چغلی کی حرمت کے بیان میں

(۶۶۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا۔

(۶۶۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سخت قبیح چیز کیا ہے؟ وہ چغلی ہے' جو لوگوں کے درمیان نفرت اور دشمنی پھیلاتی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی سچ کہتا رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) سچا لکھا جاتا ہے اور وہ جھوٹ کہتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۱۹۱: باب قُبْحِ الْكَذِبِ وَ حُسْنِ الصِّدْقِ وَ فَضْلِهِ

باب: جھوٹ بولنے کی بُرائی اور سچ بولنے کی اچھائی اور اس کی فضیلت کے بیان میں

(۶۶۳۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

(۶۶۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچ (انسان کو) نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے کر جاتی ہے اور انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ (انسان کو) بُرائی کا راستہ دکھاتا ہے اور بُرائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(۶۶۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ (عِنْدَ اللّٰهِ)

(۶۶۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی (انسان کو) جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ سچ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بُرائی ہے اور یہ بُرائی (انسان کو) دوزخ کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ

صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لِيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

جھوٹ بولنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ''عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا ہے۔

(۶۶۳۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

(۶۶۳۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ سچ بولنا (انسان کو) نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی (انسان کو) جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور انسان لگاتار سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ بولنے سے بچو کیونکہ جھوٹ (انسان کو) بُرائی کا راستہ دکھاتا ہے اور بُرائی (انسان کو) دوزخ کا راستہ دکھاتی ہے اور انسان لگاتار جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ جھوٹ بولنے کا متمنی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

(۶۶۴۰)حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ عِيْسٰى وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَ يَتَحَرَّى الْكِذْبَ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبُهُ اللّٰهُ۔

(۶۶۴۰) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں جھوٹ بولنے کا متمنی رہنے کا ذکر نہیں ہے اور ابن مسہر کی روایت میں یہ ہے کہ ''یہاں تک کہ اللہ اسے لکھ لیتا ہے۔ (سچا یا جھوٹا)۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں جھوٹ بولنے کی مذمت اور سچ بولنے کی فضیلت بڑی وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔

جھوٹ بولنا بہت بُری خصلت ہے اس کی وجہ سے انسان بہت سی بُرائیوں کے اندر مبتلا ہو جاتا ہے اور یہی چیز انسان کی پوری زندگی کو بدکاری کی زندگی بنا کر دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور اسی طرح مسلسل جھوٹ بولنے والا انسان اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کی لعنت کا مستحق بنا ڈالتا ہے۔ اس بُری خصلت سے اللہ عزوجل ہر کسی مسلمان کی حفاظت فرمائے۔

اور سچ بولنا بذاتِ خود ایک نیک عادت ہے اور یہ نیک عادت انسان کو زندگی کے دوسرے معاملات میں بھی نیک کردار اور صالح بنا کر جنت کا مستحق بنا دیتی ہے اور ہمیشہ سچ بولنے والا اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور صدیقیت کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۱۹۲: باب فَضْلِ مَنْ يَّمْلِكُ

باب: غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے کی

نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَ بِاَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ

فضیلت اور اس بات کے بیان میں کہ کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے

(۶۶۴۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(۶۶۴۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں ''رقوب'' کسے شمار کیا جاتا ہے؟ (یعنی رقوب کا معنی کیا ہے؟) راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: جس کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوتی ہو (یعنی کوئی بچہ زندہ نہ رہتا ہو) آپ نے فرمایا: رقوب اسے نہیں کہتے بلکہ رقوب کا معنی یہ ہے کہ جس آدمی نے پہلے سے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا ہو۔ آپ نے پھر فرمایا: تم پہلوان کس کو شمار کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: (پہلوان وہ ہے) کہ جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ آپ نے فرمایا: وہ پہلوان نہیں ہے بلکہ (اصل) پہلوان وہ ہے کہ جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔ (یعنی غصہ کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول کرلے)۔

(۶۶۴۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

(۶۶۴۲) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کے معنی کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۶۶۴۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ كِلَاهُمَا قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(۶۶۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاقتور پہلوان وہ آدمی نہیں ہے کہ (جو کشتی کرتے وقت اپنے مدمقابل کو) پچھاڑ دے بلکہ (اصل) پہلوان تو وہ آدمی ہے کہ جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

(۶۶۴۴)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوْا فَالشَّدِيْدُ اَيُّمَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

(۶۶۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ طاقتور آدمی پہلوان نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر طاقتور کون آدمی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اصل میں طاقتور وہ آدمی ہے کہ) جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو

الَّذِی یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

میں رکھ سکے۔

(۶۶۴۵)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ كِلَا هُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (بْنِ عَوْفٍ) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بمثله۔

(۶۶۴۵)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۶۴۶)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَیْنَاهُ وَ تَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِی یَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرٰی (بِی) مِنْ جُنُوْنٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرٰی وَلَمْ یَذْكُرِ الرَّجُلَ۔

(۶۶۴۶)حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ اُن میں سے ایک آدمی کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور اُس کی گردن کی رگیں پھول گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ آدمی اسے کہہ لے تو اس سے (یہ غصہ) جاتا رہے۔ (وہ کلمہ یہ ہے) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وہ آدمی عرض کرنے لگا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ میں جنون خیال کر رہے ہیں؟ ابن علاء کی روایت میں "هَلْ تَرٰی" کا لفظ ہے "الرَّجُلُ" کا لفظ نہیں ہے۔

(۶۶۴۷)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ ثَابِتٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ صُرَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا یَغْضَبُ وَ یَحْمَرُّ وَجْهُهٗ فَنَظَرَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی لَاَ عْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَامَ اِلَی الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدْرِی مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا قَالَ اِنِّی لَاَ عْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَمَجْنُوْنٌ تَرَانِی۔

(۶۶۴۷)حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ اُن میں سے ایک کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سرخ ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کی طرف دیکھا تو فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ اسے کہہ لے تو اس سے (غصہ کی یہ حالت) جاتی رہے (وہ کلمہ یہ ہے) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ایک آدمی اُس آدمی کی طرف کھڑا ہوا اور اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا اُس آدمی کو کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی ابھی کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اسے کہہ لے تو اس سے (غصہ کی یہ حالت) جاتی رہے (وہ کلمہ یہ ہے) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تو اُس آدمی نے کہا: کیا تو مجھے پاگل سمجھتا ہے؟

(۶۶۴۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ

(۶۶۴۸)حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی

بْنُ عِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

ہے۔

خلاصة الباب : اس باب کی احادیث مبارکہ میں انسان کی غصہ کے وقت جو کیفیت ہوتی ہے اُس کو بتایا گیا ہے اور ساتھ ساتھ اس کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔ انسان کا سب سے بڑا اور بہت ہی مشکل سے اپنے کنٹرول میں ہونے والا دشمن اس کا نفس ہے۔ غصہ کے وقت اسے قابو میں رکھنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے آپ نے فرمایا: اصل میں طاقتور پہلوان وہ آدمی ہے کہ جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور اس کا نفس اس سے کوئی غلط حرکت یا کوئی غلط کام نہ کروا سکے۔ ان احادیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندے کے دل میں وہ کیفیت ہی پیدا نہ ہو جسے غیظ' غضب اور غصہ جیسے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ کسی بھی سخت اور ناگوار بات پر دل میں اس کیفیت کا پیدا ہو جانا تو بالکل فطری بات ہے اور اس سے انبیاء ؑ بھی مستثنیٰ نہیں ہیں بلکہ ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی کیفیت کے وقت بھی انسان کو اپنے نفس پر پورا کنٹرول رہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کیفیت سے مغلوب ہو کر ایسی حرکتیں کرنے لگ جائے کہ جو بندگی کی شان کے خلاف ہوں۔ جامع ترمذی میں حضرت ابوزرعہ ؓ سے ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ کھڑا ہو جائے اور اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھنے سے اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو ٹھیک ہے لیکن اگر پھر بھی غصہ باقی رہے تو اُسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔ اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے انسان کو اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی ایک نفسیاتی تدبیر ارشاد فرمائی ہے جو کہ بلاشبہ نہایت کارآمد ہے اس کے علاوہ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ غصہ کی حالت میں انسان سے جو غلط اور بے جا حرکتیں سرزد ہو سکتی ہیں کسی جگہ پر جم کر بیٹھ جانے کی صورت میں اُن غلط حرکتوں کے سرزد ہونے کا امکان بہت ہی کم ہو جاتا ہے اور پھر لیٹ جانے کی صورت میں اُن کا امکان اور بھی کم سے کمتر ہو جاتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے غصہ ٹھنڈا کرنے کا کتنا بہترین علاج ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ ہمیں اسے اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

۱۱۹۳: باب خَلْقِ الْاِنْسَانِ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ انسان کی پیدائش بے قابو ہونے پر ہی ہے

(۶۶۴۹) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ۔

(۶۶۴۹) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم ؑ کا پتلا (یعنی تصویر) بنائی تو اسے اللہ تعالیٰ نے جتنا عرصہ چاہا (جنت) میں چھوڑے رکھا۔ ابلیس اس کے چاروں طرف گھومتا رہا اور اسے دیکھتا رہا کہ وہ کیا ہے؟ تو جب اُس نے دیکھا کہ یہ اندر سے کھوکھلا ہے (تو کہنے لگا) کہ اللہ نے اسے ایسی مخلوق بنایا ہے کہ جو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

(۶۶۵۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۶۶۵۰) حضرت حماد ؓ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۱۹۴: باب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

باب: چہرے پر مارنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۶۵۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِى الْحِزَامِىَّ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

(۶۶۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے لڑے تو وہ چہرے پر مارنے سے بچے۔

(۶۶۵۲)حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ۔

(۶۶۵۲) حضرت ابوالزناد سے اس سند کے ساتھ روایت بیا اور اس میں انہوں نے کہا: جب تم میں سے کوئی مارے۔

(۶۶۵۳)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ (اَخَاهُ) فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ۔

(۶۶۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو وہ چہرے پر مارنے سے ڈرے۔

(۶۶۵۴)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ۔

(۶۶۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو وہ اُس کے چہرے پر ہرگز تھپڑ نہ مارے۔

(۶۶۵۵)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ الْجَهْضَمِىُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى ح وَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِىٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى اَيُّوبَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى حَدِيْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔

(۶۶۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو اُسے چاہیے کہ وہ چہرے پر مارنے سے بچے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر تخلیق کیا۔

(۶۶۵۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِى عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِىِّ (وَهُوَ اَبُو اَيُّوبَ) عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

(۶۶۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو اُسے چاہیے کہ وہ چہرے پر مارنے سے بچے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ چہرے پر مارنے کی ممانعت کی وجہ علماء نے یہ بیان فرمائی ہے کہ انسان کے تمام اعضاء میں سب سے مکرم اور معزز عضو اُس کا چہرہ ہے۔ اس کی دلیل اس باب کی ایک حدیثِ مبارکہ سے ملتی ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا ہے اور علماء نے لکھا ہے کہ آدم کی

صورت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف عظمت اور شرافت اور تکریم کی وجہ سے ہے جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ناقۃ اللہ اور کعبہ کو کعبۃ اللہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ فرمایا بالکل اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کو صورت اللہ قرار دیا۔ یہ صرف تعظیم و تکریم کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ اس نسبت کی وجہ سے انسان کے چہرہ کو مکرم و معزز قرار دیا گیا ہے اور اسی اعزاز کی وجہ سے چہرے پر مارنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۱۱۹۵: باب الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب: اُس آدمی کیلئے سخت وعید کے بیان میں کہ جو لوگوں کو ناحق عذاب دیتا ہے

(۶۶۵۷) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰی اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيْمُوا فِی الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰی رُءُ وسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِی الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْيَا۔

(۶۶۵۷) حضرت ہشام بن حکیم حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ملک شام میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور اُن کے سروں پر روغن زیتون بہایا گیا تھا۔ حضرت ہشام نے پوچھا یہ کیا ان کی حالت ہے؟ آپ سے لوگوں نے کہا: خراج کی وصولی کے سلسلہ میں ان کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ حضرت ہشام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگ دنیا میں (لوگوں کو) عذاب دیتے ہیں۔

(۶۶۵۸) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلٰی اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيْمُوا فِی الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِی الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْيَا۔

(۶۶۵۸) حضرت ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام ملک شام میں کچھ نبطی لوگوں کے پاس سے گزرے جن کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کی یہ کیا حالت ہے؟ (یعنی کس وجہ سے انہیں دھوپ میں کھڑا کیا ہوا ہے؟) لوگوں نے کہا: جزیہ کی وصولی کے سلسلہ میں انہیں قید کیا گیا ہے۔ تو حضرت ہشام نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگ دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

(۶۶۵۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِی حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَ اَمِيْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰی

(۶۶۵۹) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ان دنوں فلسطین پر ان کے حکمران حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ہشام اُن کی خدمت میں گئے اور انہیں یہ حدیث بیان کی تو حضرت عمر بن

فِلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا۔

سعد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اُن کو رہا کر دو۔

(۶۶۶۰)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

(۶۶۶۰) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہشام بن حکیم نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہ ملک حمص کا حاکم ہے' اُس نے کچھ نبطی لوگوں کو جزیہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں دھوپ میں کھڑا کر رکھا ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دُنیا میں عذاب دیتے ہیں۔

۱۱۹۶: باب اَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِیْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ اَنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا

باب: جو آدمی مسجد میں یا بازار یا ان دونوں کے علاوہ لوگوں کے مجمع میں اسلحہ (یعنی تیر کے) ساتھ گزرے تو اس کے پیکان پکڑ لینے کے حکم کے بیان میں

(۶۶۶۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا۔

(۶۶۶۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی سے فرمایا: اپنے تیروں کے پیکان پکڑ لو۔

(۶۶۶۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا كَیْ لَا تَخْدِشَ مُسْلِمًا۔

(۶۶۶۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا جن کے پیکان کھلے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ان کی پیکانیں پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کو چبھ نہ جائیں۔

(۶۶۶۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ۔

(۶۶۶۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کو حکم فرمایا کہ جو مسجد میں تیر صدقہ کر رہا تھا کہ جب تو مسجد کے اندر سے تیر لے کر گزرے تو تو ان کی پیکان پکڑ لیا کر۔

(۶۶۶۴)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ اَوْ سُوْقٍ وَ بِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ مَا مُتْنَا حَتّٰى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوْهِ بَعْضٍ۔

(۶۶۶۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ہاتھ میں تیر لے کر کسی مجلس یا بازار میں سے گزرے تو وہ ان کے پیکان پکڑ لیا کرے۔ پھر ان کے پیکان پکڑ لے۔ پھر ان کے پیکان پکڑ لے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اُس وقت تک ہماری موت نہیں آئی جب تک ہم نے تیروں کو ایک دوسرے کے چہروں پر نہیں لگالیا۔

(۶۶۶۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا اَوْ فِي سُوْقِنَا وَ مَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهٖ اَنْ يُصِيْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ اَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا۔

(۶۶۶۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھ تیر لے کر ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو اُسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے ان کے پیکان پکڑ لے تا کہ مسلمانوں میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے یا آپ نے فرمایا: اُن کے پیکان اپنے قبضے میں رکھ لے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ کسی بھی آدمی کو کوئی ایسی چیز کہ جس سے کسی مسلمان بھائی کو تکلیف کا یا اس کے لگنے کا خطرہ ہو تو اُسے اس حال میں مسجد یا بازار یا کسی مجلس یا کسی بھی لوگوں کے مجمع کے پاس سے نہیں گزرنا چاہیے بلکہ اپنی اس چیز کو چاہے وہ نیزہ ہو' تلوار ہو' چھرا ہو وغیرہ ان کی نوک دار حصے کو اپنے قبضہ میں رکھے یا اسے اس طرح رکھے کہ اس سے کسی مسلمان کو کوئی تکلیف وغیرہ پہنچنے کا اندیشہ نہ رہے۔

• آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر ایک مسلمان کی فکر ہے کہ بلاقصد وارادہ اگر کسی مسلمان کو معمولی تکلیف ہو تو اُس سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم احتیاط پر آگاہ فرما رہے ہیں' واللہ اعلم بالصواب۔

۱۱۹۷: باب النَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ اِلٰى مُسْلِمٍ

باب: کسی مسلمان کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۶۶۶)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَدَعَهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ۔

(۶۶۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ کیا تو فرشتے اُس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ نہیں دیتا۔ اگرچہ وہ اُس کا حقیقی بھائی ہو۔

(۶۶۶۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

(۶۶۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ

هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۲۲۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُشِیْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

(۶۶۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چند احادیث نقل کی ہیں' ان میں سے ذکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ نہ کرے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید کہ شیطان اُس کے ہاتھ سے اسلحہ چلوادے اور پھر وہ دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔

۱۱۹۸: باب فَضْلِ اِزَالَةِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ

باب: راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۲۲۹)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

(۶۶۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی چل رہا تھا کہ راستے میں اُسے ایک خاردار شاخ ملی تو اُس آدمی نے راستے میں سے اس شاخ کو ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے (اُس کی اس نیکی کی) قدر کی اور مغفرت فرمادی۔

(۲۲۷۰)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

(۶۶۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی ایسے راستے سے گزرا کہ ایک خاردار شاخ اُس پر تھی۔ وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں اس شاخ کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دوں گا تا کہ یہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دے پھر وہ آدمی جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(۲۲۷۱)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شَیْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ۔

(۶۶۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ میں نے ایک ایسے آدمی کو جنت میں (مزے اُڑاتے ہوئے) دیکھا کہ جس آدمی نے راستے میں ایک ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا کہ (جس کی وجہ سے) لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

(۲۲۷۲)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ

(۶۶۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا تو ایک آدمی آیا اور

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُوْذِى الْمُسْلِمِيْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ۔

اُس نے اس درخت کو کاٹ دیا (اس کے نتیجہ میں) وہ آدمی جنت میں داخل ہوگیا۔

(۶۶۷۳)حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْوَازِعِ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(۶۶۷۳) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جس کے ذریعے مجھے نفع حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا: راستے میں سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کر۔

(۶۶۷۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِى الْوَازِعِ الرَّاسِبِىِّ عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِىِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَسٰى اَنْ تَمْضِىَ وَاَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِىْ شَيْئًا يَنْفَعُنِى اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِفْعَلْ كَذَا اِفْعَلْ كَذَا اَبُوْ بَكْرٍ نَسِيَهٗ وَاَمِرَّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ۔

(۶۶۷۴) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نہیں جانتا' شاید کہ آپ اس دنیائے فانی سے چلے جائیں اور میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو آپ مجھے (آخرت کیلئے) کوئی ایسا توشہ عطا فرمادیں جس کے ذریعے مجھے نفع حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا: ایسے کرو' ایسے کرو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا نسب بھی بیان کیا (اور فرمایا) کہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا کرو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو ایک ایسی نیکی جو بظاہر ایک معمولی سی ہے (راستے میں سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا) اس کے بدلہ میں جنت اور اللہ کے ہاں اس کی اس نیکی کی قدر اور اللہ کی طرف سے اس کی مغفرت کا اعلان کیا ہے۔ اس لیے اس نیکی کو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ راستے میں اگر کوئی پتھر' کیلے کا چھلکا یا اور کوئی ایسی چیز جس سے پھسلن ہوتی ہو یا کوئی ایسی چیز جس سے کسی کو تکلیف ہوتی ہو' اُسے وہاں سے ضرور ہٹا دینا چاہیے اور اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کردہ انعامات کا مستحق بنانا چاہیے۔

۱۱۹۹: باب تَحْرِيْمِ تَعْذِيْبِ الْهِرَّةِ وَ نَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِىْ لَا يُؤْذِىْ

باب: بلی اور وہ جانور وغیرہ جو کوئی تکلیف نہ دیتے ہوں اُن کو عذاب دینے کی حرمت کے بیان میں

(۶۶۷۵)حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدِ الضُّبَعِىُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِى ابْنَ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَ سَقَتْهَا اِذْ هِىَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِىَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ۔

(۶۶۷۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو اس وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اُس نے بلّی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بلّی مر گئی' اس وجہ سے اس عورت کو دوزخ میں داخل کیا گیا۔ اس عورت نے بلّی کو نہ کچھ کھلایا اور پلایا۔ جب اس نے اسے باندھا اور نہ کہیں اُس عورت نے اس بلّی کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

(۶۶۷۶)حَدَّثَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

(۶۶۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جُوَيْرِيَةَ۔

سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۶۷۷)حَدَّثَنِيْهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ اَوْ ثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

(۶۶۷۷)حضرت ابن عمر ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلّی کی وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اُس نے بلّی کو باندھا پھر اُس نے اسے نہ کھلایا اور نہ ہی کچھ پلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

(۶۶۷۸)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۶۶۷۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۶۶۷۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هُزْلًا۔

(۶۶۷۹)حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث میں سے ذکر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت اپنی بلّی ہی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی کیونکہ اُس عورت نے اس بلّی کو باندھا ہوا تھا' اُسے کچھ نہیں کھلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی چبا لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں ایک ایسی عورت کے صرف اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہونے اور اس کے عذاب میں مبتلا ہونے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس عورت نے ایک بلّی کو باندھا رکھا تھا نہ ہی اُسے کھانے پینے کے لیے کچھ دیتی تھی اور نہ ہی وہ اسے آزاد کرتی تھی کہ وہ خود چل پھر کر کھا پی سکے۔ یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے کمزور ہو کر مرگئی۔ اللہ نے بلا وجہ ایک جانور کو مارنے کی وجہ سے اُس کو سزا دی کہ اسے دوزخ میں داخل کر دیا۔ ان احادیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ بلا وجہ کسی ایسے جانور کو جو کہ موذی نہ ہو نہیں مارنا چاہیے۔

۱۲۰۰: باب تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ

باب: تکبر کی حرمت کے بیان میں

(۶۶۸۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي مُسْلِمِ الْاَغَرِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعِزُّ اِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ۔

(۶۶۸۰)حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عزت اللہ تعالیٰ کی ازار ہے اور کبریائی اللہ تعالیٰ کی رداء ہے تو جو آدمی مجھ سے یہ چیزیں چھینے گا میں اُسے عذاب دوں گا۔

تشریح اس باب کی حدیث مبارکہ کی روشنی میں علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ازار اُس چادر کو کہا جاتا ہے جو کہ کمر پر باندھی جاتی ہے اور رداء اُس چادر کو کہتے ہیں کہ جسے کندھوں پر ڈالا جاتا ہے۔

یہ دونوں چادریں لباس کہلاتی ہیں اور لباس انسانی جسم کیلئے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات جسم سے پاک ہے تو ان چادروں سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں یعنی عزت اور کبریائی اللہ تعالیٰ کی صفات ہوئیں تو اس حدیث مبارکہ کا منشاء یہ ہے کہ جو آدمی بھی ان صفات سے متصف ہونے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے عذاب میں مبتلا کر دیں گے۔

۱۲۰۱: باب النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْاِنْسَانِ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا اُمید کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۶۸۱) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَ اِنَّ اللّٰهَ (تَعَالٰى) قَالَ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَتَاَلّٰى عَلَىَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍفَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔

(۶۶۸۱) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون آدمی ہے جو میرے میں (بارے) میں قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں آدمی کی مغفرت نہیں کروں گا۔ (وہ سن لے) میں نے فلاں کو معاف کر دیا اور میں نے اعمال ضائع کر دیئے یا جیسا کہ فرمایا۔

۱۲۰۲: باب فَضْلِ الضُّعَفَآءِ وَالْخَامِلِيْنَ

باب: کمزوروں اور گمناموں کی فضیلت کے بیان میں

(۶۶۸۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِىْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔

(۶۶۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے پراگندہ بالوں والے دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے اعتماد پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

تشریح اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں ظاہری حسن و جمال اور زینت لباس وغیرہ کی قدر نہیں بلکہ اللہ کے ہاں قدر و قیمت دلی اخلاص اور کیفیت قلب کی ہے۔ بعض لوگوں کو دنیا میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اللہ کے ہاں اُن کا مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اگر اللہ کے بھروسہ پر کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم پورا کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ متبع شریعت' پابند صوم و صلوٰۃ و اتباع سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حامل ہوں۔

۱۲۰۳: باب النَّهْىِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

باب: لوگ ہلاک ہو گئے' کہنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا

(۶۶۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی آدمی نے کہا: لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ لَا اَدْرِي اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ۔

(۶۶۸۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُكَيْمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيْعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۶۶۸۴) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

تشریح: اس باب کی احادیث سے مراد یہ ہے کہ دوسروں کو حقیر اور اپنے آپ کو برتر و اعلیٰ سمجھتے ہوئے اگر یہ بات کرے تو ایسی بات کرنے سے چونکہ تکبر پیدا ہوتا ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے اور وعید سنائی گئی ہے اور اگر وہ دین کی خرابی اور بدعات و رسومات کی وجہ سے ایسا جملہ کہے تو یہ اس ممانعت میں داخل نہیں۔

۱۲۰۴: باب الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ

باب: پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے کے بیان میں

(۶۶۸۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَيُوَرِّثَنَّهٗ۔

(۶۶۸۵) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔

(۶۶۸۶)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۶۸۶) اس سند سے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۶۶۸۷)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

(۶۶۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اسے وارث قرار دے دیں گے۔

(۲۶۸۸)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَ هَا وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔

(۲۶۸۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! جب تو سالن پکائے تو اس کے شوربہ کو زیادہ کر لے اور اپنے پڑوسی کی خبر گیری کر لے۔

(۲۶۸۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِي ﷺ اَوْصَانِي اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ۔

(۲۶۸۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب تو سالن پکائے تو اُس کے شوربہ کو زیادہ کر لے پھر اپنے پڑوس کے گھر والوں کو دیکھ لے اور انہیں اس میں سے نیکی کے ساتھ بھیج دے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں پڑوسی اور ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اتنی تاکید فرمائی کہ اس کا اتنا حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میرا گمان ہو رہا تھا کہ اسے وارث قرار دے دیا جائے گا۔ ہمسایوں کے دُکھ درد میں شرکت' اُن کا خیال رکھنا' اُن کی ضروریات کو اپنی وسعت ( ) سے بڑھ کر پورا کرنے کی کوشش کرنا اور انہیں کسی قسم کی تنگی نہ دینا اور پریشان نہ کرنا شریعت مطہرہ کے سنہری اصول ہیں' جس سے ہر آدمی کی زندگی پُرسکون گزر سکتی ہے اور پورے معاشرے میں امن وسکون اور پیار و محبت کا چار دانگ عالم میں پھریرا لہرایا جا سکتا ہے۔

۱۲۰۵: باب اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

باب: ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنے کے استحباب کے بیان میں

(۲۶۹۰)حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ۔

(۲۶۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: نیکی میں کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (خوش روی) سے ہی ملے۔

۱۲۰۶: باب اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب: جو حرام کام نہ ہو اس میں سفارش کے استحباب کے بیان میں

(۶۶۹۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُوْجَرُوا وَ لْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا اَحَبَّ۔

(۶۶۹۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ضرورت مند حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں موجود حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ تم اس کی سفارش کرو تمہیں ثواب دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر وہی کلمہ جاری کروائے گا جسے وہ پسند کرتا ہوگا۔

تشریح اس باب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز کام اور ضرورت مند اور معمولی لغزش کی بنا پر یا کسی کا جائز کام کروانے وغیرہ کے لیے سفارش کرنا جائز اور مستحب ہے۔ حدود اللہ غیر حقدار کے لیے باطل اور ناجائز کام پر اصرار کرنے والے کی سفارش کرنا جائز نہیں۔

۱۲۰۷: باب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَ مُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوْءِ

باب: نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور بُری ہم نشینی سے پرہیز کرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں

(۶۶۹۲) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَ جَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَ نَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبًا وَ نَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً۔

(۶۶۹۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک ہم نشین اور بُرے ہم نشین کی مثال خوشبو والے اور بھٹی دھونکانے والے کی طرح ہے۔ پس خوشبو والا یا تو تجھے کچھ (خوشبو) ویسے ہی عطا کر دے گا یا تو اُس سے خرید لے گا ورنہ تو اس سے عمدہ خوشبو تو پائے گا ہی اور بھٹی دھونکانے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا ورنہ تو اس بدبو کو تو پائے ہی گا۔

تشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ اس حدیث میں اتنے خوبصورت پیرائے میں اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال بیان کی گئی ہے کہ اس سے بہتر تمثیل ممکن ہی نہیں اور ایسے نوجوان جو ایسی مجلسوں میں شریک ہو کر والدین کی تنبیہ کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم تو بس دیکھ ہی رہے تھے ہم کوئی حصہ ( ) تھوڑی کر رہے تھے اُن کو اس نصیحت سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ویسے بھی مقولہ مشہور ہے

صحبت صالح ترا صالح کند ☆ صحبت طالع ترا طالع کند

یعنی نیک صحبت تجھے نیک اور بُری صحبت تجھے بد بنا دے گی۔ اس لئے اچھی صحبت کو اختیار کرنا ایمان اور اعمالِ صالحہ کی مضبوطی کا ذریعہ ہیں اور بُری صحبت ایمان و اعمالِ صالحہ کی بربادی کا ذریعہ ہیں اور اس حدیث میں نہایت ہی عمدہ مثال سے اچھی صحبت کی ترغیب اور بُری صحبت سے ڈرایا گیا ہے۔ اللہ ہمیں اچھی صحبت اختیار کرنے اور بُری صحبت اور مجلس سے دُور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۲۰۸: باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْبَنَاتِ

باب: بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت کے بیان میں

(۶۶۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَادَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَاءَ تْنِي امْرَاَةٌ وَ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

(۶۶۹۳) زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور اُس کے ہمراہ اُس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اُس نے مجھ سے (کچھ کھانا) مانگا لیکن میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے اُسے وہی عطا کر دی۔ پس اُس نے لے کر اسے اپنی دونوں بیٹیوں کو تقسیم کر کے دے دیا اور اس سے خود کچھ نہ کھایا۔ پھر کھڑی ہوئی اور وہ اور اُس کی بیٹیاں چلی گئیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کی اس (عجیب) حرکت کو بیان کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اُس نے اُن سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس مرد کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔

(۶۶۹۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ زِيَادَ ابْنَ اَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ تْنِي مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَ رَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِي شَاْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ۔

(۶۶۹۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اُٹھائے ہوئے آئی۔ میں نے اُسے تین کھجوریں دیں اور اُس نے اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کو اپنے مُنہ میں کھانے کے لیے رکھ لیا پھر اُس کی لڑکیوں نے اس سے یہ کھجور بھی کھانے کے لیے طلب کی تو اُس نے اس کھجور کو دو ٹکڑوں میں توڑ کر ان دونوں کو دے دیا جسے وہ خود کھانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ مجھے اس کی اس حالت نے متعجب کر دیا۔ پس میں نے اُس کے اس واقعہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے اس عمل نے اُس کے لیے جنت کو واجب کر دیا اور جہنم سے اُسے آزاد کرا دیا۔

(۶۶۹۵)حَدَّثَنِیْ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَکْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ۔

(۶۶۹۵)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی' یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں میں اور وُہ قیامت کے دن اس طرح (اکٹھے) ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُنگلیوں کو ملا کر بتایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں بیٹیوں کی پرورش بخوشی کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے اور روایت میں ہے کہ بیٹیاں تمہاری نیکیاں ہیں اور بیٹے اللہ کی نعمت ہیں۔ نیکی مقبول ہی ہوتی ہے اور نعمت پر شکر ادا کرنے پر زیادتی کا وعدہ ہے۔ اب وہ لوگ ذرا سوچیں جو بیٹی کی پیدائش پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور بیٹے کی ولادت پر بے حد خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بیٹی کی پیدائش پر بھی ویسی ہی جائز خوشی کا اظہار کرنا چاہیے جیسا کہ بیٹے کی ولادت پر کرنا مسنون ہے اور اس عورت کو مبارک اور بابرکت فرمایا گیا جس کے ہاں اوّلاً بیٹی کی ولادت ہو۔

۱۲۰۹: باب فَضْلِ مَنْ یَّمُوْتُ لَهٗ وَلَدٌ فَیَحْتَسِبَهٗ

باب: جس کے بچے فوت ہو جائیں اور وہ ثواب کی اُمید پر صبر کرے اُس کی فضیلت کے بیان میں

(۶۶۹۶)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

(۶۶۹۶)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس بھی مسلمان آدمی کے تین بچے فوت ہو جائیں اُسے آگ صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے ہی چھوئے گی۔

(۶۶۹۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَ ابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ کِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَ مَعْنٰی حَدِیْثِهٖ اِلَّا اَنَّ فِی حَدِیْثِ سُفْیَانَ فَیَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

(۶۶۹۷)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مروی ہے' البتہ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ وہ صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے جہنم میں داخل ہوگا۔

(۶۶۹۸)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا یَمُوْتُ لِاِحْدَاکُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ۔

(۶۶۹۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: تم میں سے جس کسی کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں گے اور وہ ثواب کی اُمید پر (صبر) کرے گی تو جنت میں داخل ہوگی۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر دو مر جائیں؟ (تو کیا حکم ہے)۔ آپ نے فرمایا: یا دو (مر جائیں تب بھی یہی حکم ہے)۔

(۶۶۹۹)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔

(۶۶۹۹)حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مرد تو آپ سے احادیث لے گئے۔ آپ اپنے پاس سے ایک دن ہمارے لیے بھی مقرر کر دیں تا کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے وہ تعلیم حاصل کریں جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم فلاں فلاں دن جمع ہوا کرو۔ پس وہ جمع ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور انہیں (احکام) کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھائے تھے۔ پھر فرمایا: تم میں سے جو عورت اپنے سے پہلے اپنے تین بچوں کو بھیجے گی تو وہ اُس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا: اور دوؔ اور دوؔ اور دو؟ (کا کیا حکم ہے؟) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور دوؔ اور دوؔ اور دو۔ (کیلئے بھی یہی بشارت ہے)

(۶۷۰۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَ زَادَا جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

(۶۷۰۰)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں یہ بھی ہے کہ تین ایسے بچے جو ابھی تک بالغ نہ ہوئے ہوں۔

(۶۷۰۱)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي السَّلِيْلِ عَنْ اَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثٍ تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقّٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَاْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ اَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى اَوْ قَالَ (فَلَا) يَنْتَهِي حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ

(۶۷۰۱)حضرت ابو حسان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بچے فوت ہو گئے ہیں تو کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی حدیث بیان کر سکتے ہیں جس سے ہمارے دِلوں کو اپنے فوت شدہ کی طرف سے طبعی خوشی مل جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں۔ ان میں سے جو بھی اپنے باپ یا اپنے والدین سے ملے گا تو اُس کے کپڑے کو یا اُس کے ہاتھ کو پکڑ لیں گے۔ جیسا کہ میں تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے ہوں۔ وہ اس کو اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک اللہ اُسے اور اُس کے باپ کو جنت میں

وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيلِ۔

داخل نہ کر دے گا۔

(۶۷۰۲)حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ۔

(۶۷۰۲)اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو ہمیں ہمارے فوت شدگان کی طرف سے خوش کر دے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔

(۶۷۰۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنُوْنَ ابْنَ غِيَاثٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ (بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ دَفَنْتِ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهِ وَ قَالَ الْبَاقُوْنَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ۔

(۶۷۰۳)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس کے حق میں اللہ سے دُعا مانگیں اور میں تین بچوں کو دفن کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو نے پھر جہنم سے ایک مضبوط بندش باندھ لی ہے۔ آگے سند کا اختلاف ذکر کیا ہے۔

(۶۷۰۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخْعِيِّ اَبِي غِيَاثٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يَشْتَكِي وَ اِنِّي اَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ۔

(۶۷۰۴)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بچہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں (کہ کہیں مر نہ جائے) کیونکہ میں تین بچوں کو دفن کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا: تحقیق! تو نے پھر جہنم سے ایک مضبوط بندش باندھ لی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں نابالغ بچوں کی فوتگی پر والدین اگر صبر کریں اور ثواب کی اُمید رکھیں تو یہ اُن کی نابالغ اولاد اُن کے لیے آخرت کا ذخیرہ اور ان کے لیے سفارش کا باعث اور جنت میں داخلے کا سبب ہوگی۔ روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: بانجھ (بے اولاد) کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جس کی اولاد نہ ہو۔ فرمایا: حقیقتاً بے اولاد وہ ہے جس کی کوئی اولاد بچپن میں وفات نہ پا گئی ہو۔

۱۲۱۰: باب اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اَمَرَ جِبْرَئِيْلَ فَاَحَبَّهُ وَاَحَبَّهُ اَهْلُ

باب: اللہ جب کسی بندے کو محبوب رکھے تو جبرئیل علیہ السلام کو بھی اُسے محبوب رکھنے کا حکم کرتے ہیں اور

السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ

آسمان والے اُس سے محبت کرتے ہیں پھر اُسے زمین میں مقبول بنائے جانے کے بیان یں

(۶۷۰۵)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّي اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ۔

(۶۷۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تو اسے محبوب رکھ۔ فرمایا: پس جبرئیل علیہ السلام بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آسمان میں منادی کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اُس سے محبت کرو۔ تو آسمان والے بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین میں اُس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب (اللہ) کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں، میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں تو بھی اُسے مبغوض رکھ۔ پس جبرئیل علیہ السلام بھی اُس سے بغض رکھتے ہیں۔ پھر زمین میں اُس کے لیے عداوت رکھ دی جاتی ہے۔

(۶۷۰۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ۔

(۶۷۰۶) اس اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ ابن میسّب کی حدیث میں بغض کا ذکر نہیں۔

(۶۷۰۷)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لِاَبِي يَا اَبَتِ اِنِّي اَرَى اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوْبِ النَّاسِ قَالَ بِاَبِيْكَ اَنْتَ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ

(۶۷۰۷) حضرت سہیل بن ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم عرفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ گزرے اور وہ امیر حج تھے۔ تو لوگ اُنہیں دیکھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے اپنے باپ سے کہا: ابا جان! میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبدالعزیز سے محبت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا: کس وجہ سے؟ میں نے کہا: لوگوں کے دِلوں میں اُس کی محبت ہونے کی وجہ سے۔ تو انہوں نے کہا: تجھے تیرے باپ کی قسم تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سنی ہوگی پھر جریر عن سہیل کی طرح حدیث

ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُهَيْلٍ۔

بیان کی۔

۱۲۱۱: باب الْاَرْوَاحِ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ

باب: تمام روحوں کے مجتمع جماعتوں میں ہونے کے بیان میں

(۶۷۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

(۶۷۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحیں مجتمع جماعتیں تھیں۔ جن کا (اس وقت) ایک دوسرے سے تعارف ہوا' ان میں محبت ہوگئی اور جن کا تعارف نہیں ہوا ان میں اختلاف رہے گا۔

(۶۷۰۹) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيْثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

(۶۷۰۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی طرح کانیں ہیں۔ اُن کی جاہلیت میں اچھے لوگ اسلام میں بھی اچھے ہیں جبکہ وہ سمجھدار ہوں اور روحیں باہم جماعتیں تھیں۔ جن کا (اُس وقت) ایک دوسرے سے تعارف ہوا' اُن میں محبت ہوگئی اور جن کا تعارف نہیں ہوا' اُن میں اختلاف رہے گا۔

۱۲۱۲: باب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب: آدمی کا اُسی کے ساتھ (حشر) ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا کے بیان میں

(۶۷۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ (بْنُ مَسْلَمَةَ) بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

(۶۷۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت۔ آپ نے فرمایا: تو اُنہیں کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے۔

(۶۷۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيْرًا قَالَ

(۶۷۱۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تو نے اُس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اُس نے کسی بڑے عمل کا ذکر نہ کیا اور عرض کیا: بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ

وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا: پس تو انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔

(۶۷۱۲) حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي۔

(۶۷۱۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث اُسی طرح ذکر کی۔ اس میں اس طرح ہے کہ اُس نے عرض کیا: میں نے اس کے لیے اتنی زیادہ تیاری نہیں کی جس پر میں اپنے آپ کی تعریف کروں۔

(۶۷۱۳) حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ۔

(۶۷۱۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب (قائم) ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اُس نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت۔ آپ نے فرمایا: تو انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' ہمیں اسلام کے بعد نبی کریم ﷺ کے قول تو انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت رکھتا ہے سے بڑھ کر اور کسی بات کی زیادہ خوشی نہیں ہوئی۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پس میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ میں انہیں کے ساتھ ہوگا۔ اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال نہیں کیے۔

(۶۷۱۴) حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهٗ۔

(۶۷۱۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول: میں اُن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے بعد والا (حدیث کا ٹکڑا موجود) نہیں۔

(۶۷۱۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۶۷۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے۔ ہم مسجد کی چوکھٹ پر ایک آدمی سے ملے۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب (قائم) ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے اُس

خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيْنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ یہ (سن کر) اُس آدمی پر خاموشی چھا گئی پھر اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اُس کے لیے (نفلی) نمازیں اور روزے اور صدقہ وغیرہ تو زیادہ تیار نہیں کیے البتہ اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے۔

(۶۷۱۶)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ جَبَلَةَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۶۷۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی حدیث اسی طرح اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۷۱۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۶۷۱۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۶۷۱۸)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (يَا) رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

(۶۷۱۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اُس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت تو رکھتا ہو لیکن اُن تک پہنچ نہ سکتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا۔

(۶۷۱۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيْعًا عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۷۱۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۶۷۲۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

(۶۷۲۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اور نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے لیکن اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا حکم اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے دیا' انہیں سرانجام دیا جائے اور جن اعمال سے منع کیا ہے اُن سے رُکا جائے۔ ورنہ خلاف ورزی کرنے والا اپنے دعویٰ محبت میں سچا نہیں ہوگا اور صالحین و بزرگانِ دین کی محبت میں یہ ضروری نہیں کہ اُن کے برابر اعمال کرے بلکہ مقصد یہ ہے کہ اُن کے موافق عمل کرے۔

۱۲۱۳: باب اِذَا اُثْنِیَ عَلَی الصَّالِحِ فَهِیَ بُشْرٰی وَلَا تَضُرُّهٗ

باب: نیک آدمی کی تعریف ہونا' اُس کے لیے بشارت ہونے کے بیان میں

(۶۷۲۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ وَ اَبُو الرَّبِیْعِ وَ اَبُو کَامِلٍ الْجَحْدَرِیّ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنٍ وَاللَّفْظُ لِیَحْیٰی قَالَ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِی عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَ یَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَیْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ۔

(۶۷۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو نیک اعمال کرے اور اس پر لوگ اُس کی تعریف کریں؟ آپ نے فرمایا: یہ مؤمن کی فوری بشارت ہے۔

(۶۷۲۲) حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ وَکِیْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِی عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ کُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ مِثْلَ حَدِیْثِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِی حَدِیْثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَیْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَ یُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَیْهِ وَ فِی حَدِیْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَ یَحْمَدُهُ النَّاسُ کَمَا قَالَ حَمَّادٌ۔

(۶۷۲۲) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔

تشریح: اس باب کی احادیث میں نیک آدمی کے ساتھ محبت کیے جانے اور اُس کی تعریف کیے جانے کو دُنیوی بشارت اور فوری بدلہ قرار دیا گیا ہے بشرطیکہ وہ آدمی اس تعریف سے عجب اور غرور میں مبتلا نہ ہو۔

کتاب القدر

۱۲۱۴: باب كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَ كِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَ عَمَلِهِ وَ شَقَاوَتِهِ وَ سَعَادَتِهِ

باب: انسان کا اپنی ماں کے پیٹ میں تخلیق کی کیفیت اور اُس کے رزق‘ عمر‘ عمل‘ شقاوت و سعادت لکھے جانے کے بیان میں

(۶۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَ يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَ عَمَلِهِ وَ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

(۶۷۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے۔ پھر اسی میں جما ہوا خون اتنی مدت رہتا ہے۔ پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اُس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار کلمات لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا رزق‘ عمر‘ عمل اور شقی یا سعید ہونا۔ اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ بے شک تم میں سے کوئی اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اُس پر تقدیر کا لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ اہلِ جہنم کا سا عمل کر لیتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی اہلِ جہنم جیسے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اُس پر تقدیر کا لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ اہلِ جنت والا عمل کر لیتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۶۷۲۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ قَالَ

(۶۷۲۴) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے‘ فرق یہ ہے کہ وکیع کی روایت میں ہے: تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس راتیں ہوتی ہے۔ شعبہ کی روایت میں چالیس دن یا چالیس رات ہے۔ جریر اور عیسیٰ کی روایت میں چالیس دن مذکور ہیں۔

فِی حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اَوْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَ اَمَّا فِی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَ عِیْسٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا۔

(۶۷۲۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اللَّفْظُ لِابْنِ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَی النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِی الرَّحِمِ بِاَرْبَعِیْنَ اَوْ خَمْسَةٍ وَ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَیُكْتَبَانِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیُكْتَبَانِ وَ یُكْتَبُ عَمَلُهٗ وَ اَثَرُهٗ وَاَجَلُهٗ وَ رِزْقُهٗ ثُمَّ تُطْوَی الصُّحُفُ فَلَا یُزَادُ فِیْهَا وَلَا یُنْقَصُ۔

(۶۷۲۵)حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چالیس یا پینتالیس رات تک نطفہ جب رحم میں ٹھہر جاتا ہے تو فرشتہ اُس پر داخل ہو کر کہتا ہے: اے ربّ! یہ بدبخت ہے یا نیک بخت؟ پھر انہیں لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے ربّ! یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ پھر یہ دونوں باتوں کو لکھا جاتا ہے اور اُس کے اعمال و افعال' موت اور اُس کا رزق لکھا جاتا ہے۔ پھر صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اس میں زیادتی کی جاتی ہے نہ کمی۔

(۶۷۲۶)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَكِّیِّ اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ الشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِهٖ فَاَتٰی رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَهٗ حُذَیْفَةُ بْنُ اَسِیْدٍ الْغِفَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَحَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ وَ كَیْفَ یَشْقٰی رَجُلٌ بِغَیْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَ خَلَقَ سَمْعَهَا وَ بَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَ لَحْمَهَا وَ عِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰی فَیَقْضِی رَبُّكَ مَا شَاءَ وَ یَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَجَلُهٗ فَیَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَ یَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ رِزْقُهٗ فَیَقْضِی رَبُّكَ مَا شَاءَ وَ یَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ یَخْرُجُ الْمَلَكُ

(۶۷۲۶)حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدبخت وہی ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہی بدبخت (لکھا گیا) ہو اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔ پس اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک آدمی آیا جسے حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور عامر بن واثلہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول روایت کیا تو عامر نے کہا: آدمی بغیر عمل بدبخت کیسے ہو سکتا ہے؟ تو اس سے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تو اس بات سے تعجب کرتا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا: جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ اُس کی طرف فرشتہ بھیجتے ہیں جو اُس کی صورت بناتا ہے اور اُس کے کان' آنکھیں' جلد' گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے: اے ربّ! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ پس تیرا ربّ جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ پھر عرض کرتا ہے: اے ربّ اس کی عمر؟ تو تیرا ربّ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ وہ پھر عرض کرتا ہے' اے ربّ! اس کا رزق؟ تو تیرا ربّ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ وہ کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے اور وہ نہ کوئی زیادتی کرتا ہے اور نہ کمی۔ اس میں جو

بِالصَّحِيْفَةِ فِي يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ۔

اسے حکم دیا جاتا ہے۔

(۶۷۲۷)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔

(۶۷۲۷)اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۶۷۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدُ ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَسَوِيٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهٗ مَا اَجَلُهٗ مَا خُلُقُهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيْدًا۔

(۶۷۲۸)حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نطفہ رحم میں چالیس رات تک رہتا ہے۔ پھر فرشتہ اس پرصورت بناتا ہے۔ زہیر نے کہا: میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: اس کی تخلیق کرتا ہے۔ پھر عرض کرتا ہے: اے ربّ! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ پس اللہ اُسے مذکر یا مؤنث بنا دیتے ہیں۔ پھر عرض کرتا ہے: اے ربّ! اس کے اعضاء پورے اور برابر ہوں یا ادھورے اور ناہموار؟ پس اللہ اُسے کامل الاعضاء یا ادھورے اعضاء والا بناتے ہیں۔ پھر عرض کرتا ہے: اے ربّ! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے اخلاق کیا ہیں؟ پھر اللہ اسے شقی یا سعید بناتا ہے۔

(۶۷۲۹)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمٍ حَدَّثَنِي اَبِي كُلْثُوْمٌ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۶۷۲۹)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر شدہ ہے۔ جب اللہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ اللہ کے حکم سے چالیس راتوں سے کچھ زیادہ گزرنے پر اُسے بناتا ہے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۶۷۳۰)حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ ابْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ (عَزَّ وَجَلَّ) قَدْ وَ كَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ اَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ

(۶۷۳۰)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، تو وہ عرض کرتا ہے: یہ نطفہ ہے، اے ربّ! یہ جما ہوا خون ہے۔ اے ربّ! یہ لوتھڑا ہے۔ پس جب اللہ اُس کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو فرشتہ عرض کرتا ہے: اے ربّ! یہ

اللّٰهُ اَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ اَىْ رَبِّ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ۔

نر ہے یا مادہ؟ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے اور اس کی عمر کیا ہے؟ پس اسی طرح اس کی ماں کے پیٹ میں ہی سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے۔

(۶۷۳۱)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ وَ قَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَ مَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَ نَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى﴾ [الليل:۵-۱۰]

(۶۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع الغرقد میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لا کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ پس آپ نے سر جھکایا اور اپنی چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی اور جانداروں میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا مکان جنت یا دوزخ میں اللہ نے لکھ دیا ہو اور شقاوت و سعادت بھی لکھ دی جاتی ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اپنی تقدیر پر ٹھہرے نہ رہیں اور عمل چھوڑ دیں۔ تو آپ نے فرمایا: جو اہل سعید میں سے ہوگا وہ اہلِ سعادت ہی کے عمل کی طرف ہو جائے گا اور جو اہلِ شقاوت میں سے ہوگا وہ اہل شقاوت ہی کے عمل کی طرف جائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: تم عمل کرو ہر چیز آسان کر دی گئی ہے۔ بہرحال اہل سعادت کے لیے اہل سعادت کے سے اعمال کرنا آسان کر دیا ہے۔ پھر آپ نے: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ تلاوت فرمائی۔ ''جس نے صدقہ کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی تصدیق کی تو ہم اُس کے لیے نیکیوں کو آسان کر دیں گے اور بخل کیا اور لاپرواہی کی اور نیکی کو جھٹلایا تو ہم اُس کے لیے بُرائیوں کو آسان کر دیں گے۔''

(۶۷۳۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَ قَالَ فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَ قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۷۳۲) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کی۔

(۶۷۳۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ

(۶۷۳۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَرْبٍ وَ اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَ فِي يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى﴾ [اللیل:۵۔۱۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی' جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھا کر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مقام جنت یا دوزخ میں معلوم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر ہم عمل کیوں کریں؟ کیا ہم (تقدیر پر) بھروسہ نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ عمل کرو۔ ہر آدمی کیلئے انہیں کاموں کو آسان کیا جاتا ہے جس کے لیے اُس کی پیدائش کی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ تک تلاوت کی۔ (ترجمہ گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے)۔

(۶۷۳۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشُ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۶۷۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

(۶۷۳۵)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ جُعْشُمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ۔

(۶۷۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے لیے ہمارے دین کو واضح کریں۔ گویا کہ ہمیں ابھی پیدا کیا گیا ہے۔ آج ہمارا عمل کس چیز کے مطابق ہے۔ کیا ان سے متعلق ہے جنہیں لکھ کر قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر جاری ہو چکی ہے یا اسی چیز سے متعلق ہیں جو ہمارے سامنے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ ان سے متعلق ہیں جنہیں لکھ کر قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر ہم عمل کیوں کریں؟ زہیر نے کہا: پھر ابو الزبیر نے کوئی کلمہ ادا کیا لیکن میں اسے سمجھ نہ سکا۔ میں نے پوچھا' آپ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: آپ نے فرمایا: عمل کیے جاؤ ہر ایک کے لیے اُس کا عمل آسان کر دیا گیا ہے۔

(۶۷۳۶)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

(۶۷۳۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ان اسناد سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معنی کی حدیث روایت ہے' اس میں یہ بھی ہے

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِه۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لیے اُس کا عمل آسان کردیا گیا ہے۔

(۶۷۳۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيْلَ فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ۔

(۶۷۳۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اہلِ جنت' اہلِ جہنم سے معلوم ہو چکے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ آپ سے عرض کیا گیا: پھر عمل کرنے والے عمل کس لیے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہر آدمی کو جس عمل کے لیے پیدا کیا گیا' اُس کے لیے وہ عمل آسان کردیا گیا ہے۔

(۶۷۳۸)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(۶۷۳۸) ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ صرف عبدالوارث کی روایت میں یہ ہے کہ صحابی کہتے ہیں' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(۶۷۳۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ يَعْمُرَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَ يَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ مَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ مَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلَا يَكُوْنُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيْدًا وَ قُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَ مِلْكُ يَدِهٖ فَلَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُوْنَ فَقَالَ لِيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ

(۶۷۳۹) حضرت ابو الاسود دیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ آج لوگ عمل کیوں کرتے ہیں اور اس میں مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تقدیر الٰہی اس پر جاری ہو چکی ہے یا وہ عمل اُن کے سامنے آتے ہیں جنہیں اُن کے نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت نے دلائل ثابتہ سے واضح کردیا ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں! بلکہ ان کا عمل ان چیزوں سے متعلق ہے جن کا حکم ہو چکا ہے اور تقدیر ان میں جاری ہو چکی ہے۔ تو عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ راوی کہتے ہیں اس سے مَیں سخت گھبرا گیا اور میں نے کہا: ہر چیز اللہ کی مخلوق اور اُس کی ملکیت ہے۔ پس اُس سے اُس کے فعل کی باز پرس نہیں کی جا سکتی اور لوگوں سے تو پوچھا جائے گا۔ تو انہوں نے مجھے کہا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ میں نے آپ سے یہ سوال صرف آپ کی عقل کو جانچنے کے لیے ہی کیا تھا۔ (ایک مرتبہ) قبیلہ مزینہ کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

الْيَوْمَ وَ يَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ مَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَ مَضٰى فِيْهِمْ وَ تَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ نَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا﴾ [الشمس:۷، ۸]

اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ لوگ آج عمل کس بات پر کرتے ہیں اور کس وجہ سے اس میں مشقت برداشت کرتے ہیں؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں حکم صادر ہو چکا ہے اور اس میں تقدیر جاری ہو چکی ہے یا ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو احکام لے کر آئے ہیں اور تبلیغ کی حجت ان پر قائم ہو چکی ہے اُس کے مطابق عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ ان کا عمل اُس چیز کے مطابق ہے جن کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تقدیر اُس میں جاری ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ﴿وَ نَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا﴾ موجود ہے۔ ''اور قسم ہے انسان کی اور جس نے اُس کو بنایا اور اسے اس کی بدی اور نیکی کا الہام فرمایا۔''

(۶۷۴۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ (لَهٗ) عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(۶۷۴۰)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی زمانہ طویل تک اہلِ جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے۔ پھر اُس کا خاتمہ اہلِ جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور بے شک آدمی مدت دراز تک اہلِ جہنم کے سے اعمال کرتا رہتا ہے پھر اُس کے اعمال کا خاتمہ اہلِ جنت کے سے اعمال پر ہوتا ہے۔

(۶۷۴۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ (اَهْلِ) الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ (اَهْلِ) النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(۶۷۴۱)حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی لوگوں کے ظاہر میں اہلِ جنت کے سے اعمال کرتا ہے حالانکہ وہ جہنم والوں میں سے ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کے ظاہر میں اہلِ جہنم کے اعمال جیسے اعمال کرتا ہے حالانکہ وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انسان کے اپنی ماں کے پیٹ میں ہی اُس کا رزق، عمر، سعادت و شقاوت، جنتی و دوزخی ہونا لکھ دیا جاتا ہے۔ یہی تقدیر کہلاتی ہے جس پر ایمان لانا فرض و لازم ہے۔ یعنی وجودِ ایمان کے لیے یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ بندوں کے تمام اعمال خواہ وہ نیک ہوں یا بد اُن کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لوحِ محفوظ میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ بندہ جو بھی عمل کرتا ہے وہ اللہ کے علم اور اندازہ کے مطابق ہوتا ہے لیکن اللہ نے انسان کو عقل اور سمجھ بوجھ عطا کر کے نیکی اور بدی دونوں کے راستے اُس کے لیے واضح کر دیئے ہیں اور اُسے اختیار دے دیا ہے چاہے جونسا طریقہ اختیار کرے اور دونوں کا انجام بھی واضح کر دیا ہے۔

ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جب انسان کا جنتی یا جہنمی ہونا لکھا جا چکا ہے تو پھر انسان کو افعال کا مکلف کیوں بنایا گیا ہے اور جزاء وسزاء کی کیا وجہ ہے؟ جواب یہ ہے کہ ہم جو اعمال کرتے ہیں اس لیے اُن اعمال کے کرنے کے پابند نہیں ہیں کہ چونکہ اللہ نے لکھ دیا ہے

اس لیے ہم کر رہے ہیں بلکہ ہم نے جو اعمال کرنے تھے اللہ نے اپنے علمِ ازلی اور درست اندازے کے مطابق لکھ دیئے ہیں۔ اس لیے ہم اللہ کے لکھے ہوئے کے پابند نہیں بلکہ ہمارے کیے ہوئے اعمال ہی لوحِ محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔ یہ بات نہیں کہ جو کچھ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے وہی انسانوں کو کرنا ہے۔

واضح رہے کہ تقدیر کا مسئلہ عقل وفکر کی رسائی سے باہر ہے کیونکہ یہ اللہ عزوجل کا ایسا راز ہے جس کا انسانی عقل میں آنا تو درکنار اس کا علم نہ تو کسی مقرب فرشتہ کو عطا کیا گیا اور نہ ہی کسی پیغمبر ورسول کو۔ اس لیے اس مسئلہ میں زیادہ غور وفکر کرنا اور عقل کے گھوڑے دوڑانا جائز نہیں بلکہ تحقیق وجستجو کے تمام راستوں سے ہٹ کر صرف یہ اعتقاد رکھنا ہی فلاح وسعادتِ دارین کا ضامن ہے کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کر کے دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک گروہ نیک اعمال کر کے جنت کا مستحق ہوتا ہے اور جو محض اُس اللہ عزوجل کا فضل وکرم ہوگا اور دوسرا گروہ اعمالِ بد کی وجہ سے جہنم میں ڈالا جائے گا جو کہ عین عدل ہوگا۔

مسئلہ تقدیر کی تحقیق وجستجو میں اپنی عقل کے تیر چلانا' درحقیقت گمراہی کا راستہ اختیار کرنا اور تباہی وبربادی کی راہ پر لگنا ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا ہونا ہی راہِ راست اور صراطِ مستقیم اور ضلالت وگمراہی سے بچنے کا واحد راستہ ہے۔

۱۲۱۵: باب حِجَاجِ اٰدَمَ وَ مُوْسٰی علیهما السلام

باب: حضرت آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان مکالمہ کے بیان میں

(۶۷۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَ ابْنِ دِيْنَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا اَنْتَ خَيَّبْتَنَا وَ اَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ آدَمُ اَنْتَ مُوْسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَ خَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَىَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَقَالَ (النَّبِيُّ ﷺ) فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا خَطَّ وَ قَالَ الْاٰخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهٖ۔

(۶۷۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم وموسیٰ علیہما السلام کے درمیان مکالمہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں۔ آپ نے ہمیں نامراد کیا اور ہمیں جنت سے نکلوایا۔ تو ان سے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم موسیٰ ہو' اللہ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے منتخب کیا اور آپ کے لیے اپنے دست خاص سے تحریر (توراۃ) لکھی۔ کیا آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جسے میرے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے ہی مجھ پر مقدر فرما دیا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس آدم علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان میں سے ایک (آدم علیہ السلام) نے دوسرے (موسیٰ علیہ السلام) سے کہا: (اللہ تعالیٰ نے) تیرے لیے تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔

(۶۷۴۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ

(۶۷۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم وموسیٰ علیہما السلام کے درمیان مکالمہ ہوا تو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ آدَمُ وَ مُوْسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى اَنْتَ آدَمُ الَّذِى اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ الَّذِى اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَىْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُوْمُنِى عَلٰى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ۔

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے اور اُن سے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہ آدم ہیں جنہوں نے لوگوں کو راہِ راست سے دُور کیا اور انہیں جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا کیا اور جسے لوگوں پر اپنی رسالت کے لیے مخصوص کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں! آدم علیہ السلام نے فرمایا: پس تم مجھے اس معاملہ پر ملامت کر رہے ہو جو میرے لیے میری پیدائش سے پہلے ہی مقدر کر دیا گیا۔

(۶۷۴۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ اَبِى ذُبَابٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى اَنْتَ آدَمُ الَّذِىْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِى جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَ بِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَىْءٍ وَ قَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا: ﴿وَ عَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ [طه:۱۲۱] قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِى عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِى بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى۔

(۶۷۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنے ربّ کے پاس مکالمہ ہوا۔ پس آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہ آدم ہیں جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور تم میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی اور آپ کو اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں سکونت عطا کی۔ پھر آپ نے لوگوں کو اپنی غلطی کی وجہ سے زمین کی طرف اُتروا دیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہ موسیٰ ہیں جسے اللہ نے اپنی رسالت اور ہمکلامی کے لیے منتخب فرمایا اور آپ کو تختیاں عطا کیں، جن میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور آپ کو سرگوشی کے لیے قربت عطا کی۔ (بتاؤ) تو اللہ کو میری پیدائش سے کتنا عرصہ پہلے پایا جس نے توراۃ کو لکھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: چالیس سال پہلے؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو نے اس میں ﴿وَ عَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ (یعنی آدم علیہ السلام نے اپنے ربّ کی ظاہراً نافرمانی کی اور راہِ راست سے دُور ہوئے) پایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ مجھے ایسا عمل کرنے پر ملامت کرتے ہیں جسے اللہ نے میرے لیے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے ہی لکھ دیا تھا کہ میں وہ کام کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

(۶۷۴۵) حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَنِ ابْنِ

(۶۷۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام کے

شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ مُوسٰی اَنْتَ آدَمُ الَّذِی اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ آدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَ بِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِی عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی۔

درمیان مکالمہ ہوا تو آدم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہ آدم ہیں جسے آپ کی اپنی خطاء نے جنت سے نکلوایا تھا۔ تو اُن سے آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں' جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور ہمکلامی کے لیے مخصوص فرمایا۔ پھر آپ مجھے ایسے حکم پر ملامت کرتے ہیں جسے اللہ نے میرے پیدا کرنے سے پہلے ہی مجھ پر مقدر فرما دیا تھا۔ تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

(۶۷۴۶)حَدَّثَنِی عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِی كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِيْثِهِمْ۔

(۶۷۴۶)اِن اسناد سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی۔

(۶۷۴۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۶۷۴۷) اِس سند سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

(۶۷۴۸)حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی اَبُو هَانِیءٍ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ۔

(۶۷۴۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھی اور (اللہ) کا عرش پانی پر تھا۔

(۶۷۴۹)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِیءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ح وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيْمِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِی ابْنَ يَزِيْدَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِی هَانِیءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ۔

(۶۷۴۹)اِس سند سے بھی حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ اللہ کا عرش پانی پر تھا۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ کا مقصد اور مطلب علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس گمراہی کو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لوحِ محفوظ میں مقدر فرما دیا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ضرور بروقت وقوع پذیر ہوگی چنانچہ جب مقدر آن پہنچا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اللہ کا مقدر اور اللہ تعالیٰ کے علم کے خلاف وہ عمل ممنوع سرزد نہ ہوتا چنانچہ تم مجھ پر تو یہ الزام

ڈال رہے ہو اور تمہیں سبب ظاہری یعنی میرا کسب واختیار تو یاد رہا لیکن اصل چیز یعنی مقدر سے تم صرفِ نظر کر گئے۔ حضرت آدم و موسیٰ علیہما السلام کا یہ مکالمہ عالم دنیا میں نہیں بلکہ عالم ارواح میں ہوا لہٰذا کسی عاصی و گناہ گار کو ایسی دلیل کا سہارا لینا کارآمد و مفید نہ ہوگا اور انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت کا مسئلہ اتفاقی ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہیں' جس پر قرآن و سنت میں دلائل موجود ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کا صدور ناممکن اور محال ہے۔

۱۲۱۶: باب تَصْرِيْفِ اللّٰهِ تَعَالَى الْقُلُوْبَ كَيْفَ شَآءَ

باب: اللہ تعالیٰ کا مرضی کے مطابق دِلوں کو پھیرنے کے بیان میں

(۶۷۵۰) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهٗ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ۔

(۶۷۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: تمام بنی آدم کے دِل رحمٰن کی اُنگلیوں میں سے دو اُنگلیوں کے درمیان ایک دِل کی طرح ہیں۔ جسے چاہتا ہے' اُسے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ''اے اللہ! دِلوں کے پھیرنے والے' ہمارے دِلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔''

۱۲۱۷: باب كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

باب: ہر چیز کا تقدیرِ الٰہی کے ساتھ وابستہ ہونے کے بیان میں

(۶۷۵۱) حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ۔

(۶۷۵۱) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے۔ وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے۔ یہاں تک کہ عجز اور قدرت یا قدرت اور عجز۔

(۶۷۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ

(۶۷۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیر کے بارے میں جھگڑا کرنے کے لیے آئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ

هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر:٤٨، ٤٩]

فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ﴾ ''جس دن وہ جہنم میں اوندھے مُنہ گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کا عذاب چکھو' بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

۱۲۱۸: باب قُدِّرَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنٰى وَغَيْرِهٖ

باب: ابن آدم پر زنا وغیرہ میں سے حصہ مقدر ہونے کے بیان میں

(٦٧٥٣)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنٰى اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَ تَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهٖ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

(٦٧٥٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نزدیک لمم کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا' جسے وہ ضرور حاصل کرے گا۔ آنکھوں کا زنا (حرام چیزوں کو) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (حرام بات) کہنا ہے اور دِل تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اُس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(٦٧٥٤)حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهٗ مِنَ الزِّنٰى مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَ يَتَمَنّٰى وَ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَ يُكَذِّبُهٗ۔

(٦٧٥٤) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم پر اُس کے زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے۔ وہ لامحالہ اسے ملے گا۔ پس آنکھوں کا زنا (شہوت سے) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا گفتگو کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چلنا ہے اور دِل کا گناہ' خواہش اور تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ اُس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں مسلمان کو اپنے تمام اعضاء کی حفاظت کا حکم دیا گیا۔ شرمگاہ کو شرمگاہ میں داخل کرنا حقیقی زنا ہے اور باقی اعضاء کو زنا مجازاً زنا کہہ دیا ہے کیونکہ یہ اعضاء حقیقی زنا تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ پس اپنے ہر ہر عضو کو گناہ سے بچانا ازحد ضروری ہے اور جیسے زنا بالفرج حرام اور گناہِ کبیرہ ہے' ایسے ہی ان اعضاء کے گناہ پر دوام اور حقارت کی وجہ سے یہ بھی گناہِ کبیرہ تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۲۱۹: باب مَعْنَى كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ حُكْمِ مَوْتِ اَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَاَطْفَالِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: ہر بچہ کے فطرت پر پیدا ہونے کے معنی اور کفار کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کی موت کے حکم کے بیان میں

(۶۷۵۵)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَ يُنَصِّرَانِهٖ وَ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ الْاٰيَةَ [الروم: ۳۰]

(۶۷۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اُس کے والدین اُسے یہودی' نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے کہ جانور کے پورے اعضاء والا جانور پیدا ہوتا ہے۔ کیا تمہیں ان میں کوئی کٹے ہوئے عضو والا جانور معلوم ہوتا ہے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو آیت: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ﴾ پڑھ لو یعنی: ''(اے لوگو!) اللہ کی بنائی ہوئی فطرت (دین اسلام) کو لازم کرلو۔ جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی مخلوق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔''

(۶۷۵۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ۔

(۶۷۵۶) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔ البتہ ایک سند سے یہ الفاظ ہیں کہ جیسے جانور کے ہاں جانور پیدا ہوتا ہے اور کامل الاعضاء ہونے کو ذکر نہیں کیا۔

(۶۷۵۷)حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ [الروم: ۳۰]

(۶۷۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرۃ (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا یہ آیت پڑھو: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ﴾ ''(اے لوگو!) اپنے اوپر اللہ کی بنائی فطرت (اسلام) کو لازم کرلو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی مخلوق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور یہی دین قیم ہے۔''

(۶۷۵۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَ

(۶۷۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اُس کے والدین اُسے یہودی' نصرانی اور مشرک بنا دیتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ اس سے پہلے ہی مر جائے تو

يُنَصِّرَانِهِ وَ يُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ (زندہ رہتے تو) کیا عمل کرنے والے ہوتے۔

(٦٧٥٩) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ اِلَّا عَلٰی هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰی يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهٗ وَ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰی هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰی يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهٗ۔

(٦٧٥٩) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ ملت پر پیدا ہوتا ہے اور حضرت ابو معاویہ کی روایت میں یہ ہے کہ وہ اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی زبان سے اس کا اظہار کر دے۔ ابو کریب کی روایت میں ہے کہ ہر پیدا ہونے والا اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی زبان چل سکے اور اس کے ضمیر کی ترجمانی کر سکے۔

(٦٧٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُوْلَدُ يُوْلَدُ عَلٰی هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَ يُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنْتِجُوْنَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا جَدْعَاءَ حَتّٰی تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوْتُ صَغِيْرًا قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

(٦٧٦٠) حضرت ابو ہریرہ ؓ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی پیدا کیا جاتا ہے اُسے اِس فطرت (اسلام) پر پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ جیسے اونٹوں کے بچے پیدائش کے وقت تمہیں پورے اعضاء والے نظر آتے ہیں۔ کیا تمہیں ان میں سے کوئی کٹے ہوئے اعضا والا بھی ملتا ہے بلکہ تم خود ان کے کان وغیرہ کاٹ دیتے ہو۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو بچپن میں ہی فوت ہو جائے اُس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ (بچے) کیا عمل کرنے والے تھے۔

(٦٧٦١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ عَلَی الْفِطْرَةِ وَ اَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِیْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا۔

(٦٧٦١) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان کو اُس کی والدہ فطرت پر جنم دیتی ہے اور اس کے بعد اُس کے والدین ہی اُسے یہودی' نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اگر والدین مسلمان ہوں تو وہ مسلمان بن جاتا ہے۔ ہر انسان کی پیدائش کے بعد اُس کے دونوں پہلوؤں میں شیطان اُنگلی چبھو دیتا ہے' سوائے مریم اور اُن کے بیٹے (علیہ السلام) کے۔

(٦٧٦٢)حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ وَ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوا عَامِلِیْنَ۔

(٦٧٦٢) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتے ہیں کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

(٦٧٦٣)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ ح وَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ کُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ وَ ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِیْثِهِمَا غَیْرَ اَنَّ فِی حَدِیْثِ شُعَیْبٍ وَ مَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِکِیْنَ۔

(٦٧٦٣) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ آپ سے مشرکین کی ذرّیت کے بارے میں پوچھا گیا۔

(٦٧٦٤)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِکِیْنَ مَنْ یَمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِیْرًا فَقَالَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوا عَامِلِیْنَ۔

(٦٧٦٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے اُن بچوں کے بارے میں پوچھا گیا جو بچپن میں ہی فوت ہوجاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے ہیں۔

(٦٧٦٥)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِی بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوا عَامِلِیْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ۔

(٦٧٦٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان کے پیدا کرتے وقت بخوبی علم تھا کہ وہ کیا عمل کرنے والے ہیں۔

(٦٧٦٦)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِی قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْهِ طُغْیَانًا وَ کُفْرًا۔

(٦٧٦٦) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بچہ جسے حضرت خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ فطرۃً ہی کافر تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے والدین کو سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔

(٦٧٦٧)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ تُوُفِّیَ صَبِیٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَ لَا تَدْرِیْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ

(٦٧٦٧) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بچہ فوت ہوگیا تو میں نے کہا: اس کے لیے خوشی ہو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا دراس کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا کیا اور کچھ لوگوں کو اس کے لیے

وَ خَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا۔

پیدا کیا۔

(۶۷۶۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَ خَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

(۶۷۶۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے ایک بچہ کا جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس جنت کی چڑیوں میں سے (ایک) چڑیا کے لیے خوشی ہو۔ اس نے نہ کوئی گناہ کیا اور نہ ہی گناہ کرنے کے زمانے تک پہنچا۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کے علاوہ بھی کچھ ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو جنت کا اہل بنایا اور انہیں پیدا ہی جنت کے لیے کیا ہے۔ اس حال میں کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اور بعض کو جہنم کا اہل بنایا اور انہیں پیدا ہی جہنم کے لیے کیا ہے' اس حال میں کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

(۶۷۶۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى ح وَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حَفْصٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِاِسْنَادِ وَكِيْعٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ۔

(۶۷۶۹) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور فطرت پر پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آباء کی پشتوں میں جو عہد لیا گیا تھا وہ فطرۃً ہی اُسی عہد پر پیدا ہوتے ہیں یا اللہ کے علم میں جو سعادت یا شقاوت تھی وہ فطرت ہے یا یہ کہ ہر مولود اللہ کی معرفت و اقرار پر پیدا ہوتا ہے چنانچہ ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ اس کا کوئی صانع و خالق یعنی بنانے اور پیدا کرنے والا ہے' خواہ وہ اس کا نام کچھ بھی رکھے یا یہ مطلب ہے کہ ہر مولود اسلام کی استعداد پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اگر والدین مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان بن جاتا ہے اور اگر نصرانی' یہودی و مشرک وغیرہ ہوں تو وہ اسے اپنے دین کے مطابق ڈھال لیتے ہیں لیکن اس میں استعدادِ اسلام باقی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بعض اوقات اسلام بھی قبول کر لیتے ہیں۔

دوسرا نابالغ اولاد کے بارے میں معلوم ہوا' تو اس میں علماء نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ مسلمانوں کے بچے تو والدین کے تابع ہو کر جنت میں جائیں گے اور کفار کے بچے بھی محققین کے قول کے مطابق جنتی ہوں گے یا اعراف میں ہوں گے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے' واللہ اعلم۔

۱۲۲۰: باب بَيَانِ اَنَّ الْاٰجَالَ وَالْاَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا لَا تَزِيْدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهٖ

باب: مقررشدہ عمر اور رزق میں جس کا تقدیری فیصلہ ہو چکا ہے اس میں کمی یا زیادتی نہ ہونے کے

الْقَدَرُ بیان میں

(۶۷۷۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِیِّ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِی بِزَوْجِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بِاَبِی اَبِی سُفْيَانَ وَ بِاَخِی مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَ اَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَ اَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ اَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ قَالَ وَ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَ اُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيْرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

(۶۷۷۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کی زندگیوں) سے متمتع کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ سے مقرر شدہ اوقات وایام اور تقسیم شدہ رزق کا سوال کیا۔ ان میں سے کسی چیز کو وقت مقرر سے مقدم اور مؤخر نہیں کیا جاتا اور اگر تو اللہ سے سوال کرتی کہ وہ تجھے جہنم کے عذاب یا قبر کے عذاب سے پناہ دے تو وہ بہتر اور افضل ہوتا۔ راوی نے کہا: آپ کے پاس بندروں اور خنزیروں کا ذکر کیا گیا (کہ یہ انہیں کی نسل سے ہیں جنہیں مسخ کر دیا گیا تھا) تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل نہیں چلائی اور تحقیق بندر اور سوَر پہلے ہی سے موجود تھے۔

(۶۷۷۱) حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِی حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَ وَكِيْعٍ جَمِيْعًا مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ۔

(۶۷۷۱) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔ اس روایت میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر کے الفاظ ہیں۔

(۶۷۷۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِیِّ عَنْ مَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِزَوْجِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بِاَبِی اَبِی سُفْيَانَ وَ بِاَخِی مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوْءَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَا يُعَجِّلُ

(۶۷۷۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کی درازیٔ عمر) سے متمتع فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تو نے اللہ سے مقرر شدہ مدتوں اور چلائے ہوئے معین قدموں اور تقسیم کیے ہوئے رزقوں کا سوال کیا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی چیز مقرر وقت سے مقدم نہ ہوگی اور نہ ہی مؤخر ہوگی۔ اگر تو اللہ سے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے عافیت مانگتی تو یہ تیرے لیے بہتر ہوتا۔ ایک

شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بندر اور خنزیر ان مسخ شدہ (قوموں) میں سے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کرنے یا اسے عذاب دینے کے بعد اُس کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور اس سے پہلے ہی موجود تھے۔

(۶۷۷۳)حَدَّثَنِيْهِ اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمٰنُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ اَيْ نُزُوْلِهِ۔

(۶۷۷۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انسان بلکہ ہر ذی روح چیز کا رزق اور عمر وغیرہ مقرر ہے۔ نہ اس سے مقدم ہو سکتی ہے اور نہ مؤخر نہ کم نہ زیادہ اور بعض روایات سے جو زیادتی عمر کا ثبوت ملتا ہے اُس سے مراد تقدیر پر معلق ہے تقدیر پر مبرم میں تبدیلی محال اور ناممکن ہے۔

۱۲۲۱: باب الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ وَالْاِذْعَانِ لَهُ

باب: تقدیر پر ایمان لانے اور یقین کرنے کے بیان میں

(۶۷۷۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَ فِي كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَ كَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔

(۶۷۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقتور مؤمن اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے بہتر اور پسندیدہ ہے۔ ہر بھلائی میں ایسی چیز کی حرص کرو جو تمہارے لیے نفع مند ہو اور اللہ سے مدد طلب کرتے رہو اور اُس سے عاجز مت ہو اور اگر تم پر کوئی مصیبت واقع ہو جائے تو یہ نہ کہو: کاش میں ایسا ایسا کر لیتا بلکہ یہ کہو کہ یہ اللہ کی تقدیر ہے وہ جیسے چاہتا ہے کرتا ہے کیونکہ کاش (کا لفظ) شیطان کا دروازہ کھولتا ہے۔

تشریح: اس باب کی حدیث مبارکہ میں کاش کا لفظ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے لیکن علماء نے کہا ہے یہ نہی تنزیہی ہے اور اس لفظ کو ایسے مقام پر استعمال نہ کیا جائے جہاں تقدیر کے انکار کا وہم ہوتا ہو۔

کتاب العلم

١٢٢٢: باب النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْاٰنِ وَالتَّحْذِيْرِ مِنْ مُتَّبِعِيْهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِلَافِ فِي الْقُرْاٰنِ

باب: متشابہات القرآن کے درپے ہونے کی ممانعت' ان کی اتباع کرنے والوں سے بچنے کا حکم اور قرآن میں اختلاف کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(٦٧٧٥)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهَا قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ آل عمران:٧ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

(٦٧٧٥) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ﴾ ''وہی ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی' اس میں بعض آیات محکم ہیں جو کہ کتاب کی اصل اور بنیاد ہیں (جن کا معنی واضح ہے) اور دوسری متشابہات ہیں (جن کا معنی واضح نہیں) پس وہ لوگ جن کے دِلوں میں کجی ہے وہ قرآن کی متشابہات آیات کی اتباع فتنہ طلب کرنے اور اس کی تاویل کی تلاش کرنے کے لیے کرتے ہیں حالانکہ ان کی تفسیر سوائے اللہ (عزوجل) کے کوئی نہیں جانتا اور جو علم میں پختگی رکھتے ہیں' وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت صرف عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔'' سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے نام ذکر فرمایا' پس ان سے بچو۔

(٦٧٧٦)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ ابْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتٰبِ۔

(٦٧٧٦) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم سے پہلے (لوگ) کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

(٦٧٧٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو قُدَامَةَ

(٦٧٧٧) حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُ وا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَقُوْمُوا۔

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن اُس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دِلوں کو اس پر اتفاق ہو اور جب (قرآں کے معنی میں) تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اُٹھ جاؤ۔

(٦٧٧٨)حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْرَءُ وا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوا۔

(٦٧٧٨) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تمہارے دِلون کو قرآن پر اتفاق ہو اُس کی تلاوت کرتے رہو اور جب (معنی میں) اختلاف ہو جائے تو اُٹھ کھڑے ہو۔

(٦٧٧٩)حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَ نَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوْفَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَءُ وا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا۔

(٦٧٧٩) حضرت ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں کہا اور ہم کوفہ کے نوجوان تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھو۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

١٢٢٣ :باب فِي الْاَلَدِّ الْخَصِمِ

باب: سخت جھگڑالو کے بیان میں

(٦٧٨٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

(٦٧٨٠) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو سخت جھگڑنے والا ہو۔

١٢٢٤ :باب اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی اتباع کے بیان میں

(٦٧٨١)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَا تَبَعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

(٦٧٨١) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ چلو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو بھی تم اُن کی پیروی کرو گے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہود و نصاریٰ (کے طریقہ پر)؟ آپ نے فرمایا: اور کون۔

(٦٧٨٢)حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي

(٦٧٨٢) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح

مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اَبُو غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

مروی ہے۔

(۶۷۸۳)(وَ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ (بْنِ يَسَارٍ) وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ۔

(۶۷۸۳) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۲۵ :باب هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ

باب: غلو کرنے والوں کی ہلاکت کے بیان میں

(۶۷۸۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ ابْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

(۶۷۸۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: (اقوال و افعال میں) غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

۱۲۲۶ :باب رَفْعِ الْعِلْمِ وَ قَبْضِهٖ وَ ظُهُوْرِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ

باب: آخر زمانہ میں علم کے قبض ہونے اور اُٹھ جانے' جہالت اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے بیان میں

(۶۷۸۵)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَثْبُتَ الْجَهْلُ وَ يُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ يَظْهَرَ الزِّنٰى۔

(۶۷۸۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کا اُٹھالینا اور جہالت کا ظاہر ہو جانا' شراب کا پیا جانا اور زنا کا علی الاعلان ہونا' قیامت کی علامات میں سے ہے۔

(۶۷۸۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَ يَفْشُوَ الزِّنٰى وَ يُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ يَذْهَبَ الرِّجَالُ وَ تَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِينَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔

(۶۷۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ بیان کروں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور میرے بعد تمہیں کوئی بھی آپ سے سنی ہوئی حدیث روایت نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا: علم کا اُٹھ جانا اور جہالت کا غالب ہو جانا اور زنا کا عام ہو جانا اور شراب کا پیا جانا' مردوں کا کم ہونا اور عورتوں کا باقی رہنا۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہی نگران ہوگا' قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

(۶۷۸۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَ اَبُو

(۶۷۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث اِن اسناد سے بھی مروی ہے' اس میں یہ ہے کہ حضرت انس

أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ بِشْرٍ وَ عَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے بعد تم کو کوئی بھی اس طرح حدیث روایت نہیں کرے گا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(٦٧٨٨)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حوَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيْدِ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ و اَبِي مُوْسٰى فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَ يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَ يَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ۔

(٦٧٨٨) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب کچھ زمانہ ایسا آئے گا جس میں علم اُٹھالیا جائے گا اور جہالت نازل کردی جائے گی اور خون ریزی کی زیادتی ہوجائے گی۔

(٦٧٨٩)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبِي مُوْسٰى وَ هُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

(٦٧٨٩) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے کہ حضرت عبداللہ اور حضرت عبداللہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(٦٧٩٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اِسْحٰقَ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

(٦٧٩٠) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٦٧٩١)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ اِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبِي مُوْسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ اَبُو مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(٦٧٩١) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔

(٦٧٩٢)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ يُلْقَى

(٦٧٩٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ باہم قریب ہوجائے گا اور علم قبض کرلیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے (دِلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہوجائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''ہرج'' کیا ہے؟

الشُّحُّ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔

آپ نے فرمایا: قتل۔

(۶۷۹۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَنْقُصُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

(۶۷۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم اُٹھا لیا جائے گا۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(۶۷۹۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا۔

(۶۷۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ (قیامت) قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا۔ پھر ان کی حدیثوں کی طرح ہی ذکر کی ہے۔

(۶۷۹۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي يُوْنُسَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَ يُلْقَى الشُّحُّ۔

(۶۷۹۵) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے لیکن ان میں بخل کے ڈالے جانے کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(۶۷۹۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا۔

(۶۷۹۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھین کر نہیں اُٹھائے گا بلکہ علم کو علماء کے اُٹھا لینے کے ذریعہ سے قبض کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لیں گے۔ پس ان سے پوچھا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(۶۷۹۷)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو

(۶۷۹۷) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ عمرو بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات کی تو ان سے میں نے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے ہمارے سامنے اس حدیث کو اسی

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ وَ اَبُو اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ عَبْدَةُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ

طرح دہرایا جس طرح پہلے بیان کیا تھا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ۔

(۶۷۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

(۶۷۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۶۷۹۹) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِي بَلَغَنِي اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَارٌّ بِنَا اِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَاِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيْرًا قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيْمَا ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَ يُبْقِي فِي النَّاسِ رُؤُسَاءَ جُهَّالًا يُفْتُوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَ يُضِلُّوْنَ قَالَ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِذٰلِكَ اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ وَاَنْكَرَتْهُ قَالَتْ اَحَدَّثَكَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَابِلٌ

(۶۷۹۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! مجھے یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حج کے موقعہ پر ہمارے پاس سے گزرنے والے ہیں۔ بس تو اُن سے مل کر ان سے پوچھنا کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سا علم حاصل کیا ہے۔ کہتے ہیں میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کیا جنہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ عروہ نے کہا کہ اسی دوران انہوں نے روایت کیا کہ نبی کریم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے اُٹھانے کے ساتھ نہیں اُٹھائیں گے بلکہ علماء کو اُٹھالیا جائے گا اور ان کے ساتھ ہی علم بھی اُٹھ جائے گا اور لوگوں میں جاہل سردار رہ جائیں گے جو انہیں علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ عروہ نے کہا: جب میں نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی تو انہیں اس سے تعجب ہوا اور انکار کر دیا اور کہا کہ اس نے تجھ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ عروہ نے کہا: یہاں تک کہ آنے والا سال آیا تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا کہ ابن عمرو آ چکے ہیں۔ آپ ان سے ملیں اور سلسلہ کلام شروع کرنے کے بعد ان سے اسی حدیث کے بارے میں دریافت کریں جو

قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيْثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُوْلٰى قَالَ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيْهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ۔

انہوں نے تجھ سے علم کے بارے میں روایت کی تھی۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے یہ اسی طرح بیان کی جس طرح پہلی مرتبہ روایت کی تھی۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے سیّدہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر دی تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں انہیں سچا ہی گمان کرتی ہوں اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس حدیث میں کوئی چیز زیادہ یا کم نہیں کی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں علم کے اُٹھ جانے اور فتنوں کے ظاہر ہو جانے اور جاہلوں کے سردار بن جانے کو علاماتِ قیامت میں سے شمار کیا گیا ہے لیکن علم لوگوں کے دلوں سے نکالا نہیں جائے گا کیونکہ یہ اللہ کی معرفت اور شریعت کی اشاعت کا ذریعہ ہے۔ ہاں! جب لوگ علم کو ضائع کریں گے تو پھر بعد کے آنے والوں میں علماء کم ہوتے جائیں گے تو علم سینوں سے نہیں نکالا جائے گا بلکہ علماء کو اُٹھالیا جائے گا۔

چنانچہ فتنوں کا ظہور اور جاہلوں کی سرداری اور دوسری اکثر علاماتِ قیامت پوری ہو چکی ہیں اور ان کا پورا ہونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی دلیل ہے۔

۱۲۲۷: باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَ مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ

باب: اچھے یا برے طریقہ کی ابتداء کرنے والے اور ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانے والے کے بیان میں

(۶۸۰۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَ أَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَؤُا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي

(۶۸۰۰) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ دیہاتی آدمی اُونی کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ نے اُن کی بدحالی دیکھ کر ان کی حاجت و ضرورت کا اندازہ لگالیا۔ آپ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ پس لوگوں نے صدقہ میں کچھ دیر کی تو آپ کے چہرۂ اقدس پر کچھ (ناراضگی) کے آثار نمودار ہوئے۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی دراہم کی تھیلی لے کر حاضر ہوا' پھر دوسرا آیا پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے متواتر اتباع شروع کر دی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اُس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اس عمل کرنے والے کے برابر

الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

ثواب لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور اس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ رائج کیا پھر اُس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر اُس عمل کرنے والے کے گناہ کے برابر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

(۶۸۰۱)حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِى مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

(۶۸۰۱) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور (لوگوں کو) صدقہ کی ترغیب دی۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے۔

(۶۸۰۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ۔

(۶۸۰۲) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی بھی نیک طریقہ کو رائج کرتا ہے جس پر اُس کے بعد عمل کیا جاتا ہے۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ذکر کی۔

(۶۸۰۳)حَدَّثَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَ اَبُو كَامِلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ (الْاُمَوِيُّ) قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِى جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۶۸۰۳) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۶۸۰۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ

(۶۸۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کو ہدایت (نیکی) کی دعوت دی تو اُس کے لیے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے

تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اُس کے لیے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا اور انکے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نیک عمل رائج کرنا باعث ثواب اور قیامت تک کے لیے صدقہ جاریہ اور مستحب ہے اور بُرے عمل کو رائج کرنا گناہ اور قیامت تک کے لیے باعث گناہ اور حرام ہے۔ مزید یہ بھی کہ قیامت تک جو اس پر عمل کرتے رہیں گے اُن کا اجر و ثواب یا گناہ اس ابتداء کرنے والے کے نامہء اعمال میں بھی لکھا جائے گا جو کہ اعداد و شمار اور حساب کتاب سے خارج ہے۔ اسی طرح مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین اور فقہاء وائمہ مجتہدین کے اجر و ثواب کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے۔

کتاب الذکر والدعا والتوبة والاستغفار

۱۲۲۸: باب الْحَثِّ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ کے ذکر کی ترغیب کے بیان میں

(۶۸۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِي اِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِي مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

(۶۸۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ربّ العزت فرماتا ہے' میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق اُن سے معاملہ کرتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی گروہ میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اُن سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں (میری رحمت) اُس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

(۶۸۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا۔

(۶۸۰۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں مذکور نہیں ہے۔

(۶۸۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدٌ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهٗ بِذِرَاعٍ وَ اِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهٗ بِبَاعٍ وَ اِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهٗ اَتَيْتُهٗ بِاَسْرَعَ۔

(۶۸۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے' میں ایک ہاتھ اُس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں (میری رحمت) چار ہاتھ اُس کی طرف بڑھتی ہے اور جب تو میری طرف چار ہاتھ بڑھتا ہے تو میں (میری رحمت) تیزی سے بڑھتی ہے۔

(۶۸۰۸) حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا

(۶۸۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں چل رہے تھے۔ آپ ایک پہاڑ پر سے گزرے جسے جمدان کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلتے رہو' یہ جمدان ہے۔ مفردون آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟

الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں ذکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو آدمی جتنا ذکر کرتا ہے وہ اتنا ہی اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اللہ کی رحمت اتنی ہی اُس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة: ١٥٢] ''تم میرے ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا'' بلکہ کوئی بھی عبادت ذکر کے بغیر کامل اور مکمل نہیں' ہر عبادت میں کسی نہ کسی درجہ میں اللہ کا ذکر موجود ہے۔

۱۲۲۹: باب فِيْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ فَضْلِ مَنْ اَحْصَاهَا

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں اور انہیں یاد کرنے والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۶۸۰۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (بْنُ عُيَيْنَةَ) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاللّٰهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ مَنْ اَحْصَاهَا۔

(۶۸۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ننانویں نام ہیں' جو انہیں یاد کرے جنت میں داخل ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے اور حضرت ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے جو انہیں شمار کرے۔

(۶۸۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ زَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

(۶۸۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ننانویں (ایک کم سو) نام ہیں' جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ننانویں نام ہیں ان میں سے اللہ ذاتی نام ہے اور باقی سب صفاتی نام ہیں اور علماء نے بیان کیا ہے کہ ان روایات میں جو ننانویں نام کے بارے میں وارد ہیں یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ اللہ کے اور نام نہیں بلکہ اللہ کے نام ایک ہزار یا اس سے بھی زائد ہیں۔ محدثِ وقت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا شیخ محمد موسیٰ روحانی البازی نور اللہ مرقدہٗ نے قصدیہ طوبیٰ میں اللہ کے ایسے ناموں کو جمع کیا ہے جنہیں پڑھنا باعث برکت ہے۔

۱۲۳۰: باب الْعَزْمِ بِالدُّعَاءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ

باب: یقین کے ساتھ دُعا کرنے اور اگر تو چاہے تو

شِئْتَ

عطا کردے نہ کہنے کے بیان میں

(۶۸۱۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِي فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ۔

(۶۸۱۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دُعا مانگے تو پورے یقین سے مانگے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو عطا کر کیونکہ اللہ کسی سے مجبور نہیں ہے۔

(۶۸۱۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَ لِيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ۔

(۶۸۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دُعا کرے تو اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما نہ کہے بلکہ مانگنے میں کامل یقین اور رغبت اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کیلئے کسی چیز کا عطا کرنا دُشوار و مشکل نہیں ہے۔

(۶۸۱۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

(۶۸۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما نہ کہے بلکہ چاہیے کہ دُعا میں یقین سے مانگے کیونکہ اللہ جو چاہے کردے کوئی اسے مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

۱۲۳۱: باب كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ

باب: مصیبت آجانے کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۶۸۱۴)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَ تَوَفَّنِي اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

(۶۸۱۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کسی مصیبت کے آ جانے کی وجہ سے موت کی تمنا اور خواہش نہ کرے اور اگر اسے ضرور ہی موت کی خواہش کرنا ہو تو کہے: اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے وفات بہتر ہو مجھے وفات دے دے۔

(۶۸۱۵)حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا

(۶۸۱۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ

شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهُ۔

وسلم سے یہ حدیث اسی طرح اِن اسناد سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں مصیبت آ جانے کے بجائے پہنچنے کا ذکر ہے۔

(۶۸۱۶)حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَ اَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ قَالَ اَنَسٌ لَوْ لَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ۔

(۶۸۱۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر یہ نہ ارشاد فرمایا ہوتا کہ تم میں سے کوئی (ہرگز) موت کی تمنا نہ کرے تو میں اس کی تمنا کرتا۔

(۶۸۱۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

(۶۸۱۷) حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس حال میں کہ ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دُعا مانگتا۔

(۶۸۱۸)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ وَ وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۸۱۸) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۶۸۱۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَهُ اِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ اِلَّا خَيْرًا۔

(۶۸۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی خواہش نہ کرے اور نہ ہی موت آنے سے پہلے اس کی دُعا مانگے کیونکہ جب تم میں کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں اور مؤمن کی عمر تو بھلائی ہی کے لیے زیادہ ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کسی مصیبت کے آ جانے کی وجہ سے مثلاً غربت و افلاس، مرض، دشمن کا خوف وغیرہ کی وجہ سے موت کی تمنا و خواہش اور دُعا کرنا مکروہ ہے لیکن دنیاوی ابتلاء و آزمائش کے علاوہ اگر دین میں فتنہ و فساد اور کمی کوتاہی کا خوف ہو تو موت کی تمنا کرنے میں کراہت نہیں ہے اور خاتمہ بالایمان کی دُعا کرنا شیطان کو بہت تکلیف دینے والی ہے۔

۱۲۳۲: باب مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

باب: جو اللہ کو ملنے کو پسند کرے اللہ کے اُس کو ملنے کے پسند کرنے کے بیان میں

(۶۸۲۰)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ۔

(۶۸۲۰)حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۶۸۲۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۸۲۱)حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۶۸۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ رِضْوَانِهٖ وَ جَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَ سَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ۔

(۶۸۲۲)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا (اس سے) موت کو ناپسند کرنا (مراد) ہے حالانکہ ہم میں سے ہر آدمی (طبعاً) موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ مؤمن کو جب اللہ کی رحمت اور رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۶۸۲۳)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۸۲۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اِسی طرح مروی ہے۔

(۶۸۲۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ۔

(۶۸۲۴)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔

(۶۸۲۵)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِيءٍ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ۔

(۶۸۲۵) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی طرح ارشاد فرمایا۔

(۶۸۲۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَ لَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَ حَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَ تَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

(۶۸۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جسے اللہ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ شریح بن ہانی کہتے ہیں میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہیں اگر واقعتاً ایسا ہی ہے تو ہم ہلاک ہو گئے۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہلاک ہو گیا' وہ واقعتاً ہلاک ہونے والا ہے۔ وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا تھا لیکن اس کا مطلب وہ نہیں جس کی طرف تم چلے گئے ہو بلکہ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب آنکھیں پھٹ جائیں اور سینہ میں دَم گھٹنے لگے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور اُنگلیاں اکڑ جائیں پس اُس وقت جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں کرتا۔

(۶۸۲۷)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ (بْنُ اِبْرَاهِيْمَ) الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنِي جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ۔

(۶۸۲۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۶۸۲۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

(۶۸۲۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

ملاقات کرنے کو پسند نہ کرے اللہ بھی اُس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں کرتا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ موت نیک آدمی کو جب اس جزا اور نیک اعمال کا بدلہ وغیرہ دکھایا جاتا ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنے کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر اور بدآدمی کی موت کا جب وقت آتا ہے تو اُس کے برے اعمال کی سزا وغیرہ دکھائی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اللہ کی ملاقات کا طالب نہیں ہوتا تو اللہ بھی اپنی رحمت اور انعامات اُس سے دُور کر لیتے ہیں۔

۱۲۳۳: باب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: ذکرُ دُعا اور اللہ کے تقرب کی فضیلت کے بیان میں

(۶۸۲۹)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِي۔

(۶۸۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے سے اپنے بارے میں گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۶۸۳۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ ابْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَاِذَا اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

(۶۸۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ربّ العزت نے فرمایا: جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور وہ جب ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں (میری رحمت) دوڑ کر اُس کی طرف آتی ہے۔

(۶۸۳۱)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِذَا اَتَانِي يَمْشِي (اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)۔

(۶۸۳۱) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں' مذکور نہیں۔

(۶۸۳۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَ اَنَا مَعَهٗ

(۶۸۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ربّ العزت فرماتا ہے: میں اپنے بندے سے اُس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے' میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے گروہ میں یاد کرے میں اسے

حِيْنَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهٗ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

اِس سے بہتر گروہ میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اُس کے پاس آتا ہوں' (میری رحمت)۔

(۶۸۳۳)حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَ أَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (قَالَ إِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ)۔

(۶۸۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ربّ العزت فرماتا ہے جو ایک نیکی لائے گا اُسے اس کی دس مثل ثواب ہوگا اور میں اور زیادہ اجر عطا کروں گا اور جو بُرائی لائے تو اس کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا یا میں اسے معاف کردوں گا اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوگا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوں گا اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں چار ہاتھ اُس کے قریب ہوں گا۔ جو میرے پاس چل کر آئے گا میں اُس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جس نے تمام زمین کے برابر گناہ لے کر مجھ سے ملاقات کی بشرطیکہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اُس سے اسی کی مثل مغفرت کے ساتھ ملاقات کرتا ہوں۔

(۶۸۳۴)حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيْدُ۔

(۶۸۳۴) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فرمایا: اُس کے لیے اس کی دس مثل ثواب ہوتا ہے اور میں زیادہ بھی عطا کرتا ہوں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے ذکر اور دُعا اور اللہ کے تقرب کی فضیلت معلوم ہوئی اور روایات میں نیکی کا ثواب دس گنا دیے جانے کے بارے میں بھی معلوم ہوا۔ قرآن مجید میں بھی تین درجات اَجر و ثواب کے بیان کیے گئے ہیں' دس گنا' سات گنا' سات سو گنا اور بے حساب۔ علماء فرماتے ہیں یہ نیکی کرنے والے کے اخلاص پر مبنی ہے۔ جتنا اخلاص ہوگا اتنا ثواب زیادہ ہوگا کیونکہ اللہ کے ہاں اخلاص ہی کی قدر و قیمت ہے۔ مقدار و تعداد کا اعتبار نہیں یا جو اللہ کے راستہ میں بے حساب خرچ کرتا ہے اللہ اُسے ثواب بھی بے حساب عطا فرماتے ہیں اور جو حساب سے خرچ کرتا ہے اُسے ثواب بھی حسب سے دس گنا یا سات سو گنا وغیرہ دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۴: باب كَرَاهَةِ الدُّعَآءِ بِتَعْجِيْلِ الْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا

باب: دُنیا میں ہی عذاب مانگنے کی کراہت کے بیان میں

(۶۸۳۵)حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ

(۶۸۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کی عیادت کی جو مرغ کے چوزہ کی طرح کمزور ہو چکا

ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِی بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِی فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَشَفَاهُ۔

تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو کسی چیز کی دُعا (اللہ سے) مانگتا تھا یا اس سے کسی چیز کا سوال کرتا تھا؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں! میں کہتا تھا: اے اللہ! جو تو آخرت میں مجھے سزا دینے والا ہے اسے فوراً دنیا میں ہی مجھے دے دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک ہے۔ نہ تو اس کی طاقت رکھتا ہے اور نہ استطاعت۔ تو نے یہ کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ پھر آپ نے اللہ سے اُس کے لیے دُعا مانگی۔ پس اللہ نے شفاعت عطا فرما دی۔

(۶۸۳۶)حَدَّثَنَاهُ عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِهٖ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ۔

(۶۸۳۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث وَقِنَا عَذَابَ النَّار تک مروی ہے اور زیادتی مذکور نہیں۔

(۶۸۳۷)وَ حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَعُوْدُهٗ وَ قَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَشَفَاهُ۔

(۶۸۳۷) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں سے ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جو کہ چوزہ کی طرح کمزور ہو چکا تھا۔ باقی حدیث حمید کی طرح ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: تیرے لیے اللہ کے عذاب (برداشت کرنے کی) طاقت نہیں ہے اور یہ مذکور نہیں کہ پھر آپ نے اُس کے لیے اللہ سے دُعا مانگی تو اللہ نے اُسے شفا عطا فرما دی۔

(۶۸۳۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۶۸۳۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اپنے اعمال کی دُنیا میں سزا ملنے کی دُعا مانگنا جائز نہیں۔ دنیا اور آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لیے دُعا مانگنا مستحب ہے۔ مریض کی عیادت کرنا اور مصیبت، بیماری اور آزمائش میں دُعا مانگنا بھی مستحب ہے۔ دنیا میں حسنہ عبادت اور عافیت اور نیک بیوی کا حصول ہے اور آخرت میں حسنہ مغفرت، جنت اور اللہ کی رضا کا حصول ہے۔

۱۲۳۵: باب فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

باب: ذکر کی مجلسوں کی فضیلت کے بیان میں

(۶۸۳۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی

(۶۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ زائد فرشتے ایسے بھی ہیں جو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوا وَ صَعِدُوا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ وَ يُهَلِّلُوْنَكَ وَ يَحْمَدُوْنَكَ وَ يَسْاَلُوْنَكَ قَالَ وَ مَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَ يَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَ هَلْ رَاَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِي قَالُوْا وَ يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے ہیں جب وہ ایسی مجلس پا لیتے ہیں جس میں ذکر ہو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پَروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان سے لے کر آسمانِ دُنیا کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے۔ پس جب وہ (اہلِ مجلس) متفرق ہو جاتے ہیں تو یہ (فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں) تو اللہ ربّ العزت اُن سے پوچھتا ہے (باوجودیکہ بخوبی جانتا ہے) کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' جو تیری تسبیح' تکبیر' تہلیل اور تعریف اور تجھ سے سوال کرنے میں مشغول تھے۔ اللہ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں! اے میرے پروردگار۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری جہنم سے۔ اللہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیتے تو اُن کی کیا کیفیت ہوتی (یعنی اور زیادہ پناہ مانگتے) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے مغفرت بھی مانگ رہے تھے۔ تو اللہ فرماتا ہے: تحقیق! میں نے معاف کر دیا اور انہوں نے جو مانگا میں نے انہیں عطا کر دیا اور میں نے انہیں پناہ دے دی' جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ربّ! ان میں فلاں بندہ گناہ گار ہے وہ وہاں سے گزرا تو انکے ساتھ بیٹھ گیا۔ تو اللہ فرماتا ہے: میں نے اُسے بھی معاف کر دیا اور یہ (ذاکرین) ایسے لوگ ہیں کہ انکے ساتھ بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں کیا جاتا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے ایسے اُمور بالخصوص معلوم ہو رہے ہیں جن سے ذاکرین کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

﴿۱﴾ ذکر کی مجالس قائم کرنا اور ذکر کے لیے جمع ہونا جائز ہے' خواہ اللہ کا ذکر تسبیح و تہلیل و تحمید وغیرہ کے لیے جمع ہوا جائے یا احکامات شرعیہ کی تحصیل وغیرہ کے لیے۔

﴿۲﴾ ذکر کرنے والوں کی فضیلت کہ اُن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا تو ذکر کرنے والے کی کیا عظمت ہو گی۔

﴿۳﴾ جہاں اللہ کا ذکر ہو وہاں فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

﴿۴﴾ فرشتوں سے لوگوں کے بارے میں پوچھنا انسانوں کی عظمت و بزرگی کو فرشتوں پر واضح کرنے کے لیے ہے۔

﴿۵﴾ مجالس میں صرف دُنیاوی گفتگو ہی نہ کی جائے بلکہ اس میں کچھ اللہ کا ذکر' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام اور دینی احکام بھی بیان کیے جائیں تا کہ مغفرت کا باعث ہو۔

۱۲۳۶: باب فَضْلِ الدُّعَاءَ بِاللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات کون سی دُعا مانگتے تھے؟

(۶۸۴۰) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا اَیُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ وَ كَانَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ۔

(۶۸۴۰) حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات کونسی دُعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپکی اکثر دُعا جو آپ مانگتے تھے وہ: ''اللہ ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا'' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی دُعا مانگتے تو اِن الفاظ سے دُعا کرتے اور جب کوئی اور دُعا مانگنے کا ارادہ کرتے تو اس میں یہ دُعا بھی مانگتے تھے۔

(۶۸۴۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(۶۸۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا' اے ہمارے پروردگار! ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

خلاصۃ الباب: اِس باب کی دونوں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دُعا مانگتے تو اس میں رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا دُعا ضرور مانگتے کیونکہ یہ جامع دُعا ہے۔ دُنیا اور آخرت کی نعمتوں کو شامل ہے۔

۱۲۳۷: باب فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالدُّعَاءِ

باب: لا اِلٰہ اِلاّ اللہ' سبحان اللہ کہنے اور دُعا مانگنے کی فضیلت کے بیان میں

(۶۸۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ

(۶۸۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن میں سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھا اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اُس کے لیے سو

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اُس کے (نامہ اعمال سے) سو بُرائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس دن شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہاں تک کہ شام کرتا ہے اِس حال میں کہ کوئی آدمی بھی اُس سے افضل عمل نہیں کرتا' سوائے اُس آدمی کے جو ان کلمات کو اُس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اور جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ دن میں سو دفعہ پڑھا تو اس کی تمام خطائیں مٹا دی جاتی ہیں' اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۶۸۴۳)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَ حِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔

(۶۸۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح و شام سو مرتبہ (یہ دُعا) پڑھتا ہے قیامت کے دن کوئی اس سے زیادہ افضل عمل نہیں لاسکتا' سوائے اُس کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

(۶۸۴۴)حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

(۶۸۴۴) حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جس نے دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پڑھا وہ ایسا ہے جیسا کہ اولادِ اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے والا۔

(۶۸۴۵)وَ قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ (خُثَيْمٍ) رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيْعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ فَاَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۶۸۴۵) حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔ ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے سنی۔ راوی کہتے ہیں میں عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا: آپ نے کس سے یہ حدیث سنی؟ انہوں نے کہا: ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے۔ پھر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور اُن سے پوچھا کہ آپ نے کس سے سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۸۴۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ

(۶۸۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن وزن میں بھاری ہیں اور رحمٰن کو محبوب ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

(۶۸۴۷) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

(۶۸۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا میرے نزدیک ہر اُس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(۶۸۴۸) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوْسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوْسٰى اَمَّا عَافِنِي فَاَنَا اَتَوَهَّمُ وَمَا اَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيْثِهٖ قَوْلَ مُوْسٰى۔

(۶۸۴۸) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے ایسا کلام سکھائیں جسے میں پڑھتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا کر۔ اُس نے عرض کیا: یہ سارے کلمات تو میرے ربّ کے لیے ہیں' میرے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي "اے اللہ! مجھے معاف فرما اور رحم فرما اور ہدایت عطا فرما اور رزق عطا فرما" کہہ اور راوی کہتے ہیں عَافِنِي کے بارے میں مجھے وہم ہے کہ وہ ابن ابی شیبہ نے کہا تھا یا نہیں۔

(۶۸۴۹) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

(۶۸۴۹) حضرت ابو مالک اشجعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مسلمان ہونے والے آدمی کو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي سکھاتے تھے۔

(۶۸۵۰) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ

(۶۸۵۰) حضرت ابو مالک اشجعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں' جب کوئی مسلمان ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے نماز سکھاتے پھر اُسے حکم کرتے کہ وہ ان

يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي۔

کلمات سے دُعا مانگے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي۔

(۶۸۵۱)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحِمْنِي وَ عَافِنِيْ وَارْزُقْنِي وَ يَجْمَعُ اَصَابِعَهٗ اِلَّا الْاِبْهَامَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ۔

(۶۸۵۱)حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ایک آدمی نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے ربّ سے دُعا کروں تو کیسے کہوں؟ آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحِمْنِي وَ عَافِنِيْ وَارْزُقْنِي کہہ اور آپ نے اپنے انگوٹھے کے سوا باقی اُنگلیاں جمع کیں کیونکہ یہ کلمات تیری دُنیا اور آخرت کے (فوائد) کیلئے جامع ہیں۔

(۶۸۵۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَ تُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔

(۶۸۵۲)حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی پوچھنے والے نے پوچھا: ہم میں کوئی آدمی ہزار نیکیاں کیسے کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھتا ہے اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا اُس کی ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔

۱۲۳۸: باب فَضْلِ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ عَلَى الذِّكْرِ

باب: تلاوتِ قرآن اور ذکر کے لیے اجتماع کی فضیلت کے بیان میں

(۶۸۵۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي

(۶۸۵۳)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے کسی مؤمن سے دُنیا میں مصیبتوں کو دُور کیا اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اُس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور اللہ اُس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے اور جو ایسے راستے پر چلا جس میں علم کی تلاش کرتا ہو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

کے ذریعہ جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب تلاوت کرے اور اُس کی تعلیم میں مصروف ہوتے ہیں' اُن پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت اُنہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُنہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اُن کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں کرتے ہیں اور جس شخص کو اُس کے اپنے اعمال نے پیچھے کر دیا تو اُسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

(۶۸۵۴)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِي وَ فِي حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي اُسَامَةَ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ۔

(۶۸۵۴) اِس سند سے بھی یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن ابو اسامہ کی حدیث میں تنگ دست پر آسانی کرنے کا ذکر موجود نہیں۔

(۶۸۵۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ وَ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔

(۶۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتے ہوئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم بھی بیٹھ کر اللہ ربّ العزت کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے' فرشتے اُنہیں گھیر لیتے ہیں اور (اللہ عزوجل کی) رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ اُن پر نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے پاس والوں میں اُن کا ذکر فرماتا ہے۔

(۶۸۵۶)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۶۸۵۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۶۸۵۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا

(۶۸۵۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس سے گزر ا ہوا تو کہا: تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا تمہیں اللہ کی قسم! صرف اسی بات نے بٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے

اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّي وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَ نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ (قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ) قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِي جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِي اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

ہوئے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی اور میرے مقام و مرتبہ والا کوئی بھی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے کم حدیثوں کو بیان کرنے والا نہیں اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا: تمہیں کس بات نے بٹھلایا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اُس کی اِس بات پر حمد کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اُس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم پر اُس کے ذریعہ احسان فرمایا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تمہیں اس بات کے علاوہ کسی بات نے نہیں بٹھلایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں اُٹھوائی بلکہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے اللہ کے ذکر کے حلقہ کا اثبات اور فضیلت معلوم ہوئی۔ تلاوتِ قرآن، مسائل و فضائل ارکانِ اسلام و احکام، تذکرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ سب اللہ عزوجل کے ذکر میں شامل ہیں۔

۳۳۹: باب اِسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ

باب: استغفار کی کثرت کے استحباب کے بیان میں

(۶۸۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَ كَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي وَاِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(۶۸۵۸) حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے دِل پر (کبھی کبھی) کچھ غفلت آ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

(۶۸۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَغَرَّ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(۶۸۵۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت اغر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اللہ سے توبہ کرو کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ اُس (اللہ عزوجل) سے توبہ کرتا ہوں۔

(۶۸۶۰) حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي اَبِي ح وَ

(۶۸۶۰) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۸۶۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمٰنَ بْنَ حَيَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(۶۸۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورج کے مغرب سے طلوع سے پہلے پہلے توبہ کر لی تو اللہ اُس کی توبہ قبول کر لیں گے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر دن کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ توبہ اپنے گناہوں پر شرمندگی اور معافی مانگنے کا نام ہے۔ توبہ اگر اخلاص سے کر لی جائے تو اللہ عزوجل گزشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ توبہ صرف کانوں کو ہاتھ لگانے یا زبان سے معافی وغیرہ کے الفاظ کہنے کا نام نہیں بلکہ گزشتہ گناہ پر ندامت' آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم اور حقوق و فرائض کو ادا کرنے کا انتظام کرنے کا نام ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربِ قیامت میں جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اُس سے پہلے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی اور نہ ہی نزع کے وقت توبہ قبول ہوتی ہے۔

۱۲۴۰: باب اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بَالذِّكْرِ

باب: آہستہ آواز سے ذکر کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۶۸۶۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهٗ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۶۸۶۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کرو۔ تم کسی غائب یا بہرے کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم سننے والے اور قریب والے کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور میں اُس وقت آپ کے پیچھے کھڑا لاحول ولاقوۃ الّا باللہ پڑھ رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں سے خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: لاحول ولاقوۃ الّا باللہ کہو۔ (گناہوں سے پھرنا اور نیکی کی طاقت اللہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔)

(۶۸۶۳)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ اَبُو

(۶۸۶۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۶۸۶۴) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ ابْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ عَنْ اَبِى مُوْسٰى اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُوْنَ فِى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ لَا تُنَادُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِىَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۶۸۶۴) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے۔ ایک شخص نے ہر گھاٹی پر چڑھتے ہوئے بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا شروع کر دیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ پھر اے ابوموسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس فرمایا: (اور ارشاد فرمایا) کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۶۸۶۵) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِى مُوْسٰى قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

(۶۸۶۵) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح مذکور ہے۔

(۶۸۶۶) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ عَنْ اَبِى مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ ﷺ فِى سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ۔

(۶۸۶۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ باقی حدیث مبارکہ عاصم کی طرح ذکر کی۔

(۶۸۶۷) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ عَنْ اَبِى مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِيْهِ وَالَّذِى تَدْعُوْنَهُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ وَ لَيْسَ فِى حَدِيْثِهِ ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۶۸۶۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پھر اسی طرح حدیث روایت کی۔ اس میں یہ بھی فرمایا: جسے تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ نزدیک ہے اور ان کی حدیث میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر نہیں ہے۔

(۶۸۶۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِى مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ

(۶۸۶۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کی خبر نہ دوں؟ یا فرمایا: جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے

عَلٰی کَنْزٍ مِن کُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

فرمایا: وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔

خُلاصَۃُ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ چلاّ چلاّ کر اور حلق پھاڑ پھاڑ کر ذکر نہیں کرنا چاہیے۔ باقی متوسط بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے' بشرطیکہ کسی بیمار کے آرام یا عبادت گزار کی عبادت میں خلل واقع نہ ہو اور ریا کاری سے بھی خالی ہو۔ ان احادیث میں حلق پھاڑ پھاڑ کر اور بہت بلند آواز سے ذکر کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسے بہرہ اور دُور موجود آدمی سے بات کر رہا ہو کیونکہ اللہ تو شہ رگ سے بھی قریب ہے۔

۱۲۴۱: باب الدَّعَوٰتِ وَالتَّعَوُّذِ

باب: دُعاؤں اور پناہ مانگنے کے بیان میں

(۶۸۶۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِی بَکْرٍ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِی دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ فِی صَلَاتِی قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَبِیْرًا وَ قَالَ قُتَیْبَةُ کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

(۶۸۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' مجھے ایسی دُعا تعلیم دیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَبِیْرًا پڑھا کر۔ ''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا اور قتیبہ نے کہا: بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔ پس اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی معاف کرنے والا' نہایت مہربان ہے۔''

(۶۸۷۰) وَ حَدَّثَنِیْهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی رَجُلٌ سَمَّاهُ وَ عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ فِی صَلَاتِی وَ فِی بَیْتِی ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ ظُلْمًا کَثِیْرًا۔

(۶۸۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسی دُعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں مانگا کروں۔ پھر اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی لیکن اس میں ظُلْمًا کَثِیْرًا (بہت زیادہ ظلم کیا) ہے۔

(۶۸۷۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ اَبُو کُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَکْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ

(۶۸۷۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دُعاؤں سے دُعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کے فتنہ اور جہنم کے عذاب اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور مال و دولت کے فتنہ کے شر سے اور تنگ دستی کے فتنہ کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ

عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَا الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

مانگتا ہوں۔اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے۔ (اے اللہ!) میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دُوری فرما دے جتنی دُوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فرمائی ہے۔اے اللہ! میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶۸۷۲)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۸۷۲) یہی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۲: باب التَّعَوُّذِ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَغَيْرِهٖ

باب: عاجز ہونے اور سستی سے پناہ مانگنے کے بیان میں

(۶۸۷۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

(۶۸۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے عاجز ہونے' سستی' بزدلی' بڑھاپے اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے عذابِ قبر' زندگی اور موت کی آزمائشوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶۸۷۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ يَزِيْدَ لَيْسَ فِي حَدِيْثِهٖ قَوْلُهٗ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

(۶۸۷۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں لیکن اس حدیث میں زندگی اور موت کی آزمائشوں کا ذکر نہیں ہے۔

(۶۸۷۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ۔

(۶۸۷۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز سے پناہ مانگی جس میں بخل کا بھی ذکر کیا۔

(۶۸۷۶)حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

(۶۸۷۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دُعاؤں سے دُعا مانگا کرتے تھے۔اے اللہ! میں تجھ سے بخل' سستی' اُدھیڑ عمر' عذابِ قبر اور زندگی و موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَالْكَسَلِ وَ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۱۲۴۳: باب فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهٖ

باب: بُری تقدیر اور بدنصیبی کے پانے سے پناہ مانگنے کے بیان میں

(۶۸۷۷) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِن شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيْثِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ اَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا۔

(۶۸۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بُری تقدیر اور بدنصیبی کے پانے اور دشمنوں کے خوش ہونے اور سخت آزمائش سے پناہ مانگتے تھے۔

(۶۸۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ اَنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔

(۶۸۷۸) حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے کسی جگہ پہنچ کر اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ''پس میں اللہ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں'' پڑھ لیا تو اُسے اُس جگہ سے چلنے تک کوئی بھی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔

(۶۸۷۹) وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ اَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُوْنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِي حَبِيْبٍ وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوْبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ۔

(۶۸۷۹) حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پہنچ کر اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کہتا ہے تو اُس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز اُسے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

(۶۸۸۰) قَالَ يَعْقُوْبُ وَ قَالَ الْقَعْقَاعُ ابْنُ حَكِيْمٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

(۶۸۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے

اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّکَ۔

رسول! مجھے رات بچھو نے کاٹ لیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ لیتا تو تمہیں یہ (بچھو) تکلیف نہ پہنچاتا۔

(۶۸۸۱) وَ حَدَّثَنِیْ عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِیُّ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ یَعْقُوْبَ اَنَّہٗ ذَکَرَ لَہٗ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ مَوْلٰی غَطَفَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَدَغَتْنِی عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ وَھْبٍ۔

(۶۸۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بچھو نے ڈس لیا۔ باقی حدیث مبارکہ ابن وہب کی طرح ہے۔

۱۲۴۴: باب الدُّعَآءِ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت کی دُعا کے بیان میں

(۶۸۸۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ حَدَّثَنِی الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَ کَ لِلصَّلَاۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَ رَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْھُنَّ مِنْ آخِرِ کَلَامِکَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ قَالَ فَرَدَّدْتُھُنَّ لِاَسْتَذْکِرَھُنَّ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

(۶۸۸۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ پڑھو۔ ''اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ تیرے حوالہ کیا اور اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا اور تیری طرف رغبت کی' تیرا خوف کھاتے ہوئے۔ کوئی پناہ یا نجات کی جگہ تیرے سوا نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جسے تو نے بھیجا'' اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ۔ پس اگر تم اس رات میں فوت ہوگئے تو فطرت پر فوت ہوئے۔ میں نے کلمات کو یاد کرنے کی غرض سے دُہرایا تو میں نے اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ اِلٰی اَرْسَلْتَ کہہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ہی کہہ۔

(۶۸۸۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ یَعْنِی ابْنَ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَیْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ مَنْصُوْرًا اَتَمُّ حَدِیْثًا وَ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ حُصَیْنٍ وَ اِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَیْرًا۔

(۶۸۸۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر صبح کرو گے تو خیر ہی پاؤ گے۔

(۶۸۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ

(۶۸۸۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ اَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَ بِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيْثِهِ مِنَ اللَّيْلِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو وہ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ پڑھے۔ ''اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنی پشت تیری پناہ میں دی اور میں نے اپنا معاملہ رغبت اور خوف سے تیرے سپرد کیا۔ پناہ اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔ پس اگر وہ آدمی مر گیا تو فطرت پر مرا اور ابن بشار نے اپنی حدیث میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

(۶۸۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔

(۶۸۸۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر کی طرف آئے۔ باقی حدیث عمرو بن مرہ کی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔ پس اگر تو اسی رات فوت ہو گیا تو فطرت پر تجھے موت واقع ہو گی اور اگر صبح کی تو بھلائی پائے گا۔

(۶۸۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔

(۶۸۸۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے لیکن اس میں اگر تو نے صبح کی تو بھلائی پائے گا' مذکور نہیں۔

(۶۸۸۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(۶۸۸۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے سونے کی جگہ جاتے تو اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا فرماتے۔ ''اے اللہ تیرے نام سے زندہ رہتا اور مرتا ہوں''۔ اور جب بیدار ہوتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا پڑھتے۔ یعنی: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو ہمارے مرنے کے بعد زندگی عطا کی اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے''۔

(۶۸۸۸) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ

(۶۸۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے

نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَ اَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَ مَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ (اِنِّي) اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ۔

ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر جائے تو اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَ اَنْتَ تَوَفَّاهَا پڑھے۔ ''اے اللہ تو نے میری جان پیدا کی تو تو ہی اسے موت دے گا۔ اس کی موت اور زندگی تیرے ہی لیے ہے۔ اگر تو اسے زندہ رکھے تو حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو معاف فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں۔'' تو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے سنی۔ تو انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

(۶۸۸۹)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ يَاْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَنَامَ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبَّ الْاَرْضِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَ كَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۶۸۸۹)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کوئی سونے کا ارادہ کرتا تو آپ اسے دائیں کروٹ پر لیٹنے اور یہ دُعا پڑھنے کا حکم فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ اے اللہ آسمانوں کے ربّ اور زمین کے ربّ اور عرشِ عظیم کے ربّ ہمارے ربّ اور ہر چیز کے پروردگار۔ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے تورات انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے۔ میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی ایسا اوّل ہے جو تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہ ہوگی اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ ہمارے قرض کو دُور کر دے اور ہمیں فقر سے مستغنی فرما۔''

(۶۸۹۰)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا اَنْ نَقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ قَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔

(۶۸۹۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے جب ہم میں کوئی اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو ہم اس طرح کہیں۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ہر جانور کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اُس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے۔

(۶۸۹۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كِلَاهُمَا

(۶۸۹۱)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ نے اُن سے فرمایا:

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِی اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ بِمِثْلِكَ ہو۔ اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے پروردگار۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۶۸۹۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی سَعِيْدُ بْنُ اَبِی سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَوٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ رَبِّی بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِی وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِی فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

(۶۸۹۲)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو چاہیے کہ اپنے تہبند کے اندرونی حصہ سے اپنے بستر کو جھاڑے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسا (جانور) اس کے بعد بستر پر اُس کا جانشین بنا تھا اور جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو دائیں کروٹ پر لیٹے اور سُبْحَانَكَ رَبِّی بِكَ وَضَعْتُ پڑھے۔ ''اے اللہ' میرے ربّ! تو پاک ہے۔ میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو رکھا اور تیرے نام کے ساتھ اسے اُٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اسے معاف فرما اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

(۶۸۹۳)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّی وَضَعْتُ جَنْبِی فَاِنْ اَحْيَيْتَ نَفْسِی فَارْحَمْهَا۔

(۶۸۹۳)اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ دُعا ہے۔ پھر چاہیے کہ وہ بِاسْمِكَ رَبِّی وَضَعْتُ کہے۔ ''اے میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں اپنے پہلو کو رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو زندہ رکھے تو اس پر رحم فرما۔''

(۶۸۹۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا و سَقَانَا وَ كَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهُ وَلَا مُؤْوِیَ۔

(۶۸۹۴)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا و سَقَانَا پڑھتے۔ یعنی: ''تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا کیونکہ کتنے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی ٹھکانا دینے والا ہے۔''

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں سونے کے آداب اور سونے کی دُعائیں مذکور ہیں۔ آداب یہ ہیں کہ جب سونے کا ارادہ کرے تو اوّلاً وضو کرے پھر اپنے بستر کو جھاڑ لے پھر دائیں کروٹ سوئے اور دایاں ہاتھ اپنے رُخسار کے نیچے رکھے اور پھر ان دُعاؤں میں سے جو چاہے پڑھ لے اور آخری کلام ان دُعاؤں میں سے کوئی دُعا یا تسبیح و تقدیس اور تلاوتِ قرآن ہونا چاہیے اور جب اُٹھے تو اوّل کلمہ اور دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرِ پڑھنا مستحب اور باعث ثواب ہے۔

۱۲۴۵: باب فِی الْاَدْعِیَةِ

باب: دُعاؤں کے بیان میں

(۶۸۹۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّفْظُ لِیَحْیٰی اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بِنِ نَوْفَلِ الْاَشْجَعِیِّ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

(۶۸۹۵) حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے دُعاؤں کے مانگنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کیے ہوئے عمل اور نہ کیے ہوئے عمل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(۶۸۹۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ کَانَ یَدْعُوْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

(۶۸۹۶) حضرت فروہ بن نوفل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے بارے میں سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دُعا مانگتے تھے۔ تو انہوں نے کہا: آپ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ سے دُعا مانگا کرتے تھے۔

(۶۸۹۷) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ حیَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ کِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَیْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

(۶۸۹۷) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ محمد بن جعفر کی حدیث میں مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

(۶۸۹۸) وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

(۶۸۹۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دُعا میں: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ دُعا مانگا کرتے تھے۔

(۶۸۹۹) حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ حَدَّثَنِی ابْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمُرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِی اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ

(۶۸۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا: اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُم انگا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! میں نے تیری فرمانبرداری کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے جہاد کیا۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کر دے۔ تو زندہ ہے جسے موت نہیں اور جن و انس سب مر جائیں

وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ۔

گے۔"

(۶۹۰۰)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاھِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَ حُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔

(۶۹۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں صبح کرتے تو فرماتے: سَمَّعَ سَامِعٌ "سننے والے نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ہم پر آزمائش کے حسن کو سن لیا۔ اے ہمارے ربّ ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما' اس حال میں کہ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔"

(۶۹۰۱)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَ خَطَئِیْ وَ عَمْدِیْ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(۶۹۰۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے دُعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ "اے اللہ! میری خطاؤں' میری نادانی اور میرے معاملہ' میری زیادتی کو اور جو مجھ سے تو جانتا ہے کو معاف فرما۔ اے اللہ! جو کام میں نے سنجیدگی سے کیے اور جو مذاق سے سرانجام دیئے جو بھول کر اور جو جان بوجھ کر اور ہر وہ عمل جو میرے نزدیک (گناہ ہے) معاف فرما۔ اے اللہ! میرے پہلے والے عمل اور بعد والے جو پوشیدہ اور ظاہراً عمل کیے اور جن اعمال کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

(۶۹۰۲)وَ حَدَّثَنَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۹۰۲) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۶۹۰۳)حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ دِیْنَارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْھَیْثَمِ الْقُطَعِیُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ قُدَامَۃَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِی الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔

(۶۹۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا: اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ پڑھتے تھے۔ "اے اللہ! میرے دین کو درست فرما جو میرے معاملات کا محافظ ہے اور میری دُنیا کو درست فرما جس میں میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر بھلائی میں میرے لیے زیادتی کا باعث بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔"

(۶۹۰۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

(۶۹۰۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ الْهُدٰی دُعا فرماتے تھے۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ' پاکدامنی اور غنا مانگتا ہوں۔''

(۶۹۰۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰی قَالَ فِی رِوَایَتِهٖ وَالْعِفَّةَ۔

(۶۹۰۵) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں عَفَافَ کی بجائے عِفَّتَ کا لفظ ہے۔ معنی ایک ہی ہے۔

(۶۹۰۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَیْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِلَّا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِی تَقْوَاهَا وَ زَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَ مَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔

(۶۹۰۶) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں تم سے وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ ''اے اللہ! میں تجھ سے عاجز ہونے اور سستی اور بزدلی اور بخل اور بڑھاپے اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر اور اسے پاکیزہ بنا۔ آپ ہی پاکیزہ بنانے والوں میں سے بہتر ہیں اور تو ہی کارساز اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع دینے والا نہ ہو اور ایسے دل سے جو ڈرنے والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر ہونے والا نہ ہو اور ایسی دُعا سے جو قبول ہونے والی نہ ہو''۔

(۶۹۰۷)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سُوَیْدٍ النَّخَعِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰی قَالَ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ (لِلّٰهِ) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِی الزُّبَیْدُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

(۶۹۰۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ (لِلّٰهِ) ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور ساری تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔'' حضرت ابراہیم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اُسی کے لیے بادشاہت ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے پناہ

هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جہنم میں اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(۶۹۰۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ اُرَاهُ قَالَ فِيْهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔

(۶۹۰۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دُعا مانگا کرتے تھے اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں۔'' راوی کا خیال ہے کہ آپ یہ کلمات بھی ادا فرماتے تھے: ''ملک اُسی کے لیے ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے ربّ میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے ربّ! میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے ربّ! میں تجھ سے جہنم میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور جب صبح کرتے تو بھی اسی طرح فرماتے ہم نے صبح کی اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔

(۶۹۰۹) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرِ مَا فِيْهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ زَادَنِي فِيْهِ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ

(۶۹۰۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تو یہ دُعا فرماتے تھے: ''ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور جو بھلائی اِس رات میں ہے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کی برائی اور جو برائی اس میں ہے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سستی' بڑھاپے اور بڑھاپے کی بُرائی اور دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ ایک مرفوع روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اُسی کے لیے ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۶۹۱۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ۔

(۶۹۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے یہ دُعا فرماتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے۔ جس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا لشکر کو مغلوب کیا اور اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔

(۶۹۱۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔

(۶۹۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: یہ دُعا مانگا کرو اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ ''اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور سیدھا رکھ اور ہدایت کے وقت اپنے راستہ کی ہدایت اور سیدھے کرنے کی دُعا کے وقت تیر کے سیدھا ہونے کو پیش نظر رکھو۔''

(۶۹۱۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِی ابْنَ اِدْرِيْسَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۹۱۲) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا (راستے کا) سوال کرتا ہوں' دُعا مانگا کرو۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۲۴۶: باب التَّسْبِيْحِ اَوَّلَ النَّهَارِ وَ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: صبح اور سوتے وقت کی تسبیح کرنے کے بیان میں

(۶۹۱۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَ هِیَ فِیْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَ هِیَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ

(۶۹۱۳) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت ہی نماز ادا کرنے کے بعد اُن کے پاس سے چلے گئے اور وہ اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ پھر دن چڑھے آپ واپس تشریف لائے تو وہ (جویریہ رضی اللہ عنہا) وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیرے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر تیرے آج کے وظیفہ کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ

كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضَا نَفْسِهٖ وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

بِحَمْدِهٖ ''اللہ کی تعریف اور اُسی کی پاکی ہے۔اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اُس کی رضا اور اُس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

(۶۹۱۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ رِشْدِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

(۶۹۱۴) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت یا نمازِ فجر کے بعد اس کے پاس سے گزرے پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی لیکن اس میں دُعا کے الفاظ اس طرح ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ اللہ کی پاکی اُس کی مخلوق کی تعداد کے برابر' اللہ کی پاکی اُس کی رضا کے برابر' اللہ کی پاکی اُس کے عرش کے وزن کے برابر' اللہ کی پاکی اُس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (بیان کرتا ہوں)۔''

(۶۹۱۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى فِيْ يَدِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

(۶۹۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں نشانات پڑھ جانے کی وجہ سے تکلیف ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی (غلام) تھے۔ وہ رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں لیکن آپ سے ملاقات نہ ہوسکی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں (اپنے آنے کی) خبر دی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی خبر دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم اپنے بستروں پر پہنچ چکے تھے۔ ہم نے اُٹھنا شروع کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پڑ ہی رہو۔ پھر آپ ہمارے درمیان (میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے) بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے میں آپ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز کی تعلیم نہ دوں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر' تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو تو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

(۶۹۱۶)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ

(۶۹۱۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ اس

ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِى حَدِيْثِ مُعَاذٍ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ۔

سند میں ہے: جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستروں پر جاؤ۔

(۶۹۱۷) وَ حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى يَزِيْدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِى طَالِبٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى وَ زَادَ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيْلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ وَ فِى حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلٰى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ۔

(۶۹۱۷) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں نے جب سے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے میں نے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ آپ سے عرض کیا گیا آپ نے صفین کی رات میں بھی انہیں نہیں چھوڑا؟ فرمایا: صفین کی رات میں بھی نہ چھوڑا۔ ابن ابی لیلٰی نے کہا: میں نے آپ سے کہا: صفین کی رات کو بھی نہیں؟

(۶۹۱۸) حَدَّثَنِى اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ (يَعْنِى) ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا وَ شَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا اَلْفَيْتِيْهِ عِنْدَنَا قَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ تُكَبِّرِيْنَ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ حِيْنَ تَاْخُذِيْنَ مَضْجَعَكِ۔

(۶۹۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے اور کام کی شکایت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: تمہیں خادم تو ہمارے پاس سے نہیں ملے گا (البتہ) ایک عمل میں تمہیں بتائے دیتا ہوں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ تم جب بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

(۶۹۱۹) وَ حَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۹۱۹) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ میں صبح کے وقت اور سونے کے وقت چند کلمات بتائے گئے ہیں۔ جن کے پڑھنے کے بہت فضائل روایات میں منقول ہیں اور ان کلمات کو تسبیحات فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۴۷: باب اسْتِحْبَابِ الدُّعَآءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيْكِ

باب: مرغ کی اذان کے وقت دُعا کے استحباب کے بیان میں

(۶۹۲۰) حَدَّثَنِى قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ

(۶۹۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اُس کے فضل کا سوال کیا کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی ہینگ

فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا۔

(آواز) سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

تشریح اِس باب کی احادیث مبارکہ سے مرغ کی اذان کے وقت دُعا مانگنے کا استحباب معلوم ہوا کیونکہ وہ فرشتے کو جب دیکھتا ہے تو آواز نکالتا ہے۔ روایات میں ہے کہ اللہ کا ایک فرشتہ دیک علیہ السلام ہے جس کے پاؤں زمین میں اور سر آسمان میں ہے۔ وہ سب سے پہلے اذان دیتا ہے پھر اُس کی آواز سُن کر مرغ اذان دیتے ہیں اور حدیث میں مرغ کو گالی دینے سے بھی منع فرمایا گیا ہے کیونکہ وہ نماز کے لیے اُٹھاتا ہے۔

۱۲۴۸: باب دُعَآءِ الْكَرْبِ

باب: مصیبت کے وقت کی دُعا کے بیان میں

(۶۹۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ۔

(۶۹۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ''عظمت والے اور بُردباری والے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ عرش عظیم کے پروردگار اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آسمانوں کے ربّ' زمین کے ربّ اور عزت والے عرش کے ربّ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' پڑھتے۔

(۶۹۲۲) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ اَتَمُّ۔

(۶۹۲۲) یہ حدیث اِس سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۹۲۳) وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

(۶۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت ان کلمات کے ساتھ دُعا فرمایا کرتے تھے جو اوپر مذکور ہوئے۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں آسمانوں اور زمین کے ربّ مذکور ہے۔

(۶۹۲۴) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِي يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ زَادَ مَعَهُنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ۔

(۶۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو آپ انہی کلمات سے دُعا مانگا کرتے تھے لیکن اس روایت میں ان کلمات کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ عزت والے عرش کے ربّ' اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۱۲۴۹: باب فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ

باب: سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت کے بیان میں

(۶۹۲۵) حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ۔

(۶۹۲۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا کلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لیے چن لیا ہے۔ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ۔

(۶۹۲۶) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِی بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ۔

(۶۹۲۶) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام کی خبر (ضرور) دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

۱۲۵۰: باب فَضْلِ الدُّعَآءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب: مسلمانوں کے لیے پس پشت دُعا مانگنے کی فضیلت کے بیان میں

(۶۹۲۷) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ حَفْصٍ الْوَكِيْعِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

(۶۹۲۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے پس پشت اُس کے لیے دُعا مانگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اسی کی طرح ہو۔

(۶۹۲۸) حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِی طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ كُرَيْزٍ حَدَّثَتْنِی اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِی سَيِّدِی اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

(۶۹۲۸) حضرت اُمّ درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے آقا (شوہر) نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' جس نے اپنے بھائی کے لیے اسکے پاس پشت دُعا کی تو اُسکے سر کے پاس موجود مؤکل فرشتہ امین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی اسی کی مثل ہو۔

(۶۹۲۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَ كَانَتْ تَحْتَهٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ وَ وَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ اَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

(۶۹۲۹) حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اُمّ درداء ان کی بیوی تھی۔ میں ملک شام گیا تو میں ابودرداء کے پاس مکان پر حاضر ہوا اور وہ گھر پر موجود نہ تھے۔ جبکہ اُمّ درداء موجود تھیں تو انہوں نے کہا: کیا تو اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: اللہ سے ہمارے لیے بھلائی کی دُعا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے' مسلمان مرد کی اپنے بھائی کے لیے پس پشت دُعا قبول ہوتی ہے۔ اُس کے سر کے پاس موکل فرشتہ موجود ہے جب یہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دُعا کرتا ہے تو موکل فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے میرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔

(۶۹۳۰)قَالَ فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۶۹۳۰) حضرت صفوان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بازار کی طرف نکلا۔ میری ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے دُعا کرنے کے لیے کہا۔

(۶۹۳۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٰنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ۔

(۶۹۳۱) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۵۱: باب اسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

باب: کھانے پینے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۶۹۳۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا۔

(۶۹۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو ایک کھانا کھا کر اُس پر اللہ کا شکر ادا کرے یا جو بھی چیز پیے اُس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔

(۶۹۳۳)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۶۹۳۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۵۲: باب بَيَانِ اَنَّهٗ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِيْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ

باب: ہر اُس دُعا کے قبول ہونے کے بیان میں جس میں جلدی نہ کی جائے

(۶۹۳۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ۔

(۶۹۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی جب تک جلدی نہ کرے اُس کی دُعا قبول کی جاتی ہے۔ یہ نہ کہا جائے کہ میں نے دُعا مانگی تھی مگر قبول نہ ہوئی۔

(۶۹۳۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ (بْنِ لَيْثٍ) حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ كَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَاَهْلِ الْفِقْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّىْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ۔

(۶۹۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دُعا اُس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی یہ نہ کہے کہ میں نے اپنے ربّ سے دُعا کی تھی لیکن اُس نے قبول نہ کی۔

(۶۹۳۶)حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

(۶۹۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی اور قبولیت میں جلدی نہ کرے اُس وقت تک بندہ کی دُعا قبول کی جاتی رہتی ہے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! جلدی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کہے' میں نے دُعا مانگی تھی' میں نے دُعا مانگی تھی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میری دُعا قبول ہوئی ہو پھر وہ اِس سے نا اُمید ہو کر دُعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں دُعا مانگنے کے آداب بیان کیے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ ہر آدمی کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ بس اللہ سے مانگتے ہی رہنا چاہیے کیونکہ دینے والی ذات بھی وہی ہے۔ اس کے دَر کو چھوڑ کر آدمی کس دَر سے مانگے جو دینے والا ہو۔ جب ایک ہی عطا کرنے والا ہے تو پھر نہ اُکتانا چاہیے اور نہ ہی دُعا کی قبولیت میں جلدی کرنی چاہیے۔ اسی طرح کسی گناہ یا قطع رحمی یا معصیت و نافرمانی کی بھی دُعا نہ مانگی جائے۔ آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے' عاجزی اور انکساری سے محتاج بن کر پختہ عزم و یقین کے ساتھ جو بندہ اللہ سے دُعا مانگتا ہے تو اللہ ضرور عطا کرتا ہے بلکہ وہ ایسا داتا ہے جو نہ مانگنے والے سے تو ناراض ہوتا ہے اور مانگنے والے پر خوش ہوتا ہے اور عطا کرتا ہے۔

کتاب الرقاق

۱۲۵۳: باب اَكْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءِ وَ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ النِّسَآءُ وَ بَيَانِ الْفِتْنَةِ بِالنِّسَآءِ

باب: اہلِ جنت میں غریبوں اور اہلِ جہنم میں عورتوں کی اکثریت ہونے کے بیان میں

(۶۹۳۷) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ اِلَّا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

(۶۹۳۷) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے اور مال و عظمت والوں کو (جنت میں داخل ہونے سے) روک دیا گیا البتہ دوزخ والوں کے لیے دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

(۶۹۳۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

(۶۹۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے وہاں اکثریت فقیر لوگوں کی دیکھی اور جب جہنم پر مطلع ہوا تو وہاں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی۔

(۶۹۳۹) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۹۳۹) اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۶۹۴۰) وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّجَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ۔

(۶۹۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم کے بارے میں مطلع کیا گیا۔ باقی حدیث ایوب کی طرح ذکر کی۔

(۶۹۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ سَمِعَ اَبَا رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

(۶۹۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح حدیث روایت کی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۹۴۲)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَاَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الْاُخْرٰى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِی الْجَنَّةِ النِّسَاءُ۔

(۶۹۴۲) حضرت ابو التیاح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مطرف بن عبداللہ کی دو بیویاں تھیں۔ وہ ان میں سے ایک کے پاس آئے تو دوسری نے کہا: تو فلانے کے پاس سے آیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آیا ہوں اور انہوں نے ہمیں یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں رہنے والوں میں سب سے کم عورتیں ہوں گی۔

(۶۹۴۳)حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِی يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

(۶۹۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں میں سے ایک دُعا یہ بھی تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت وصحت کے پلٹ جانے سے اور اچانک مصیبت آ جانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(۶۹۴۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ امْرَاَتَانِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ۔

(۶۹۴۴) حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اُس کی دو بیویاں تھیں۔ باقی حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

(۶۹۴۵)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَرَكْتُ بَعْدِی فِتْنَةً هِیَ اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

(۶۹۴۵) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر زیادہ نقصان دہ مَردوں کے لیے اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

(۶۹۴۶)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى جَمِيْعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ قَالَ اَبِی حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِی فِی النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

(۶۹۴۶) حضرت اُسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے لوگوں میں اپنے بعد مَردوں پر عورتوں سے بڑھ کر زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

(۶۹۴۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا

(۶۹۴۷) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۶۹۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَ اِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِى اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِى النِّسَاءِ وَ فِى حَدِيْثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ۔

(۶۹۴۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ ونائب بنانے والا ہے۔ پس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ دُنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی ڈرتے رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔

۱۲۵۴: باب قِصَّةِ اَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ وَالتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

باب: تین اصحابِ غار کا واقعہ اور اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنانے کے بیان میں

(۶۹۴۹) حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِى اَنَسٌ يَعْنِى ابْنَ عِيَاضٍ اَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِى جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِى وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِى وَلِى صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَىَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِىَّ وَاَنِّى نَاٰى بِى ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ

(۶۹۴۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے گھیر لیا تو انہوں نے پہاڑ میں ایک غار کی طرف پناہ لی۔ ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آ کر گر گیا جس سے اُس غار کا منہ بند ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے سے کہا: اپنے اپنے نیک اعمال کو دیکھو جو خالص اللہ کی رضا کے لیے کیے ہوں اور اُس کے ذریعہ اللہ سے دُعا مانگو۔ شاید اللہ تم سے اس مصیبت کو ٹال دے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے اور میں (جنگل میں مویشی) چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس شام کو واپس آتا تو دودھ نکالتا تو میں اپنے والدین سے ابتداء کرتا اور انہیں اپنے بچوں سے قبل پلاتا۔ ایک دن جنگل کے دُور ہونے کی وجہ سے مجھے تاخیر ہوگئی اور میں رات کو آیا تو میں نے (اپنے والدین کو) سویا ہوا پایا۔ میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہا اور دودھ کا برتن لے کر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں انہیں اُن کی نیند سے اُٹھانا ناپسند کرتا تھا اور مجھے ان سے

اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِي وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَىٰ مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَ قَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغِيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهَا فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَ قَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ اَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَ رِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ اِنِّي لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَ رِعَاءَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ۔

پہلے اپنے بچوں کو پلانا بھی پسند نہ تھا اور بچے میرے قدموں کے پاس چلّا رہے تھے مگر میں نے انہیں دودھ نہ دیا اور صبح ہونے تک میرا (اور میرے بچوں اور والدین) کا معاملہ یونہی رہا۔ پس تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف اور صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا۔ تو ہمارے لیے کچھ کشادگی فرما دے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس اللہ نے اُن کے لیے اتنی کشادگی فرما دی کہ انہوں نے آسمان دیکھا اور دوسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میری ایک چچازاد (بہن) تھی۔ جس سے میں محبت کرتا تھا۔ جس طرح مردوں کو عورتوں سے سخت محبت ہوتی ہے۔ میں نے اس سے اُس کی ذات کو طلب کیا یعنی بدکاری کا اظہار کیا تو اس نے ایک سو دینار لانے تک انکار کر دیا۔ میں نے بڑی محنت کر کے سو دینار جمع کیے اور اُس کے پاس لایا۔ پس جب میں اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان (جماع کیلئے) بیٹھ گیا تو اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مُہر کو اس کے حق (نکاح) کے بغیر نہ کھول۔ میں (یہ سن کر) اُس سے کھڑا ہو گیا۔ یا اللہ! تجھے یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے۔ پس ہمارے لیے اس غار سے کچھ کشادگی فرما دے۔ پس ان کے لیے (ذرا اور) کھول دیا گیا اور تیسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو فرق (آٹھ کلو وزن) چاول مزدوری پر رکھا۔ جب اُس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے اسے فرق دینا چاہا تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔ پس میں اُس (کے مال) سے زراعت کرتا رہا یہاں تک کہ اُس سے گائے اور ان کے چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے۔ پس وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کر۔ میں نے کہا: وہ گائے اور ان کے چرواہے لے جاؤ۔ اُس نے کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ وہ بیل اور اُن کے چرواہے لے جاؤ۔ اُس نے انہیں لیا اور چلا گیا۔ اگر تیرے علم میں (اے اللہ!) میرا یہ عمل تیری رضامندی کے لیے تھا تو ہمارے لیے باقی (راستہ بھی) کھول دے۔ تو اللہ نے باقی راستہ بھی کھول دیا۔

(۶۹۵۰) وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي

(۶۹۵۰) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے البتہ موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ غار سے نکل

مُوسَی بْنُ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِی سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْبَجَلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِی وَ رَقَبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ ح وَ حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنُوْنَ ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ اَبِی ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَی بْنِ عُقْبَةَ وَ زَادُوْا فِی حَدِيْثِهِمْ وَ خَرَجُوا يَمْشُونَ وَ فِی حَدِيْثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ اِلَّا عُبَيْدَ اللّٰهِ فَاِنَّ فِی حَدِيْثِهِ وَ خَرَجُوْا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا۔

کر چل دیئے اور صالح کی حدیث میں یَتَمَاشَوْنَ ہے اور عبیداللہ کی حدیث میں وَخَرَجُوْا کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

(٦٩٥١) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيْمِیُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰی آوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰی غَارٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ كَانَ لِی اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ لَا اَغْبُقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا وَ قَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّی حَتّٰی اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِی فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ وَ قَالَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰی كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَ قَالَ فَخَرَجُوْا مِنَ الْغَارِ يَمْشُوْنَ۔

(٦٩٥١) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے۔ یہاں تک کہ انہوں نے رات گزارنے کے لیے ایک غار میں پناہ لی۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے گزر چکی۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے اہل و عیال اور غلاموں کو دودھ نہ پلاتا تھا اور دوسرے نے کہا: اُس عورت نے مجھ سے انکار کیا یہاں تک کہ ایک سال تک قحط میں مبتلا ہوئی پھر میرے پاس آئی تو میں نے اُسے ایک سو بیس دینار عطا کیے اور تیسرے نے عرض کیا: میں نے اُس کی مزدوری سے پھل بو دیا۔ یہاں تک کہ اس سے اموال بہت بڑھ گئے اور وہ مال لہریں مارنے لگے اور فرمایا کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے۔

کتاب التوبة

۱۲۵۵: باب فِی الْحَضِّ عَلَی التَّوْبَةِ وَالْفَرَحِ بِھَا

باب: توبہ کرنے کی ترغیب اور اس سے خوش ہونے کے بیان میں

(۶۹۵۲) وَ حَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَجِدُ ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ یَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَیْهِ اُھَرْوِلُ۔

(۶۹۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جس کا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنی گمشدہ سواری کو جنگل میں پا لینے سے (خوش ہوتا ہے) اور جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اُس کے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میری (رحمت) اُس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

(۶۹۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِیُّ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ یَعْنِی (ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ) الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِکُمْ مِنْ اَحَدِکُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَھَا۔

(۶۹۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تم میں سے کسی کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی گمشدہ سواری کو (بیابان جنگل میں) پالینے کے وقت خوش ہوتا ہے۔

(۶۹۵۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

(۶۹۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معنی کی حدیث مبارکہ روایت کی ہے۔

(۶۹۵۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَعُوْدُهٗ وَھُوَ مَرِیْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِیْثَیْنِ حَدِیْثًا عَنْ

(۶۹۵۵) حضرت حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس اُن کی عیادت کرنے کے لیے حاضر ہوا اور وہ بیمار تھے تو انہوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مؤمن

نَفْسِهٖ وَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِی اَرْضٍ دَوِّیَّةٍ مَهْلَکَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰی اَدْرَکَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِیَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰی سَاعِدِهٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ وَ عِنْدَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا زَادُهٗ وَ طَعَامُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَ زَادِهٖ۔

بندے کی توبہ پر اُس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک سنسان اور ہلاکت خیز میدان میں ہو اور اُس کے ساتھ اس کی سواری ہو' جس پر اُس کا کھانا' پینا ہو پھر وہ سو جائے۔ جب بیدار ہو تو دیکھے کہ اُس کی سواری جا چکی ہے۔ وہ اُس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگے۔ پھر وہ کہے: میں اپنی اس جگہ کی طرف لوٹتا ہوں جہاں پر میں تھا پھر وہاں جا کر سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں۔ پس اُس نے اپنے سر کو اپنی کلائی پر مرنے کے لیے رکھا۔ پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری اُس کے پاس ہی کھڑی ہو اور اس پر اُس کا زادِ راہ اور کھانا' پینا ہو تو اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کی توبہ پر اُس آدمی کی سواری اور زادِ راہ ملنے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

(۶۹۵۶)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِیَّةٍ مِنَ الْاَرْضِ۔

(۶۹۵۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ آدمی جنگل کی زمین میں ہو۔

(۶۹۵۷)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدِیْثَیْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ۔

(۶۹۵۷) حضرت حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دو احادیث روایت کیں۔ ان میں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری اپنے پاس سے۔ تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنے مؤمن بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ باقی حدیث جریر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی طرح ہی ہے۔

(۶۹۵۸)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا اَبُوْ یُوْنُسَ عَنْ سِمَاکٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهٗ وَ مَزَادَهٗ عَلٰی بَعِیْرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی کَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَکَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَیْنُهٗ وَانْسَلَّ بَعِیْرُهٗ فَاسْتَیْقَظَ فَسَعٰی شَرَفًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ثُمَّ سَعٰی شَرَفًا ثَانِیًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ثُمَّ سَعٰی شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا

(۶۹۵۸) حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو کہا: اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اُس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ اونٹ پر لادا پھر چل دیا یہاں تک کہ کسی جنگل کی زمین میں آیا اور اُسے دوپہر کی نیند گھیر لے اور وہ اُتر کر ایک درخت کے نیچے سو جائے۔ اُس کی آنکھ مغلوب ہو جائے اور اُس کا اونٹ کسی طرف چلا جائے۔ وہ بیدار ہو کر ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھے لیکن اُسے کچھ بھی نظر نہ آئے۔ پھر دوسری مرتبہ ٹیلہ پر چڑھے لیکن کچھ بھی نہ دیکھے۔ پھر تیسری مرتبہ ٹیلہ

فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتّٰى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلِلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلٰى حَالِهِ قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ۔

پر چڑھے لیکن کچھ بھی نظر نہ آئے۔ پھر وہ اسی جگہ واپس آ جائے جہاں وہ سویا تھا۔ پھر جس جگہ وہ بیٹھا ہوا ہوا چانک وہیں پر اونٹ چلتے چلتے پہنچ جائے۔ یہاں تک کہ اپنی مہار لا کر اُس آدمی کے ہاتھ میں رکھ دے تو اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ پر اُس آدمی کی اُس وقت کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنے بندے کو نا اُمیدی کے عالم میں پا لے۔ سماک نے کہا: حضرت شعبی رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی تھی لیکن میں نے ان سے مرفوعاً نہیں سنا۔

(۶۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ (بْنِ لَقِيطٍ) عَنْ اِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَ عَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَ شَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ۔

(۶۹۵۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس آدمی کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس سے اس کی سواری سنسان جنگل میں نکیل کی رسّی کھینچتی ہوئی بھاگ جائے اور اس زمین میں کھانے' پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اُس سواری پر اس کا کھانا پینا بھی ہو اور وہ اسے تلاش کرتے کرتے تھک جائے۔ پھر وہ سواری ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے جس سے اُس کی لگام اٹک جائے اور اس آدمی کو وہاں اٹکی ہوئی مل جائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بہت زیادہ خوشی ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اُس آدمی کی سواری مل جانے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

(۶۹۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ) اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ

(۶۹۶۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ کو تمہارے اس آدمی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو سنسان زمین میں اپنی سواری پر ہو۔ وہ اُس سے گم ہو جائے اور اس کا کھانا' پینا بھی اسی سواری پر ہو۔ وہ اُس سے نا اُمید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آ کر لیٹ جائے جس وقت وہ اپنی سواری سے نا اُمید ہو کر لیٹے (اُسی وقت) اچانک اُس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہو جائے۔ وہ اس کی لگام پکڑ لے پھر زیادہ خوشی کی وجہ سے کہے: اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں یعنی شدتِ خوشی کی وجہ سے الفاظ میں غلطی کر

عَبْدِی وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

جائے۔

(۶۹۶۱)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰی بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ۔

(۶۹۶۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے جب کوئی بیدار ہونے پر سنسان زمین میں اپنے گمشدہ اونٹ کو پالے اُس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

(۶۹۶۲)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ (بْنُ مَالِكٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۹۶۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں توبہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کو بے حد خوشی ہوتی ہے اور روایات میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دو روایات میں سے ایک ذکر کی ہے' دوسری نہیں۔ دوسری حدیث بخاری شریف میں یوں مروی ہے کہ: مؤمن آدمی اپنے گناہوں کو یوں خیال کرتا ہے کہ جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہو اور اسے پہاڑ کے اپنے پر گرنے کا خوف بھی ہو اور فاجر و فاسق اپنے گناہوں کو یوں خیال کرتا ہے کہ جیسے اُس کی ناک پر مکھی بیٹھ گئی۔ پھر اُس نے ہاتھ سے مکھی اُڑانے کا اشارہ کیا۔

۱۲۵۶: باب سُقُوْطِ الذُّنُوْبِ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

باب: استغفار اور توبہ سے گناہوں کے ساقط ہونے کے بیان میں

(۶۹۶۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ صِرْمَةَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ۔

(۶۹۶۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپائے رکھی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرمایا کرتے تھے: اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرماتا جو گناہ کرتی اور (اللہ) اُنہیں معاف فرماتا۔

(۶۹۶۴)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عِيَاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِیْ صِرْمَةَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ

(۶۹۶۴) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے بخشنے کے لیے تمہارے پاس گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آتا جن کے گناہ ہوتے اور اُن کے گناہوں کو معاف کیا جاتا۔

تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ۔

(۶۹۶۵)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ (اللّٰهَ) فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

(۶۹۶۵) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں (دُنیا) سے لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرتے تو اللہ اُنہیں معاف فرما دیتا۔

تشریح: اِن احادیث کی روشنی میں علماء نے کہا ہے کہ گناہ سے بچنے والا بہر حال گناہ کرنے والے سے افضل ہے اور گناہ کر کے توبہ کی توفیق مل جانا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ اس سے یہ مقصد بھی نہ لیا جائے کہ آدمی گناہ پر دلیر ہی ہو جائے اور بکثرت گناہ کرے بلکہ یہ بیوقوفی اور کم عقلی کی بات ہے۔ بہر حال ہر وقت توبہ واستغفار کرنا بہت بڑی فضیلت کا حامل ہے۔

۱۲۵۷: باب فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَ جَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِالدُّنْيَا

باب: ذکر کی پابندی' اُمورِ آخرت میں غور وفکر' مراقبہ کی فضیلت اور بعض اوقات دُنیا کی مشغولیت کی وجہ سے انہیں چھوڑ بیٹھنے کے جواز کے بیان میں

(۶۹۶۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ وَ كَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ (حَتّٰى) كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ فَوَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا

(۶۹۶۶) حضرت حنظلہ اُسیدی ؓ سے روایت ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر ؓ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت ودوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔ گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو ہم بیویوں اور اولاد اور زمینوں وغیرہ کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ہم بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ بھی اسی طرح معاملہ پیش آتا ہے۔ میں اور ابوبکر ؓ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: اے

بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ (حَتّٰى) كَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّیْعَاتِ نَسِیْنَا كَثِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَ فِی الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰی فُرُشِكُمْ وَ فِیْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَ سَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ آنکھوں دیکھے ہو جاتے ہیں۔ جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ہم اپنی بیویوں اور اولاد اور زمین کے معاملات وغیرہ میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اسی کیفیت پر ہمیشہ رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہوئے ذکر میں مشغول ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں اور راستوں میں بھی لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت (یاد کی) ہوتی ہے اور دوسری (غفلت کی)۔ آپ نے تین بار فرمایا۔

(۶۹۶۷)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ حَنْظَلَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ اِلَی الْبَیْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْیَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْاَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِیْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهٗ بِالْحَدِیْثِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَ سَاعَةً لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی تُسَلِّمَ عَلَیْكُمْ فِی الطُّرُقِ۔

(۶۹۶۷) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کی تو جہنم کی یاد دلائی پھر میں گھر کی طرف آیا تو میں نے بچوں سے ہنسی مذاق کیا اور بیوی سے دِل لگی کی۔ میں باہر نکلا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُن سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: میں بھی وہی کچھ کرتا ہوں جس کا تو نے تذکرہ کیا۔ پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ کیا بات ہے؟ میں نے پوری بات ذکر کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے انہوں نے کہا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حنظلہ! یہ کیفیت کبھی کبھی ایسے ہوتی رہی ہے۔ اگر تمہارے دِل ہر وقت اسی طرح رہیں جیسے نصیحت و ذکر کرتے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ وہ راستوں میں تم سے سلام کریں۔

(۶۹۶۸)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیْدِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِیْمِیِّ الْاُسَیْدِیِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَّرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

(۶۹۶۸) حضرت حنظلہ تمیمی اُسیدی کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جنت وجہنم کی یاد دلاتے ہیں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ذکر وفکر آخرت اور وعظ ونصیحت کے وقت انسان کا ایمان بہت بڑھ جاتا ہے اور عام حالات میں دُنیا وغیرہ کی مشغولیت سے اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور یہ چیز ایمان کا بڑھنا یا گھٹنا' منافی ایمان نہیں اور نہ ہی ہم ہر وقت اس چیز کے مکلف ہیں کہ ایمان ہر وقت ایک ہی معیار پر رہے۔ ایمان کا بڑھنا اور کم ہونا ہر مسلمان کی قلبی کیفیت ہے۔

۱۲۵۸: باب فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهٗ

باب: اللہ کی رحمت کی وسعت اور اُس کا غضب پر غالب ہونے کے بیان میں

(۶۹۶۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

(۶۹۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس موجود اپنی کتاب میں لکھ دیا: میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی۔

(۶۹۷۰)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي۔

(۶۹۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ ربّ العزت نے فرمایا: میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے۔

(۶۹۷۱)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا اَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عِنْدَهٗ اِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

(۶۹۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکے تو اپنے آپ پر اپنے پاس موجود کتاب میں لکھا: میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی۔

(۶۹۷۲)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى (التُّجِيْبِيُّ) اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ۔

(۶۹۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے رحمت کے سو اجزاء بنائے پھر ان میں سے ننانویں حصّوں کو اپنے پاس رکھا اور زمین میں صرف ایک حصہ نازل کیا۔ پس اسی کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتی ہے۔ یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنے پاؤں کو ہٹا لیتا ہے' اُسے تکلیف پہنچنے کے خوف کی وجہ سے۔

(۶۹۷۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

(۶۹۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے سو رحمتیں

اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَیْنَ خَلْقِهٖ وَ خَبَاَ عِنْدَهٗ مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً۔

پیدا فرمائیں۔ ان میں سے ایک کو اپنی مخلوق میں رکھ دیا اور ایک کم سو (۹۹ رحمتیں) اپنے پاس رکھیں۔

(۶۹۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَ بِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَ تِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۶۹۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے لیے سو رحمتیں ہیں' ان میں سے ایک (رحمت) جنات' انسانوں' چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لیے نازل کی۔ جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچہ پر شفقت کرتا ہے اور اللہ نے ننانویں رحمتیں بچا کر رکھی ہیں جن سے قایتم کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔

(۶۹۷۵) حَدَّثَنِی الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ التَّیْمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

(۶۹۷۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کیلئے سو رحمتیں ہیں' ان میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتی ہے اور ننانویں رحمتیں قیامت کے دن کے لیے ہیں۔

(۶۹۷۶) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۹۷۶) اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۶۹۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِی الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰی وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّیْرُ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

(۶۹۷۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے دن سو رحمتوں کو پیدا فرمایا۔ ہر رحمت آسمان و زمین کی درمیانی خلاء کے برابر ہے۔ ان میں سے زمین میں ایک رحمت مقرر فرمائی ہے جس کی وجہ سے والدہ اپنے بچہ سے شفقت و محبت کرتی ہے اور وحشی اور پرندے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا (اللہ تعالیٰ) اس رحمت کے ساتھ (اپنی رحمتوں کو) مکمل فرمائے گا۔

(۶۹۷۸) حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِیْمِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی

(۶۹۷۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے اور قیدیوں

هَرِیْمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ (قَالَ) قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْیٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْیِ تَبْتَغِی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَ اللّٰهِ وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔

میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی۔ اُس نے قیدیوں میں بچے کو پایا۔ اُس نے اسے اُٹھا کر اپنے پیٹ سے لگایا اور اسے دودھ پلانا شروع کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے عرض کیا: نہیں' اللہ کی قسم! جہاں تک اس کی قدرت ہوئی اسے نہ پھینکے گی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کے اپنے بچہ پر رحم کرنے سے زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے۔

(۶۹۷۹) حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ اَیُّوبَ وَ قُتَیْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ جَمِیْعًا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَیُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔

(۶۹۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مؤمن کو پورا علم ہو جاتا کہ اللہ کا عذاب کتنا ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کا لالچ نہ کرتا اور اگر کافر جان لیتا کہ اللہ کے پاس رحمت کتنی ہے تو کوئی جنت سے نا اُمید نہ ہوتا۔

(۶۹۸۰) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ابْنِ بِنْتِ مَهْدِیِّ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَ نِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَ اللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

(۶۹۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے ایک نیکی بھی نہ کی تھی۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: مجھے جلا کر میری (راکھ کا) آدھا حصہ سمندر میں جبکہ آدھا حصہ فضا میں اُڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ اسے عذاب دے گا تو ایسا سخت عذاب دے گا کہ جہان والوں میں سے کسی کو بھی ایسا عذاب نہ ہوا ہوگا۔ پس جب وہ آدمی مر گیا تو اُس کے گھر والوں نے وہی کیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا۔ پس اللہ نے فضا کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات کو جمع کر دیا اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اپنے موجود سب کو جمع کر دیا پھر (اللہ نے) فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے میرے رب! تیرے خوف و ڈر کی وجہ سے تو بہتر جانتا ہے۔ پس اللہ نے اُسے معاف فرما دیا۔

(۶۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۶۹۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے آپ پر (کثرتِ گناہ کی

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِيَ الزُّهْرِيُّ اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثَيْنِ عَجِيْبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِي ثُمَّ اسْحَقُوْنِي ثُمَّ اَذْرُوْنِي فِي الرِّيْحِ فِي الْبَحْرِ فَوَ اللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّي مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ بِذٰلِكَ۔

وجہ سے) زیادتی کی۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا۔ پھر (میری راکھ) باریک پیس دینا۔ پھر مجھے ہوا میں اور سمندر میں اُڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے عذاب دینے کے لیے گرفت کی تو مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اُس جیسا عذاب کسی کو نہ دیا گیا ہوگا۔ پس (ورثاء نے) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پس (اللہ نے) زمین سے فرمایا: تو نے جو کچھ لیا ہے وہ نکال دے۔ پس فوراً وہ آدمی مجسم کھڑا ہو گیا۔ تو (اللہ نے) اُس سے فرمایا: تجھے اس عمل پر کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اُس نے عرض کیا: اے میرے ربّ! تیرے خوف اور ڈر نے۔ اللہ نے اِسی وجہ سے اُسے معاف فرما دیا۔

(۶۹۸۲)قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ (هَزْلًا) قَالَا الزُّهْرِيُّ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْاَسَ رَجُلٌ۔

(۶۹۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک عورت بلّی کو باندھنے کی وجہ سے جہنم میں ڈالی گئی جسے نہ وہ کھلاتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔ یہاں تک کہ کمزوری کی وجہ سے وہ مر گئی۔ زہری نے کہا: ان سے مراد یہ ہے کہ نہ تو رحمت پر بالکل اعتماد کرے کہ (نیک اعمال ہی نہ کرے) اور نہ ہی اللہ کی رحمت سے نااُمید ہو جائے۔

(۶۹۸۳)حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ الْمَرْاَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَ فِي حَدِيْثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ۔

(۶۹۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک بندے نے اپنے آپ پر (بُرے اعمال کی وجہ سے) زیادتی کی۔ باقی حدیث گزر چکی لیکن اس حدیث میں بلّی کے واقعہ میں عورت کا ذکر نہیں اور زبیدی نے کہا تو اللہ ربّ العزت نے ارشاد فرمایا: جس چیز نے بھی اس (کی راکھ) سے کچھ بھی لیا ہو وہ واپس کر دے۔

(۶۹۸۴)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۶۹۸۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو مال اور اولاد عطا کی تھی۔ اس نے اپنی اولاد سے کہا: میں تمہیں جو حکم دوں وہ ضرور

عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ لِتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّيَنَّ مِيْرَاثِي غَيْرَكُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِي وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُوْنِي فَاذْرُوْنِي فِي الرِّيْحِ فَاِنِّي لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ اَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِيْثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ وَرَبِّي فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا۔

کرنا' ورنہ میں اپنی وراثت کا تمہارے علاوہ کسی دوسرے کو وارث بنا دوں گا۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور زیادہ یاد یہی ہے کہ آپ نے فرمایا: پھر میری راکھ بنانا اور مجھے ہوا میں اُڑا دینا کیونکہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ مجھے عذاب دے۔ پھر ان سے وعدہ لیا پس انہوں نے اللہ کی قسم! اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اُس نے عرض کیا: تیرے خوف نے۔ اللہ نے اسے اس کے علاوہ اور کوئی عذاب نہ دیا۔

(۶۹۸۵)(وَ) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ قَالَ (لِي) اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوْا جَمِيْعًا بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ وَ فِي حَدِيْثِ شَيْبَانَ وَ اَبِي عَوَانَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا وَ فِي حَدِيْثِ التَّيْمِيِّ فَاِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَ فِي حَدِيْثِ شَيْبَانَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا ابْتَاَرَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَ فِي حَدِيْثِ اَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَاَرَ بِالْمِيْمِ۔

(۶۹۸۵) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ عزوجل نے مال اور اولاد عطا کی اور تیمی کی حدیث میں ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کے پاس کوئی نیکی جمع نہ کی اور شیبان کی حدیث میں ہے کیونکہ اللہ کی قسم! اُس نے اللہ کے ہاں نیکی کو جمع نہ کیا اور ابو عوانہ کی حدیث میں ہے کہ اُس نے کوئی نیکی نہیں کی۔

۱۲۵۹: باب قُبُوْلِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَاِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوْبُ وَالتَّوْبَةُ

باب: گناہ اور توبہ اگرچہ بار بار ہوں' گناہوں سے توبہ کی قبولیت کے بیان میں

(۶۹۸۶) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَاْخُذُ

(۶۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ربّ العزت سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: کسی بندے نے گناہ کیا۔ پھر عرض کیا: اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا پس وہ جانتا ہے کہ اُس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے' پھر عرض کرتا ہے: اے میرے ربّ! میرے گناہ کو معاف فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے

بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی عَبْدِی اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی لَا اَدْرِی اَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ۔

فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا' پس وہ جانتا ہے کہ اُس کا ربّ گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو عرض کرتا ہے: اے میرے ربّ! میرے گناہ کو معاف فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا' پس وہ جانتا ہے کہ اس کا ربّ گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا۔ عبدالاعلیٰ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو۔

(۶۹۸۷)قَالَ اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِیَةَ (الْقُرَشِیُّ) الْقُشَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَی بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۶۹۸۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۶۹۸۸)حَدَّثَنِیْ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنِی اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِی طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ قَاصٌّ یُقَالُ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی عَمْرَةَ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَ ذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَ فِی الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِی فَلْیَعْمَلْ مَا شَاءَ۔

(۶۹۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندے نے گناہ کیا۔ باقی حدیث حماد بن سلمہ کی حدیث ہی کی طرح ہے اور اس میں تین مرتبہ ذکر کیا کہ اُس نے گناہ کیا اور تیسری مرتبہ کہا: تحقیق! میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا' پس وہ جو چاہے عمل کرے۔

(۶۹۸۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَیْدَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

(۶۹۸۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے تاکہ دن کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا رہتا ہے تاکہ رات کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (قربِ قیامت میں)

(۶۹۹۰)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۶۹۹۰) اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

خُلاصۃُ البَاب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت سے نا اُمید اور مایوس نہیں ہونا چاہیے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ سے معافی مانگیں پھر گناہ ہو جائے پھر معافی مانگیں۔ اللہ کو اپنے سے مانگنا بے حد پسند ہے۔ بار بار اللہ سے معافی مانگنے میں شرم

محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ ایک ہی گناہ سے بار بار توبہ کی جائے بشرطیکہ اخلاص سے ہو پھر بھی اللہ قبول فرماتے رہتے ہیں اور معاف کرتے رہتے ہیں۔

۱۲۶۰: باب غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ تَحْرِيْمِ الْفَوَاحِشِ

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت اور بے حیائی کے کاموں کی حرمت کے بیان میں

(۶۹۹۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

(۶۹۹۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنی تعریف و مدح پسند نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اللہ نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے۔ اسی وجہ سے (اللہ نے) بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے۔

(۶۹۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَ لِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۶۹۹۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اسی وجہ سے (اللہ نے) ظاہری اور باطنی (ہر قسم) کے فواحش کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر تعریف کو پسند کرنے والا ہے۔

(۶۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَ رَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَ لِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَ لِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ۔

(۶۹۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے۔ اسی وجہ سے (اللہ نے) ظاہری اور باطنی (ہر قسم) کے فواحش کو حرام کر دیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جسے اللہ سے بڑھ کر تعریف پسند ہو۔ اسی وجہ سے اُس نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

(۶۹۹۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ

(۶۹۹۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں جسے اللہ رب العزت سے بڑھ کر تعریف پسند ہو اسی وجہ سے اُس نے اپنی

الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ۔

تعریف خود کی ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہے۔ اسی وجہ سے (اللہ نے) بری باتوں کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جسے اللہ سے بڑھ کر عذر قبول کرنا پسند ہو۔ اسی وجہ سے اللہ نے کتاب نازل کی اور رسول کو مبعوث فرمایا۔

(۶۹۹۵)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيٰى وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَ غَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِىَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

(۶۹۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ غیرت کرتا ہے اور مؤمن بھی غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن ایسا عمل کرے جسے (اللہ) نے حرام کیا ہے۔

(۶۹۹۶)قَالَ يَحْيٰى وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ شَىْءٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۶۹۹۶) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز بھی اللہ سے بڑھ کر غیرت مند نہیں ہے۔

(۶۹۹۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ وَ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيْثَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ اَسْمَاءَ۔

(۶۹۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۶۹۹۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا شَىْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۶۹۹۸) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی چیز اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

(۶۹۹۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِىْ ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا۔

(۶۹۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

(۷۰۰۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۷۰۰۰) یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۲۶۱: باب قَوْلِهٖ تَعَالٰی ﴿اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾

باب: اللہ عزوجل کے قول ''نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں'' کے بیان میں

(۷۰۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [هود: ۱۱۴] قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِلَيَّ هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ۔

(۷۰۰۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔ پھر اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ﴾ ''دن کے دونوں حصّوں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔'' اُس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ میرے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو بھی عمل کرے گا اُس کے لیے ہے۔

(۷۰۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً اَوْ مَسًّا بِيَدٍ اَوْ شَيْئًا كَاَنَّهٗ يَسْاَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ۔

(۷۰۰۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اُس نے کسی عورت کا بوسہ لیا یا ہاتھ سے چھیڑا ہے یا اور کچھ کیا ہے۔ گویا کہ وہ اس کا کفارہ پوچھ رہا تھا۔ تو اللہ ربّ العزت نے یہی آیات نازل فرمائیں۔ باقی حدیث یزید کی حدیث کی طرح ہے۔

(۷۰۰۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِنِ امْرَاَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى اَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَالْمُعْتَمِرِ۔

(۷۰۰۳) یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کے علاوہ کوئی بُرا کام کیا۔ پھر وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بہت بڑا گناہ سمجھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسے بہت بڑا گناہ خیال کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۷۰۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

(۷۰۰۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے کنارے ایک عورت سے لطف اندوزی کی اور میں نے اس سے جماع کے علاوہ باقی حرکت کی۔

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي عَابَعْتُ امْرَاَةً فِي اَقْصَی الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّي اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَ تَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [هود:۱۱۴] فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

پس میں حاضر ہوں' آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: اگر اپنے آپ پر پردہ کرتا تو اللہ نے تیرا پردہ رکھا ہوا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور چل دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا جو اسے بلا لایا۔ آپ نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ﴾ ''دن کے دونوں حصّوں اور رات کے کچھ حصّے میں نماز قائم کریں۔ بے شک نیکیاں بُرائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔'' حاضرین میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! (کیا) یہ اِسکے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تمام لوگوں کیلئے۔

(۷۰۰۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَ قَالَ فِي حَدِيْثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً۔

(۷۰۰۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ آیت اسی کے لیے خاص ہے یا ہمارے لیے عام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ تمہارے لیے عام ہے۔

(۷۰۰۶)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَی الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ۔

(۷۰۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حد (کے جرم تک) پہنچ گیا ہوں۔ پس آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ نماز کا وقت ہو گیا تو اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب نماز پوری کر چکا تو اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں' آپ میرے بارے میں اللہ کا فیصلہ قائم کریں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھا؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تحقیق! تجھے معاف کیا جا چکا۔

(۷۰۰۷)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو اُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَ نَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَهُ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَ قَالَ ثَالِثَةً وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ۔

(۷۰۰۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں' آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں خاموش رہے۔ اس نے پھر دوہرایا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں آپ مجھ پر حد قائم کر دیں۔ پس آپ اُس سے خاموش رہے اور نماز قائم کی گئی۔ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ابوامامہ کہتے ہیں کہ وہ آدمی بھی نماز سے فارغ ہو کر آپ کے پیچھے ہولیا اور میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا تا کہ میں دیکھوں کہ آپ اُس آدمی کو کیا جواب دیتے ہیں۔ پس وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں' آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا خیال ہے کہ جب تم گھر سے نکلے تھے تو کیا تم نے اچھی طرح وضو نہ کیا تھا؟ اُس نے عرض کیا: کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: پھر تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوا؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: پس بے شک اللہ نے تیری حد کو معاف فرما دیا یا فرمایا: تیرے گناہ کو معاف کر دیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث میں نیکیوں سے گناہوں کے ختم ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ لیکن علماء نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ نیکیوں وغیرہ سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ اور ان کی تلافی کیے بغیر معاف نہیں ہوتے اور حد سے شرعی حد والا عمل مراد نہیں اصل میں وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر چھوٹے گناہ کو بھی بڑا سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے ایسا جملہ عرض کیا اور شرعی حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی معاف نہ فرماتے تھے بلکہ شرعی حد کو نافذ کرنا ہی اُس کی توبہ اور گناہ کی معافی کا ذریعہ ہے۔

۱۲۶۲: باب قَبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَاِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ

باب: قاتل کی توبہ کی قبولیت کے بیان میں اگرچہ اُس نے قتل کثیر کیے ہوں

(۷۰۰۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

(۷۰۰۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے

حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَ کَذَا فَاِنَّ بِھَا اُنَاسًا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاعْبُدِ اللّٰہَ تَعَالٰی مَعَھُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ فَاِنَّھَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاہُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِکَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ وَ قَالَتْ مَلَائِکَةُ الْعَذَابِ اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاَتَاھُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَةِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْہُ بَیْنَھُمْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیَّتِھِمَا کَانَ اَدْنٰی فَھُوَ لَہٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْہُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ فَقَبَضَتْہُ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُکِرَ لَنَا اَنَّہٗ لَمَّا اَتَاہُ الْمَوْتُ نَاَیٰ بِصَدْرِہٖ۔

ننانویں جانوں کو قتل کیا۔ پھر اُس نے اہلِ زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ پس اُس کی ایک راہب (عبادت گزار) کی طرف راہنمائی کی گئی۔ وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا: اس نے ننانویں جانوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کے لیے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اُس (راہب) نے کہا: نہیں! پس اُس نے اس راہب کو قتل کر کے سو پورے کر دیئے پھر زمین والوں میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو ایک عالم کی طرف اُس کی راہنمائی کی گئی۔ اُس نے کہا: میں نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے' کیا میرے لیے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ تو اُس (عالم) نے کہا: جی ہاں۔ اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے۔ تم اِس اِس جگہ کی طرف جاؤ۔ وہاں پر موجود کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں' تو بھی اُن کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جا اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر نہ آنا کیونکہ وہ بُری جگہ ہے۔ پس وہ چل دیا یہاں تک کہ جب آدھے راستہ پر پہنچا تو اُس کی موت واقع ہوگئی۔ پس اُس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑ پڑے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کرتا ہوا اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوا آیا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا۔ پس پھر اُن کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا۔ اُسے انہوں نے اپنے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کر لیا۔ تو اُس نے کہا: دونوں زمینوں کی پیمائش کر لو۔ پس وہ جس زمین کے دونوں میں سے زیادہ قریب ہو وہی اُس کا حکم ہوگا۔ پس انہوں نے زمین کو ماپا تو اسی زمین کو کم پایا جس کا اُس نے ارادہ کیا تھا۔ پس پھر رحمت کے فرشتوں نے اُس پر قبضہ کر لیا۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمیں ذکر کیا گیا کہ جب اُس کی موت واقع ہوئی تو اُس نے اپنا سینہ اس زمین سے دور کر لیا تھا' (جہاں سے چلا تھا)۔

(۷۰۰۹) حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا الصِّدِّیْقِ النَّاجِیَّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً

(۷۰۰۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے ننانویں آدمیوں کو قتل کیا۔ پھر اُس نے پوچھنا شروع کر دیا کہ کیا اس کے لیے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ ایک راہب کے پاس آ کر پوچھا تو اُس نے کہا: تیرے لیے توبہ کا

وَ تِسْعِيْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْاَلُ هَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِىْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاٰىْ بِصَدْرِهٖ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا۔

کوئی راستہ نہیں ہے۔ اُس نے راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر اُس نے دوبارہ پوچھنا شروع کر دیا اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف نکلا' جس میں نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اُس نے کچھ راستہ طے کیا تو اُسے موت نے گھیر لیا۔ پس اُس نے سینہ کے بل سرک کر اپنی آبادی سے اپنے آپ کو دُور کر لیا۔ پھر مر گیا تو رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اُس کے بارے میں جھگڑا ہوا تو وہ ایک بالشت نیک لوگوں کی بستی کے قریب تھا۔ پس اُسے اسی بستی والوں میں سے کر دیا گیا۔

(۷۰۱۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَ زَادَ فِيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِىْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِىْ۔

(۷۰۱۰) یہ حدیث مبارکہ اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ البتہ اس میں اضافہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اُس زمین کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور اِس زمین کو حکم دیا کہ تو قریب ہو جا۔

خلاصۃ الباب : اِس باب کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں علماء وفقہاء کا اتفاق ہے کہ قاتل اگر سچے دل سے توبہ کرے تو اُس کی توبہ کو رد نہیں کیا جاتا البتہ جو قتل کو حلال جانے وہ کافر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اسی طرح اس بات کی ایک حدیث میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ قبولیت توبہ اور توبہ پر ثابت قدم رہنے کے لیے اس جگہ کو چھوڑ دینا بھی مستحب ہے اور اسی طرح اہل اللہ اور نیک لوگوں کی صحبت کی فضیلت بھی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت بے حد و بے انتہاء ہے اور ع

رحمت حق بہانہ میجوید بہا' نہ میجوید

یعنی اللہ عزوجل کی رحمت تو بہانہ تلاش کرتی ہے' غرق کرنا نہیں چاہتی۔

۱۲۶۳: باب فِىْ سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ فِدَاءِ كُلِّ مُسْلِمٍ بِكَافِرٍ مِنَ النَّارِ

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور جہنم سے نجات کے لیے ہر مسلمان کا فدیہ کافر کے ہونے کے بیان میں

(۷۰۱۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ۔

(۷۰۱۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا۔ اللہ ربّ العزت ہر مسلمان کی طرف یہودی یا نصرانی بھیجے گا اور کہے گا: یہ جہنم سے تیرا فدیہ و بدلہ ہے۔

(۷۰۱۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَ سَعِيْدَ بْنَ اَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ۔

(۷۰۱۲) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عون اور سعید بن ابو بردہ کی موجودگی میں ابو بردہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اُس کے بدلے اللہ تعالیٰ یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرتے ہیں۔ پس عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ابو بردہ کو تین بار اُس ذات کی قسم دی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ واقعی اُس کے باپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے ان کے سامنے قسم اُٹھائی۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھ سے سعید نے قسم لینے کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے عون کے اس قول پہ انکار کیا۔

(۷۰۱۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَفَّانَ وَ قَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ۔

(۷۰۱۳) یہ حدیث اس سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۷۰۱۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَ يَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِيْمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُو رَوْحٍ لَا اَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ اَبُوْكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ۔

(۷۰۱۴) حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن مسلمانوں میں سے بعض لوگ پہاڑوں کے برابر گناہوں کو یہودیوں اور نصرانیوں پر ڈال دیں گے۔ آگے راوی کو شک ہے۔ راوی ابو روح نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ شک کس کو ہوا ہے۔ ابو بردہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی تو اُس نے کہا: تیرے باپ نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

(۷۰۱۵)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُدْنٰى

(۷۰۱۵) حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک مؤمن اپنے ربّ کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اُس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈال دے گا پھر

الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُوْلُ (اَىْ) رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّىْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاِنِّىْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُ وسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ۔

اُس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروایا جائے گا۔ پھر اللہ فرمائے گا: کیا تو (گناہوں کو) جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربّ! میں جانتا ہوں (اقرار کرتا ہوں)۔ اللہ فرمائے گا: میں نے دُنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے اور آج کے دن تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پھر اسے اُسکی نیکیوں کا اعمال نامہ دیا جائے گا اور کفار و منافقین کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔

۱۲۶۴: باب حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ صَاحِبَيْهِ

باب: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور اُن کے دو ساتھیوں کی توبہ کی حدیث کے بیان میں

(۷۰۱۶) حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو) بْنِ سَرْحٍ مَوْلٰى بَنِىْ اُمَيَّةَ اَخْبَرَنِى ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ وَهُوَ يُرِيْدُ الرُّوْمَ وَ نَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِىَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّىْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِىْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِىْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِى النَّاسِ مِنْهَا وَ كَانَ مِنْ خَبَرِىْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ

(۷۰۱۶) حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک پیش آ گیا اور آپ روم اور عرب کے نصاریٰ کے ساتھ جنگ کا ارادہ رکھتے تھے۔ ابن شہاب نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبداللہ بن کعب جو حضرت کعب کو نابینا کی حالت میں لے کر چلنے والے بیٹے تھے نے کہا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا' انہوں نے اپنی وہ حدیث بیان کی جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں سے غزوۂ تبوک کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا اور غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا لیکن آپ نے اس میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی شخص پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان' قریش کے قافلہ کو لوٹنے کے ارادہ سے نکلے۔ یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں اور اُن کے دشمنوں کے درمیان غیر اختیاری طور پر مقابلہ کروا دیا اور میں بیعت عقبہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ جب ہم نے اسلام پر وعدہ و میثاق کیا تھا اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میں اس رات کے بدلے جنگ بدر میں شریک ہوتا گو غزوۂ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ معروف و مشہور ہے اور غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ

غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّی لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰی وَلَا اَیْسَرَ مِنِّی حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِی تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَیْنِ قَطُّ حَتّٰی جَمَعْتُهُمَا فِی تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی حَرٍّ شَدِیْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَ مَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِیْرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِیْنَ اَمْرَهُمْ لِیَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِی یُرِیْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَثِیْرٌ وَلَا یَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ یُرِیْدُ بِذٰلِكَ الدِّیْوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَنْ یَتَغَیَّبَ یَظُنُّ اِنَّ ذٰلِكَ سَیَخْفٰی لَهٗ مَالَمْ یَنْزِلْ فِیْهِ وَحْیٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِیْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَاَنَا اِلَیْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَیْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَیْئًا وَاَقُوْلُ فِی نَفْسِی اَنَا قَادِرٌ عَلٰی ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ یَتَمَادٰی بِی حَتّٰی اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَادِیًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِی شَیْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ ،لَمْ اَقْضِ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ یَتَمَادٰی بِی حَتّٰی اَسْرَعُوا وَ تَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُم فَیَا لَیْتَنِی فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ یُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِی فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَحْزُنُنِی اَنِّی لَا اَرٰی لِی اِسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَیْهِ فِی النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ یَذْكُرْنِی (رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ) حَتّٰی بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی سَلِمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِی عِطْفَیْهِ فَقَالَ لَهٗ

جانے کا میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اس غزوہ کے وقت جتنا مالدار اور طاقتور تھا اُتنا اس سے پہلے کسی غزوہ کے وقت نہ تھا۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں' یہاں تک کہ میں نے دو سواریوں کو اس غزوہ میں جمع کر لیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں جہاد کیا اور بہت لمبے سفر کا ارادہ کیا اور راستہ' جنگل بیابان اور دُشوار تھا اور دشمن بھی کثیر تعداد میں پیش نظر تھے۔ پس آپ نے مسلمانوں کو ان معاملات کی پوری پوری وضاحت کر دی تا کہ وہ ان کے ساتھ جنگ کے لیے مکمل طور پر تیاری کر لیں اور جس طرف کا آپ کا ارادہ تھا' واضح کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور انہیں کسی کتاب و رجسٹر میں درج نہیں کیا گیا تھا۔ کعب نے کہا: بہت کم لوگ ایسے تھے جو اس گمان سے اس غزوہ سے غائب ہونا چاہتے ہوں کہ ان کا معاملہ آپ سے مخفی و پوشیدہ رہے گا۔ جب تک اللہ ربّ العزت کی طرف سے اس معاملہ میں وحی نہ نازل کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ اُس وقت کیا تھا جب پھل پک چکے تھے اور سائے بڑھ چکے تھے اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ (تیاری کی)۔ پس میں نے بھی صبح کو ارادہ کیا تا کہ میں بھی اُن (دیگر مسلمانوں) کے ساتھ تیاری کروں لیکن میں ہر روز واپس آ جاتا اور کوئی فیصلہ نہ کر پاتا اور اپنے دِل ہی دِل میں کہتا کہ میں اس بات پر قادر ہوں جب جانے کا ارادہ کروں گا' چلا جاؤں گا۔ پس برابر میرے ساتھ اسی طرح ہوتا رہا اور لوگ مسلسل اپنی کوشش میں مصروف رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح مسلمانوں کو ساتھ لیا اور چل دیئے لیکن میں اپنی تیاری کے لیے کوئی فیصلہ نہ کر پایا تھا۔ میں نے صبح کی تو واپس آ گیا اور کچھ بھی فیصلہ نہ کر پایا۔ پس میں اسی کشمکش میں مبتلا رہا یہاں تک کہ مجاہدین آگے بڑھ گئے اور غزوہ شروع ہو گیا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ میں کوچ کروں گا اور اُن کو پہنچ جاؤں گا۔ کاش! میں

مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُّبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِیْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِیْ بَثِّیْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَ اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِیْ رَاْیٍ مِنْ اَهْلِیْ فَلَمَّا قِيْلَ لِیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّی الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّیْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَیْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَادِمًا وَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَ يَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَ كَانُوْا بِضْعَةً وَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَ بَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ وَكَلَ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِیْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِیْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّیْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّیْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّیْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَیَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَیَّ فِيْهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِیْ عُذْرٌ وَاللّٰهِ مَا

ایسا کر لیتا لیکن یہ بات میرے مقدر میں نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں باہر لوگوں میں نکلتا تو یہ بات مجھے غمگین کر دیتی کہ میں کسی کو پیروی کے قابل نہ پاتا تھا' سوائے اُن لوگوں کے جنہیں نفاق کی تہمت دی جاتی تھی یا وہ آدمی جسے کمزوری اور ضعیفی کی وجہ سے اللہ نے معذور قرار دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے تبوک پہنچنے تک میرا ذکر نہ کیا۔ پھر آپ نے تبوک میں لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنی سلمہ میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُس کی چادر نے اُس کو روک رکھا ہے اور اس کے دونوں کناروں کو دیکھنے نے روکا ہے۔ اُس آدمی سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جو کہا اچھا نہیں کہا۔ اللہ کی قسم' اے اللہ کے رسول! ہم اُس کے بارے میں سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتے۔ (یہ سُن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اسی دوران آپ نے ایک سفید لباس میں ملبوس آدمی کو دھول اُڑاتے ہوئے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شاید) ابوخیثمہ ہو؟ وہ واقعتاً ابوخیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہی تھے اور یہ وہی تھے جنہیں منافقین نے طعنہ پر کھجور کا ایک صاع صدقہ کیا تھا۔ کعب بن مالک نے کہا: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس آ رہے ہیں تو میرا غم دوبارہ تازہ ہو گیا اور میں جھوٹی باتیں گھڑنے کے لیے سوچنے لگا اور میں کہتا تھا کہ کل میں رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے کیسے بچ سکوں گا اور میں نے اس معاملہ پر اپنے گھر والوں میں سے ہر ایک سے مدد طلب کی۔ جب مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قریب پہنچ چکے ہیں تو میرے دل سے جھوٹے بہانے اور عذر نکل گئے اور میں نے جان لیا کہ میں آپ سے کسی جھوٹی بات کے ذریعہ کبھی نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ پس میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی اور رسول اللہ ﷺ اگلی صبح تشریف لے آئے اور آپ جب بھی سفر سے تشریف لاتے ابتداء مسجد میں تشریف لے جاتے' دو رکعات ادا کرتے پھر لوگوں سے

كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّى حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِىْ فَقَالُوْا لِىْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِىْ اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ (بِهٖ) اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِىْ حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُكَذِّبَ نَفْسِىْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِىَ هٰذَا مَعِىَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَامِرِىُّ وَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِىُّ قَالَ فَذَكَرُوْا لِىْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِىْ قَالَ وَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ اَوْ قَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِىْ فِىْ نَفْسِىَ الْاَرْضُ فَمَا هِىَ بِالْاَرْضِ الَّتِىْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَاىَ فَاسْتَكَانَا وَ قَعَدَا فِىْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَاَطُوْفُ فِى الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِىْ اَحَدٌ وَآتِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِىْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِىْ نَفْسِىْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّىْ قَرِيْبًا مِنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِىْ نَظَرَ اِلَىَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّىْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَىَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ

(حالات وغیرہ) دریافت کرنے کے لیے تشریف فرما ہوتے۔ پس جب آپ یہ کر چکے تو پیچھے رہ جانے والے آپ کے پاس آئے اور قسمیں اُٹھا کر آپ سے اپنے عذر پیش کرنے لگے اور ایسے لوگ اسّی سے کچھ زائد تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اُن کے ظاہری عذروں کو قبول کر لیا اور اُن سے بیعت کی اور اُن کے لیے مغفرت طلب کی اور اُن کے باطنی معاملہ کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا' یہاں تک کہ میں حاضر ہوا۔ میں نے جب سلام کیا تو آپ ناراض آدمی کے مسکرانے کی طرح مسکرائے۔ پھر فرمایا: اِدھر آؤ۔ پس میں چلتا ہوا آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے مجھے فرمایا: تجھے کس بات نے پیچھے کر دیا؟ کیا تو نے اپنی سواری نہ خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم اگر میں آپ کے علاوہ دُنیا والوں میں سے کسی کے پاس بیٹھا ہوتا تو مجھے معلوم ہے کہ میں کوئی عذر پیش کر کے اُس کی ناراضگی سے بچ کر نکل جاتا کیونکہ مجھے قوتِ گویائی عطا کی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج کے دن آپ کو راضی کرنے کے لیے جھوٹی بات بیان کروں جس کی وجہ سے آپ مجھ سے راضی ہو بھی جائیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے اور اگر میں آپ سے سچ بات بیان کروں جس کی وجہ سے آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں پھر بھی مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام اچھا کر دے گا۔ اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر در پیش نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب آپ سے پیچھے رہ گیا تو کوئی بھی مجھ سے زیادہ طاقتور اور خوشحال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: پس تم اُٹھ جاؤ' یہاں تک کہ اللہ تیرے بارے میں فیصلہ فرمائے۔ پس میں کھڑا ہوا اور بنوسلمہ کے کچھ لوگ بھی میرے پیچھے آئے۔ انہوں نے مجھے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ آپ نے اِس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ اب تم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیوں نہ کیا جیسا کہ اور پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کیا حالانکہ تیرے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار کرنا ہی کافی ہو

الْمُسلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِى قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّى وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَىَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَ اللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَىَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّى اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَاىَ وَ تَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِى فِى سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِىٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَىَّ حَتّٰى جَاءَنِى فَدَفَعَ اِلَىَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَ كُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهٗ فَاِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا وَ هٰذِهٖ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْىُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْنِى فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَىَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِى الْحَقِى بِاَهْلِكِ فَكُوْنِى عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ فِى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ فَجَاءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا بِهٖ حَرَكَةٌ اِلٰى شَىْءٍ وَ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِى مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا قَالَ فَقَالَ لِى بَعْضُ اَهْلِى لَوِ

جاتا۔ پس اللہ کی قسم وہ مجھے مسلسل اسی طرح متنبہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوٹ کر اپنے آپ کی تکذیب و تردید کردوں۔ پھر میں نے اُن سے کہا: کیا کسی اور کو میری طرح کا معاملہ پیش آیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ کے ساتھ دو آدمیوں کو بھی یہ معاملہ درپیش ہے۔ انہوں نے بھی آپ ہی کی طرح کہا ہے اور انہیں بھی وہی کہا گیا ہے جو آپ کو کہا گیا۔ میں نے کہا: وہ دونوں کون کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مرارہ بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ اور ہلال بن اُمیہ واقفی رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے مجھے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہو چکے تھے اور ان دونوں میں میرے لیے نمونہ تھا۔ پس میں اپنی بات پر پختہ ہو گیا۔ جب انہوں نے مجھے ان دو آدمیوں کا ذکر کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تین آدمیوں سے گفتگو کرنے سے منع کر دیا دیگر پیچھے رہنے والوں کو چھوڑ کر۔ پس لوگوں نے پرہیز کرنا شروع کر دیا اور وہ ہمارے لیے غیر ہو گئے' یہاں تک کہ زمین بھی میرے لیے اجنبی محسوس ہونے لگی اور زمین مجھے اپنی جان پہچان والی ہی معلوم نہ ہوتی تھی۔ پس ہم نے پچاس راتیں اسی حالت میں گزاریں۔ بہرحال میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو کر اپنے گھروں میں ہی بیٹھے روتے رہے لیکن میں نوجوان تھا اور اُن سے زیادہ طاقتور تھا اِس لیے میں باہر نکلتا' نماز میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں چکر لگاتا لیکن کوئی بھی مجھ سے گفتگو نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا جب آپ نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے پھر میں اپنے دِل میں کہتا کہ آپ نے سلام کے جواب کے لیے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب نماز ادا کرتا اور آنکھیں چرا کر آپ کو دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز پر متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ مجھ سے اعراض کر لیتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر طویل ہو گئی تو میں چلا' یہاں تک کہ میں اپنے

اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا اَسْتَاْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِيْنِي مَاذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهُ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نَهٰى عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَ ضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَ عَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ وَ آذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَ رَكَضَ رَجُلٌ اِلَيَّ فَرَسًا وَ سَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَ اَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبِشَارَتِهٖ وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِي بِالتَّوْبَةِ وَ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ (وَ) حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَ هَنَّاَنِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

چچازاد ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور وہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں نے اُن سے کہا: اے ابوقتادہ! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ پس وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ انہیں قسم دی' وہ خاموش ہی رہے۔ پس میں نے دوبارہ انہیں قسم دی تو انہوں نے کہا: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور میں دیوار سے اُتر کر واپس آ گیا۔ اسی دوران کہ میں مدینہ کے پاس ہی چل رہا تھا کہ ایک نبطی شامی جو مدینہ میں غلہ بیچنے کے لیے آیا تھا' کہہ رہا تھا کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے۔ پس لوگوں نے میری طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے غسان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط دیا چونکہ میں پڑھا لکھا تھا' میں نے اُسے پڑھا۔ اس میں تھا: اما بعد! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کے ساتھی نے آپ پر زیادتی کی ہے اور اللہ نے تجھے ذلت کے گھر میں اور ضائع ہونے کی جگہ پیدا نہیں کیا۔ تم ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ ہم تمہاری خاطر داری اور دلجوئی کریں گے۔ میں نے جب اسے پڑھا تو کہا: یہ بھی ایک اور آزمائش ہے۔ پس میں نے اسے تنور میں ڈال کر جلا ڈالا۔ یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی بندرہی تو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے حکم دیتے ہیں کہ تو اپنی بیوی سے جدا ہو جا۔ میں نے کہا: میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ اُس سے علیحدہ ہو جا اور اُس کے قریب نہ جا۔ پھر آپ نے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح پیغام بھیجا۔ تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: تو اپنے رشتہ داروں کے پاس چلی جا اور انہیں کے پاس رہ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ کر دے۔ پس حضرت ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ

قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَ يَقُوْلُ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِلٰى يَوْمِي هٰذَا) اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ (بِهٖ) وَ وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِي هٰذَا وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ [التوبة:۱۱۷، ۱۱۸] (حَتّٰى بَلَغَ): ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ [التوبة:۱۱۹] قَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِي

کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہلال بن اُمیہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں' ان کا کوئی خادم بھی نہیں ہے۔ کیا آپ اُس کی خدمت کرنے کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن وہ تیرے ساتھ صحبت نہ کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اسے کسی چیز کا خیال تک نہیں ہے اور اللہ کی قسم! جب سے اس کا یہ معاملہ پیش آیا ہے اُس دن سے لے کر آج تک وہ رو ہی رہا ہے۔ پس مجھے میرے بعض گھر والوں نے کہا: تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لے لو' جیسا کہ آپ نے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کی خدمت کی اجازت دے دی ہے۔ میں نے کہا: میں اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ طلب کروں گا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بارے میں کیا ارشاد فرمائیں گے جس وقت میں آپ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لوں گا حالانکہ میں نوجوان آدمی ہوں۔ پس میں اسی طرح دس راتیں ٹھہرا رہا۔ پس ہمارے لیے پچاس راتیں اس وقت سے پوری ہو گئیں جب سے رسول اللہ ﷺ نے ہماری گفتگو کو منع فرمایا تھا۔ پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح کو فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر ادا کی۔ پس اسی دوران میں اپنے اسی حال پر بیٹھا ہوا تھا جو اللہ نے ہمارے بارے میں ذکر کیا ہے۔ تحقیق! میرا دِل تنگ ہونے لگا اور زمین مجھ پر باوجود وسیع ہونے کے تنگ ہوگئی تو میں نے اچانک سلع پہاڑ کی چوٹی سے ایک چلّانے والے کی آواز سنی جو بلند آواز سے پکار رہا تھا۔ اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا اور میں نے جان لیا کہ تنگی دُور ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر پڑھنے کے بعد لوگوں میں اعلان کیا کہ ہماری توبہ قبول ہوگئی ہے۔ پس لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے چل پڑے اور کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری دینے چلے گئے اور ایک آدمی نے میری طرف

نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَاهَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ وَ قَالَ اللّٰهُ ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ وَ لَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَ اِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

گھوڑے کی ایڑ لگائی۔قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے بلند پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر مجھے آواز دی۔ چنانچہ اُس کی آواز گھوڑے کے پہنچنے سے قبل ہی پہنچ گئی۔ پس جب میرے پاس وہ صحابی آئے جن کی میں نے خوشخبری دینے والی آواز سنی تھی۔تو میں نے اپنے کپڑے اُتار کر اُسے پہنا دیئے اُس کی خوشخبری دینے کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! اُس دن میرے پاس ان دو کپڑوں کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی اور میں نے دو کپڑے اُدھار لے کر خود پہنے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے روانہ ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے فوج در فوج ملے جو مجھے توبہ کی قبولیت کی مبارکباد دے رہے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ کا تمہاری توبہ قبول کرنا تمہیں مبارک ہو۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے اردگرد موجود تھے۔ پس طلحہ بن عبید اللہ جلدی سے اُٹھے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے اُن کے علاوہ کوئی بھی نہ اُٹھا۔ اسی وجہ سے کعب رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ بھولے تھے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ کا چہرۂ اقدس خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے: مبارک ہو تمہیں ایسی بھلائی والے دن کی۔ اس جیسی خوشی کا دن تجھ پر تیری ماں کے پیدا کرنے سے آج تک نہیں گزرا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ (توبہ کی قبولیت) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ عزوجل کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اللہ کی طرف سے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ اور منور ہو جاتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اِس علامت کو (بخوبی) پہچانتے تھے۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خدمت میں بطورِ صدقہ پیش کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا: میں خیبر سے اپنے حصے کے مال کو اپنے لیے رکھتا ہوں اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک اللہ نے مجھے سچائی ہی کے ذریعہ نجات عطا فرمائی ہے اور میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا کبھی سچ کے علاوہ بات نہ کروں گا۔ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کو بھی اللہ عزوجل نے سچ بولنے کی وجہ سے (ایسی) آزمائش میں ڈالا ہو اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی اِس آزمائش کی خوبی کا ذکر کیا تھا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ جب تک میری زندگی باقی ہے اللہ مجھے محفوظ رکھے گا تو اللہ ربّ العزت نے یہ آیاتِ مبارکہ نازل فرمائیں: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى﴾ ''تحقیق! اللہ نے نبی، مہاجرین اور انصار پر رحمت سے رجوع فرمایا جنہوں نے آپ کی تنگی کے وقت میں اتباع کی۔ اس کے بعد قریب ہے کہ ان

میں سے ایک جماعت کے دل اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ پھر اللہ نے اُن پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہی اُن کے ساتھ مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے اور ان تینوں پر بھی (رحمت فرمائی) جو پیچھے رہ گئے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی اور انہیں یقین ہوگیا کہ اللہ کے سوا کوئی اُن کے لیے پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ پھر اللہ نے اُن پر رحمت فرمائی تا کہ وہ توبہ کریں۔ بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی مجھ پر نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت اسلام کے بعد میرے نزدیک میرے سچ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ بولا اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہوتا تو میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے۔ بے شک اللہ نے جب وحی نازل کی جتنی اس میں جھوٹ بولنے والے کے شر کو بیان کیا کسی اور کے شر کو اتنا بڑا کر کے بیان نہیں کیا اور اللہ رب العزت نے فرمایا: ''عنقریب یہ تم سے اللہ کے نام پر قسمیں کھائیں گے جب تم اُن کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تا کہ تم ان سے اعراض کرو پس تم ان کی طرف سے اعراض کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ بدلہ ہے اُن اعمال کا جو وہ کرتے ہیں۔ وہ آپ سے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں پس اگر آپ ان سے راضی ہو گئے تو بے شک اللہ نافرمانی کرنے والی قوم سے راضی نہیں ہوتا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تینوں آدمیوں کو ان لوگوں سے پیچھے رکھا گیا جن کا عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا۔ جب انہوں نے آپ سے قسمیں اُٹھائیں تو ان سے بیعت کی اور ان کے لیے استغفار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملہ کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ اللہ نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا' اسی وجہ سے اللہ رب العزت نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان تینوں پر بھی رحمت فرمائی جن کا معاملہ مؤخر کیا گیا۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ اس پیچھے رہ جانے سے ہمارے معاملہ کا ان لوگوں سے مؤخر رہ جانا ہے' جنہوں نے آپ سے قسم اُٹھائی اور آپ سے عذر پیش کیا اور آپ نے اُن کے عذر کو قبول کیا۔

(۷۰۱۷) وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً۔

(۷۰۱۷) یہ حدیث اِس سند سے بھی مروی ہے۔

(۷۰۱۸) وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ وَ زَادَ فِيهِ عَلٰى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا

(۷۰۱۸) حضرت عبید اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی راہنمائی کرنے والے تھے جب وہ نابینا ہو گئے تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا' جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ باقی حدیث گزر چکی اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی غزوہ میں تشریف لے جانے کا ارادہ کرتے تو کنایتاً اُس کا ذکر فرما دیتے لیکن اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری وضاحت کے ساتھ بتا دیا تھا البتہ زہری کے بھتیجے کی حدیث میں ابو

حَتّٰی کَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی حَدِیْثِ ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ اَبَا خَیْثَمَةَ وَ لُحُوْقَهُ بِالنَّبِیِّ ﷺ۔

خیثمہ اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جانے کا ذکر نہیں ہے۔

(۷۰۱۹)وَ حَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَ هُوَ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهٖ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ وَ کَانَ قَائِدَ کَعْبٍ حِیْنَ اُصِیْبَ بَصَرُهٗ وَ کَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهٖ وَاَوْعَاهُمْ لِاَحَادِیْثِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِیْنَ تِیْبَ عَلَیْهِمْ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ لَمْ یَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَیْرَ غَزْوَتَیْنِ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْهِ وَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِنَاسٍ کَثِیْرٍ یَزِیْدُوْنَ عَلٰی عَشَرَةِ آلَافٍ وَلَا یَجْمَعُهُمْ دِیْوَانُ حَافِظٍ۔

(۷۰۱۹) حضرت عبیداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی راہنمائی کرنے والے تھے۔ جب اُن کی بصارت ختم ہوگئی تھی اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ عالم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو محفوظ رکھنے والے تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ ان تینوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دو غزوات کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہے۔ باقی حدیث گزر چکی اور اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کثیر لوگوں کے ہمراہ جہاد کیا جو دس ہزار سے بھی زیادہ تھے اور اُن کا شمار کسی رجسٹر میں درج نہیں کیا گیا۔

خُلاصۃُ البَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے سچ بولنے کی اہمیت واضح ہو رہی ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے سچ بولا جس کی وجہ سے وقتی پریشانی ہوئی لیکن ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب اور جہنم کی سختی سے محفوظ ہو گئے اور پھر اللہ ربّ العزت نے ان کی توبہ قبول فرمائی اس لیے کسی بھی مشکل میں سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے تھے کہ جب آپ نے انہیں ان تینوں سے کلام کرنے سے منع کر دیا تو پھر سب کے سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے قطع تعلق کر لیا۔ اسی طرح مسلمان کی غیبت کا رد کرنے کا بھی علم ہوا۔ خوشخبری اور مبارکباد دینا بھی مستحب ہے۔ اُدھار پر کوئی چیز لینا درست اور جائز ہے بشرطیکہ واپس کرنے کا ارادہ بھی ہو اور پوری پوری واپس کر دے اس میں کوئی کمی بیشی نہ کرے اور جس بُرے عمل سے توبہ کی جائے اُس سے اپنے آپ کو آئندہ بھی بچا کر رکھنا چیے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بعد میں سچائی کا دامن نہیں چھوڑا اور کبھی جھوٹ نہ بولا۔ خوشی کے وقت بھی کچھ صدقہ کرنا اور صدقہ کرتے وقت سارا کچھ ہی صدقہ نہ کر دینا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

۱۲۶۵: باب فِیْ حَدِیْثِ الْاِفْكِ وَ قَبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاذِفِ

باب: تہمت کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ قبول ہونے کے بیان میں

(۷۰۲۰)حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَیْلِیُّ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ

(۷۰۲۰) حضرت سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ سے سیّدہ عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت ہے کہ جب تہمت سے اُن کے بارے میں کہا گیا جو کہا۔ پس اللہ نے انہیں ان کی تہمت سے پاک

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالسِّيَاقُ حَدِيْثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدٍ وَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ يُوْنُسُ وَ مَعْمَرٌ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَ كُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَ بَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَ عَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَ بَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَاُنْزَلُ فِيْهِ مَسِيْرَنَا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَ قَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَاْنِي اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَاِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوا يَرْحَلُوْنَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِي الَّذِي كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ اَنِّي فِيْهِ قَالَتْ وَ كَانَتِ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ

کیا۔ زہری نے کہا: ان سب نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ روایت کیا اور ان میں سے کچھ دوسروں سے اس حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے اور عمدہ طور پر روایت کرنے والے تھے اور میں نے ان سب سے اس حدیث کو محفوظ و یاد رکھا جو انہوں نے مجھ سے روایت کی اور ان میں سے ہر ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ سب روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ پس ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس غزوہ میں بھی آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو اس میں میرے نام کا قرعہ نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئی اور یہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ پس مجھے میرے محمل میں سوار کیا جاتا اور اسی میں (پڑاؤ کے وقت) اُتارا جاتا۔ پس ہم چلتے رہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ سے فارغ ہو کر لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب ہو گئے تو آپ نے رات کو کوچ کرنے کے اعلان کیا۔ جب آپ نے کوچ کرنے کا اعلان کیا تو میں کھڑی ہوئی اور چل دی یہاں تک کہ لشکر سے دُور چلی گئی۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوئی اور کجاوے کی طرف لوٹ کر آئی تو میں نے اپنے سینے کو ٹٹولا تو میرا ہار (یمن کے علاقہ) ظفار کے نگینوں والا ٹوٹ چکا تھا۔ پس میں واپس گئی اور اپنے ہار کو ڈھونڈنا شروع کر دیا اور مجھے اُس ہار کی تلاش نے روک لیا اور میرے کجاوہ اُٹھانے والی جماعت آئی۔ پس انہوں نے میرے کجاوے کو اُٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی اور وہ گمان کرتے تھے کہ میں اس کجاوے میں ہوں اور ان دنوں عورتیں دُبلی پتلی ہوا کرتی تھیں، موٹی تازی اور بھاری بھرکم نہ ہوتی تھیں اور نہ گوشت سے بھرپور کیونکہ وہ کھانا کم کھایا کرتی تھیں۔ اسی وجہ سے جب ان لوگوں نے کجاوہ کو

الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ و كُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَ سَارُوا وَ وَجَدْتُ عِقْدِى بَعْدَ مَا اِسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيْبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِى الَّذِى كُنْتُ فِيْهِ وَ ظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُوْنَنِى فَيَرْجِعُوْنَ اِلَىَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِى مَنْزِلِى غَلَبَتْنِى عَيْنِى فَنِمْتُ وَ كَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِىُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِىُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِى فَرَاٰى سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِى فَعَرَفَنِىْ حِيْنَ رَآنِى وَقَدْ كَانَ يَرَانِى قَبْلَ اَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَىَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِى فَخَمَّرْتُ وَجْهِى بِجِلْبَابِى وَ وَاللّٰهِ مَا يُكَلِّمُنِى كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِیءَ عَلٰى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِى الرَّاحِلَةَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِيْنَ فِى نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِى شَاْنِى وَ كَانَ الَّذِى تَوَلّٰى كِبْرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىِّ ابْنُ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِى قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ وَلَا اَشْعُرُ بِشَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِى فِى وَجَعِى اَنِّى لَا اَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِى كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِيْنَ اَشْتَكِى اِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيكُمْ فَذَاكَ يَرِيْبُنِى وَلَا اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ وَ خَرَجَتْ مَعِىَ اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَ هُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِى التَّنَزُّهِ وَ كُنَّا نَتَاَذّٰى

اُٹھا کر سوار کیا تو وزن کا اندازہ نہ لگا سکے اور میں نوخیز نوجوان لڑکی تھی۔ پس انہوں نے اُونٹ کو اُٹھایا اور روانہ ہو گئے اور میں نے لشکر کے چلے جانے کے بعد اپنے ہار کو پا لیا۔ پس میں ان کے پڑاؤ کی جگہ آئی مگر وہاں پر نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ ہی کوئی جواب دینے والا۔ میں نے اُسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں پر میں پہلے تھی اور میرا گمان تھا کہ عنقریب وہ لوگ مجھے گم پا کر میری طرف لوٹ کر آئیں گے۔ اس دوران کہ میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھوں میں نیند کا غلبہ آیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ نے لشکر کے پیچھے رات گزاری تھی وہ پچھلی رات کو چل کر صبح سویرے ہی میری جگہ پر پہنچ گئے۔ سو سوئے ہوئے انسان کی سیاہی دیکھ کر میرے پاس آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے کیونکہ انہوں نے مجھے احکامِ پردہ نازل ہونے سے پہلے دیکھا ہوا تھا۔ جب انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں بیدار ہو گئی۔ پس میں نے اپنے چہرے کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے ایک کلمہ بھی گفتگو نہیں کی اور نہ میں نے اُن سے ''انا للہ'' کے علاوہ کوئی کلمہ سنا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا اور میں اونٹنی پہ ہاتھ کے سہارے پر سوار ہو گئی۔ پس وہ سواری کی مہار پکڑ کر (آگے آگے) چل دیئے۔ یہاں تک کہ ہم لشکر کو اُن کے پڑاؤ کے بعد پہنچ گئے جو کہ عین دوپہر کے وقت پہنچے تھے۔ پس جس شخص کو (بدگمانی کی وجہ سے) ہلاک ہونا تھا' وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ شخص جس نے سب سے بڑی تہمت لگائی تھی وہ عبداللہ بن اُبی بن سلول تھا۔ ہم مدینہ پہنچ گئے اور میں مدینہ پہنچنے کے بعد ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں نے تہمت لگانے والوں کی باتوں میں غور کرنا شروع کر دیا اور میں اس بارے میں کچھ نہ جانتی تھی۔ البتہ مجھے اس بات نے شک میں ڈالا کہ میں نے اپنی اس بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شفقت نہ دیکھی جو اپنی (پچھلی) بیماریوں کے وقت اُس سے پہلے دیکھتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے' سلام کرتے پھر فرماتے

بِالْكُنُفِ اَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اُمُّ مِسْطَحٍ وَ هِيَ بِنْتُ اَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَ بِنْتُ اَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَيْ هَنْتَاهُ اَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ قَالَتْ فَاَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ قُلْتُ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ آتِيَ اَبَوَيَّ قَالَتْ وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّي يَا اُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ (ف) قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَ اللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِي وَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهٖ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ

تمہارا کیا حال ہے؟ یہ بات مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن مجھے کسی بُرائی کے بارے میں شعور تک نہ تھا۔ یہاں تک کہ کمزور ہونے کے بعد ایک دن میں قضائے حاجت کے لیے باہر نکلی اور حضرت اُمِ مسطح رضی اللہ عنہا بھی میرے ساتھ مناصع کی طرف نکلیں اور وہ ہمارا بیت الخلاء تھا اور ہم صرف رات کے وقت نکلا کرتی تھیں اور یہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء بننے سے پہلے کا واقعہ ہے اور ہمارا معاملہ عرب کے پہلے لوگوں کی طرح تھا کہ ہم قضائے حاجت کے لیے جنگل میں جایا کرتی تھیں اور بیت الخلاء گھروں کے قریب بنانے سے ہم نفرت کرتے تھے۔ پس میں اور اُمِ مسطح رضی اللہ عنہا چلیں اور وہ ابورُھم بن عبدالمطلب بن عبدمناف کی بیٹی تھیں اور اُس کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں اور اس کا بیٹا مسطح اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب کا بیٹا تھا۔ پس جب میں اور ابورہم کی بیٹی قضائے حاجت سے فارغ ہوکر اپنے گھر کی طرف لوٹیں تو اُمِ مسطح رضی اللہ عنہا کا پاؤں اُن کی چادر میں اُلجھ گیا تو اس نے کہا: مسطح ہلاک ہوا۔ میں نے اُس سے کہا: تو نے جو بات کی ہے وہ بُری بات ہے۔ کیا تو ایسے آدمی کو گالی دیتی ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اے بھولی بھالی عورت! کیا تو نے وہ بات نہیں سنی جو اُس نے کہی ہے؟ میں نے کہا: اُس نے کیا کہا ہے؟ پھر اُس نے مجھے تہمت کی بات کے بارے میں خبر دی۔ یہ سنتے ہی میری بیماری میں اور اضافہ ہوگیا۔ پس جب میں اپنے گھر کی طرف لوٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ سلام کیا پھر فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ اور اُس وقت میرا یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے والدین کی طرف سے اس خبر کی تحقیق کروں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ پس میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی والدہ سے کہا: اے امّی جان! لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے میری پیاری

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْرَةَ فَقَالَ اَیْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَیْءٍ يَرِيْبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهٗ بَرِيْرَةُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِی الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِیْ اَذَاهُ فِیْ اَهْلِ بَيْتِیْ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَهْلِیْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰی اَهْلِیْ اِلَّا مَعِیْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ (كَذَبْتَ) لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰی قَتْلِهٖ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰی هَمُّوْا اَنْ يَقْتَتِلُوْا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰی سَكَتُوْا وَ سَكَتَ قَالَتْ وَ بَكَيْتُ يَوْمِیْ ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِیَ الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَ اَبَوَایَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِیْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِیْ وَاَنَا اَبْكِیْ اسْتَاْذَنَتْ عَلَیَّ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ

بیٹی! اپنے آپ پر قابو رکھ۔ اللہ کی قسم! ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے نزدیک محبوب ہو اور اُس کی سوکنیں بھی ہوں جو اُس کے خلاف کوئی بات نہ بنائیں۔ سیّدہ عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: سبحان اللہ! واقعتاً لوگوں نے ایسی باتیں کی ہیں۔ فرماتی ہیں میں اس رات صبح تک روتی رہی نہ میرے آنسو رُکے اور نہ ہی میں نے نیند کو آنکھوں کا سرمہ بنایا۔ پھر میں نے روتے ہوئے صبح کی اور رسول اللہ ﷺ نے علی ؓ بن ابو طالب اور اسامہ بن زید ؓ کو بلایا اور ابھی تک وحی نہیں نازل ہوئی تھی اور اُن سے اپنی اہلیہ کو جدا کرنے کا مشورہ طلب کیا۔ پس اُسامہ بن زید ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو وہی مشورہ دیا جو رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کی براءت کے بارے میں جانتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ آپ کو اُن کے ساتھ محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ آپ کے گھر والی ہے اور ہم بھلائی کے علاوہ اُن میں کچھ نہیں جانتے اور بہر حال علی ؓ بن ابوطالب نے کہا: اللہ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی اور ان کے علاوہ بہت عورتیں موجود ہیں اور اگر آپ (سیّدہ عائشہ ؓ) کی لونڈی سے پوچھیں تو وہ آپ سے سچی بات کر دے گی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے بریرہ ؓ کو بلوایا تو فرمایا: اے بریرہ! کیا تو نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس نے تجھے سیّدہ عائشہ ؓ کی طرف سے شک میں ڈالا ہو؟ آپ سے بریرہ ؓ نے عرض کیا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے سیّدہ عائشہ ؓ میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس پر نکتہ چینی کی جا سکے یا عیب لگایا جا سکے۔ باقی یہ بات ہے کہ نوعمر نوجوان لڑکی ہے اپنے گھر والوں کا آٹا گوندھتے گوندھتے سو جاتی ہے اور بکری آ کر اُسے کھا لیتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن اُبی سلول سے جواب طلب کیا۔ فرماتی ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! تم میں سے کون بدلہ لے گا اُس آدمی سے جس کی طرف سے مجھے اپنے اہلِ

فَاذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيْلَ لِي مَا قِيْلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِي شَانِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ (قَدْ) بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَ كَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَ تُوْبِي اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِي اَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِاُمِّي اَجِيْبِي عَنِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْآنِ اِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي اَنْفُسِكُمْ وَ صَدَّقْتُمْ بِهِ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُوْنِّي وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ اَبُو يُوْسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي قَالَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّي بَرِيْئَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُنْزَلَ فِي شَانِي وَحْيٌ يُتْلٰى وَلَشَانِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنِّي كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يُرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ

بیت کے بارے میں تکلیف پہنچی ہے۔ اللہ کی قسم میں تو اپنے گھر والوں میں سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتا اور جس آدمی کا تم ذکر کرتے ہو (صفوان) کے بارے میں بھی سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتا اور نہ وہ میرے ساتھ کے علاوہ کبھی میرے گھر والوں کے پاس گیا ہے۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُس سے میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو ہم اُس کی گردن مار دیں گے اور اگر ہمارے بھائیوں (یعنی) قبیلہ خزرج میں سے ہوا تو آپ جو حکم اُس کے بارے میں دیں گے ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ پھر قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وہ نیک آدمی تھے لیکن انہیں کچھ جاہلیت کے قبائلی تعصب نے بھڑکا دیا۔ پس انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے سچ نہ کہا' اللہ کی قسم! تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تمہیں اس کے قتل پر قدرت حاصل ہے۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ' سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد کھڑے ہوئے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے بھی حق بات نہیں کی البتہ ہم ضرور بالضرور اُسے قتل کریں گے۔ تو کیا تم منافق ہو جو منافقین کی طرف سے لڑ رہے ہو۔ الغرض اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کو جوش آ گیا یہاں تک کہ انہوں نے باہم لڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر اُن کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے لگے رہے۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اُس دن بھی روتی رہی۔ میرے آنسو رو کے نہیں رکتے تھے اور نہ میری آنکھوں نے نیند کو سرمہ بنایا۔ پھر میں آنے والی رات میں بھی اسی طرح روتی رہی نہ میرے آنسو رکے اور نہ ہی (میری آنکھوں نے) نیند کو سرمہ بنایا اور میرے والدین نے گمان کیا کہ (اس قدر) رونا میرے جگر کو پھاڑ دے گا۔ اسی دوران کہ وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار میں سے

رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَ اللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهٗ وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَاْخُذُهٗ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ اَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ فَقَالَتْ لِي اُمِّي قُوْمِي اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُ و بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [النور:١١] عَشْرَ آيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ بِبَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَ كَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَ فَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى﴾ [النور:٢٢] اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهٖ اَرْجٰى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَ قَالَ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَمْرِي مَا عَلِمْتِ اَوْ مَا رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِي سَمْعِي وَ بَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ

ایک عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اُسے اجازت دی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر رونا شروع ہو گئی۔ پس ہم اسی حال میں تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس تشریف لا کر سلام کیا' پھر بیٹھ گئے۔ فرماتی ہیں کہ جب سے میرے بارے میں باتیں کی گئیں جو کی گئیں آپ میرے پاس نہ بیٹھے تھے اور ایک مہینہ گزر چکا تھا لیکن آپ کی طرف میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ کی گئی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھتے ہی تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: اما بعد! اے عائشہ مجھے تیرے بارے میں ایسی ایسی خبر پہنچی ہے۔ پس اگر تو پاک دامن ہے تو عنقریب اللہ تیری پاکدامنی واضح کر دے گا اور اگر تو گناہ میں ملوث ہو چکی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کر اور اُس کی طرف رجوع کر۔ پس بے شک بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی اُس پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرماتا ہے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گفتگو پوری کر چکے تو میرے آنسو بالکل رُک گئے۔ یہاں تک میں نے آنسوؤں سے ایک قطرہ تک محسوس نہ کیا۔ میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو ان باتوں کا جواب دیں جو آپ نے فرمائی ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں۔ تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ تو میں نے عرض کیا: میں ایک نوعمر لڑکی ہوں۔ میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے نہیں کر سکتی اور اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم اس تہمت کی بات کو سن چکے ہو۔ یہاں تک کہ وہ بات تمہارے دلوں میں پختہ ہو چکی ہے اور تم نے اسے سچ سمجھ لیا ہے۔ پس اگر میں تم سے کہوں کہ میں پاک دامن ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں پاک دامن ہوں لیکن تم میری تصدیق نہ کرو گے اور اگر میں تم سے اس گناہ کا

بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَ قَالَ فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔

اعتراف کرلوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں پاک دامن ہوں تو تم میری تصدیق کرو گے۔ پس مجھے یوسف علیہ السلام کے باپ کی بات کے علاوہ کوئی صورت میرے اور تمہارے درمیان بطورِ مثال نظر نہیں آتی کہ انہوں نے کہا: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ﴾ پس صبر ہی بہتر اور خوب ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔ فرماتی ہیں پھر میں نے کروٹ بدلی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ فرماتی ہیں' اللہ کی قسم! میں اُس وقت بھی جانتی تھی کہ میں پاک دامن ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ میری پاک دامنی کو واضح فرمائے گا لیکن اللہ کی قسم! میرا یہ گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں ایسی وحی نازل کی جائے گی جس کی تلاوت کی جائے گی اور میں اپنی شان کو اپنے دِل میں کم سمجھتی تھی۔ اس سے کہ اللہ ربّ العزت میرے معاملہ میں کلام کرے گا' جس کی تلاوت کی جائے گی لیکن میں تو یہ اُمید کرتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نیند میں خواب دیکھیں گے جس میں اللہ میری پاکدامنی واضح کریں گے۔ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! ابھی رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہ اُٹھے تھے اور نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی بھی باہر گیا تھا کہ اللہ ربّ العزت نے اپنے نبی ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور آپ پر وحی کی شدت طاری ہوگئی جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ اس سخت سردی کے دن میں بھی آپ کے پسینہ کے قطرات موتیوں کی طرح دکھنے لگے اُس وحی کے بوجھ کی وجہ سے جو آپ پر نازل کی گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دُور ہوگئی یعنی وحی پوری ہوگئی تو آپ مسکرانے لگے اور آپ کا پہلا کلمہ جس سے آپ نے گفتگو کی یہ تھا کہ اے عائشہ! خوش ہو جا کہ اللہ نے تیری پاکدامنی واضح کر دی ہے۔ مجھ سے میری والدہ نے کہا: آپ کی طرف اُٹھ کر آپ کا شکریہ ادا کر۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں صرف اللہ ہی کے سامنے کھڑی ہوں اور اُسی اللہ کی حمد و ثنا بیان کروں گی جس نے میری براءت نازل کی۔ پس اللہ ربّ العزت نے یہ آیات نازل کیں: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ﴾ ''بے شک تم میں سے وہ جماعت جنہوں نے یہ تہمت لگائی'' ان دس آیات میں اللہ نے میری براءت نازل کی۔ فرماتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو مسطح پر قرابت داری اور ان کی غربت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بعد جو اُس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا کبھی بھی انہیں کچھ نہ دوں گا۔ تو اللہ ربّ العزت نے ﴿وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا﴾ سے ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ تک آیات نازل فرمائیں۔ ''تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں وہ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ (اے ایمان والو!) کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تمہیں معاف فرما دے اور اللہ بہت معاف کرنے والا' بے حد مہربان ہے'' عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ نے کہا: اللہ کی کتاب میں یہ آیت سب سے زیادہ اُمید کو بڑھانے والی ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے معاف فرما دے پھر انہوں نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو وہی خرچ دوبارہ دینا شروع کر دیا جو اُسے پہلے دیا کرتے تھے اور کہا: میں اس سے یہ کبھی بھی نہ روکوں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے معاملہ کے بارے میں پوچھا کہ تُو کیا جانتی ہے یا تُو نے کیا دیکھا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کی حفاظت رکھتی ہوں یعنی بن سنے یا

دیکھے کوئی بات بیان نہیں کرتی۔ اللہ کی قسم! میں اُن کے بارے میں سوائے بھلائی کے کچھ نہیں جانتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہی وہ عورت تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے میرے مقابل اور برابر کی تھیں۔ پس اللہ نے انہیں تقویٰ کی وجہ سے محفوظ رکھا البتہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا ان سے اس معاملہ میں لڑیں اور وہ بھی تہمت کی ہلاکت میں ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ وہ حدیث ہے جو ہم تک اس معاملہ کے متعلق اس جماعت کے ذریعہ پہنچی ہے اور یونس رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں کہا کہ (حمنہ کو) تعصب نے تہمت میں شریک ہونے پر اُبھارا۔

(۷۰۲۱)وَ حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِیْعِ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمٰنَ ح وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ کِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ بِاِسْنَادِهِمَا وَ فِی حَدِیْثِ فُلَیْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِیَّةُ کَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَ فِی حَدِیْثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِیَّةُ لَقَوْلِ یُوْنُسَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ کَانَتْ عَائِشَةُ تَکْرَهُ اَنْ یُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَ تَقُوْلُ اِنَّهُ قَالَ:

فَاِنَّ اَبِی وَوَالِدَهٗ وَ عِرْضِی
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءٗ

وَ زَادَ اَیْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِی قِیْلَ لَهٗ مَا قِیْلَ لَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ مَا کَشَفْتُ عَنْ کَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ شَهِیْدًا وَ فِی حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ مُوْعِرِیْنَ فِی نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوْغِرِیْنَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهٗ مُوْغِرِیْنَ قَالَ الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ۔

(۷۰۲۱) یہ حدیث مبارکہ ان اسناد سے بھی مروی ہے البتہ فلیح کی حدیث میں ہے کہ (حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) تعصب نے جاہل بنا دیا اور صالح کی حدیث میں ہے کہ (حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) تعصب نے (تہمت میں شریک ہونے پر) اُبھارا۔ صالح کی حدیث مبارکہ میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے پاس حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کے متعلق) کو بُرا بھلا کہنے کو ناپسند کرتی تھیں کیونکہ انہوں نے کہا بے شک میرے باپ اور میری ماں اور میری عزت سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو تم سے بچانے کے لیے (وقف) ہیں اور یہ اضافہ بھی ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! جس آدمی کے بارے میں جو تہمت کیا گیا ہو وہ کہتے تھے (صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سبحان اللہ! اور کہتے تھے کہ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں نے کبھی بھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ فرماتی ہیں پھر وہ اس کے بعد اللہ کے راستہ میں ہو کر رہے۔ آگے مُوْعِرِیْنَ فِی نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ کا معنی بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے دوپہر کے وقت سخت گرمی میں (قافلہ نے پڑاؤ ڈالا)۔

(۷۰۲۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

(۷۰۲۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میرے بارے میں بات پھیلائی گئی جو پھیلائی گئی اور میں جانتی بھی نہ تھی تو

اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِي اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِي وَايْمُ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِي مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَ فِيْهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَاَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدُقِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَقُتِلَ شَهِيْدًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ فِيْهِ اَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَ كَانَ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَ حَمْنَةُ وَ حَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَ يَجْمَعُهٗ وَهُوَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ وَ حَمْنَةُ۔

رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو کلمہ شہادت پڑھا پھر اللہ کی وہ حمد وثناء بیان کی جو اُس کے شایانِ شان ہے۔ پھر فرمایا: اما بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے اور اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کے بارے میں کسی بھی بُرائی کو نہیں جانتا اور وہ (صفوان) میرے گھر میں میری موجودگی کے علاوہ کبھی داخل نہیں ہوا اور جس سفر میں مَیں گیا ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہی سف ہے۔ باقی حدیث گزر چکی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر داخل ہوئے اور میری لونڈی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے پوچھا تو اُس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے اُس میں کوئی عیب نہیں پایا۔ سوائے اسکے کہ وہ سو جاتی ہے یہاں تک کہ بکری داخل ہو کر اُس کا آٹا کھا لیتی ہے۔ پس آپ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے اسے ڈانٹا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے سچی بات کہو۔ یہاں تک کہ انہوں نے اُسے گرا دیا۔ اُس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم مجھے ان کے بارے میں ایسا ہی علم ہے جیسا کہ سنار کو خالص سونے کی ڈلی کے بارے میں ہوتا ہے اور جب یہ معاملہ اُس آدمی تک پہنچا جس کے بارے میں یہ بات کی گئی تھی تو اُس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں نے تو کبھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ اللہ کے راستہ میں شہید کیے گئے اور مزید اضافہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بہتان بازی میں گفتگو کی وہ مسطح، حمنہ اور حسان رضی اللہ عنہم تھے۔ بہر حال عبداللہ بن اُبی منافق تو اس بات کو آراستہ کر کے پھیلا رہا تھا اور وہی اس بات کا ذمہ دار اور قائد تھا اور حمنہ رضی اللہ عنہا بھی شریک تھی۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت اور پاکدامنی کی وضاحت قرآنی نص کے ذریعہ سے کی گئی ہے۔ امت مسلمہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی بیوی بدکارہ نہیں ہوئی اور سیّد الانبیاءؑ کی ازواج رضی اللہ عنہن کی عظمت تو اور بھی زیادہ ہے۔ ان احادیث سے علماء نے بہت سے مسائل اور آدابِ زندگی بھی اخذ کیے ہیں:

(١) قرعہ ڈالنا جائز ہے بشرطیکہ کسی دوسرے کے حق کی حق تلفی نہ ہو۔

(٢) اجنبی عورتوں سے گفتگو کرنے سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔

(٣) کسی دینی یا دنیوی مصیبت و پریشانی پر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے۔

۴ عورت کا ہر اجنبی مرد سے پردہ کرنا اگرچہ وہ وقت کا ولی ہی کیوں نہ ہو یا استاد و پیر ہی کیوں نہ ہو۔
۵ اپنا قریبی تعلق والا اگر بُرائی میں مبتلا ہو جائے تو اُس سے علیحدہ ہو جانا اور اُس کی بُری بات کی تردید کرنا۔
۶ ایسے حالات میں صلہ رحمی' عفو و درگزر اور رحم دلی سے کام لینا' وغیرہ وغیرہ
۷ اپنے اہل و عیال اور تعلق داروں سے کسی معاملہ میں مشورہ کرنا۔
۸ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بھی ظاہر ہوئی۔
۹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قرآنی آیت سنتے ہی فوراً اُس پر عمل کرنا۔

اِس کے علاوہ بھی اِس طویل حدیث سے بہت سے مسائل میں استنباط کیا جا سکتا ہے۔ اگر اِس معاملے میں مزید تحقیق درکار ہو تو صحابیات رضی اللہ عنہن کے موضوع پر کتب کا مطالعہ کیا جائے۔

۱۲۶۶: باب بَرَآءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرِّيْبَةِ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی کی تہمت سے براءت کے بیان میں

(۷۰۲۳) حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَاَخْرَجَهُ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَمَجْبُوْبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ۔

(۷۰۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُم ولد کے ساتھ تہمت لگائی جاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اور اُس کی گردن مار دو۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس کے پاس آئے تو وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے ایک کنوئیں میں (غسل کر رہا) تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: باہر نکل۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے باہر نکالا۔ اچانک دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ اُسے قتل کرنے سے رُک گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو کٹے ہوئے ذکر والا ہے اور اس کا عضو تناسل نہیں ہے۔

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ پاکباز ہے۔ لوگوں کی تہمت اور جھوٹ کو دنیا والوں کے سامنے واضح کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کا حکم دیا۔

کتاب صفات المنافقین

۱۲۶۷: باب صِفَاتِ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اَحْكَامِهِمْ

باب: منافقین کی خصلتوں اور اُن کے احکام کے بیان میں

(۷۰۲۴) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَ هِيَ فِي قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَ قَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِي : ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ قَوْلُهُ: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ وَ قَالَ كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ۔

(۷۰۲۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی۔ تو عبداللہ بن اُبی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں' یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس سے جدا اور دُور ہو جائیں۔ زہیر نے کہا: یہ قراءت اُس کی قراءت ہے جس نے حَوْلِهِ پڑھا ہے اور عبداللہ بن اُبی نے یہ بھی کہا: اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو عزت والے مدینہ سے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ پس آپ نے عبداللہ بن اُبی کو بلانے کے لیے (آدمی) بھیجا۔ پھر اُس سے پوچھا تو اُس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور کہنے لگا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ کہا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کی اس بات سے میرے دل میں بہت رنج اور دُکھ واقع ہوا یہاں تک کہ اللہ ربّ العزت نے میری تصدیق کے لیے یہ آیت نازل کی: ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ کہ جب آپ کے پاس منافقین آئیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں بلوایا تاکہ ان کے لیے مغفرت طلب کریں لیکن انہوں نے اپنے سروں کو موڑ لیا (یعنی نہ آئے) اور (پھر) اللہ عزوجل کا قول: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں دیوار پر لگائی ہوئی' اُنہیں کے بارے میں نازل ہوا۔ حضرت زید نے کہا: یہ لوگ بظاہر بہت اچھے اور خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔

(۷۰۲۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا

(۷۰۲۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُسے اُس کی قبر سے نکلوایا پھر اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو (اَنَّهٗ) سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ قَبْرِهٖ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ نَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

مبارک اُس پر تھوکا اور اپنی قمیص اُسے پہنائی' اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۷۰۲۶)حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جَاءَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ بَعْدَمَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُفْیَانَ۔

(۷۰۲۶)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن اُبی کی قبر کی طرف اُس کے دفن کیے جانے کے بعد تشریف لائے۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کی طرح ہے۔

(۷۰۲۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ (ابْنِ سَلُوْلَ) جَاءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ یُّعْطِیَهٗ قَمِیْصَهٗ یُکَفِّنُ فِیْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَنِی اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَ سَاَزِیْدُهٗ عَلٰی سَبْعِیْنَ قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ﴾ [التوبة:۸٤]

(۷۰۲۷)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن اُبی سلول فوت ہو گیا تو اُس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ سے آپ کی قمیص مانگنے کے لیے آیا جس میں اُس کے باپ کو کفن دیا جائے۔ پس آپ نے قمیص اُسے عطا کر دی۔ پھر اُس نے عرض کیا: آپ اُس پر نمازِ جنازہ پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں' حالانکہ اللہ نے آپ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ نے اختیار دیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: آپ ان کے لیے مغفرت مانگیں یا استغفار کریں' اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی مغفرت طلب کریں گے۔ اور میں اس کے لیے ستر سے بھی زیادہ دفعہ مغفرت طلب کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: وہ تو منافق ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر نمازِ جنازہ پڑھائی تو اللہ ربّ العزت نے یہ آیت مبارکہ نازل کی: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ﴾ ''ان (منافقین) میں سے کوئی بھی آدمی مر جائے تو اُس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھائیں اور نہ ہی اُس کی قبر پر کھڑے ہوں۔''

(۷۰۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ

(۷۰۲۸)یہ حدیث اِس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں پر نمازِ جنازہ پڑھنا چھوڑ

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَ زَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔ دی۔

(۷۰۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَ ثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَ قُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا وَ فَهُوَ لَا يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾ الْاٰيَةَ [فصلت:۲۲]

(۷۰۲۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی۔ ان کے دلوں میں سمجھ بوجھ کم تھی۔ اُن کے پیٹوں میں چربی زیادہ تھی۔ پس اُن میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ ہماری بات کو سنتا ہے اور دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو وہ ہماری آہستہ (آواز) کو بھی سنتا ہے۔ تو اللہ ربّ العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ﴾ ”تم (اپنے گناہ) اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تم یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔“

(۷۰۳۰) وَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ۔

(۷۰۳۰) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۷۰۳۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء:۸۸]

(۷۰۳۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ کے لیے نکلے۔ پس آپ کے ساتھ جانے والوں میں کچھ لوگ واپس آ گئے۔ پس اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس جانے والوں کے بارے میں دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان میں بعض نے کہا: ہم انہیں قتل کریں گے اور بعض نے کہا: نہیں۔ تو (اللہ ربّ العزت نے) ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ نازل کی۔ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔“

(۷۰۳۲)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۷۰۳۲) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۷۰۳۳)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيْمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا

(۷۰۳۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں منافقین میں سے بعض ایسے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِی زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فِى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا اِذَا خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَ فَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا اِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ﴾ [آل عمران:۱۸۸]۔

تھے جو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ کے لیے نکلے تو وہ پیچھے رہ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بیٹھ جانے سے خوش ہوئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے معذرت کی اور قسم اُٹھائی اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ ان کی تعریف کی جائے' اُس کام پر جو انہوں نے سرانجام نہیں دیئے تو آیت: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ﴾ نازل ہوئی۔ ''اپنے کیے پر خوش ہونے والے لوگوں کو مت گمان کرو (مؤمن) جو پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ اُنکی تعریف کی جائے ایسے اعمال پر جو انہوں نے سرانجام نہیں دیئے۔ پس آپ اُنکے بارے میں عذاب سے نجات کا گمان نہ کریں۔''

(۷۰۳۴)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِیءٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا اَتٰى وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِى اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾ [آل عمران:۱۸۷] هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ [آل عمران:۱۸۸] وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ شَیْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَ فَرِحُوْا بِمَا اَتَوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ۔

(۷۰۳۴)حضرت حمید بن عبدالرحمن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا: اے رافع! ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر ہم میں سے ہر آدمی اپنے کیے ہوئے عمل پر خوش ہو اور وہ اس بات کو پسند کرے کہ اُس کی تعریف ایسے عمل میں کی جائے جو اُس نے سرانجام نہیں دیا تو اُسے عذاب دیا جائے گا پھر تو ہم سب کو ہی عذاب دیا جائے گا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تمہارا اس آیت سے کیا تعلق ہے حالانکہ یہ آیت تو اہل کتاب کے بارے میں نازل کی گئی تھی۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ﴾ تلاوت کی۔ ''اور (یاد کرو) جب اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ضرور بالضرور اسے لوگوں کے لیے بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں'' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ﴾ تلاوت کی۔ ''ان کو ہرگز نہ گمان کرنا (مؤمن) جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ اُن کی تعریف کی جائے ایسے کاموں پر جو انہوں نے سرانجام نہیں دیئے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس چیز کو آپ سے چھپایا اور اس کے علاوہ دوسری بات کی خبر دی۔

پھر نکلے اس حال میں خوش ہوتے ہوئے کہ انہوں نے آپ کو اس بات کی اطلاع دے دی ہے جو آپ نے اُن سے پوچھی تھی۔ پس انہوں نے آپ سے اس بات پر تعریف کو طلب کیا اور جو بات بتائی اور آپ نے اُن سے جو بات پوچھی اسے آپ سے چھپانے کی وجہ سے خوش ہوئے۔

(۷۰۳۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتُمْ صَنِيْعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي اَمْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوهُ اَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ اَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَاَرْبَعَةٌ لَمْ اَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ۔

(۷۰۳۵) حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنے اُس عمل کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں اختیار کیا؟ (اُن کا ساتھ دیا) کیا وہ تمہاری اپنی رائے تھی جسے تم نے اختیار کیا یا کوئی ایسی چیز تھی جس کا وعدہ تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا تھا جس کا وعدہ آپ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب لوگوں میں سے بارہ آدمی منافق ہیں ان میں سے آٹھ آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے (یعنی جیسے یہ ناممکن اور محال ہے ایسے ہی اُن کا جنت میں داخلہ محال ہے) آگ کا شعلہ ان میں سے آٹھ کے لیے کافی ہوگا اور چار کے بارے میں مجھے یاد نہیں رہا کہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے بارے میں کیا کہا۔

(۷۰۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتَ قِتَالَكُمْ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوهُ فَاِنَّ الرَّاْيَ يُخْطِئُ وَ يُصِيبُ اَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي اُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَ قَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ فِي اُمَّتِي اثْنَا

(۷۰۳۶) حضرت قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے عمار رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا تم نے اپنے قتال (معاویہ رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ) میں اپنی رائے سے شرکت کی تھی حالانکہ رائے میں خطاء بھی ہوتی ہے اور درستگی بھی یا یہ کوئی وعدہ تھا جس کا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا ہو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا جس کا وعدہ آپ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری اُمت میں۔ شعبہ نے کہا راوی نے کہا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور غندر نے کہا میں بھی یہی خیال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میری اُمت میں بارہ منافق ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ

عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ۔

ہوں گے اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اُونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ کے لیے دبیلہ (آگ کا شعلہ) کافی ہوگا جو اُن کے کندھوں سے ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اُن کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

(۷۰۳۷)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَاَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَ عَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوْا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ قَلِيْلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوْهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

(۷۰۳۷) حضرت ابوطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اہل عقبہ میں سے ایک آدمی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان عام لوگوں کی طرح جھگڑا ہوا تو انہوں نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ بتاؤ اصحابِ عقبہ کتنے تھے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) لوگوں نے کہا: آپ ان کے سوال کا جواب دیں جو انہوں نے آپ سے کیا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی کہ وہ چودہ تھے اور اگر تم بھی انہیں میں سے ہو تو وہ پندرہ ہو جائیں گے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ ایسے تھے جنہوں نے دنیا کی زندگی میں اللہ اور اُس کے رسول کے رضامندی کے لیے جہاد کیا۔

(۷۰۳۸)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا (لَهٗ) تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَجِدَ ضَالَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهٗ۔

(۷۰۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ثنیۃ المرار گھاٹی پر چڑھے گا اُس کے گناہ اُس سے اسی طرح ختم ہو جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل سے اُن کے گناہ ختم ہوئے تھے۔ پس سب سے پہلے اس پر چڑھنے والا ہمارا شہسوار یعنی بنوخزرج کے گھوڑے چڑھے۔ پھر دوسرے لوگ یکے بعد دیگرے چڑھنا شروع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب کے سب بخش دیئے گئے ہو سوائے سرخ اونٹ والے آدمی کے۔ ہم اس کے پاس گئے اور اُس سے کہا: چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیے مغفرت طلب کریں گے۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اپنی گمشدہ چیز کو حاصل کروں تو یہ میرے نزدیک تمہارے ساتھی کی میرے لیے مغفرت مانگنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور وہ آدمی اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

(۷۰۳۹)وَ حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ أَوِ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ۔

(۷۰۳۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوثنیۃ المرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ وہ دیہاتی آیا جو اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا تھا۔

(۷۰۴۰) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا۔

(۷۰۴۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بنی نجار میں سے ایک آدمی نے سورۃ البقرہ اور آل عمران پڑھی ہوئی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے لکھا کرتا تھا۔ وہ بھاگ کر چلا گیا یہاں تک کہ اہلِ کتاب کے ساتھ جا کر مل گیا۔ پس اہلِ کتاب نے اُس کی بڑی قدر و منزلت کی اور کہنے لگے کہ یہ وہ آدمی ہے جو محمد (رسول اللہ ﷺ) کے لیے لکھا کرتا ہے وہ خوش ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُس کی گردن انہیں میں توڑ دی۔ پس انہوں نے گڑھا کھود کر اُسے چھپا دیا پس جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اُسے باہر پھینک دیا ہے۔ انہوں نے پھر اُس کے لیے گڑھا کھودا اور اُسے دفن کر دیا لیکن (اگلی) صبح پھر زمین نے اُسے باہر نکال کر پھینک دیا۔ انہوں نے دوبارہ اس کے لیے گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا پس (اگلی) صبح پھر زمین نے اسے نکال کر باہر پھینک دیا۔ انہوں نے اُسے اسی طرح باہر پھینکا ہوا چھوڑ دیا۔

(۷۰۴۱)حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ۔

(۷۰۴۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آئے جب مدینہ کے پہنچے تو آندھی اتنے زور سے چلی' قریب تھا کہ سوار زمین میں دھنس جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو منافقین میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

(۷۰۴۲)حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى

(۷۰۴۲) حضرت ایاس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے حدیث روایت کی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک

الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اِيَاسٌ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ۔

بیمار کی عیادت کی' جسے بخار ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ اُس پر رکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی بھی آدمی کو اتنا تیز بخار نہیں دیکھا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قیامت کے دن اس سے زیادہ گرم جسم والے آدمی کے بارے میں خبر نہ دوں؟ یہ دو آدمی ہیں جو سوار ہو کر مُنہ پھیر کر جا رہے ہیں۔ (اُن) دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا جو اِس وقت (بظاہر) آپ کے اصحاب میں سے (سمجھے جاتے) تھے۔

(۷۰۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔

(۷۰۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافق کی مثال اُس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے۔ کبھی اُس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اِس ریوڑ میں۔

(۷۰۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ تَكِرُّ فِي هٰذِهٖ مَرَّةً وَ فِي هٰذِهٖ مَرَّةً۔

(۷۰۴۴) اِس سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں ہے: کبھی وہ اس دیوار میں گھس آتی اور کبھی دوسرے ریوڑ میں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں منافقین کے بارے میں احکام بیان کیے گئے ہیں' منافق کہتے ہیں جو بظاہر ایمان کا اظہار کرے لیکن دِل سے ایمان قبول نہ کیا ہو اور منافق مدینہ میں پیدا ہوئے اس سے پہلے مکی دور میں نہ تھے۔ بہر حال نبی کریم ﷺ کو اللہ نے بذریعہ وحی ان کے نام وغیرہ بتا دیے تھے اور ایسے لوگ کافروں سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی کے بارے میں منافق ہونے کا یقین نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ علامات اور نشانیاں بتلا گئے ہیں جو جس بھی شخص میں پائی جائیں اُس کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ اُس آدمی میں نفاق کی ایک علامت پائی جاتی ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول منافقین کا سردار تھا۔ اللہ نے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کا جنازہ پڑھنے سے ابھی تک منع نہ فرمایا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا جنازہ بھی پڑھا اور بعض مصلحتوں کی وجہ سے اپنی قمیص بھی عطا کی لیکن بعد میں اللہ عزوجل نے منافقین کا نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین میں سے بعض کے بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتا بھی دیا تھا' اس لیے انہیں رازدارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔

۱۲۶۸: باب صِفَةِ الْقِيٰمَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: قیامت' جنت اور جہنم کے احوال کے بیان میں

(۷۰۴۵) حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ اقْرَءُ وا: ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [الکھف:۱۰۵]

(۷۰۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن بہت موٹا آدمی لایا جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک (اُس کی اہمیت) مچھر کے پَر کے برابر بھی نہ ہوگی' پڑھو: ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ ''پس ہم قیامت کے دن اُن کے لیے کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔''

(۷۰۴۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ (تَعَالٰى يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَ سَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَهُ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ [الزمر:۶۷]

(۷۰۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! یا کہا: اے ابو القاسم! بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک اُنگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑ اور درخت کو ایک انگلی پر پانی اور کیچڑ ایک اُنگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر انہیں ہلا کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی عالم کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اُس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے۔ پھر ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ تلاوت کی۔ ''انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اُس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن ساری زمینیں اُس کی مٹھی میں ہوں گی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ پاک اور بلند ہے اُس چیز سے جسے یہ مشرک شریک کرتے ہیں۔

(۷۰۴۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ

(۷۰۴۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں ہے کہ یہودیوں میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث فضیل کی حدیث کی طرح ذکر کی لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ پھر (اللہ) انہیں حرکت دے گا اور یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ اس کی بات پر تعجب اور اس کی تصدیق کرتے

تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ وَ تَلَا الْاٰيَةَ۔

ہوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت مبارکہ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ تلاوت فرمائی۔

(۷۰۴۸)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾۔

(۷۰۴۸)حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے ابو القاسم! بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک اُنگلی پر اور زمینوں کو ایک اُنگلی پر اور درختوں اور کیچڑ کو ایک اُنگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک اُنگلی پر رکھ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہوئیں پھر آپ ﷺ نے ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ تلاوت کی۔

(۷۰۴۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِى حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِى حَدِيْثِهِ وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَ زَادَ فِى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ تَصْدِيْقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ۔

(۷۰۴۹)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن ان میں یہ ہے کہ درخت ایک اُنگلی پر اور کیچڑ ایک انگلی پر اور جریر کی حدیث میں یہ نہیں کہ (باقی) مخلوقات ایک انگلی پر لیکن اس کی حدیث میں پہاڑ ایک انگلی پر اور جریر کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کی بات پر تعجب کرتے ہوئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے)۔

(۷۰۵۰)حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِى ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبِضُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔

(۷۰۵۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

(۷۰۵۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَطْوِى اللّٰهُ

(۷۰۵۱)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ ربّ العزت آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر

عَزَّ وَجَلَّ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرْضَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' زور والے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں' زور والے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں تکبر والے کہاں ہیں؟

(۷۰۵۲)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِى اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهُ نَظَرَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَيْفَ يَحْكِى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْخُذُ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) سَمَاوَاتِهِ وَاَرَضِيْهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ وَ يَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَ يَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَىْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّى لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۷۰۵۲) حضرت عبیداللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے حدیث روایت کرتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے گا تو فرمائے گا: میں اللہ ہوں اور آپ اپنی اُنگلیوں کو بند کرتے اور کھولتے تھے۔ (پھر اللہ فرمائے گا) میں بادشاہ ہوں۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کی طرف دیکھا تو اس کے نیچے کی طرف کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ (منبر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر گر پڑے گا۔

(۷۰۵۳)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَاَرَضِيْهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ۔

(۷۰۵۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ جبار ربّ العزت اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے گا۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ میں قیامِ قیامت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور ان روایات میں جو اللہ عزوجل کے ہاتھ' اُنگلیاں اور مٹھی وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ بطور مثال ہے حالانکہ یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ جسم وغیرہ سے پاک ہے۔ اللہ عزوجل کا ہماری طرح ہاتھ' انگلی' مٹھی وغیرہ کوئی چیز نہیں۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ اور ان روایات میں صرف سمجھانے اور ہماری تفہیم کرانے کے لیے ان اعضاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۲۶۹: باب اِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: مخلوق کی پیدائش کی ابتداء اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بیان میں

(۷۰۵۴)حَدَّثَنِىْ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ

(۷۰۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اللہ ربّ العزت نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کیے اور درختوں کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِی فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَ خَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَ خَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ خَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَ خَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَ بَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِی آخِرِ الْخَلْقِ فِی آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّيْلِ (حَدَّثَنَا الْجُلُوْدِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ هُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْبِسْطَامِیُّ وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰی وَ سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ بِنْتِ حَفْصٍ وَ غَيْرُهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ)۔

پیر کے دن پیدا کیا اور مکروہات (مصائب و تکالیف) منگل کے دن پیدا کیے اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں چوپائے پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوق میں سے سب سے آخر میں جمعہ کی ساعات میں سے آخری ساعت عصر اور رات کے درمیان پیدا فرمایا۔ آگے اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۱۲۷۰: باب فِی الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَ صِفَةِ الْاَرْضِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب: دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن زمین کی کیفیت کے بیان میں

(۷۰۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ حَدَّثَنِی اَبُوْ حَازِمِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ۔

(۷۰۵۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو سرخی مائل سفیدی پر اُٹھایا جائے گا جو میدے کی روٹی کی طرح ہوگی۔ اس (زمین) میں کسی کے لیے کوئی علامت و نشان نہ ہوگا۔

(۷۰۵۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ [ابراهيم: ۴۸] فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَی الصِّرَاطِ۔

(۷۰۵۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت کے قول: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ ''اُس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے)۔'' کے متعلق پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! اُس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: (پل) صراط پر۔

۱۲۷۱: باب نُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کی مہمانی کے بیان میں

(۷۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی حَدَّثَنِی خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

(۷۰۵۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہو جائے گی۔ اللہ رب العزت اسے اپنے دست قدرت سے اوپر نیچے کر دے گا۔

يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَؤُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰى قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامُ وَ نُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَ نُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔

اہلِ جنت کی مہمانی کے لیے' جیسا کہ تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی کو (راکھ میں) اُلٹ پلٹ لیتا ہے۔ اتنے میں یہود میں سے ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: آپ پر اللہ کی برکتیں ہوں' اے ابو القاسم! کیا میں آپ کو قیامت کے دن اہلِ جنت کی مہمانی کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اُس نے عرض کیا: زمین ایک روٹی ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہوگئیں۔ اُس نے کہا: میں آپ کو (اہلِ جنت کے) سالن کی خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اُس نے عرض کیا: اُن کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

(۷۰۵۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ۔

(۷۰۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہود میں سے دس (عالم) میری اتباع کر لیتے تو زمین پر کوئی یہودی بھی مسلمان ہوئے بغیر نہ رہتا۔

خلاصۃ الباب: زمین کا قیامت کے دن ایک روٹی کی طرح ہو جانا خلاف عادت تو ہے لیکن عقل کے خلاف نہیں۔ جسے آج زمین سے طرح طرح کے پھل اور میوے نکل رہے ہیں اگر اللہ اپنے حکم سے اسے آٹا بنا دیں تو کیا محال ہے۔

۱۲۷۲: باب سُؤَالِ الْيَهُوْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوْحِ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ) اَلْاٰيَةِ

باب: یہودیوں کا نبی کریم ﷺ سے رُوح کے بارے میں سوال اور اللہ عز وجل کے قول ''آپ ﷺ سے رُوح کے بارے میں پوچھتے ہیں'' کے بیان میں

(۷۰۵۹)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ اِذْ مَرَّ

(۷۰۵۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک لکڑی سے سہارا لیتے ہوئے چل رہے تھے کہ آپ کا ایک یہود کی جماعت کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: آپ سے

بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالُوا مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالُوا سَلُوْهُ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَاَلَهُ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهُ يُوحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي وَمَا اُوتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ [الاسراء: ۸۵]

رُوح کے بارے میں پوچھو۔ انہوں نے کہا: تمہیں اس بارے میں کیا شبہ ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ تم کو ایسا جواب دیں جو تمہیں ناگوار گزرے۔ انہوں نے کہا: آپ سے پوچھیے۔ ان میں سے کچھ نے کھڑے ہو کر آپ سے روح کے بارے میں سوال کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور انہیں اس بارے میں کوئی جواب نہ دیا۔ پس (اسی دوران) مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔ پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ﴾ ''آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیں روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں کم علم عطا کیا گیا ہے۔''

(۷۰۶۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا وَ فِي حَدِيْثِ عِيْسَى (بْنِ يُوْنُسَ) وَمَا اُوْتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ۔

(۷۰۶۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کی ایک کھیتی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا۔ باقی حدیث حفص کی حدیث کی طرح ہے۔ البتہ وکیع کی حدیث میں اِلَّا قَلِيْلًا ہے اور عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں وَمَا اُوْتُوا ہے۔

(۷۰۶۱) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِدْرِيْسَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَرْوِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

(۷۰۶۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے باغ میں ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے البتہ اس میں بھی وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ہے۔

(۷۰۶۲) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۷۰۶۲) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ پس میں اُس کے پاس آیا اور اُس سے قرض کا مطالبہ کیا تو اُس نے مجھ سے کہا: میں ہرگز تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کرو۔ تو میں نے اس سے کہا: ہرگز نہیں! میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے پھر دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اُس نے کہا: میں موت کے بعد

وَسَلَّمَ) قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّی لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّی لَمَبْعُوْثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ وَكِيْعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ [مریم:۷۷] اِلٰی قَوْلِهٖ: ﴿وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا﴾۔

دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ جب میں مال اور اولاد کی طرف لوٹوں گا۔ وکیع نے کہا: اعمش نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ پس یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ﴾ سے ﴿وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا﴾ ''کیا آپ نے اُس آدمی کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے ضرور بالضرور مال اور اولاد عطا کی جائے گی۔ کیا وہ غیب پہ مطلع ہو گیا ہے یا اُس نے رحمٰن کے پاس سے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں! عنقریب ہم لکھ لیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اُس کے لیے عذاب کو طویل کر دیں گے اور ہم اُس کے قول کے وارث ہیں اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا۔''

(۷۰۶۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَ فِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ۔

(۷۰۶۳)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ حضرت خباب کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا۔ پس میں عاص بن وائل کے لیے کام کیا کرتا تھا۔ پھر میں اُس کے پاس (اپنی مزدوری کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں روح کے بارے میں یہودیوں کا رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا مذکور ہے۔ روح کی حقیقت کو تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا البتہ علماء نے اس میں مختلف اقوال ذکر کیے ہیں۔ کسی نے کہا: روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی اور باہر آتی ہے۔ بعض نے کہا: روح جسم لطیف ہے جو تمام اعضائے ظاہر میں پھیلا ہوا ہے۔ آیت میں روح کی حقیقت نہیں بیان کی گئی۔ باقی اگر اللہ ربّ العزت نے رسول اللہ ﷺ کو روح کا علم عطا کیا تو آپ ﷺ نے اُمت کو اس سے مطلع نہیں فرمایا۔ علماء یہی کہتے ہیں کہ روح کے بارے میں زیادہ بحث و مباحثہ میں نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ نہایت دقیق و باریک مسئلہ ہے۔

۱۲۷۳: باب فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَمَا كَانَ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ الْاٰيَةَ

باب: اللہ عزوجل کے قول ''اللہ انہیں آپ ﷺ کی موجودگی میں عذاب نہ دے گا'' کے بیان میں

(۷۰۶۴)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الزِّيَادِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا

(۷۰۶۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے حق ہے (تو ہمارے انکار کی وجہ سے) ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش فرما یا کوئی دردناک عذاب لے آ تو آیت مبارکہ: ﴿وَمَا كَانَ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ﴾ نازل ہوئی کہ جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ انہیں عذاب نہ دے گا اور نہ ہی اللہ انہیں عذاب دینے والا ہے۔

يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [الانفال:٣٣، ٣٤] اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔

اس حال میں کہ وہ بخشش مانگتے ہوں اور کیا وجہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔

١٢٧٤: باب قَوْلِهِ (اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى)

باب: اللہ رب العزت کے قول: ''ہرگز نہیں بے شک انسان البتہ سرکشی کرتا ہے'' کے بیان میں

(٧٠٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكِصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ يَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيْلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَ هَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِيْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى﴾ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ ﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ [العلق:١٩٦] اَزَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ وَاَمَرَهُ بِمَا اَمَرَهُ بِهِ وَ زَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِيْ قَوْمَهُ۔

(٧٠٦٥) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا: کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ اُسے کہا گیا: ہاں۔ تو اُس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم اگر میں نے انہیں ایسا کرتے دیکھا تو اُن کی گردن (معاذ اللہ) روندوں گا یا اُن کا چہرہ مٹی میں ملاؤں گا۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ اِس ارادہ سے کہ وہ آپ کی گردن کو روندے' جب وہ آپ کے قریب ہونے لگا تو اچانک اپنی ایڑیوں پر واپس لوٹ آیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے کسی چیز سے بچ رہا تھا۔ پس اُسے کہا گیا: تجھے کیا ہوا؟ تو اُس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی خندق تھی' ہول اور بازو تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مجھ سے قریب ہوتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو نوچ ڈالتے۔ پس اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ راوی کہتا ہے ہم نہیں جانتے کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے یا ہمیں کسی اور طریقہ سے پہنچی ہے۔ آیات: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾ ''ہرگز نہیں! بے شک انسان البتہ سرکشی کرتا ہے (کیونکہ) اُس نے اپنے آپ کو مستغنی سمجھ لیا ہے۔ بے شک تیرے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ کیا آپ نے اُس کو دیکھا ہے جو (ہمارے) بندے کو روکتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ کیا خیال ہے کہ اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتا (تو یہ اچھا نہ تھا) کیا خیال ہے اگر وہ جھٹلائے اور پیٹھ پھیرے (ابوجہل' تو پھر کیسے گرفت سے بچ سکتا ہے) کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً اُسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے۔ ایسی پیشانی جو جھوٹی اور گناہ گار ہے۔ پس چاہیے کہ وہ اپنے مددگاروں کو پکارے۔ عنقریب ہم بھی فرشتوں کو

بلائیں گے۔ ہرگز نہیں! آپ اس کی اطاعت نہ کریں' اور عبید اللہ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اور اسے وہ ہی حکم دیا جس کا انہیں علم دیا ہے اور ابن عبد الاعلیٰ نے اپنی حدیث میں ﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ﴾ کا معنی بھی درج کیا کہ وہ اپنی قوم کو پکارے۔

۱۲۷۵: باب الدُّخَان

باب: دھوئیں کے بیان میں

(۷۰۶۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَ يَزْعُمُ اَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْءُ فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَ يَاْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ جَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ ﷺ: ﴿قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ [ص:۸۶] اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ اَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [الدخان: ۱۰، ۱۱] اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ﴾ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان: ۱۶] فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَ آيَةُ الرُّوْمِ۔

(۷۰۶۶) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: اے ابو عبدالرحمٰن! کندہ کے دروازوں کے پاس ایک قصہ گو بیان کر رہا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے وہ دھواں آنے والا ہے۔ پس وہ (دھواں) کفار کے سانسوں کو روک لے گا اور مؤمنین کے ساتھ صرف زکام کی کیفیت پیش آئے گی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصہ سے اُٹھ بیٹھے پھر فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہو تو وہ اپنے علم کے مطابق ہی بیان کرے اور جو بات نہیں جانتا تو کہے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ تم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جو جس بات کو نہ جانتا ہو اُس کے بارے میں کہے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بے شک اللہ ربّ العزت نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: آپ فرما دیں میں تم سے اس بات پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں سے بعضوں کی روگردانی دیکھی تو فرمایا: اللہ نے اُن پر سات سالہ قحط نازل فرمایا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سالہ قحط نازل ہوا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پس ان پر ایک سالہ قحط آیا جس نے ہر چیز کو ملیا میٹ کر دیا۔ یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے چمڑے اور مُردار کھاتے اور ان میں سے جو کوئی آسمان کی طرف نظر کرتا تھا تو دھوئیں کی سی کیفیت دیکھتا تھا۔ پس آپ کے پاس ابوسفیان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک آپ اللہ کی اطاعت کرنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دینے کے لیے تشریف لائے ہیں اور بے شک آپ کی قوم و برادری تحقیق ہلاک ہو چکی۔ آپ اللہ سے اُن کے لیے دُعا

مانگیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: آپ انتظار کریں اُس دن کا جس دن کھلم کھلا دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔ سے بے شک تم لوٹنے والے ہو تک نازل فرمائیں۔ تو انہوں نے کہا: کیا آخرت کا عذاب دور کیا جا سکتا ہے؟ تو اللہ عز وجل نے فرمایا: جس دن ہم پکڑیں گے بڑی گرفت کے ساتھ۔ بے شک ہم بدلہ لینے والے ہوں گے۔ پس اس پکڑ سے مراد بعد کے دن کی پکڑ ہے اور دھوئیں اور لزام (یعنی بدر کے دن کی گرفت وقتل) اور روم کی علامات کی نشانیاں گزر چکی ہیں۔

(۷۰۶۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِى اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِى الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَوْمَ تَاْتِى السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِيْنٍ) قَالَ يَاْتِى النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دُخَانٌ فَيَاْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَاْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَىٰ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ اِنَّكَ لَجَرِىْءٌ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ﴾ [الدخان:۱۵] قَالَ فَمُطِرُوْا فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا اِلٰى مَا كَانُوا عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ

(۷۰۶۷)حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ وہ اس آیت: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ﴾ کہ جس دن آسمان پر واضح دھواں ظاہر ہوگا کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قیامت کے دن دھواں لوگوں کے سانسوں کو بند کر دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی کسی بات کا علم رکھتا وہ وہی بات کہے اور جو نہ جانتا ہو تو چاہیے کہ وہ کہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بے شک آدمی کی عقلمندی یہ ہے کہ وہ جس بات کا علم نہ رکھتا ہو اُس کے بارے میں کہے: اللہ اعلم۔ ان قریشیوں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے ان کے خلاف قحط پڑنے کی دُعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں پر قحط اور مصیبت وتنگی آئی تھی۔ یہاں تک کہ جب کوئی آدمی آسمان کی طرف نظر کرتا تو اپنے اور آسمان کے درمیان اپنی مصیبت کی وجہ سے دھواں دیکھتا تھا اور یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیوں کو کھایا۔ پس ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مضر (قبیلہ) کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ پس بے شک وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو نے مضر کے لیے بڑی جرأت کی ہے۔ پھر آپ نے اللہ سے اُن کے لیے دُعا مانگی تو اللہ رب العزت نے ﴿اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ﴾ ہم چند دنوں کے لیے عذاب روکنے والے ہیں (لیکن) تم پھر وہی کام سرانجام دو گے۔ کہتے ہیں پس ان پر بارش

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [الدخان: ١٠۔ ١٢] ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان:١٦] قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ۔

برسائی گئی۔ پس جب وہ خوشحال ہو گئے تو پھر وہ اسی (بدعقیدگی) کی طرف لوٹ گئے جس پر پہلے سے قائم تھے تو اللہ ربّ العزت نے یہ آیات: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي﴾ نازل کی۔ (ترجمہ گزر چکا ہے) (پکڑ بدر کے دن ہوئی)

(٧٠٦٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ۔

(٧٠٦٨) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جو کہ گزر چکی ہیں: دُھواں لزام (قید و بند)' (غلبہ) روم بَطشہ (جنگِ بدر) اور (شق) قمر۔

(٧٠٦٩) حَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(٧٠٦٩) اِن اسناد سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٠٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ﴾ [السجدة:٢١] قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ اَوِ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ اَوِ الدُّخَانِ۔

(٧٠٧٠) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ عزوجل کے قول: ﴿وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ﴾ ''ہم ضرور بالضرور بڑے عذاب سے پہلے انہیں چھوٹے عذاب دیں گے'' کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں (غلبہ) روم بَطشہ (غزوۂ بدر) یا دھواں ہے اور شعبہ کو بَطشہ یا دخان میں شریک ہے۔

١٢٧٦: باب انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب: شق قمر کے معجزے کے بیان میں

(٧٠٧١) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْهَدُوْا۔

(٧٠٧١) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

(٧٠٧٢) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ

(٧٠٧٢) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ گیا' دو ٹکڑوں میں۔ پس ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا دوسری طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَ فِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْهَدُوا۔

(۷۰۷۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَ كَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

(۷۰۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔ پس ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے چھپا لیا اور (دوسرا) ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ گواہ رہ۔

(۷۰۷۴)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۷۰۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مبارکہ اسی طرح روایت کی ہے۔

(۷۰۷۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا اشْهَدُوا۔

(۷۰۷۵) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ ابن عدی کی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ' تم گواہ ہو جاؤ۔

(۷۰۷۶)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ۔

(۷۰۷۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی نشانی (معجزہ) دکھائیں تو آپ نے انہیں دو مرتبہ چاند کا پھٹنا دکھایا۔

(۷۰۷۷)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ۔

(۷۰۷۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۰۷۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ اَبُو دَاوٗدَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَ اَبُو دَاوٗدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَ فِي حَدِيْثِ اَبِي دَاوٗدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۷۰۷۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا اور ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑوں میں پھٹا۔

(۷۰۷۹)حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا

(۷۰۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا تھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ایک عظیم المرتبت معجزہ شق قمر کا بیان ہے جو کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور یہ معجزہ آپ ﷺ نے اللہ سے دُعا کر کے کافروں کے مطالبہ پر انہیں دکھایا لیکن وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ باقی ایک روایت میں جو یہ آیا ہے کہ شق قمر دو مرتبہ ہوا اس سے مراد دو مرتبہ چاند پھٹنا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوا تھا۔ اس کا تعلق پھٹنے سے نہیں بلکہ دیکھنے سے ہے اور شق قمر قیامِ قیامت کے حلیے بھی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ جو اللہ اتنے بڑے سیارے کو شق کرنے پر قادر ہے وہ اس نظامِ کائنات کو بھی ختم کرنے پر قادر ہے اور جس نے چاند کو پھٹ جانے کے بعد دوبارہ جوڑ دیا ہے۔ وہ نظامِ کائنات کو نیست و نابود کرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ عقلی طور پر شق قمر کے انکار کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ یہ بھی اللہ کی مخلوق ہے اور اللہ اپنی مخلوق میں جیسے چاہے تصرف کر سکتا ہے' یہ اُس کے اختیار میں ہے۔ باقی یہ ہے کہ اسے دنیا والوں نے کیوں نہ دیکھا تو چونکہ یہ معجزہ رات کو رونما ہوا تھا اس لیے اکثر لوگ بے خبر تھے اور جنہوں نے مطالبہ کیا تھا انہوں نے دیکھا اور یہ چودھویں رات کو تھوڑی دیر کے لیے واقع ہوا۔

١٢٧٧: باب فِي الْكُفَّارِ

باب: کافروں کے بیان میں

(٧٠٨٠) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَ اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِی مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ يُشْرَكُ بِهٖ وَ يُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيْهِمْ وَ يَرْزُقُهُمْ۔

(٧٠٨٠) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی اللہ رب العزت سے بڑھ کر تکلیفوں پر صبر کرنے والا نہیں ہے کہ اُس سے شریک کیا جاتا ہے اور اُس کے لیے اولاد ثابت کی جاتی ہے پھر بھی وہ انہیں عافیت اور رزق عطا کرتا ہے۔

(٧٠٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِی مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهُ وَ يُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

(٧٠٨١) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اللہ کے لیے اولاد ثابت کی جاتی ہے۔

(٧٠٨٢) وَ حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ

(٧٠٨٢) حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی تکلیف دہ باتوں کو سن کر ان پر صبر کرنے والا نہیں ہے۔ (کافر) اللہ کے لیے ہمسر بناتے ہیں اور اُس کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں پھر بھی وہ

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ لَهٗ نِدًّا وَ يَجْعَلُوْنَ لَهٗ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَ يُعَافِيْهِمْ وَ يُعْطِيْهِمْ۔

اس کے باوجود انہیں رزق اور عافیت اور (دوسری چیزیں) عطا کرتا ہے۔

۱۲۷۸: باب طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا

باب: کافروں سے زمین بھر کے برابر فدیہ طلب کرنے کے بیان میں

(۷۰۸۳) وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ۔

(۷۰۸۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ جہنم والوں میں سے کم عذاب والوں سے فرمائے گا اگر دنیا اور جو کچھ اس میں ہے تیرے لیے ہو تو کیا تو اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لیے وہ دے دے گا۔ وہ کہے گا: جی ہاں! اللہ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے اس سے بھی کم ترین چیز کا مطالبہ اُس وقت کیا تھا جب تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ تو (مجھ سے) شرک نہ کرنا۔ (راوی کہتا ہے) میرا گمان ہے کہ (اللہ فرمائے گا) میں تجھ کو جہنم میں نہ ڈالوں گا۔ پس تو نے شرک کے سوا (باقی سب باتوں کا) انکار کیا۔

(۷۰۸۴) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

(۷۰۸۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں البتہ اس حدیث میں ''میں تجھ کو جہنم میں داخل نہ کروں گا'' مذکور نہیں۔

(۷۰۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

(۷۰۸۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تیرے لیے زمین بھر کے سونا ہوتا تو کیا تو اسے عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ کر دیتا؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں! تو اُس سے کہا جائے گا: تجھ سے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

(۷۰۸۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ

(۷۰۸۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اسے کہا جائے گا: تو نے جھوٹ کہا حالانکہ تجھ سے اس سے آسان چیز

قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۱۲۷۹: باب يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ

باب: کافر کو چہرے کے بل جمع کیے جانے کے بیان میں

(۷۰۸۷) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَ عِزَّةِ رَبِّنَا۔

(۷۰۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کفار کو کیسے چہرے کے بل جمع کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ (اللہ عزوجل) جو دنیا میں اسے پاؤں کے بل چلاتا ہے وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟ یہ حدیث (سن کر) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کیوں نہیں! ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم۔

۱۲۸۰: باب صَبْغِ اَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَ صَبْغِ اَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ

باب: جہنم میں اہل دنیا کی نعمتوں کے اثر اور جنت میں (دنیا کی) سختیوں اور تکلیفوں کے اثر کے بیان میں

(۷۰۸۸) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

(۷۰۸۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم والوں میں سے اُس آدمی کو لایا جائے گا جو اہلِ دنیا میں سے (دنیا میں) بہت نعمتوں والا تھا۔ پھر اُس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی بھی دیکھی تھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت بھی ملی تھی؟ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! اللہ کی قسم نہیں (ملی) اور (پھر) اہلِ جنت میں سے اُس آدمی کو پیش کیا جائے گا جسے دنیا میں لوگوں سے سب سے زیادہ تکلیفیں آئی ہوں گی۔ پھر اُسے جنت میں ایک دفعہ غوطہ دے کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف بھی دیکھی؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی سختی بھی گزری؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم نہیں، کبھی کوئی تکلیف میرے پاس سے نہ گزری اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شدت وسختی دیکھی۔

تشریح جنت میں جانے کے بعد وہاں کی نعمتوں کے اثر کی وجہ سے دنیا کی تکالیف اور مصائب کو بھول جائے گا اللھم اعطنا الجنۃ۔ اور دوزخ کے عذاب اور سختی کی وجہ سے دنیا کی نعمتوں اور عیش وعشرت کو بھول جائے گا۔ اللّٰھم احفظنا منہ۔

۱۲۸۱: باب جَزَآءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ تَعْجِيْلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا

باب: مؤمن کو اُس کی نیکیوں کا بدلہ دُنیا اور آخرت (دونوں) میں ملنے اور کافر کی نیکیوں کا بدلہ صرف دُنیا میں دیئے جانے کے بیان میں

(۷۰۸۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ يَجْزِي بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا۔

(۷۰۸۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی مؤمن سے ایک نیکی کا بھی ظلم نہیں کرے گا۔ دنیا میں اسے اس کا بدلہ عطا کیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسے اس کا بدلہ عطا کیا جائے گا اور کافر کو دنیا میں ہی بدلہ عطا کر دیا جاتا ہے جو وہ نیکیاں اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب آخرت میں فیصلہ ہوگا تو اُس کے لیے کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(۷۰۹۰)حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ۔

(۷۰۹۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے دنیا سے ہی اُسے لقمہ کھلا دیا جاتا ہے اور مؤمن کے لیے اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کے لیے ذخیرہ کرتا رہتا ہے اور دنیا میں اپنے اطاعت پر اسے رزق عطا کرتا ہے۔

(۷۰۹۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا۔

(۷۰۹۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب کی احادیث کی روشنی میں علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو کافر حالت کفر میں مر جائے اس دنیا میں جو بھی کوئی نیکی ہو اُس کا بدلہ آخرت میں نہیں' دنیا میں ہی مل چکا ہوتا ہے کیونکہ آخرت میں اصل وزن ایمان کا ہوگا اور اعمال اس کے تابع اور مؤمن کو ایمان کی بدولت دنیا میں بھی اس کا بدلہ ملتا ہے اور آخرت تو ہے ہی خاص مؤمن کے لیے۔

۱۲۸۲: باب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالزَّرْعِ مَثَلُ وَالْكَافِرِ شَجَرِ الْاَرْزِ

باب: مؤمن اور کافر کی مثال کے بیان میں

(۷۰۹۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۷۰۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ اُسے ہمیشہ ہوا جھکاتی رہتی ہے اور مؤمن کو بھی مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو حرکت نہیں کرتا یہاں تک کہ جڑ سے اُکھیڑ دیا جاتا ہے۔

(۷۰۹۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيْلُهُ تُفِيْئُهُ۔

(۷۰۹۳)اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۰۹۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَ تَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيْجَ وَ مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِبَةِ عَلٰى اَصْلِهَا لَا يُفِيْئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔

(۷۰۹۴)حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اُسے جھونکے دیتی ہے۔ ایک مرتبہ اسے گرا دیتی اور ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اُس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے' اسے کوئی بھی (ہوا) نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے۔

(۷۰۹۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجَلُهُ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِبَةِ الَّتِي لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔

(۷۰۹۵)حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے' ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے' کبھی اسے گرا دیتی اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو اپنے اس تنے پر کھڑا رہتا ہے' جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے۔

(۷۰۹۶)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ اَنَّ مَحْمُوْدًا قَالَ فِي

(۷۰۹۶)حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ البتہ محمود نے بشر سے اپنی روایت میں کہا: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اور ابن حاتم نے منافق کی مثال کہا

رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ وَ مَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ وَاَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ۔

ہے جیسا کہ زہیر نے کہا۔

(٧٠٩٧)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَ قَالَا جَمِيْعًا فِي حَدِيْثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى وَ مَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ۔

(٧٠٩٧)اس سند سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ ان سب اسناد سے یہ مروی ہے کہ کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے۔

تشریح اس باب کی احادیث مبارکہ میں کافر اور منافق کو صنوبر کے درخت سے تشبیہ دی کہ اس کا تنا کھجور وغیرہ کی طرح مضبوط ہوتا ہے اس طرح کافر کو بھی مصائب اور پریشانیاں کم آتی ہیں اگر آئیں بھی تو ثواب سے محروم ہوتا ہے۔ البتہ مؤمن گناہوں کے کفارہ وغیرہ کے لیے اکثر و بیشتر پریشانی اور مصیبت میں مبتلا رہتا ہے اس لیے مؤمن کو ایسے حالات میں گھبرانا نہ چاہیے بلکہ ان پر صبر کرے اور اللہ سے ثواب کی اُمید رکھے لیکن یہ بھی ضروری نہیں کہ گناہوں کے کفارہ کے طور پر مصائب وغیرہ آتے ہیں بلکہ بعض دفعہ درجات کی بلندی کا بھی ذریعہ بنتے ہیں۔

١٢٨٣: باب مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ

باب: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہونے کے بیان میں

(٧٠٩٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ وَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا۔

(٧٠٩٨) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔ پس تم مجھے بیان کرو کہ وہ کونسا درخت ہے؟ پس لوگوں کا خیال جنت کے درختوں کی طرف گردش کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے شرم محسوس کی۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہی ہمیں بتا دیں وہ کونسا درخت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ کہتے ہیں پھر میں نے اس بات کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو یہ میرے نزدیک فلاں فلاں چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

(٧٠٩٩)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ الضُّبَعِيِّ

(٧٠٩٩) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: مجھے اس

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ اَخْبِرُوْنِی عَنْ شَجَرَةٍ مِثْلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِی قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاُلْقِیَ فِی نَفْسِی اَوْ رُوْعِی اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِیَ النَّخْلَةُ۔

درخت کی خبر دو جس کی مثال مؤمن کی طرح ہے؟ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے جنگل کے درختوں کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے اسے کہنے کا ارادہ کیا لیکن میں وہاں موجود بڑے لوگوں کی وجہ سے بات کرنے سے ڈر گیا۔ جب وہ سب خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

(۷۱۰۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِی نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَاُتِیَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا۔

(۷۱۰۰) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ پس میں نے ان سے ایک حدیث کے سوا کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ آپ کی خدمت میں کھجور کے درخت کا گودا پیش کیا گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۷۱۰۱) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۷۱۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے درخت کا گودا پیش کیا گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۷۱۰۲) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِی بِشَجَرَةٍ شِبْهِ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِی (اُكُلَهَا) وَ كَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِی اَيْضًا وَلَا تُؤْتِی اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِی نَفْسِی اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَ رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا۔

(۷۱۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مشابہ ہوتا ہے یا فرمایا: مسلمان مرد کے مشابہ ہوتا ہے کہ اُس کے پتے نہیں جھڑتے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید کہ وہ مسلمان ہو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: انہوں نے شاید یہ کہا: وہ پھل دیتا ہے اور اسی طرح میں نے اپنے سے علاوہ کی روایات میں یہ پایا ہے کہ وہ ہر وقت پھل نہیں دیتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پس میرے دل میں یہ بات واقع ہوئی کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا اور میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نہیں بول رہے تو میں نے اس بارے میں کوئی بات کرنا پسند نہ کیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم بتا دیتے تو یہ فلاں فلاں چیز سے زیادہ (میرے نزدیک) پسندیدہ ہوتا۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں مسلمان کی مثال کھجور کے درخت کے ساتھ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت ہمیشہ تر و تازہ اور ہرا بھرا رہتا ہے۔ اس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ ایسے ہی مؤمن آدمی بھی مصائب و تکالیف میں ثابت قدم رہتا ہے۔ دُکھ اور سکھ، تنگ دستی و مالداری، خوشی اور غمی ہر حال میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے اور جیسے کھجور کے درخت کی ہر چیز پتے، تنا، شاخیں وغیرہ مفید اور فائدہ مند ہوتی ہیں اسی طرح مؤمن کا بھی ہر عمل اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بلکہ ہر مخلوق کے لیے نافع اور مفید ہوتا ہے۔

۱۲۸۴: باب تَحْرِيْشِ الشَّيْطٰنِ وَ بَعْثِهِ سَرَايَاهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ وَاَنَّ مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَرِيْنًا

باب: شیطان کا لوگوں کے درمیان فتنہ و فساد ڈلوانے کے لیے اپنے لشکروں کو بھیجنے کے بیان میں

(۷۱۰۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

(۷۱۰۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان، تحقیق مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ نمازی حضرات اس کی جزیرۂ عرب میں عبادت کریں لیکن وہ ان میں لڑائی اور فساد کرا دے گا۔

(۷۱۰۴) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۷۱۰۴) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۱۰۵) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً۔

(۷۱۰۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالیں۔ پس ان لشکر والوں میں سے اُس کے نزدیک بڑے مقام والا وہی ہوتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ فتنہ ڈالنے والا ہو۔

(۷۱۰۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ

(۷۱۰۶) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے۔ پھر وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے پس اُس کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہی مقرب ہوتا ہے جو فتنہ ڈالنے میں اُن سے بڑا ہو۔ ان میں سے ایک آتا ہے اور

يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَ يَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ۔

کہتا ہے: میں نے اس اس طرح کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کوئی (بڑا کام) سرانجام نہیں دیا۔ پھر ان میں ایک (اور) آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے (فلاں آدمی) کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈلوادی۔ شیطان اُسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے۔ ہاں! تو ہے (جس نے بڑا کام کیا ہے) اعمش نے کہا: میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: وہ اسے اپنے سے چمٹا لیتا ہے۔

(۷۱۰۷) حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَبْعَثُ الشَّيْطٰنُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً۔

(۷۱۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: شیطان اپنے لشکریوں کو بھیجتا ہے' وہ لوگوں میں فتنہ ڈالتے ہیں۔ پس ان میں سے مرتبہ کے اعتبار سے وہی زیادہ بڑا ہوتا ہے جو ان میں سے فتنہ ڈالنے کے اعتبار سے بڑا ہو۔

(۷۱۰۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

(۷۱۰۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا (ہمزاد) جن ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: آپ کے ساتھ بھی' اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اور میرے ساتھ بھی۔ مگر اللہ نے مجھے اس پر مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا۔ پس وہ مجھے نیکی ہی کا حکم کرتا ہے۔

(۷۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيَانِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَ قَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

(۷۱۰۹) ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ اُس کا ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

(۷۱۱۰) حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۷۱۱۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے۔ جب مجھے اس پر غیرت آئی۔ پس آپ تشریف لائے تو دیکھا کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تجھے کیا ہوا' کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيَ لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ مَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّي اَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ۔

تجھے غیرت آئی؟ میں نے عرض کیا: مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی عورت کو آپ جیسے مرد پر غیرت نہ آئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا ہر انسان کے ساتھ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے ربّ نے اُس کے خلاف میری مدد کی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے اور شیطان اپنے چیلوں اور لشکریوں کو لوگوں میں بُرائی پھیلانے اور لڑائی ڈلوانے اور فتنہ وفساد میں مبتلا کرنے کے لیے بھیجتا ہے اور اس کے نزدیک وہ چیلہ محبوب اور مقرب ہوتا ہے جو میاں اور بیوی کے درمیان پھوٹ ڈلوادے کیونکہ میاں اور بیوی کی جدائی اور لڑائی بہت سارے گناہوں اور خرابیوں کا مجموعہ ہے اور اس بات پر اُمت کا اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ شیطان کے اثر سے معصوم ہیں۔ باقی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ شیطان کے بارے میں تفصیل پڑھنے کے لیے کتاب ''جنّات کے حالات'' کا مطالعہ مفید ہے جو کہ عربی کتاب احکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان کا اُردو ترجمہ ہے۔

۱۲۸۵: باب لَنْ يَّدْخُلَ اَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: کوئی بھی اپنے اعمال سے جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونے کے بیان میں

(۷۱۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَنْ يُّنْجِيَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالَ رَجُلٌ وَلَا اِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اِيَّايَ اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا۔

(۷۱۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی؟ آپ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں! مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا لیکن تم سیدھی راہ پر گامزن رہو۔

(۷۱۱۲) وَ حَدَّثَنِيْهِ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ فَضْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا۔

(۷۱۱۲) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ اللہ اپنی رحمت اور فضل سے (ڈھانپ لے گا) اور ''تم سیدھی راہ پر گامزن رہو'' مذکور نہیں۔

(۷۱۱۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ۔

(۷۱۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی بھی آدمی کو اُس کا عمل جنت میں داخل نہ کرائے گا۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ میرا ربّ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا۔

(۷۱۱۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَ رَحْمَةٍ وَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ عَلٰى رَأْسِهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَ رَحْمَةٍ۔

(۷۱۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے اُس کا عمل نجات دلوا دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ مجھے اللہ مغفرت اور رحمت سے ڈھانپ لے گا۔ ابن عون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس طرح اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے سر پر اشارہ کر کے بتایا اور مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی مغفرت کے ساتھ ڈھانپ لے گا۔

(۷۱۱۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ۔

(۷۱۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسے اُس کے اعمال نجات دے دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت میں لے لے گا۔

(۷۱۱۶)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَ رَحْمَةٍ۔

(۷۱۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کسی کو بھی اُس کے اعمال جنت میں داخل نہ کرائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے گا۔

(۷۱۱۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوا وَ

(۷۱۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور سیدھی راہ پر گامزن رہو اور جان رکھو کہ تم میں کوئی بھی اپنے اعمال سے نجات حاصل نہ کرے گا۔

سَدِّدُوا وَاعْلَمُوا اَنَّهٗ لَنْ يَنْجُوَ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ فَضْلٍ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے گا۔

(۷۱۱۸)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۷۱۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۷۱۱۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاَسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

(۷۱۱۹) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۱۲۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَ زَادَ وَ اَبْشِرُوْا۔

(۷۱۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ اضافہ یہ ہے کہ خوش ہو جاؤ۔

(۷۱۲۱)حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةٍ (مِنَ) اللّٰهِ۔

(۷۱۲۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں کسی کو اُس کے اعمال جنت میں داخل نہ کریں گے اور نہ ہی اُسے جہنم سے بچائیں گے اور نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ کی طرف سے رحمت کے ساتھ۔

(۷۱۲۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ خ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهٗ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ۔

(۷۱۲۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیدھی راہ پر گامزن رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری دو کیونکہ کسی کو اُس کے عمل جنت میں داخل نہ کرائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: اور مجھے بھی نہیں' سوائے اسکے کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے گا اور جان لو اللہ کے (نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔

۷۱۲۳)وَ حَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاَبْشِرُوْا۔

(۷۱۲۳) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں خوشخبری دو مذکور نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنے اعمالِ صالحہ پر غرور و تکبر نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی ان پر اعتماد

کر بیٹھے کہ یہ عمل مجھے نجات دلوائیں گے۔ یہ اعمال نجات کا ذریعہ تو ضرور ہیں لیکن نجات بذاتہٖ ان میں نہیں ہے۔ نجات اصل میں اللہ کے فضل اور رحمت سے ہی ہوگی۔ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر ''مدارِ نجات'' جو خطبات حکیم الاسلام میں مندرج ہے' اس موضوع کو سمجھنے کے لیے بہت مفید ہے۔

۱۲۸۶: باب اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

باب: اعمال کی کثرت اور عبادت میں پوری کوشش کرنے کے بیان میں

(۷۱۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ (اللّٰهُ) لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

(۷۱۲۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز پڑھی کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج گئے۔ تو آپ سے عرض کیا گیا: آپ ایسی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ (اگر بالفرض ہوں) معاف کر دیئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(۷۱۲۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

(۷۱۲۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا قیام فرمایا کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تحقیق! اللہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں (اپنے ربّ عزوجل کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(۷۱۲۶) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

(۷۱۲۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے' پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

خُلاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں اعمال کی کثرت اور عبادت میں زیادہ سے زیادہ جدوجہد اور اخلاص و دلجمعی کے ساتھ منہمک اور مشغول رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ذنب کا اطلاع مجازی ہے اور ((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)) کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیک اعمال کی کثرت شکر گزاری کے لیے کرتے تھے نہ کہ گناہوں کی مغفرت کے لیے۔

۱۲۸۷: باب الْاِقْتِصَادِ فِی الْمَوْعِظَةِ

باب: وعظ و نصیحت میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

(۷۱۲۷) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ ا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ للّٰهِ نَنْتَظِرُهٗ فَمَرَّ بِنَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِیُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اِنِّی اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِی اَنْ اُخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِی الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

(۷۱۲۷) حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ کے دروازہ پر ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی کا گزر ہوا تو ہم نے کہا (عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہمارے یہاں حاضر ہونے کی اطلاع دے دینا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ ہمارے پاس تشریف لائے تو کہا مجھے تمہارے آنے کی اطلاع دی گئی اور مجھے تمہاری طرف آنے سے اس بات کے علاوہ کسی بات نے منع نہیں کیا کہ میں تمہیں تنگ دل کرنے کو پسند کرتا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اُکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کے لیے وعظ و نصیحت کا ناغہ کرلیا کرتے تھے۔

(۷۱۲۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَ زَادَ مِنْجَابٌ فِی رِوَايَتِهٖ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

(۷۱۲۸) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۷۱۲۹) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ اَبِی وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِيْثَكَ وَ نَشْتَهِيْهِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِی اَنْ

(۷۱۲۹) حضرت شقیق ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں ہر جمعرات کے دن وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہم آپ کی حدیثوں اور باتوں کو پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کیا کریں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے تمہارے اُکتا جانے کے ڈر کے علاوہ کوئی بھی چیز احادیث روایت

اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِى الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔	کرنے سے روکنے والی نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے اُکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کے لیے وعظ ونصیحت کا ناغہ کرلیا کرتے تھے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ خطیب ومقرر، واعظ ومبلغ وغیرہ کو وعظ ونصیحت اور بیان وتقریر وخطبہ و درس میں میانہ روی سے کام لینا چاہیے۔ روزانہ گھنٹوں درس وغیرہ سے لوگ اُکتا جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کا عمل اور آپ ﷺ کی سنت مبارکہ یہی تھی کہ کبھی وعظ ونصیحت فرماتے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے۔ میانہ روی سے ایک تو دلچسپی بڑھتی ہے اور بات سمجھ میں آتی ہے اور پابندی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے اور بالخصوص اس مشغولیت ومصروفیت کے پُرفتن دَور میں لمبی چوڑی تقریریں لوگوں کو دین سے دُور کرنے کے مترادف ہیں۔

کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا

(۷۱۳۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ و حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

(۷۱۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے جبکہ دوزخ نفسانی خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔

(۷۱۳۱)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۷۱۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث مبارکہ نقل کرتے ہیں۔

(۷۱۳۲)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ سَعِيْدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة:١٧]

(۷۱۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اُن کا خیال گزرا۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ﴾ ''سو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو (نعمتیں) اُن کے لیے چھپا رکھی ہیں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' بدلہ اس کا جو وہ کرتے تھے۔

(۷۱۳۳)حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(۷۱۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دِل پر اُن کا خیال گزرا (اور وہ نعمتیں اُن کے لیے) جمع کر رکھی ہیں' اُن کا ذکر چھوڑو جن کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اطلاع دے رکھی ہے۔

(۷۱۳۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي

(۷۱۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (ایسی ایسی نعمتیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾۔

دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اُن کا خیال گزرا۔ یہ نعمتیں ان کے لیے جمع کر رکھی ہیں بلکہ ان کا ذکر چھوڑ و جن نعمتوں کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اطلاع دے رکھی ہے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ﴾ ''کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں اُن کے لیے چھپا رکھی ہیں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے بدلہ ہے اُس کا جو وہ کرتے تھے۔''

(۷۱۳۵) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو صَخْرٍ اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى ثُمَّ قَالَ (ﷺ) فِي آخِرِ حَدِيْثِهِ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة:۱۶'۱۷]

(۷۱۳۵) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک ایسی مجلس میں موجود تھا کہ جس میں آپ نے جنت کی بہت تعریف بیان فرمائی یہاں تک کہ انتہا ہوگئی پھر آپ نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا کہ جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دِل پر اُن کا خیال گزرا پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ ''جدا رہتی ہیں اُن کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہوں سے پکارتے ہیں اپنے ربّ کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا ہوا خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا رکھی ہیں اُن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔''

خُلاصَۃُ البَاب : اس باب کی پہلی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت تکلیفوں میں پوشیدہ ہے اور دوزخ نفسانی خواہشات میں پوشیدہ ہے۔ علماء اس کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں یعنی تکالیف اور نفسانی خواہشات جنت اور دوزخ میں داخلے کے لیے حجاب اور پردہ ہیں۔ جو آدمی ان حجابات کو ہٹائے گا وہ ان میں داخل کر دیا جائے گا۔

پھر اس حدیث مبارکہ کے بعد آپ ﷺ نے کچھ احادیث قدسی ارشاد فرمائی ہیں کہ جن میں اللہ عز وجل نے اپنے صالح اور نیک بندوں کے لیے جنت کی نعمتوں کی بشارت کا اعلان کیا ہے۔ معارف الحدیث میں حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ نے بڑے پیارے اور جامع انداز میں ان احادیث مبارکہ کی تشریح اس طرح فرمائی ہے' لکھتے ہیں: ''اس میں اللہ کے صالح بندوں کیلئے بشارت اور خوشی کا ایک عام اور ظاہر پہلو تو یہ ہے کہ دارِ آخرت میں اُن کو ایسی اعلیٰ قسم کی نعمتیں ملیں گی جو دنیا میں کبھی کسی کو نصیب نہیں ہوئیں بلکہ کسی آنکھ نے بھی اُن کو نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے اُن کا حال سنا اور نہ کبھی کسی انسان کے دِل میں اُن کا خیال ہی آیا اور بشارت و مسرت کا دوسرا خاص پہلو محبت و شفقت اور عنایت و کرم سے بھرے ہوئے ربّ کریم کے ان الفاظ میں یہ ہے کہ اعددت لعبادی ''میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں'' قربان ہوں بندے اپنے ربّ کریم کے اس کرم پر۔

۱۲۸۸: باب اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِی ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا

باب: جنت میں ایک ایسے درخت کے بیان میں کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک چلتا رہے گا پھر بھی اُسے طے نہیں کر سکے گا

(۷۱۳۶)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِی ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ۔

(۷۱۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔

(۷۱۳۷)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَ زَادَ لَا یَقْطَعُهَا۔

(۷۱۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے لیکن اس میں لَا یَقْطَعُهَا یعنی وہ سوار اس درخت کو سو سال تک بھی طے نہیں کر سکے گا' الفاظ زائد ہیں۔

(۷۱۳۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِی ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا۔

(۷۱۳۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

(۷۱۳۹)قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِی عَیَّاشٍ الزُّرَقِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا۔

(۷۱۳۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا عمدہ' تیز رفتار گھوڑے کا سوار سو سال تک چل کر بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

۱۲۸۹: باب اِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا یَسْخَطُ عَلَیْکُمْ اَبَدًا

باب: اِس بات کے بیان میں کہ اللہ جنت والوں سے اپنی رضا کا اعلان فرمائے گا اور اس بات کا بھی کہ اللہ اُن سے کبھی ناراض نہیں ہوگا

(۷۱۴۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَ

(۷۱۴۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جنت

حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَ سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُم رِضْوَانِي فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا۔

والوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! جنتی عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں اور نیک بختی اور بھلائی تیرے ہی قبضہ میں ہے پھر اللہ فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے ہو؟ جنتی عرض کریں گے: اے پروردگار! ہم کیوں راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے جو نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں وہ نعمتیں تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں فرمائیں۔ پھر اللہ فرمائے گا: کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر اور نعمت عطا نہ کروں؟ جنتی عرض کریں گے: اے پروردگار! ان سے بڑھ کر اور کونسی نعمت ہوگی؟ پھر اللہ فرمائے گا: میں تم سے اپنی رضا اور خوشی کا اعلان کرتا ہوں' اب اس کے بعد سے میں تم سے کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا۔

۱۲۹۰: باب تَرَائِي اَهْلَ الْجَنَّةِ اَهْلِ الْغُرَفِ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَآءِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالاخانے اِس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو

(۷۱۴۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ۔

(۷۱۴۱) حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالاخانے اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔

(۷۱۴۲)قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ ابْنَ اَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ۔

(۷۱۴۲) حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عباس سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں: جس طرح تم چمکتے ستارے مشرقی اور غربی کناروں میں دیکھتے ہو۔

(۷۱۴۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْب۔

(۷۱۴۳) حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی روایت کی طرح روایت نقل کی۔

(۷۱۴۴)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ

(۷۱۴۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَ صَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والے اپنے اوپر کے بالا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم مشرقی یا مغربی کناروں میں چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ اس وجہ سے کہ جنت والوں کے درجات میں آپس میں تفاوت ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ انبیاء کے درجات ہوں گے کہ جن تک ان کے علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے کہ اُن لوگوں کو بھی وہ درجات عطا کیے جائیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اُس کے رسولوں کی تصدیق کریں۔

۱۲۹۱: باب فِيْمَنْ يَوَدُّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

باب: اُن لوگوں کے بیان میں کہ جنھیں اپنے گھر اور مال کے بدلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار پیارا ہوگا

(۷۱۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي اِلَيَّ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔

(۷۱۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے سب سے زیادہ مجھے پیارے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے لیکن اُن کی تمنا ہوگی کہ کاش کہ اپنے گھر والے اور مال کے بدلہ میں میرا دیدار کرلیں۔

ف یعنی وہ لوگ کس قدر سعادت مند ہوں گے کہ جنہیں دنیا و مافیہا سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تمنا ہوگی۔ اللہ پاک ہمیں بھی اُنہی میں سے فرما دے۔ آمین

۱۲۹۲: باب فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُوْنَ فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ وَالْجَمَالِ

باب: جنت میں ایک ایسے بازار کے بیان میں کہ جس میں جنتیوں کی نعمتوں اور اُن کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا

(۷۱۴۶) حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۷۱۴۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا بازار ہے کہ جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلائی جائے گی جو کہ وہاں کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوْهِهِمْ وَ ثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَ جَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَ قَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَ جَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَ جَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَ جَمَالًا۔

گرد و غبار (جو کہ مشک و زعفران کی صورت میں ہوگا) جنتیوں کے چہروں اور ان کے کپڑوں پر اُڑا کر ڈال دے گی جس سے جنتیوں کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا پھر جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے اس حال میں کہ اُن کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو چکا ہوگا تو وہ کہیں گے کہ ہمارے بعد تو تمہارے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی تو اور اضافہ ہو گیا ہے۔

۱۲۹۳: باب اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ صِفَاتِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جنت میں سب سے پہلا جو گروہ داخل ہوگا اُن کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی

(۷۱۴۷)حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوْبَ (قَالَا) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اِمَّا تَفَاخَرُوا وَاِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَوْ لَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِیءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ۔

(۷۱۴۷) حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے (اس بات پر) فخر کیا یا اس بات کا ذکر کیا کہ جنت میں زیادہ تعداد مردوں کی ہوگی یا عورتوں کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہوگا اُن کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی اور جو گروہ ان کے بعد جنت میں داخل ہوگا اُن کی صورتیں چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی۔ اُن میں سے ہر ایک جنتی کے لیے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے پیچھے سے چمکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بیوی کے بغیر نہیں ہوگا۔

(۷۱۴۸)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَسَاَلُوا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

(۷۱۴۸) حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہوا کہ جنت میں کن کی تعداد زیادہ ہوگی؟ تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

(۷۱۴۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا اَبُو

(۷۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں جو گروہ سب سے

زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ (وَ) مَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

پہلے داخل ہوگا اُن کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی اور اس گروہ کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی صورتیں انتہائی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہوں گی وہ (یعنی جنتی) نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ اور نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا اور ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی ہوں گی اور اُن سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے اور وہ سب اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے اور اُن کا قد آسمان میں ساٹھ ہاتھ کا ہوگا۔

(۷۱۵۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبْزُقُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَ مَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى طُوْلِ اَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَ قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ۔

(۷۱۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی پھر جو گروہ اُن کے بعد جنت میں داخل ہوگا اُن کی صورتیں انتہائی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہوں گی پھر اُن کے بعد درجہ بدرجہ مراتب ہوں گے وہ (یعنی جنتی) نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے۔ وہ اپنے قد میں اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبے ہوں گے۔

۱۲۹۴: باب فِيْ صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا وَ تَسْبِيْحِهِمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَ عَشِيًّا

باب: جنت والوں کی صفات کے بیان میں اور یہ کہ وہ صبح و شام (اپنے ربّ عزوجل کی) پاکی بیان کریں گے

(۷۱۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو

(۷۱۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَايَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَ عَشِيًّا۔

ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی۔ وہ جنت میں نہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے۔ اُن کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا اور ان جنتیوں میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ نہ ہی جنت والے آپس میں اختلاف کریں گے اور نہ ہی آپس میں بغض رکھیں گے۔ اُن کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

(۷۱۵۲)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَ يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَ رَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔

(۷۱۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے اور تھوکیں گے نہیں اور نہ ہی پیشاب کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) تو پھر کھانا کدھر جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ڈکار اور پسینہ آئے گا اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کو تسبیح یعنی سبحان اللہ اور تحمید یعنی الحمد للہ کا الہام ہوگا جس طرح کہ انہیں سانس کا الہام ہوتا ہے۔

(۷۱۵۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَرَشْحِ الْمِسْكِ۔

(۷۱۵۳) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ کَرَشْحِ الْمِسْكِ یعنی جنت والوں کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا' تک روایت نقل کی گئی ہے۔

(۷۱۵۴)حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَ يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ

(۷۱۵۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن وہ اس میں پاخانہ نہیں کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پیشاب کریں گے لیکن ان کا کھانا ایک ڈکار کی صورت میں تحلیل ہو جائے گا جس سے مشک کی طرح خوشبو آئے گی اور ان کو تسبیح وتحمید اس طرح

طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ قَالَ وَ فِي حَدِيْثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ۔

سکھائی جائے گی جس طرح تمہیں سانس لینا سکھایا گیا ہے اور حجاج کی حدیث میں طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ یعنی اُن کا کھانا' کے الفاظ ہیں۔

(۷۱۵۵)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔

(۷۱۵۵)حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔سوائے اس کے کہ اس میں انہوں نے کہا:اوران کو تسبیح وتکبیر سکھائی جائے گی جس طرح کہ تمہیں سانس لینا سکھایا جاتا ہے۔

۱۲۹۵:باب فِي دَوَامِ نَعِيْمِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ قَوْلِهِ تَعَالٰى:(وَنُوْدُوا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ)

باب:اِس بات کے بیان میں کہ جنت والے ہمیشہ کی نعمتوں میں رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ''اورآواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے (نیک) اعمال کے بدلہ میں اس کے وارث ہوئے''

(۷۱۵۶)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ۔

(۷۱۵۶)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جو آدمی جنت میں داخل ہو جائے گا وہ نعمتوں میں ہو جائے گا۔اُسے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ ہی اُس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہوگی۔

(۷۱۵۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّ الْاَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْاَسُوا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنُوْدُوا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [الاعراف:۴۳]

(۷۱۵۷)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دونوں حضرات رضی اللہ عنہما سے) روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ (اے جنت والو) تمہارے لیے (یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ) تم صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تم جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے اور تم آرام میں رہو گے تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی تو اللہ عزوجل کا یہی فرمان ہے کہ:آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے (نیک) اعمال کے بدلہ میں اس جنت کے وارث ہوئے۔

۱۲۹۶: باب فِیْ صِفَةِ خِیَامِ الْجَنَّةِ وَمَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ فِیْهَا مِنَ الْاَهْلِیْنَ

باب: جنت کے خیموں اور جو مؤمنین اور ان کے متعلقین اس میں رہیں گے' اُن کی شان کے بیان میں

(۷۱۵۸) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَا اَهْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

(۷۱۵۸) حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مؤمن آدمی کے لیے جنت میں ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی مؤمن اور ان کے متعلقین اس میں رہیں گے۔ مؤمن اس کے اردگرد چکر لگائیں گے اور کوئی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکے گا۔

(۷۱۵۹) وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی الْجَنَّةِ خَیْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ كُلِّ زَاوِیَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ۔

(۷۱۵۹) حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کے لیے جنت ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس خیمے کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والے لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ مؤمن ان کے اردگرد چکر لگائے گا۔

(۷۱۶۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی ابْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْخَیْمَةُ دُرَّةٌ طُوْلُهَا فِی السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ كُلِّ زَاوِیَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا یَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ۔

(۷۱۶۰) حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: خیمہ ایک موتی کا ہوگا جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کونے میں مؤمن کی بیویاں ہوں گی جنہیں دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکیں گے۔

۱۲۹۷: باب مَا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب: دُنیا میں جو جنت کی نہریں ہیں کے بیان میں

(۷۱۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ وَعَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

(۷۱۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل یہ سب (دُنیا میں) جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

۱۲۹۸: باب يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ

باب: جنت میں کچھ ایسی قوموں کے داخل ہونے کے بیان میں کہ جن کے دل پرندوں کی طرح ہوں گے

(۷۱۶۲) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

(۷۱۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں کچھ ایسی قومیں داخل ہوں گی کہ جن کے دل (نرم مزاجی اور توکل علی اللہ میں) پرندوں کی طرح ہوں گے۔

(۷۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا (بِهِ) اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ بِهِ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَ تَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ۔

(۷۱۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا' اُن کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا پھر جب اللہ عزوجل حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما چکا تو فرمایا: (اے آدم) جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو اور وہاں بہت سے فرشتے بیٹھے ہیں پھر تم سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ فرشتے تمہیں جو جواب دیں گے وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام گئے اور فرمایا: السّلام علیکم! فرشتوں نے جواب میں کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ آپ نے فرمایا: فرشتوں نے جواب میں ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا تو ہر وہ آدمی کہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جتنے لوگ بھی پیدا ہوئے ان کے قد چھوٹے ہوتے رہے یہاں تک کہ یہ زمانہ آ گیا۔

۱۲۹۹: باب جَهَنَّمَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا

باب: جہنم کے بیان میں' اللہ عزوجل ہمیں اس سے پناہ نصیب فرمائے

(۷۱۶۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔

(۷۱۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کو لایا جائے گا۔ اس دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے کھینچ رہے ہوں گے۔

(۷۱۶۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي ابْنَ

(۷۱۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَ سِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا۔

فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو ابن آدم جلاتا ہے (گرمی کا یہ حصہ) جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہی (دُنیا کی آگ) کافی نہیں تھی؟ آپ نے فرمایا: اس سے انہتر حصے گرمی کے جہنم میں گرمی زیادہ ہے۔ ہر حصے میں اتنی ہی گرمی ہے۔

(۷۱۶۶) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

(۷۱۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوالزناد کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہیں سوائے اس کے کہ اس میں لفظی فرق ہے یعنی كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا کا لفظ ہے۔

(۷۱۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا۔

(۷۱۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو کہ ستر سال پہلے دوزخ میں پھینکا گیا تھا اور وہ لگاتار دوزخ میں گر رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ پتھر اب اپنی تہہ تک پہنچا ہے۔

(۷۱۶۸) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ هٰذَا وَقَعَ فِي اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَ جْبَتَهَا۔

(۷۱۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پتھر اس وقت اپنی تہہ میں پہنچا ہے کہ جس میں تم نے آواز سنی تھی۔

(۷۱۶۹) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى عُنُقِهٖ۔

(۷۱۶۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ دوزخیوں میں سے کچھ کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کچھ کو ان کے گھٹنوں تک اور اُن میں سے کچھ کو ان کی کمر تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی گردن تک آگ پکڑے گی۔

(۷۱۷۰) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

(۷۱۷۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

يَعْنِي ابْنَ عَطَاءَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں میں سے کچھ کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور اُن میں سے کچھ کو ان کے گھٹنوں تک اور اُن میں سے کچھ کو اُن کی کمر تک اور اُن میں سے کچھ کو اُن کی ہنسلی تک آگ پکڑے گی۔

(۷۱۷۱)حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ جَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهٖ حَقْوَيْهِ۔

(۷۱۷۱) حضرت سعید اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں حجزته یعنی ان کی کمر تک کی جگہ حقويه یعنی ازار باندھنے کی جگہ تک کا لفظ ہے۔

۱۳۰۰: باب النَّارَ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُوْنَ وَالْجَنَّةُ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ

باب: اس بات کے بیان میں کہ دوزخ میں ظالم و متکبر داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور و مسکین داخل ہوں گے

(۷۱۷۲)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَ قَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَ رُبَّمَا قَالَ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَ قَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا۔

(۷۱۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ اور جنت کا (آپس میں) جھگڑا ہوا۔ دوزخ نے کہا: میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے تو اللہ عزوجل نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا لیکن تم میں سے ہر ایک کا بھرنا ضروری ہے۔

(۷۱۷۳)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ سَقَطُهُمْ وَ عَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ

(۷۱۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا تو دوزخ نے کہا: مجھے متکبر اور ظالم لوگوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور جنت نے کہا کہ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اندر سوائے کمزور حقیر اور عاجز لوگوں کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا: تو

مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَ قَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِىءُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِىءُ وَ يُزْوَىٰ بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ۔

میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا لیکن تم میں سے ہرایک کو میں نے ضرور بھرنا ہے۔ پھر جب دوزخ نہیں بھرے گی تو اللہ تعالیٰ (اپنی شایانِ شان) اپنا قدم دوزخ پر رکھیں گے تو پھر دوزخ کہے گی: بس بس پھر دوزخ اُسی وقت بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سمٹ جائے گا۔

(۷۱۷۴)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ۔

(۷۱۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا اور پھر ابوالزناد کی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

(۷۱۷۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِي لَا يَدْخُلُنِي اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ سَقَطُهُمْ وَ غِرَّتُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَ قَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِىءُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ (قَطْ) فَهُنَالِكَ تَمْتَلِىءُ وَ يُزْوَىٰ بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِىءُ لَهَا خَلْقًا۔

(۷۱۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ کہنے لگی: مجھے متکبر اور ظالم لوگوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور جنت کہنے لگی: مجھے کیا ہے میرے اندر تو سوائے کمزور حقیر اور عاجز لوگوں کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے۔ میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا لیکن تم میں سے ہرایک کو بھرنا ضروری ہے۔ پھر جب دوزخ نہیں بھرے گی تو اللہ تعالیٰ (اپنی شایانِ شان) اس پر اپنا قدم رکھیں گے تو دوزخ کہے گی: بس بس پھر وہ بھر جائے گی اور دوزخ کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جنت کو بھرنے کے لیے اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

(۷۱۷۶)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ

(۷۱۷۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا اور پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح

نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اِلَى قَوْلِهِ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ۔

اس قول تک کہ تم دونوں کا مجھ پر بھرنا ضروری ہے' روایت ذکر کی۔

(۷۱۷۷)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَ عِزَّتِكَ وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ۔

(۷۱۷۷)حضرت انس بن مالک ﷛ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ لگاتار یہی کہتی رہے گی: هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ یعنی کیا کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اُس میں اپنا قدم رکھے گا تو پھر دوزخ کہے گی' تیری عزت کی قسم! بس' بس اور اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا۔

(۷۱۷۸)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ۔

(۷۱۷۸)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۷۱۷۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ [ق: ۳۰] فَاَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَ كَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِيءَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔

(۷۱۷۹)حضرت انس بن مالک ﷛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں لگاتار لوگوں کو ڈالا جائے گا اور وہ کہتی رہے گی' کیا کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو دوزخ کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا اور دوزخ کہے گی کہ تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس' بس اور جنت میں برابر حصہ بچا ہوا ہوگا یہاں تک کہ اس کے لیے اللہ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے بچے ہوئے باقی حصے میں ڈال دے گا۔

(۷۱۸۰)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِيءُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ۔

(۷۱۸۰)حضرت انس ﷛ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت کا جتنا حصہ باقی رکھنا چاہے گا وہ باقی رہ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اُس کے لیے ایک نئی مخلوق پیدا فرما دے گا۔

(۷۱۸۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ

(۷۱۸۱)حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو نمکین رنگ کے ایک دُنبے کی شکل میں لایا جائے گا۔ ابوکریب کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيْثِ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَ يَنْظُرُوْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا قَالَ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَ يَنْظُرُوْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَالنَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [مریم:۳۹] وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا۔

دُنبے کو جنت اور دوزخ کے درمیان لا کر کھڑا کر دیا جائے گا پھر اللہ فرمائے گا: اے جنت والو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ جنتی اپنی گردنیں اُٹھا کر دیکھیں گے اور کہیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے پھر اللہ کی طرف سے حکم دیا جائے گا کہ اسے ذبح کر دیا جائے (پھر اُسے ذبح کر دیا جائے گا) پھر اللہ فرمائے گا: اے جنت والو! اب جنت میں ہمیشہ رہنا ہے' موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب دوزخ میں رہنا ہے' اب موت نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ ''اور ان لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرایئے جب ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں پڑے ہیں' ایمان نہیں لاتے'' اور آپ اپنے ہاتھ مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

(۷۱۸۲)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُلْ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا۔

(۷۱۸۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا تو کہا جائے گا: اے جنت والو! پھر ابو معاویہ کی روایت کی طرح روایت ذکر کی سوائے اسکے کہ اس میں فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُلْ کے الفاظ ہیں اور یہ نہیں کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (آیت) پڑھی اور اپنے ہاتھ مبارک سے دُنیا کی طرف اشارہ کیا۔

(۷۱۸۳)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ يُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ۔

(۷۱۸۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں داخل فرما دے گا اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل فرما دے گا تو پھر ان کے سامنے ایک پکارنے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے۔ ہر آدمی جس حالت میں ہے وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا۔

(۷۱۸۴)حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ

(۷۱۸۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَ صَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَ يَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنت والے جنت کی طرف چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ کی طرف چلے جائیں گے تو پھر موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لایا جائے گا پھر اُسے ذبح کیا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے تو پھر جنت والوں کی خوشی بڑھ جائے گی اور دوزخ والوں کی پریشانی میں اور زیادتی ہو جائے گی۔

(۷۱۸۵)وَ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَ غِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ۔

(۷۱۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی داڑھ یا کافر کا دانت اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال تین رات کی مسافت کے برابر ہوگی۔

(۷۱۸۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيْعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔

(۷۱۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ دوزخ میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان مسافت تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ راوی وکیعی نے فِي النَّارِ یعنی دوزخ میں' کا لفظ نہیں کہا۔

(۷۱۸۷)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (اَنَّهٗ) سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

(۷۱۸۷) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں؟ (کہ جنتی کون ہیں؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: ہر کمزور آدمی جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھا لے تو اللہ اُس کی قسم پوری فرما دے پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ (کہ دوزخی کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! ضرور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: ہر جاہل' اکھڑ مزاج' تکبر کرنے والا دوزخی ہے۔

(۷۱۸۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا

(۷۱۸۸) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں' سوائے اس کے کہ اس میں انہوں

اَدُلُّكُم۔

نے اَلَا اَدُلُّكُم کا لفظ کہا ہے۔

(۷۱۸۹) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ۔

(۷۱۸۹) حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت والوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (کہ جنتی کون ہے؟) پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ہر وہ کمزور آدمی جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اُس کی قسم کو پورا فرما دے (پھر آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ (کہ دوزخی کون ہے؟) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ہر مغرور، سرکش اور تکبر کرنے والا۔

(۷۱۹۰) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔

(۷۱۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت پراگندہ بال' ایسے لوگ کہ جن کو دروازوں پر سے دھکے دیئے جاتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی قسم پوری فرما دے۔

(۷۱۹۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَ ذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ: ﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا﴾ انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلٰى مَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ جَلْدَ الْاَمَةِ وَ فِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَ لَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَ عَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔

(۷۱۹۱) حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (مرتبہ) خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے (حضرت صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کا بھی ذکر فرمایا تو آپ نے (یہ آیت کریمہ) پڑھی: ﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا﴾ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) کہ ایک مغرور آدمی اسے ذبح کرنے کے لیے اُٹھا جو کہ اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح بڑا مضبوط اور دلیر تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ اپنی عورتوں کو کیوں مارتے ہیں؟ ابوبکر کی روایت میں باندی کا ذکر ہے اور ابوکریب کی روایت میں لونڈی کا ذکر ہے کہ جس طرح باندی یا لونڈی کو مارا جاتا ہے اور اُن سے دن کے آخری حصے میں ہمبستری کرتے ہو پھر ہوا کے خارج ہونے سے اُن کے ہنسنے کے بارے میں اُن کو آپ نے نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس کام پر کیوں ہنستا ہے کہ جسے وہ خود بھی کرتا ہے۔

(۷۱۹۲) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

(۷۱۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عمرو بن لحی بن قمعة بن خنداف بنی

ﷺ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِی کَعْبٍ هٰؤُلَاءِ یَجُرُّ قُصْبَهُ فِی النَّارِ۔

کعب کے بھائی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے پھر رہا ہے۔

(۷۱۹۳)حَدَّثَنِی عَمْرُو النَّاقِدُ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِی وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ اِنَّ الْبَحِیْرَةَ الَّتِی یُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِیْتِ فَلَا یَحْتَلِبُهَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِی کَانُوا یُسَیِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلَا یُحْمَلُ عَلَیْهَا شَیْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَهُ فِی النَّارِ وَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔

(۷۱۹۳) حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے کہ جس کا دودھ بتوں کے لیے وقف کر دیا جائے اور پھر لوگوں میں سے کوئی آدمی بھی اس جانور کا دودھ نہ دوھ سکے اور سائبہ وہ جانور ہے کہ (جسے مشرک) اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے اور اس جانور پر کوئی بوجھ بھی نہیں لادتے تھے۔ ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے پھر رہا ہے اور سب سے پہلے اُس نے جانوروں کو سانڈھ بنایا تھا۔

(۷۱۹۴)حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ کَذَا وَ کَذَا۔

(۷۱۹۴) حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ انہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم تو اُس قوم کے لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس گایوں کی دُموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو اُن کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری قسم اُن عورتوں کی ہے کہ جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی دوسرے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مائل ہوں گی۔ اُن کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہوں گے اور یہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہو گی۔

(۷۱۹۵)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا زَیْدٌ یَعْنِی ابْنَ حُبَابٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْشِکُ اِنْ طَالَتْ بِکَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰی قَوْمًا فِی اَیْدِیْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ یَغْدُوْنَ فِی غَضَبِ اللّٰهِ وَ یَرُوْحُوْنَ فِی سَخَطِ اللّٰهِ۔

(۷۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو ایک ایسی قوم کو دیکھے گا کہ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں شام کریں گے۔

(۷۱۹۶)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْ شَكَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُوْنَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَ يَرُوْحُوْنَ فِي لَعْنَتِهٖ فِي اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ۔

(۷۱۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو ایک ایسی قوم کو دیکھے گا کہ جو صبح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں کریں گے۔ اُن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے۔

خُلاصۃُ البَاب : اِس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ نے جنتی اور دوزخی لوگوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ ان احادیث مبارکہ میں بار بار غور کیا جائے تا کہ اُن اعمال کو بجالانے کی توفیق ہو کہ جو جنتیوں والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا والے ہیں اور اُن اعمال سے بچنے کی توفیق ہو کہ جو دوزخیوں والے اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور اُس کی ناراضگی کو دعوت دینے والے ہیں۔

۱۳۰۱: باب فَنَآءِ الدُّنْيَا وَ بَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب: دُنیا کے فنا ہونے اور قیامت کے دن حشر کے بیان میں

(۷۱۹۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ (اَحَدُكُمْ) بِمَ تَرْجِعُ وَ فِي حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَ فِي حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِي بَنِي فِهْرٍ وَ فِي حَدِيْثِهٖ اَيْضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِيْلُ بِالْاِبْهَامِ۔

(۷۱۹۷) حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی فہر کے بھائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! دُنیا آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے کہ جس طرح تم میں سے کوئی آدمی اپنی اُنگلی اس (دریا) میں ڈال دے۔ یحییٰ نے شہادت کی اُنگلی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اس اُنگلی کو نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے۔ سوائے یحییٰ کے تمام روایات میں یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے کہ الفاظ ہیں اور اسمٰعیل نے انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کرنا کیا ہے۔

(۷۱۹۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَاتِمِ ابْنِ اَبِي صَغِيْرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۷۱۹۸) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر (اس طرح ہوگا) کہ وہ ننگے پاؤں' ننگے بدن اور بغیر ختنہ کیے ہوئے ہوں گے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض

يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ ﷺ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ۔

کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتیں اور مرد اکٹھے ہوں گے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ معاملہ اس بات سے بہت سخت ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھے۔

(۷۱۹۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِی صَغِيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِی حَدِيْثِهٖ غُرْلًا۔

(۷۱۹۹) حضرت حاتم بن صغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں غرلا کا لفظ نہیں ہے۔

(۷۲۰۰)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِی حَدِيْثِهٖ يَخْطُبُ۔

(۷۲۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ تم لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اور بغیر ختنہ کیے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو گے۔

(۷۲۰۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا: ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ﴾ [الانبياء:۱۰۴] اَلَا وَ اِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَا وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِی فَيُؤْخَذُ مِنْهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِی فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِی كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ

(۷۲۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ہم میں ایک نصیحت آموز خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے بدن اور بغیر ختنہ کیے ہوئے لے کر جایا جائے گا (اللہ فرماتا ہے) ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ﴾ ''جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے اور یہ ہمارا وعدہ ہے کہ جسے ہم کرنے والے ہیں۔'' آگاہ رہو کہ قیامت کے دن ساری مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آگاہ رہو کہ میری اُمت میں سے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا پھر اُن کو بائیں طرف کو ہٹا دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا: اے پروردگار! یہ تو میرے اُمتی ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ (کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد) کیا کیا (بدعات) ایجاد کیں تو میں اسی طرح عرض کروں گا جس طرح کہ اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں) عرض کیا: ﴿وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ ''میں تو ان لوگوں پر اُس

عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة:۱۱۷،۱۱۸] قَالَ فَيُقَالُ لِي اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُو مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ وَ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَ مُعَاذٍ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

وقت تک گواہ کے طور پر تھا جب تک کہ میں ان لوگوں میں رہا پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو تو اُن پر نگہبان تھا اور تو تو ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان لوگوں کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔'' آپ نے فرمایا: پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ جس وقت سے آپ نے ان لوگوں کو چھوڑا ہے اُس وقت سے مسلسل یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے رہے۔ وکیع اور معاذ کی روایت میں ہے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ آپ کے (اس دنیا سے چلے جانے) کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا بدعات ایجاد کیں۔

(۷۲۰۲)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بَهْزٌ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ اَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ عَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَ تُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوا وَ تُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا۔

(۷۲۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) لوگوں کو تین جماعتوں کی صورت میں اکٹھا کیا جائے گا کچھ لوگ خاموش ہوں گے اور کچھ لوگ ڈرے ہوئے ہوں گے اور دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور اُن میں سے باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جب وہ رات گزارنے کے لیے ٹھہریں گے تو وہ آگ اُن کے ساتھ رہے گی جہاں وہ دوپہر کریں گے وہیں آگ بھی اُن کے ساتھ رہے گی اور جہاں وہ صبح کے وقت ہوں گے وہیں آگ بھی اُن کے ساتھ ہوگی اور جہاں وہ شام کے وقت رہیں گے تو آگ بھی شام کے وقت اُن کے ساتھ رہے گی۔

۱۳۰۲: باب فِيْ صِفَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَعَانَنَا اللّٰهُ عَلٰى اَهْوَالِهَا

باب: قیامت کے دن کی حالت کے بیان میں' اللہ پاک قیامت کے دن کی سختیوں میں ہماری مدد فرمائے

(۷۲۰۳)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنُوْنَ ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [المطففين:۶] قَالَ حَتّٰى يَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلٰى

(۷۲۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو اُن میں سے کچھ آدمی آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں يَقُوْمُ النَّاسُ کے الفاظ ہیں اور يَوْمَ کا لفظ

اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ ﴿يَقُوْمُ النَّاسُ﴾ لَمْ يَذْكُرْ ﴿يَوْمَ﴾۔

ذکر نہیں کیا۔

(۷۲۰۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَ صَالِحٍ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

(۷۲۰۴)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبید اللہ بن نافع کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے اس کے کہ موسیٰ بن عقبہ اور ہمام کی روایت میں ہے: ''یہاں تک کہ کچھ لوگ اُن میں سے آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوب جائیں گے۔''

(۷۲۰۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ بَاعًا وَاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى آذَانِهِمْ يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ۔

(۷۲۰۵)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن انسان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک پھیلا ہوا ہوگا اور یہ پسینہ لوگوں کے مونہوں یا اُن کے کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔ راوی ثور کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کونسا لفظ فرمایا ہے۔ (منہ یا کان؟)

(۷۲۰۶)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَ اللّٰهِ مَا اَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِي يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (بِيَدِهٖ) اِلٰى فِيْهِ۔

(۷۲۰۶)حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج مخلوق سے اس قدر قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ اُن سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جائے گا۔ سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے کیا مُراد ہے؟ زمین کی مسافت کا میل مراد ہے یا سرمہ دانی کی دیا سلائی (کیونکہ عربی میں اُسے بھی میل کہا جاتا ہے)۔ آپ نے فرمایا: لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ اُن میں سے کچھ لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور اُن میں سے کچھ لوگوں کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا اور اُن میں سے کسی کی کمر تک اور اُن میں سے کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ (اللہ پاک حفاظت فرمائے)

۱۳۰۳: باب الصِّفَاتِ الَّتِیْ یُعْرَفُ بِهَا فِی الدُّنْیَا اَهْلُ الْجَنَّةِ وَ اَهْلُ النَّارِ

(۷۲۰۷) حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِی غَسَّانَ وَابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِی خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِی یَوْمِی هٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّی خَلَقْتُ عِبَادِی حُنَفَاءَ کُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّیَاطِیْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِیْنِهِمْ وَ حَرَّمَتْ عَلَیْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ یُشْرِکُوْا بِی مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَ عَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ وَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ وَاَنْزَلْتُ عَلَیْکَ کِتَابًا لَا یَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَاُهُ نَائِمًا وَ یَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِی اَنْ اُحَرِّقَ قُرَیْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا یَثْلَغُوا رَاْسِی فَیَدَعُوْهُ خُبْزَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ کَمَا اسْتَخْرَجُوْکَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِکَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَیْکَ وَابْعَثْ جَیْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَ قَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَکَ مَنْ عَصَاکَ قَالَ وَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَ رَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِی قُرْبٰی وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِیْفٌ وَ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِیَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِیْفُ الَّذِی لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْکُمْ تَبَعًا لَا یَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا

باب: اُن صفات کے بیان میں کہ جن کے ذریعہ دُنیا ہی میں جنت والوں اور دوزخ والوں کو پہچان لیا جاتا ہے

(۷۲۰۷) حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: سنو! میرے ربّ نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کو وہ باتیں سکھا دوں کہ جن باتوں سے تم لاعلم ہو۔ (میرے ربّ نے) آج کے دن مجھے وہ باتیں سکھا دیں ہیں (وہ باتیں میں تمہیں بھی سکھاتا ہوں' اللہ عزوجل نے فرمایا:) میں نے اپنے بندے کو جو مال دے دیا ہے وہ اس کے لیے حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن شیطان میرے ان بندوں کے پاس آ کر انہیں اُن کے دین سے بہکاتے ہیں اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جن چیزوں کو حلال کیا ہے وہ ان کے لیے حرام قرار دیتے ہیں اور وہ ان کو ایسی چیزوں کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ جس کی کوئی محبت میں نے نازل نہیں کی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی اور عرب و عجم سے نفرت فرمائی۔ سوائے اہلِ کتاب میں سے کچھ باقی لوگوں کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے بھیجا ہے تا کہ میں تم کو آزماؤں اور اُن کو بھی آزماؤں کہ جن کے پاس آپ کو بھیجا ہے اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جسے پانی نہیں دھو سکے گا اور تم اس کتاب کو سونے اور بیداری کی حالت میں بھی پڑھو گے اور بلاشبہ اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں قریش کو جلا ڈالوں تو میں نے عرض کیا: اے پروردگار! وہ لوگ تو میرا سر پھاڑ ڈالیں گے۔ اللہ نے فرمایا: تم ان کو نکال دینا جس طرح کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی خرچ کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر روانہ فرمائیں میں اس کے پانچ گنا لشکر بھیجوں گا اور آپ اپنے

وَالْخَائِنُ الَّذِی لَا یَخْفٰی لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَ رَجُلٌ لَا یُصْبِحُ وَلَا یُمْسِی اِلَّا وَهُوَ یُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ وَ ذَکَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِیْرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ یَذْكُرْ اَبُو غَسَّانَ فِی حَدِیْثِهٖ وَاَنْفِقْ فَسَیُنْفَقَ عَلَیْكَ۔

تابعداروں کو لے کر اُن سے لڑیں کہ جو آپ کے نافرمان ہیں۔ آپ نے فرمایا: جنتی لوگ تین (قسم) کے ہیں: (۱) حکومت کے ساتھ انصاف کرنے والے صدقہ وخیرات کرنے والے توفیق عطا کیے ہوئے۔ (۲) وہ آدمی کہ جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو۔ (۳) وہ آدمی کہ جو پاکدامن پاکیزہ خلق والا ہو اور عیالدار بھی ہو لیکن کسی کے سامنے اپنا ہاتھ نہ پھیلاتا ہو۔ آپ نے فرمایا: دوزخی پانچ طرح کے ہیں: (۱) وہ کمزور آدمی کہ جس کے پاس مال نہ ہو اور دوسروں کا تابع ہو اہل و مال کا طلبگار نہ ہو۔ (۲) خیانت کرنے والا آدمی کہ جس کی حرص چھپی نہیں رہ سکتی۔ اگرچہ اسے تھوڑی سی چیز ملے اور اس میں بھی خیانت کرے۔ (۳) وہ آدمی جو صبح و شام تم کو تمہارے گھر اور مال کے بارے میں دھوکہ دیتا ہو اور آپ نے بخیل یا جھوٹے اور بدخو اور بیہودہ گالیاں بکنے والے آدمی کا بھی ذکر فرمایا اور ابوغسان نے اپنی روایت میں یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ خرچ کریں آپ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔

(۷۲۰۸) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ فِی حَدِیْثِهٖ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ۔

(۷۲۰۸) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ ہر مال جو میں اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے۔

(۷۲۰۹) حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِیِّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ یَوْمٍ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ وَ قَالَ فِی آخِرِهٖ قَالَ یَحْیٰی قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِی هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

(۷۲۰۹) حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۷۲۱۰) وَ حَدَّثَنِی اَبُو عَمَّارٍ حُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ عَنْ مَطَرٍ حَدَّثَنِی قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِی بَنِی مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِی وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَ زَادَ فِیْهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِی اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَ قَالَ فِی حَدِیْثِهٖ وَهُمْ فِیْكُمْ تَبَعًا لَا

(۷۲۱۰) حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بنی مجاشع کے بھائی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی اور اسی حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر زیادتی کرے اور اسی روایت میں ہے کہ وہ لوگ تم میں مطیع و تابعدار ہیں کہ وہ نہ گھر والوں کو چاہتے ہیں اور نہ ہی مال کو۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ کیا یہ اسی طرح ہوگا؟ انہوں نے کہا: ہاں! اللہ کی

يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِيْدَتُهُمْ يَطَؤُهَا۔

قسم! میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اسی طرح دیکھ لیا ہے اور یہ کہ ایک آدمی کسی قبیلے کی بکریاں چراتا اور وہاں سے اُسے گھر والوں کی لونڈی کے علاوہ اور کوئی نہ ملتا تو وہ اسی سے ہمبستری کرتا۔

۱۳۰۴: باب عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ عَلَيْهِ وَاِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ

باب: میت پر جنت یا دوزخ پیش کیے جانے‘ قبر کے عذاب اور اُس سے پناہ مانگنے کے بیان میں

(۷۲۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۷۲۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اُس کا ٹھکانہ اُس پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں کا مقام اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہوتا ہے تو دوزخ والوں کا مقام اُسے دکھایا جاتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے اُٹھا کر اس جگہ نہ پہنچا دے۔

(۷۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِىْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۷۲۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہوتا ہے تو دوزخ والوں کا مقام اُسے دکھا دیا جاتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں قیامت کے دن تجھے اُٹھا کر پہنچا دیا جائے گا۔

(۷۲۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِىْ حَائِطٍ لِبَنِى النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَ نَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ

(۷۲۱۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی بلکہ یہ حدیث میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنی ہے وہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر بنی نجار کے باغ میں جا رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک وہ گدھا (جس پر آپ سوار تھے) بدک گیا۔ قریب تھا کہ وہ آپ کو نیچے گرا دے۔ وہاں اُس جگہ دیکھا کہ چھ یا پانچ یا چار قبریں ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا کوئی ان قبر والوں کو پہچانتا

فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُوْلُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاكِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا: میں ان قبر والوں کو جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: یہ لوگ شرک کی حالت میں مرے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس جماعت کو اِن قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ کاش کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی قبر کا عذاب سنا دے جسے میں سن رہا ہوں۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۷۲۱۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(۷۲۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنا دے۔

(۷۲۱۵)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِي قُبُوْرِهَا۔

(۷۲۱۵) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہو جانے کے بعد باہر نکلے تو آپ نے کچھ آواز سنی تو آپ نے فرمایا: یہودیوں کو اُن کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۷۲۱۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي

(۷۲۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے مُنہ پھیر کر واپس چلے آتے

قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُوْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا قَالَ قَتَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ لَهٗ فِي قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَ يُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔

ہیں تو وہ مُردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مُردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس مُردے کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ تو اس آدمی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر وہ مؤمن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں تو پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ والے ٹھکانے کو دیکھ اس کے بدلے میں اللہ نے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مُردہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے یہ بات کردی گئی کہ اس مؤمن کی قبر میں ستر ہاتھ (کے بقدر) کشادگی کردی جاتی ہے اور قیامت کے دن تک کے لیے اُس کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جاتا ہے۔

(۷۲۱۷)(و) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا۔

(۷۲۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (اس مُردے کو دفنانے والے لوگ) جب واپس جاتے ہیں تو یہ مردہ اُن کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

(۷۲۱۸) حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ۔

(۷۲۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اُس کی اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے مُنہ پھیر کر واپس ہوتے ہیں۔ پھر شیبان عن قتادہ کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۷۲۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾۔

(۷۲۱۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ آیت کریمہ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ﴾ قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ مُردے سے کہا جاتا ہے: تیرا ربّ کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا ربّ اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں تو اللہ عزوجل کے فرمان: يُثَبِّتُ کا یہی معنی ہے۔ (مذکورہ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ): "اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دنیا و آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے کہ جو قولِ ثابت کے ساتھ ایمان لائے۔"

(۷۲۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

(۷۲۲۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ (یہ آیت کریمہ) ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ﴾ قبر کے

يَعْنُوْنَ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ۔

عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (آیت کا ترجمہ حدیث:۷۲۱۹ میں گزر چکا)

(۷۲۲۱)حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَ ذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَ يَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلٰى رَبِّهِ (عَزَّ وَجَلَّ) ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَ ذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَ ذَكَرَ لَعْنًا وَ يَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهِ هٰكَذَا۔

(۷۲۲۱)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی مؤمن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اُسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو آسمان والے کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح زمین کی طرف سے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر اور اس جسم پر کہ جسے تو آباد رکھتی تھی، رحمت نازل فرمائے۔ پھر اس روح کو اللہ عزوجل کی طرف لے جایا جاتا ہے پھر اللہ فرماتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لیے (یعنی سدرۃ المنتہیٰ) لے چلو۔ آپ نے فرمایا: کافر کی روح جب نکلتی ہے تو آسمان والے کہتے ہیں کہ خبیث روح زمین کی طرف سے آئی ہے پھر اسے کہا جاتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لیے سجن) کی طرف لے چلو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ بیان کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اپنی ناک مبارک پر اس طرح لگا لی تھی (کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا)۔

(۷۲۲۲)حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيْطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ (بْنُ الْمُغِيْرَةِ) حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَ كُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهُ وَ لَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَاٰهُ غَيْرِيْ قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ

(۷۲۲۲)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو ہم سب چاند دیکھنے لگے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میری نظر ذرا تیز تھی تو میں نے چاند دیکھ لیا۔ میرے علاوہ اُن میں سے کسی نے چاند نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے یہ کہا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو چاند دکھائی نہیں دے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چاند دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں عنقریب چاند دیکھوں گا اور میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا کہ انہوں نے ہم سے بدر والوں کا واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُوا الْحُدُوْدَ الَّتِي حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ حَقًّا فَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا۔

فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں جنگِ بدر سے ایک دن پہلے بدر والوں کے ٹھکانے دکھانے لگے۔ آپ فرماتے جاتے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل فلاں اس جگہ گرے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ لوگ اُس حدوں سے نہ ہٹے کہ جو حد رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرما دی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر وہ سب ایک کنوئیں میں ایک دوسرے پر گرا دیئے گئے پھر رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ ان کی طرف آ گئے اور فرمایا: اے فلاں! اے فلاں بن فلاں اور اے فلاں بن فلاں کیا تم نے وہ کچھ پالیا ہے کہ جس کا تم سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے وعدہ کیا تھا؟ حضرت عمرؓ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ بے جان جسموں سے کیسے بات فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ان سے زیادہ میری بات کو سننے والے نہیں ہو سوائے اس کے کہ یہ مجھے کچھ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے۔

(۷۲۲۳) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَسْمَعُوْا وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا وَقَدْ جَيَّفُوْا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُجِيْبُوْا ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِي قَلِيْبِ بَدْرٍ۔

(۷۲۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا پھر آپ اُن کے پاس آئے اور انہیں آواز دی اور فرمایا: اے ابوجہل بن ہشام! اے اُمیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے وہ کچھ نہیں پالیا کہ جس کا تم سے تمہارے ربّ نے سچا وعدہ کیا تھا۔ میں نے تو وہ کچھ پالیا ہے کہ جس کا میرے ربّ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (یہ تو مر چکے ہیں) یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کیسے جواب دے سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے' تم میری بات کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن یہ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے پھر آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں ڈال دو۔ تو انہیں (گھسیٹ کر کنوئیں میں) ڈال دیا گیا۔

(۷۲۲۴) حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۷۲۲۴) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب

الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَ فِىْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِىْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔

بدر کا دن ہوا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں پر غلبہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کچھ اوپر تیس آدمی اور راوی روح کی روایت میں ہے کہ چوبیس قریشی سرداروں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دو اور پھر باقی روایت مذکورہ روایت ثابت عن انس رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

۱۳۰۵: باب اِثْبَاتِ الْحِسَابِ

باب: (قیامت کے دن) حساب کے ثبوت کے بیان میں

(٧٢٢٥) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حُوْسِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا﴾ [الانشقاق:٨] فَقَالَ لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ۔

(٧٢٢٥) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس آدمی کا حساب ہو گیا' وہ عذاب میں ڈال دیا گیا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: کیا اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا﴾ ''تو اس سے حساب نہیں لیں گے' آسان حساب۔'' (انشقاق) تو آپ نے فرمایا: یہ حساب نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے حساب مانگ لیا گیا' وہ عذاب میں ڈال دیا گیا۔

(٧٢٢٦) وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِىُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(٧٢٢٦) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

(٧٢٢٧) وَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿حِسَابًا يَسِيْرًا﴾ قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ۔

(٧٢٢٧) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جس سے حساب مانگا گیا ہو اور وہ ہلاک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے ﴿حِسَابًا يَسِيْرًا﴾ یعنی آسان حساب نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو پیشی ہے لیکن جس سے حساب مانگ لیا گیا' وہ ہلاک ہو گیا۔

(٧٢٢٨) وَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ

(٧٢٢٨) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے حساب مانگ لیا گیا

اَبِی مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِی یُوْنُس۔

وہ ہلاک ہوگیا (اور پھر اس کے بعد) ابو یونس کی روایت کی طرح حدیث ذکر کی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ میں قیامت کے دن انسان سے حساب لینے کا ثبوت بیان کیا گیا ہے۔ سورہ انشقاق کی آیت کریمہ ﴿فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیْرًا﴾ کے تحت تفسیر عثمانی میں علامہ شبیر احمد عثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آسان حساب یہ ہے کہ بات بات پر گرفت نہ ہوگی محض کاغذات پیش ہو جائیں گے اور بغیر بحث و مناقشہ کے سستے چھوڑ دیئے جائیں گے۔

ایک بزرگ نے آسان حساب کو اس انداز میں فرمایا ہے کہ پروردگار اپنے بندے کے نامہء اعمال پر ایک نظر کرم فرمائیں اور پھر فرمائیں کہ جاؤ جنت میں۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا۔

۱۳۰۶: باب الْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: موت کے وقت اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان رکھنے کے حکم کے بیان میں

(۷۲۲۹) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ یَحْیٰى اَخْبَرَنَا یَحْیَى بْنُ زَكَرِیَّاءَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلَاثٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ۔

(۷۲۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے تین (دن) پہلے سنا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ مرے سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان رکھتا ہو۔

(۷۲۳۰) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا عِیْسَى بْنُ یُوْنُسَ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۷۲۳۰) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۷۲۳۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمٰنُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَیَّامٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ)۔

(۷۲۳۱) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اُس وقت تک نہ مرے جب تک کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان نہ رکھتا ہو۔

(۷۲۳۲) وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ یُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَیْهِ۔

(۷۲۳۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ ہر بندے کو اسی (حالت یا نیت کے ساتھ قیامت کے دن) اُٹھایا جائے گا' جس پر وہ مرا ہے۔

(۷۲۳۳) حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۷۲۳۳) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ۔

مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس روایت میں انہوں نے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کہے ہیں اور سَمِعْتُ کا لفظ نہیں کہا۔

(۷۲۳۴) حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی التُّجِیْبِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ کَانَ فِیْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِهِمْ۔

(۷۲۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینا چاہتا ہے تو جو لوگ اُس قوم میں ہوتے ہیں اُن سب پر عذاب ہوتا ہے پھر اُن کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُمتیوں کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے اچھا گمان رکھیں کیونکہ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ اُسی طرح کا سلوک کرتا ہے جس طرح کہ وہ بندہ اپنے اللہ سے گمان رکھتا ہے'' اس لیے ہر انسان کو اپنے رب سے اچھا گمان رکھنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں اپنے ایسے بندوں کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ فرما کر انہیں اپنی جنت میں داخل کر دے اور اپنی رضا نصیب فرما دے' آمین۔

کتاب الفتن واشراط الساعة

۱۳۰۷: باب اِقْتِرَابَ الْفِتَنِ وَ فَتْحِ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

باب: فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج ماجوج کی آڑ کھلنے کے بیان میں

(۷۲۳۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَ عَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

(۷۲۳۵) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نیند سے یہ کہتے ہوئے بیدار ہوئے: لا اِلٰہ اِلّا اللہ' عرب کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آ پہنچا۔ یاجوج ماجوج کی آڑ آج اتنی کھل گئی ہے اور سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے دس کے عدد کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے' اس حال میں کہ نیک لوگ ہم میں موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جب فسق و فجور کی کثرت ہو جائے گی۔

(۷۲۳۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادُوْا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوْا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ۔

(۷۲۳۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۲۳۷) حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَ حَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

(۷۲۳۷) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے اس حال میں نکلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ تھا اور فرما رہے تھے: لا اِلٰہ اِلّا اللہ عرب کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آ چکا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی آڑ اتنی کھل چکی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ ملی ہوئی اُنگلی کا حلقہ بنا کر بتایا۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے اندر موجود نیک لوگوں کے باوجود بھی ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب فسق و فجور کی کثرت ہو جائے گی۔

(۷۲۳۸) وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَ

(۷۲۳۸) اِن اسناد سے بھی یہ اسی طرح مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ فِي اِسْنَادِهِ۔

(۷۲۳۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَ مَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَ عَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهٖ تِسْعِينَ۔

(۷۲۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے اور وہیب راوی نے اپنے ہاتھ سے نوے کا حلقہ بنایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں کی علامات میں سے یاجوج ماجوج کا ذکر کیا گیا ہے۔ یاجوج ماجوج یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں اور کثیر تعداد میں ہیں اُن میں سے اگر کوئی مرتا ہے تو وہ ایک ہزار اولاد چھوڑ کر مرتا ہے۔ ذوالقرنین بادشاہ نے اُن کے آگے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دی ہے جسے توڑنے کی روزانہ کوشش کرتے ہیں۔ شام کو تھوڑی سی رہ جاتی ہے تو چلے جاتے ہیں۔ اگلے روز آتے ہیں تو وہ دیوار پوری کی پوری دوبارہ بنی ہوتی ہے۔ قربِ قیامت میں جب اللہ کو ان کا نکالنا منظور ہوگا تو یہ ایک شام کو کہیں گے کہ ان شاء اللہ ہم کل آ کر توڑیں گے تو یہ اگلے روز آ کر توڑ کر نکل آئیں گے۔ دنیا کی ہر چیز کو کھائیں گے یہاں تک کہ پانی پی جائیں گے اور کیچڑ بھی چاٹ جائیں گے اور بالآخر آسمان پر تیر ماریں گے۔ انسان مختلف علاقوں میں پناہ لیں گے پھر اللہ ان کی گردن میں ایک کیڑا پیدا کرے گا جس سے سب مر جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے ساتھی نکلیں گے اللہ عزوجل سے دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اونٹوں کی طرح لمبی گردن والے پرندے بھیجے گا جو انہیں اُٹھا کر لے جائیں گے پھر بارش ہوگی جس سے ساری زمین کو شیشے کی طرح صاف کر دیا جائے گا۔

۱۳۰۸: باب الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِيْ يَؤُمُّ الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر کے دھنسائے جانے کے بیان میں

(۷۲۴۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَ اَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهٖ وَ كَانَ ذٰلِكَ فِي اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ

(۷۲۴۰) حضرت عبید اللہ بن قبطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان کے ہمراہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان دونوں نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں سوال کیا جسے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران دھنسایا گیا تھا تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا پھر اُس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ہموار زمین (بیداء) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو اُس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن

كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَ لٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ وَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ۔

اسے اس کی نیت پر اُٹھایا جائے گا۔ ابوجعفر نے کہا: بیداء سے (میدان) مدینہ مراد ہے۔

(۷۲۴۱)حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ فَلَقِيْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ بَيْدَاءُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ۔

(۷۲۴۱) اِس سند سے بھی یہی حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں ہے' راوی کہتا ہے کہ میں ابوجعفر سے ملا تو میں نے کہا: سیّدہ رضی اللہ عنہا نے تو زمین کا ایک میدان کہا۔ تو ابوجعفر نے کہا: ہرگز نہیں' اللہ کی قسم! وہ میدان مدینہ منورہ کا ہے۔

(۷۲۴۲)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَ يُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

(۷۲۴۲) حضرت اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس گھر والوں (بیت اللہ) سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر چڑھائی کرے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین کے ہموار میدان میں ہوں گے تو اُن کے درمیانی لشکر کو دھنسا دیا جائے گا اور اُن کے آگے والے پیچھے والوں کو پکاریں گے پھر انہیں بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے ایک آدمی کے جو بھاگ کر اُن کے بارے میں اطلاع دے گا کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ ایک آدمی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں تیری اس بات پر کہ تو نے حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ عنہا پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

(۷۲۴۳)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوْسُفُ وَ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ اَمَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ

(۷۲۴۳) سیّدہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (نام درج نہیں ہے مُراد سیّدہ حفصہ' عائشہ یا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن وغیرہ ہو سکتی ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک قوم اس گھر یعنی خانہ کعبہ کی پناہ لے گی جن کے پاس کوئی رکاوٹ نہ ہوگی' نہ آدمیوں کی تعداد ہوگی اور نہ ہی سامان (ضروریاتِ زندگی) ہوگا۔ اُن کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ زمین کے ایک ہموار میدان میں ہوں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شام والے ان دنوں مکہ والوں سے لڑنے کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔ عبداللہ بن صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! وہ لشکر یہ نہیں (جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھنس جانے کی پیش گوئی کی

الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِی رَبِيعَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْجَيْشَ الَّذِی ذَكَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ۔

تھی)۔

(۷۲۴۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی مَنَامِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعْتَ شَيْئًا فِی مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِنْ اُمَّتِی يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَاَ بِالْبَيْتِ حَتّٰی اِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰی نِيَّاتِهِمْ۔

(۷۲۴۴)سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند میں اپنے ہاتھ پاؤں کو ہلایا تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نیند میں وہ عمل کیا جو پہلے کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تعجب ہے کہ میری اُمت کے کچھ لوگ بیت اللہ کا ارادہ کریں گے۔ قریش کے ایک آدمی کو پکڑنے کے لیے جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک ہموار میدان میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! راستہ میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! ان میں بااختیار، مجبور اور مسافر بھی ہوں گے جو کہ ایک ہی دفعہ ہلاک ہو جائیں گے اور مختلف طریقوں سے نکلیں گے اور (قیامت کے دن) اللہ انہیں ان کی نیتوں پر اُٹھائے گا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں قیامت کی علامات میں سے ایک علامت، ایک لشکر کے دھنسائے جانے کا ذکر ہے جو کہ بیت اللہ کو شہید کرنے کے ارادہ سے آئے گا لیکن راستہ میں مدینہ منورہ کے قریب ایک ہموار میدان میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا یہ قرب قیامت میں ہوگا۔

۱۳۰۹: باب نُزُوْلِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

باب: فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے کے بیان میں

(۷۲۴۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّی لَاَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔

(۷۲۴۵)حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر چڑھے پھر ارشاد فرمایا: کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرات گرتے ہیں۔

(۷۲۴۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۷۲۴۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

(۷۲۴۷)حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَاً فَلْيَعُذْ بِهِ۔

(۷۲۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے (ظاہر) ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے افضل ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو آدمی گردن اُٹھا کر انہیں دیکھے گا تو وہ اسے ہلاک کر دیں گے اور جسے ان میں کوئی پناہ کی جگہ مل جائے تو چاہیے کہ وہ پناہ لے لے۔

(۷۲۴۸)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

(۷۲۴۸) اِس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز قضا ہو جائے تو ایسا ہے گویا کہ اُس کا گھر اور مال سب لوٹ لیا گیا ہو۔

(۷۲۴۹)حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ۔

(۷۲۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے (جب ظاہر) ہوں گے تو ان میں سونے والا بیدار رہنے والے سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس جس آدمی کو کوئی پناہ کی جگہ یا حفاظت کی جگہ مل جائے تو اُسے چاہیے کہ (ان فتنوں سے بچنے کے لیے) وہ پناہ حاصل کرے۔

(۷۲۵۰)حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَ فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي اَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ

(۷۲۵۰) حضرت عثمان الشحام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور فرقد سنجی رحمۃ اللہ علیہ مسلم بن ابوبکر کی طرف چلے اور وہ اپنی زمین میں تھے۔ ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے کہا: کیا آپ نے اپنے باپ سے فتنوں کے بارے میں حدیث بیان کرتے سنا ہے؟ انہوں

اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي (فِيْهَا) وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

نے کہا: ہاں! میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہوں گے۔ آگاہ رہو پھر فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو جب یہ نازل ہوں یا واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین سے ہی چمٹا رہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس نہ اونٹ ہوں اور نہ بکریاں اور نہ ہی زمین؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنی تلوار لے کر اُس کی دھار پتھر کے ساتھ رگڑ کر کند اور ناکارہ کر دے۔ پھر اگر وہ نجات حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو نجات حاصل کرے۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر مجھے ناپسندیدگی اور ناگواری کے باوجود ان دونوں صفوں میں سے ایک صف یا ایک گروپ میں کھڑا کر دیا جائے پھر کوئی آدمی اپنی تلوار سے مجھے مار دے یا کوئی تیر میری طرف آ جائے جو مجھے قتل کر ڈالے۔ آپ نے فرمایا: وہ آدمی اپنے گناہ اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور دوزخ والوں میں سے ہوگا۔

(۷۲۵۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ اِلٰى آخِرِهٖ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۷۲۵۱) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ وکیع کی حدیث آپ کے ارشاد: اگر وہ نجات کی طاقت رکھتا ہو' تک ہے آگے مذکور نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب فتنے عام ہو جائیں اور خونریزی اور فساد برپا ہو جائے تو ایسے دور میں ہر صورت میں اپنے آپ کو فتنوں سے دُور رکھنا لازم ہے۔ وگرنہ انجام حدیث سے واضح ہو ہی رہا ہے۔

۱۳۱۰: باب اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمٰنِ

باب: دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی

بِسَيْفَيْهِمَا کے بیان میں

(۷۲۵۲)وَ حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ وَ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي اَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِيْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا اَحْنَفُ ارْجِعْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ اَوْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهُ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

(۷۲۵۲) حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اُس آدمی (علی رضی اللہ عنہ کی حمایت) کے ارادہ سے گھر سے روانہ ہوا۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے (راستہ میں) ملے تو کہنے لگے: اے احنف! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصرت کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے احنف! واپس لوٹ جا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب دو مسلمان باہم ایک دوسرے سے اپنی تلواروں سے لڑائی' جنگ کریں گے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ تو قاتل ہے مگر مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اُس نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

(۷۲۵۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ وَ يُونُسَ وَالْمُعَلَّى ابْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔

(۷۲۵۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے ایک دوسرے کے مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے۔

(۷۲۵۴)وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلٰى آخِرِهِ۔

(۷۲۵۴) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۲۵۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا۔

(۷۲۵۵) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ اُٹھائے۔ پس وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں۔ جب ان دونوں نے اپنے ایک ساتھی کو قتل کر دیا تو وہ دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہو گئے۔

(۷۲۵۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

(۷۲۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم جماعتوں کے مابین جنگ و جدل نہ ہو جائے اور ان کے درمیان ایک بہت بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (کہ ہم رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کر رہے ہیں)۔

(۷۲۵۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

(۷۲۵۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ''ھرج'' کی کثرت ہو جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ''ھرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل، قتل۔ (یعنی خونریزی کی کثرت)

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر عصبیت اور دُنیاوی جاہ و جلال اور حکومت و سلطنت کے حصول کے لیے دو مسلمانوں کے درمیان جنگ و جدال ہو تو وہ دونوں جہنمی ہوں گے۔

باقی سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان باہمی نزاع اجتہاد پر مبنی تھا اور ان حضرات کے اخلاص اور تقویٰ میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں تھی۔ اسی وجہ سے بعد میں دونوں میں صلح بھی ہوگئی اور پھر سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے تو اپنی پوری خلافت ہی سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی تھی۔ بہر حال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی نزاع (جو کہ شاذ و نادر ہی ہیں) کے بارے میں زبان درازی اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہمارے لیے دونوں حضرات قابل احترام اور صحابیٔ رسول اور مجتہد تھے۔ کسی ایک کو تنقید کا نشانہ بنانا جائز نہیں۔ ہم پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت و احترام لازم ہے۔

۱۳۱۱: باب هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ

باب: اس امت کا ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے کے بیان میں

(۷۲۵۸)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَا يُهْلِكَهَا

(۷۲۵۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور جہاں تک کی زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی تھی وہاں تک عنقریب میری اُمت کی سلطنت و حکومت پہنچ جائے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کیے گئے اور میں نے اپنے ربّ سے اپنی اُمت کے لیے دُعا مانگی کہ وہ انہیں عام قحط سالی میں ہلاک نہ کرے اور اپنے علاوہ ان پر کوئی دشمن بھی مسلط نہ کرے جو ان سب کی جانوں کی ہلاکت کو مباح و جائز سمجھے

بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَىٰ اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَ يَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

اور میرے ربّ نے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب میں کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے تبدیل نہیں کیا جاتا اور بے شک میں نے آپ کی امت کے لیے فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ ان پر ایسا کوئی دشمن مسلط کروں گا جو ان سب کی جانوں کو مباح و جائز سمجھ کر ہلاک کر دے۔ اگر چہ ان کے خلاف زمین کے چاروں اطراف سے لوگ جمع ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو خود ہی قیدی بنائیں گے۔

(۷۲۵۹)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ (تَعَالٰى) زَوٰى لِي الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ۔

(۷۲۵۹) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور مجھے سرخ اور سفید خزانے عطا کیے گئے۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۷۲۶۰)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَ مَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَ سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَ سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا۔

(۷۲۶۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مقامِ عالیہ سے تشریف لائے۔ یہاں تک کہ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو اس میں تشریف لے گئے اور اس میں دو رکعتیں ادا کیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ نے اپنے ربّ سے لمبی دُعا مانگی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے اپنے ربّ سے تین چیزیں مانگیں، پس دو چیزیں مجھے عطا کر دیں گئیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا۔ میں نے اپنے ربّ سے مانگا کہ میری اُمت کو قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کرے۔ پس یہ مجھے عطا کر دیا گیا اور میں نے اللہ عزوجل سے مانگا کہ میری اُمت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ پس اللہ عزوجل نے یہ چیز بھی مجھے عطا کر دی اور میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ ان کی آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو مجھے اس سوال سے منع کر دیا گیا۔

(۷۲۶۱)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ

(۷۲۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمِ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَقْبَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت کے ساتھ آئے تو آپ بنو معاویہ کی مسند کے پاس سے گزرے۔باقی حدیث گزر چکی۔

۱۳۱۲:باب اِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

باب: قیامِ قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خبر دینے کے بیان میں

(۷۲۶۲) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَ عْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيْمَا بَيْنِي وَ بَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَّ اِلَيَّ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِيْهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَ مِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَ مِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ اُولٰٓئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي۔

(۷۲۶۲) حضرت ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کون کون سے واقعات میرے اور قیامت کے درمیان پیش آنے والے ہیں اور مجھے ان فتنوں کے بتانے سے صرف یہی بات مانع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض راز کی باتیں مجھے بتائیں جنہیں میرے علاوہ کسی سے بھی ذکر نہیں کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں فرمایا اس حال میں کہ آپ ایک مجلس میں تھے جس میں مَیں بھی موجود تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا: ان میں تین ایسے ہیں جو کسی بھی چیز کو نہ چھوڑیں گے۔ان میں سے کچھ فتنے گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے۔ان میں سے بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہوں گے۔حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے علاوہ باقی سب قومِ مجلس اب اس دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

(۷۲۶۳)(وَ) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِي مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَ نَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَ اِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ

(۷۲۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر اس کھڑے ہونے کے وقت سے لے کر قیامِ قیامت تک کے تمام حالات کو بیان کر دیا پس جس نے انہیں یاد رکھا اُس نے انہیں یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور اس واقعہ کو میرے یہ ساتھی بھی جانتے ہیں اور ان میں سے بعض باتوں کو میں بھول گیا لیکن جب وہ چیزیں سامنے آ جاتی ہیں تو یاد آ جاتی ہیں۔جیسے کوئی آدمی کسی کے سامنے سے غائب ہو جائے تو اُسے بھول جاتا ہے اور جب سامنے آتا ہے تو وہ اُسے پہچان

وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَآهُ عَرَفَهُ۔

لیتا ہے۔

(۷۲۶۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ وَ نَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

(۷۲۶۴)اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں مَیں جو بھول گیا وہ بھول گیا کے بعد مذکور نہیں۔

(۷۲۶۵)(وَ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلَّا اَنِّي لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ۔

(۷۲۶۵)حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر اُس بات کی خبر دے دی جو قیامِ قیامت تک پیش آنے والی ہے اور ہر چیز کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سوائے اس کے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہلِ مدینہ کو کونسی چیز مدینہ سے نکالے گی؟

(۷۲۶۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۷۲۶۶)اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۷۲۶۷)حَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا عُزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ ابْنُ اَحْمَرَ حَدَّثَنِي اَبُو زَيْدٍ (يَعْنِي عَمْرَو بْنَ اَخْطَبَ) قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

(۷۲۶۷)حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھے تو ہمیں خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ نماز کی نماز (کا وقت) آ گیا۔ آپ اُترے اور نماز (ظہر) پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز (کا وقت) آ گیا۔ آپ اُترے اور نماز (عصر) پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو (اس دن) ہمیں آپ نے ان تمام باتوں کی خبر دی جو پہلے ہو چکی ہیں اور جو آئندہ پیش آنے والی تھیں۔ پس ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس نے ہم میں سے ان باتوں کو زیادہ یاد رکھا۔

۱۳۱۳:باب فِي الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کی موجوں کی طرح آنے والے فتنوں کے بیان میں

(۷۲۶۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ

(۷۲۶۸)حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے کہا: تم میں سے کون ہے جسے رسول

الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَ كَيْفَ قَالَ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَ نَفْسِهِ وَ وَلَدِهِ وَ جَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

اللہ ﷺ کی فتنوں کے بارے میں حدیث زیادہ یاد ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ کہا: تو بہت جرأت مند ہے اور وہ حدیث کیسے ہے؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: آدمی کے گھر والوں اور اس کے مال اور اس کی جان اور اولاد اور پڑوسی میں فتنہ ہے اور ان کا کفارہ روزے' نماز' صدقہ' نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میرا ارادہ وہ فتنے ہیں جو سمندر کی موجوں کی طرح آئیں گے۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا غرض ہے؟ بے شک آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس دروازے کو توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ اُسے توڑا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہے تو پھر (وہ دروازہ) کبھی بند نہ کیا جا سکے گا۔ راوی کہتا ہے ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے بارے میں جانتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! وہ اسی طرح جانتے تھے جیسا کہ وہ کل کے آنے سے پہلے رات کو جانتے تھے اور میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی جو غلط الروایات سے نہ تھی۔ پھر ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دروازے کے بارے میں پوچھنے سے خوفزدہ ہوئے تو ہم نے مسرق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: تم اُن سے پوچھو۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (دروازہ) عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۷۲۶۹) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَ فِي حَدِيْثِ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ۔

(۷۲۶۹) اِن اسناد سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۷۲۷۰) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۷۲۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہمیں فتنوں کے بارے میں حدیث کون بیان کرے گا؟ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۷۲۷۱)(وَ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرْعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَتُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِيْ أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِيْ أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِيْ ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ۔

(۷۲۷۱) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جرعہ واقعہ کے دن آیا تھا (جرعہ کوفہ میں ایک جگہ ہے جہاں کوفہ والے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے' جب انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا حاکم بنا کر بھیجا تھا) وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا تو میں نے کہا: آج کے دن تو یہاں بہت خونریزی ہوگی۔ تو اُس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہوگی؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہوگی؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے جو آپ نے مجھے بیان کی تھی۔ میں نے کہا: تو میرے لیے برا ہم نشین ہے۔ آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں حالانکہ تو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں حدیث سن چکا ہے۔ مگر مخالفت کرنے سے تُو نے مجھے منع کیوں نہیں کیا۔ پھر میں نے کہا: یہ کیا غصب ہے۔ الغرض میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اُس سے حدیث معلوم کرنا چاہی تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۳۱۴: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

باب: دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

(۷۲۷۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ وَ يَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ أَكُوْنُ أَنَا الَّذِيْ أَنْجُو۔

(۷۲۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکل آئے۔ جس پر لوگوں کا قتل وقتال ہوگا اور ہر سو میں سے ننانویں آدمی قتل کیے جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا شاید میں ہی وہ ہوں جسے نجات حاصل ہوگی اور یہ خزانہ میرے قبضہ میں رہ جائے گا۔

(۷۲۷۳) وَ حَدَّثَنِيْ أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَ زَادَ فَقَالَ أَبِيْ إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ۔

(۷۲۷۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ سہیل کی اس سند میں یہ اضافہ ہے کہ میرے والد نے کہا: اگر تو اسے دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

(۷۲۷۴) حَدَّثَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ

(۷۲۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب دریائے فرات

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا۔ پس جو اُس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔

(۷۲۷۵)حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

(۷۲۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا۔ پس جو بھی اُس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔

(۷۲۷۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِی مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِی اَبِی عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِی طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهٗ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهٖ كُلِّهٖ قَالَ فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فِی حَدِيْثِهٖ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فِی ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ۔

(۷۲۷۶) حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا: ہمیشہ لوگوں کی گردنیں دنیا کے طلب کرنے میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتی رہیں گی۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ برآمد ہوگا۔ جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے۔ پس جو لوگ اس کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا تو وہ اس سے سارے کا سارا (سونا) لے جائیں گے۔ پھر وہ اس پر قتل وقتال کریں گے۔ پس ہر سو میں سے ننانویں آدمی قتل کیے جائیں گے۔ ابو کامل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ میں اور اُبی بن کعب حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے ہوئے تھے۔

(۷۲۷۷)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمٰنَ مَوْلٰی خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَ قَفِيْزَهَا وَ مَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَ دِيْنَارَهَا وَ مَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَ دِيْنَارَهَا وَ

(۷۲۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا اور شام اپنے مد اور دینار روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار روک لے گا اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوگ آؤ گے اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور

عُدْتُم مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَ عُدْتُم مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ دَمُهٗ۔

اس بات پر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

ف اِس باب کی آخری حدیث سے یہ مراد ہے کہ یعنی شروع میں جیسے مسلمان مفلس و نادار تھے آخر میں بھی ایسے ہی مفلس ہو جائیں گے کہیں سے خراج نہ آئے گا اور یہ مقامات کافروں کے قبضہ میں چلے جائیں گے یا جو کافر جزیہ دیتے تھے وہ قوی ہو جائیں گے اور جزیہ دینا بند کر دیں گے یا مرتد ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ روک لیں گے۔ قفیز غلہ ناپنے کا ایک آلہ ہوتا ہے جو کہ ۱۲ صاع کا ہے اور مدی ساڑھے بائیس صاع کا ہوتا ہے اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔

۱۳۱۵: باب فِيْ فَتْحِ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ وَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

باب: قسطنطنیہ کی فتح اور خروجِ دجال اور سیّدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بیان میں

(۷۲۷۸) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ يَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهٗ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ

(۷۲۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا دابق میں اُتریں۔ ان کی طرف ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر مدینہ روانہ ہوگا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے۔ جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان دخل اندازی نہ کرو جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قیدی بنا لیا ہے۔ ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں! اللہ کی قسم، ہم اپنے بھائیوں کو تنہا نہ چھوڑیں گے کہ تم ان سے لڑتے رہو۔ بالآخر وہ ان سے لڑائی کریں گے۔ بالاخر ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے جن کی اللہ کبھی بھی توبہ قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی قتل کیے جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے اور تہائی فتح حاصل کر لیں گے۔ انہیں کبھی آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ جس وقت وہ آپس میں مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور ان کی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی تو اچانک شیطان چیخ کر کہے گا: تحقیق! مسیح دجال تمہارے بال بچوں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ خبر باطل ہوگی۔ جب وہ شام پہنچیں گے تو اُس وقت دجال نکلے گا اسی دوران کہ وہ جہاد کے

دَمَهٗ فِی حَرْبَتِهٖ۔

لیے تیاری کر رہے ہوں گے اور صفوں کو سیدھا کر رہے ہوں گے کہ نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے۔ پس جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل جائے گا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں سے قتل کرائیں گے۔ پھر وہ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔

۱۳۱۶: باب تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ

باب: قیامِ قیامت کے وقت رومیوں کی تمام لوگوں سے کثرت ہونے کے بیان میں

(۷۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَ اَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَ خَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَ يَتِيْمٍ وَ ضَعِيْفٍ وَ خَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ۔

(۷۲۷۹) حضرت موسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مستورد قرشی نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اُس وقت تک قائم ہوگی جب نصاریٰ تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: غور کرو، کیا کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو یہی کہتا ہے تو ان میں چار خصلتیں ہوں گی: وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار ہوں گے اور مصیبت کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ جلدی اس کا ازالہ کرنے والے ہوں گے اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے حملہ کرنے والے ہوں گے اور لوگوں میں سے مسکین، یتیم اور کمزور کے لیے بہترین ہوں گے اور پانچویں خصلت نہایت عمدہ یہ ہے کہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہوں گے۔

(۷۲۸۰) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى (التُّجِيْبِيُّ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ عَبْدَ الْكَرِيْمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

(۷۲۸۰) حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت اُس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔ یہ خبر جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ کیا احادیث ہیں جنہیں تجھ سے ذکر کیا جاتا ہے اور تم ان احادیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُوْلُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قَالَ) فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ وَ خَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِيْنِهِمْ وَ لِضُعَفَائِهِمْ۔

سے روایت کرتے ہوتو مستورد رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: میں نے وہی کہا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ تو عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو نے یہ کہا ہے تو سنو: وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سے زیادہ بُردبار ہوں گے اور مصیبت کے بعد لوگوں میں سے جلد درست ہونے والے ہوں گے اور اپنے مساکین اور کمزوروں کے لیے لوگوں میں سے بہتر ہوں گے۔

۱۳۱۷: باب اِقْبَالِ الرُّوْمِ فِيْ كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

باب: خروجِ دجال کے وقت رومیوں کے قتل کی کثرت کے بیان میں

(۷۲۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرَىٰ اِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ جَاءَ تِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَ كَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَ نَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَ يَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ يَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْ ءُ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْ ءُ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوا فَيَفِيْ ءُ هٰؤُلَاءِ

(۷۲۸۱) حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی۔ ایک آدمی آیا جس کا تکیہ کلام یہ تھا: اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آگئی۔ تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حالانکہ (پہلے) ٹیک لگائے ہوئے تھے اور کہا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ کیا جائے اور غنیمت سے خوشی نہ ہوگی پھر اپنے ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس طرف دشمن اہلِ اسلام سے (لڑنے) کے لیے جمع ہوں گے اور اہلِ اسلام ان سے لڑنے کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اور اس وقت سخت شدت کی جنگ ہوگی اور مسلمان موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ لوٹیں گے۔ پھر وہ خوب جہاد کریں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی لوٹ آئیں گے اور وہ بھی واپس آجائیں گے اور کوئی ایک گروہ غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے آگے بڑھا تھا وہ بالکل ہلاک اور فنا ہو جائے گا پھر (اگلے دن) مسلمان ایک اور لشکر آگے بھیجیں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ آئیں گے۔ پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے۔ پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ جائیں گے اور کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے آگے بڑھا تھا وہ ہلاک اور فنا ہو جائے گا۔ (اگلے دن) پھر مسلمان

وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَ تَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ يُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ۔

ایک اور لشکر روانہ کریں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہ لوٹیں گے پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی پھر یہ بھی واپس آ جائیں گے اور وہ بھی لوٹ جائیں گے لیکن کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور وہ لشکر ہلاک وفنا ہو جائے گا پس جب چوتھا دن ہوگا تو باقی اہلِ اسلام ان پر حملہ کر دیں گے تو اللہ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا کہا کہ ویسی کسی نے دیکھی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں کے پاس سے گزریں گے تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے یہاں تک کہ مردہ ہو کر گر پڑیں گے اور ایک باپ کی اولاد کو شمار کیا جائے گا تو وہ سو ہوں گے اور ان میں سے سوائے ایک کے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ پس اس حال میں کس غنیمت پر خوشی ہوگی یا کونسی میراث کو تقسیم کیا جائے گا پھر اسی دوران مسلمان ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے جو اس سے بھی بڑی ہوگی۔ پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال ان کے بعد ان کے بال بچوں میں آ گیا ہے۔ یہ سنتے ہی اپنے ہاتھوں میں موجود چیزوں کو پھینک دیں گے اور اُس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر دس سواروں کا ہراول دستہ روانہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کے نام اور آباؤ اجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو پہچانتا ہوں اور وہ اس دن اہلِ زمین سے بہترین شہسوار ہوں گے یا اس دن وہ زمین والوں میں سے بہترین شہسوار ہوں گے۔ ابنِ ابی شیبہ نے اپنی روایت میں اُسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔

(۷۲۸۲)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَ حَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ۔

(۷۲۸۲) حضرت یسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ابن مسعود کے پاس حاضر تھا کہ سرخ ہوا اڑانے والی چلی۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۷۲۸۳)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا فِي بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ

(۷۲۸۳) حضرت اسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور گھر بھرا ہوا تھا۔ اتنے میں کوفہ میں سرخ ہوا چلی۔ باقی حدیث ابن علیہ کی حدیث کی طرح ہے۔

حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ (فَذَكَرَ) نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۱۳۱۸: باب مَا يَكُوْنُ مِنْ فُتُوْحَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ الدَّجَّالِ

باب: خروجِ دجال سے پہلے مسلمانوں کو فتوحات ہونے کے بیان میں

(۷۲۸۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ۔

(۷۲۸۴) حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی۔ جن پر سفید اُونی کپڑے تھے اور وہ آپ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے۔ وہ کھڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ مجھے میرے دِل نے کہا کہ تو بھی ان کے اور آپ کے درمیان جا کر کھڑا ہو کہ کہیں وہ دھوکہ سے آپ پر حملہ ہی نہ کر دیں۔ پھر میں نے کہا: شاید آپ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں۔ بہرحال پھر میں اُن کے پاس آیا اور آپ کے اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا اور اسی دوران میں نے آپ سے چار کلمات یاد کیے۔ جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں پر شمار کر لیا۔ آپ نے فرمایا: تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا پھر تم اہلِ فارس سے جنگ کرو گے اُن پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے۔ پھر تم روم (والوں) سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی تمہیں فتح عطا فرمائیں گے۔ پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا کریں گے۔ تو نافع نے کہا: اے جابر! پھر ہم روم کی فتح سے پہلے تو دجال کو نہ دیکھیں گے۔

۱۳۱۹: باب فِي الْاٰيَاتِ الَّتِي تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ

باب: قیامت سے پہلے کی علامات کے بیان میں

(۷۲۸۵) حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ

(۷۲۸۵) حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھ لو گے۔ پھر دھوئیں' دجال' دابۃ

حَتّٰی تَرَوْنَ قَبْلَھَا عَشْرَ آیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَ نُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ﷺ وَ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَ ثَلَاثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَ آخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ۔

الارض' سورج کے مغرب سے طلوع ہونے اور سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نازل ہونے اور یاجوج و ماجوج اور تین جگہوں کے دھنسنے' ایک دھنسنا مشرق میں اور ایک دھنسنا مغرب میں اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر میں یمن سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو جمع ہونے کی جگہ کی طرف لے جائے گی۔

(۷۲۸۶)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ فِیْ غُرْفَۃٍ وَ نَحْنُ اَسْفَلَ مِنْہُ فَاطَّلَعَ اِلَیْنَا فَقَالَ مَا تَذْکُرُوْنَ قُلْنَا السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَکُوْنُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ آیَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَ دَابَّۃُ الْاَرْضِ وَ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَۃُ وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ مِثْلَ ذٰلِکَ لَا یَذْکُرُ النَّبِیَّ وَ قَالَ اَحَدُھُمَا فِی الْعَاشِرَۃِ نُزُوْلُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَ قَالَ الْآخَرُ وَ رِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ۔

(۷۲۸۶)حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کمرہ میں تھے اور ہم آپ سے نیچے تھے۔ پس آپ ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا: تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: قیامت کا۔ آپ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس علامات پوری نہ ہو جائیں گی۔ مشرق میں دھنسنا اور مغرب میں (زمین کا) دھنسنا اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور دھواں' دجال' دابۃ الارض' یاجوج ماجوج' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ دوسری سند ذکر کی ہے۔ اس سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں اور ان میں سے ایک نے دسویں علامت کے بارے میں کہا کہ وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہے اور دوسرے نے کہا: وہ آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

(۷۲۸۷)وَ حَدَّثَنَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَیْلِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غُرْفَۃٍ وَ نَحْنُ تَحْتَھَا نَتَحَدَّثُ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِہٖ قَالَ شُعْبَۃُ وَ اَحْسِبُہٗ قَالَ تَنْزِلُ مَعَھُمْ اِذَا نَزَلُوْا وَ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا قَالَ شُعْبَۃُ وَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

(۷۲۸۷)حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کمرہ میں تھے اور ہم اُس کے نیچے (بیٹھے) گفتگو کر رہے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے گزر چکی۔ شعبہ نے کہا' میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: آگ لوگوں کے ساتھ ساتھ رہے گی' جہاں وہ اُتریں گے آگ بھی اُتر جائے گی اور جب وہ (دوپہر کو) قیلولہ کریں گے تو آگ بھی وہیں ہوگی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔ شعبہ نے کہا: ایک آدمی نے مجھ سے یہ حدیث ابوطفیل کے واسطہ سے ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی لیکن مرفوع ہونا روایت

تَعَالٰى عَنْهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْاٰخَرُ رِيْحٌ تُلْقِيْهِمْ فِي الْبَحْرِ۔

نہیں کیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول اور دوسرے نے آندھی کا ذکر کیا جو انہیں سمندر میں ڈال دے گی۔

(۷۲۸۸)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَرِيْحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَ ابْنِ جَعْفَرٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيْحَةَ بِنَحْوِهٖ قَالَ الْعَاشِرَةُ نُزُوْلُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ۔

(۷۲۸۸) حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جھانک کر دیکھا۔ باقی حدیث گزر چکی البتہ دسویں علامت اس میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول مذکور ہے اور بقول شعبہ' عبدالعزیز نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

۱۳۲۰:باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ

باب: زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

(۷۲۸۹)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى۔

(۷۲۸۹)ان دونوں اسناد سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہوگی جو کہ بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔

۱۳۲۱:باب فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَ عِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

باب: قیامت سے پہلے مدینہ میں سکونت اور اُس کی عمارتوں کے بیان میں

(۷۲۹۰)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَذَا وَ كَذَا مِيْلًا۔

(۷۲۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے قریب) گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔ زہیر نے کہا' میں نے اسمٰعیل سے کہا کہ یہ علاقہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے۔ انہوں نے کہا: اتنے اتنے میل کے فاصلہ پر ہے۔

(۷۲۹۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوا وَ تُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا۔

(۷۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ برسائی جائے بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش برسے اور خوب برسے لیکن زمین کوئی چیز بھی نہ اُگائے۔

۱۳۲۲: باب الْفِتْنَةُ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطٰنِ

باب: مشرق کی طرف سے شیطان کے سینگ کے طلوع ہونے کی جگہ سے فتنہ کے ظاہر ہونے کے بیان میں

(۷۲۹۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔

(۷۲۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں سنا کہ آپ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: آگاہ رہو! فتنہ اس جگہ ہوگا' آگاہ رہو! فتنہ اس جگہ ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے (مراد طلوعِ شمس کے وقت شیطان کا اپنے زعم میں سورج کے سامنے سر رکھ دینا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اسے واقع ہو)۔

(۷۲۹۳)وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ فِي رِوَايَتِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ۔

(۷۲۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف (اشارہ کر کے) فرمایا: فتنہ یہاں ہوگا' جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔ اسے آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا اور عبید اللہ بن سعید نے اپنی روایت میں فرمایا کہ آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

(۷۲۹۴)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ۔

(۷۲۹۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حال میں کہ آپ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے کہ بے شک فتنہ یہاں ہوگا' فتنہ اس جگہ ہوگا' فتنہ اس جگہ ہوگا۔ جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

(۷۲۹۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَاسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ يَعْنِی الْمَشْرِقَ۔

(۷۲۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے تو فرمایا: کفر کی چوٹی اس جگہ سے ہوگی جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔ یعنی مشرق سے۔

(۷۲۹۶)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِی ابْنَ سُلَيْمٰنَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَ يَقُوْلُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ يَعْنِی الْمَشْرِقَ۔

(۷۲۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ یہاں ہوگا' فتنہ یہاں ہوگا' فتنہ یہاں ہوگا۔ تین مرتبہ فرمایا۔ جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

(۷۲۹۷)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ اَبَانَ وَ وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَ اَحْمَدُ ابْنُ عُمَرَ الْوَكِيْعِیُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ سَمِعْتُ اَبِی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِیءُ مِنْ هٰهُنَا وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطٰنِ وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَی الَّذِی قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا﴾ طٰه: ۴۰ وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِی رِوَايَتِهٖ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ سَالِمًا۔

(۷۲۹۷) حضرت ابن فضیل رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے کہا: اے اہلِ عراق میں تم سے چھوٹے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھتا اور نہ یہ پوچھتا ہوں کہ تم کو کبائر پر کس چیز نے برانگیختہ کیا۔ میں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: بے شک! فتنہ اس طرف سے آئے گا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں۔ تم ایک دوسرے کی گردنوں کو ملدو گے اور موسیٰ علیہ السلام نے آلِ فرعون میں سے جس آدمی کو خطاء قتل کیا تھا تو اللہ ربّ العزت نے اُن سے فرمایا: اور تو نے ایک جان کو قتل کیا تو ہم نے تجھے غم سے نجات عطا کی اور تجھے آزمایا جیسے آزمایا جاتا ہے۔

۱۳۲۳: باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَا الْخَلَصَةِ

باب: دوس ذوالخلصہ بُت کی عبادت نہ کیے جانے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

(۷۲۹۸)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِی

(۷۲۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ (بت) کے

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ وَ كَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ۔

گرد ملے گی اور یہ ایک بُت تھا جس کی قبیلہ دوس زمانہ جاہلیت میں تبالہ مقام پر عبادت کیا کرتے تھے۔

(۷۲۹۹)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَ اَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿هُوَ الَّذِى اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾التوبة:۳۳و الصف:۹ اِنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِى قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ۔

(۷۲۹۹)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: رات اور دن نہیں گزریں گے یہاں تک کہ لات اور عزیٰ کی (دوبارہ) عبادت کی جائے گی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا تو یہ گمان تھا کہ جب اللہ نے یہ آیت: ﴿هُوَ الَّذِى اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ﴾ ''(اللہ) وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سارے دینوں پر غالب کر دے' اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار ہو'' نازل فرمادی ہے تو یہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: عنقریب ایسا ہی ہوگا جو اللہ کی مشیت میں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ آدمی فوت ہو جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بالکل خیر و بھلائی نہ ہوگی۔ پھر وہ لوگ اپنے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

(۷۳۰۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۷۳۰۰)اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۲۴:باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَتَمَنّٰى اَنْ يَكُوْنَ مَكَانَ الْمَيِّتِ مِنَ الْبَلَاءِ

باب: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اِس جگہ ہوتا

(۷۳۰۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِى مَكَانَهٗ۔

(۷۳۰۱)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر کہے گا: اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا۔

(۷۳۰۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ

(۷۳۰۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

بْنِ صَالِحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَ لَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دُنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے قریب سے گزرے گا تو اُس پر لیٹے گا اور کہے گا: اے کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور اس کے ساتھ سوائے آزمائشوں کے دین نہ ہوگا۔

(۷۳۰۳)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ۔

(۷۳۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ قاتل نہیں جان سکے گا کہ اُس نے کس وجہ سے قتل کیا اور نہ ہی مقتول جان سکے گا کہ اُسے کس وجہ سے قتل کیا گیا۔

(۷۳۰۴)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ وَ وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيْلَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيْلَ لَمْ يَذْكُرِ الْاَسْلَمِيَّ۔

(۷۳۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' دُنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دن آئے گا کہ قاتل نہ جان سکے گا کہ اُس نے کس وجہ سے قتل کیا اور مقتول کو کس وجہ سے قتل کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ایسا کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکثرت خونریزی ہوگی۔ قاتل و مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔

(۷۳۰۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

(۷۳۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا گروہ گرادے گا۔

(۷۳۰۶)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ

(۷۳۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا گروہ گرادے گا۔

ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

(۷۳۰۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۷۳۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گروہ اللہ ربّ العزت کے گھر کو گرا دے گا۔

(۷۳۰۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

(۷۳۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک آدمی قحطان سے نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا۔

(۷۳۰۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيْرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ شَرِيْكٌ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَ عُمَيْرٌ وَ عَبْدُ الْكَبِيْرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيْدِ۔

(۷۳۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنوں اور راتوں کا سلسلہ اُس وقت تک ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ بن جائے گا جسے جہجاہ کہا جائے گا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: راوی کے متعلق کہ یہ چار بھائی ہیں: شریک، عبید اللہ، عمیر اور عبد الکبیر جو کہ عبد المجید کے بیٹے ہیں۔

(۷۳۱۰)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔

(۷۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایک قوم سے جہاد کرو گے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

(۷۳۱۱)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔

(۷۳۱۱) حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم سے ایسی قوم جنگ کرے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے چہرے ٹوٹی ہوئی ڈھال کی طرح تہ بتہ ہوں گے۔

(۷۳۱۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاَنْفِ۔

(۷۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو پہچانتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں والی اور چپٹی ہوئی ناک والوں سے جنگ نہ کرلو۔

(۷۳۱۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ۔

(۷۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ایسے ترکوں سے جہاد کریں جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے وہ بالوں کا لباس پہنیں گے اور بالوں میں ہی چلیں گے۔ (جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)

(۷۳۱۴)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُقَاتِلُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ۔

(۷۳۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب ہی تمہاری ایک ایسی قوم سے جنگ ہوگی۔ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے' اُن کے چہرے ایسے ہوں گے گویا کہ وہ کوٹی ہوئی ڈھال ہیں۔ ان کے چہرے سرخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

(۷۳۱۵)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يَجِيْءَ اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا يَجِيْءَ اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدْيٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِي آخِرِ اُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِاَبِي نَضْرَةَ وَ اَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا۔

(۷۳۱۵) حضرت ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عنقریب اہلِ عراق کی طرف (خراج) میں نہ کوئی قفیز آئے گا اور نہ ہی کوئی درہم۔ ہم نے کہا: وہ کہاں سے (نہ آئے گا)؟ کہا: عجم کی طرف سے وہ اسے روک لیں گے۔ پھر کہا: عنقریب اہلِ شام کی طرف (خراج میں) ان کی طرف نہ کوئی دینار آئے گا اور نہ ہی کوئی مدی۔ ہم نے کہا: کہاں سے (نہیں آئے گا)'' کہا: روم کی طرف سے۔ پھر وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔ پھر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بغیر شمار کیے لپ بھر بھر کر (لوگوں) میں مال تقسیم کرے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے کہا: کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہیں؟ تو ان دونوں نے کہا: نہیں۔

(۷۳۱۶)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۷۳۱۶)اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۳۱۷)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ (السَّعْدِيُّ) حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيْفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدَدًا وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْثِي الْمَالَ۔

(۷۳۱۷)حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر کر لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔

(۷۳۱۸)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا دَاوٗدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ۔

(۷۳۱۸)حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے جو بغیر شمار کیے مال تقسیم کریں گے۔

(۷۳۱۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۷۳۱۹)حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۷۳۲۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ وَ يَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ۔

(۷۳۲۰)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جو مجھ سے بہتر وافضل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب وہ خندق کھودنے میں لگے ہوئے تھے' اُن کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: اے ابن سمیہ! تجھ پر کیسی آفت آئے گی جب تجھے ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۷۳۲۱)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادِ الْعَنْبَرِيُّ وَ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مَحْمُوْدُ ابْنُ غَيْلَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالُوْا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي اَبُو قَتَادَةَ وَ فِي حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ

(۷۳۲۱)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے' البتہ ایک سند میں ہے کہ مجھے مجھ سے بہتر آدمی ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی۔ خالد بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں اسے ابو قتادہ خیال کرتا ہوں اور خالد کی حدیث میں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ویس یا اے ویس بن سمیہ۔

قَالَ اُرَاهُ يَعْنِي اَبَا قَتَادَةَ وَ فِي حَدِيْثِ خَالِدٍ وَ يَقُوْلُ وَيْسَ اَوْ (يَقُوْلُ) يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ۔

(۷۳۲۲)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا الْحَذَّاءَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

(۷۳۲۲)حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

(۷۳۲۳)وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۷۳۲۳)حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۷۳۲۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

(۷۳۲۴)حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی جماعت قتل کرے گی۔

(۷۳۲۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُهْلِكُ اُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ۔

(۷۳۲۵)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کرے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کاش! لوگ اُن سے جدا اور علیحدہ رہیں۔

(۷۳۲۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ۔

(۷۳۲۶)اِس سند سے بھی اسی معنی کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۷۳۲۷)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ مَاتَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(۷۳۲۷)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسریٰ مرگیا اور اس کسریٰ کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے' تم ضرور بالضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرو گے۔

(۷۳۲۸)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

(۷۳۲۸)اِس سند سے بھی اسی معنی کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنِی ابْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ کِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ سُفْیَانَ وَ مَعْنٰی حَدِیْثِهٖ۔

(۷۳۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلَکَ کِسْرٰی ثُمَّ لَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَهٗ وَ قَیْصَرُ لَیَهْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَهٗ وَ لَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزُهُمَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

(۷۳۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا اور اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر بھی ضرور ہلاک ہو جائے گا اور تم ضرور بالضرور ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستہ میں تقسیم کرو گے۔

(۷۳۳۰)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا هَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهٗ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِی هُرَیْرَةَ سَوَاءً۔

(۷۳۳۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ باقی حدیث بالکل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ذکر کی۔

(۷۳۳۱)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَنْزَ آلِ کِسْرَی الَّذِی فِی الْاَبْیَضِ قَالَ قُتَیْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَمْ یَشُکَّ۔

(۷۳۳۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مسلمان یا مؤمنین کی ایک جماعت ضرور بالضرور آلِ کسریٰ کے اس خزانے کو فتح کرے گی جو قصر ابیض میں ہے اور قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر شک کے مسلمانوں کی جماعت کہا ہے۔

(۷۳۳۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِی عَوَانَةَ۔

(۷۳۳۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ باقی ابو عوانہ کی حدیث ہی کی طرح روایت کی۔

(۷۳۳۳)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَ هُوَ ابْنُ زَیْدٍ الدِّیْلِیُّ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوا

(۷۳۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک شہر سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری طرف سمندر میں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول (وہ قسطنطنیہ ہے)۔ آپ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس میں بنو اسحٰق میں سے ستر ہزار

نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِىْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ الَّذِىْ فِى الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَىْءٍ وَ يَرْجِعُوْنَ۔

آدمی جنگ نہ کر لیں۔ جب وہ وہاں آئیں گے تو اُتریں گے' وہ نہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے اور نہ تیراندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے: لا الٰہ الاّ اللہ واللہ اکبر۔ تو اُس سے اِس شہر کی ایک طرف گر جائے گی۔ ثور نے کہا: میں سمندر کی طرف کے علاوہ کوئی دوسری طرف نہیں جانتا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ لا الٰہ الاّ اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لیے کشادگی کر دی جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹ لیں گے پس اسی دوران کہ وہ مالِ غنیمت آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ انہیں ایک چیخ سنائی دے گی جو کہہ رہا ہوگا' دجال نکل چکا ہے تو وہ ہر چیز چھوڑ کر لوٹ جائیں گے۔

(۷۳۳۴)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِىُّ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِىُّ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۷۳۳۴)اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۷۳۳۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدُ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِىٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ۔

(۷۳۳۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم یہودیوں سے لڑو گے تو انہیں قتل کر دو گے' یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلمان! اِدھر آ' یہ یہودی ہے' اسے قتل کر دے۔

(۷۳۳۶)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا يَهُوْدِىٌّ وَرَائِىْ۔

(۷۳۳۶)اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ وہ پتھر کہے گا: یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔

(۷۳۳۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَقْتَتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَ يَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِىٌّ وَرَائِىْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ۔

(۷۳۳۷)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اور یہودی باہم جنگ کرو گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا ہوا) ہے۔ اِدھر آؤ اور اسے قتل کر دو۔

(۷۳۳۸)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ (بْنُ

(۷۳۳۸)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہود سے

عَبْدِ اللّٰهِ) اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

جنگ کرو گے پس تم اُن پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلمان! میرے پیچھے یہود (چھپا) ہے' اسے قتل کر دے۔

(۷۳۳۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِيءَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ۔

(۷۳۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں اور مسلمان انہیں قتل کر دیں یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپیں گے تو پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے عبداللہ! یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔ آؤ! اور اسے قتل کر دو۔ سوائے درخت غرقد کے کیونکہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے۔

(۷۳۴۰)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

(۷۳۴۰) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت سے پہلے کئی کذاب (جھوٹے) ہوں گے اور ابوالاحوص نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ان سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

(۷۳۴۱)وَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ سِمَاكٌ وَ سَمِعْتُ اَخِي يَقُوْلُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

(۷۳۴۱) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ان سے بچو۔

(۷۳۴۲)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۷۳۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس کے قریب دجالوں اور کذابوں کے بھیجے جانے تک قیامت قائم نہ ہوگی۔ وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

(۷۳۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يَنْبَعِثَ۔

(۷۳۴۳) اِس سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی حدیث روایت کی گئی ہے' اس میں يَنْبَعِثَ کا لفظ ہے۔

۱۳۲۵: باب ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب: ابن صیاد کے تذکرہ کے بیان میں

(۷۳۴۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَ جَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ۔

(۷۳۴۴) حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چند بچوں کے پاس سے گزرے ان میں ابن صیاد بھی تھا۔ پس بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا تو گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِس بات کو پسند نہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اُس نے کہا: نہیں بلکہ کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) گواہی دیں گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ عمر بن خطاب ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ وہی ہوگا جس کے بارے میں تمہارا گمان ہے تو تم اسے قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۷۳۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ۔

(۷۳۴۵) حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پیدل چل رہے تھے کہ آپ ابن صیاد کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: میں نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہوئی ہے۔ (بتاؤ وہ کیا ہے؟) اُس نے کہا: دخ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُور ہو جا اور تو اپنے اندازے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں تا کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ پس اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خدشہ ہے تو تم اس کے قتل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۷۳۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ

(۷۳۴۶) حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ (ابن صیاد سے) مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر و عمر ؓ کی ملاقات ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟ اُس نے کہا: کیا

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ مَا تَرَىٰ قَالَ اَرَىٰ عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَىٰ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَىٰ قَالَ اَرَىٰ صَادِقَيْنِ وَ كَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَ صَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوْهُ۔

آپ (ﷺ) گواہی دیتے ہیں کہ وہ (میں) اللہ کا رسول ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر۔ تو نے کیا دیکھا۔ اُس نے کہا: میں نے پانی پر تخت دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھا ہے اور کیا دیکھا؟ اُس نے کہا: میں نے دو سچوں اور ایک جھوٹے یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے' اس لیے اسے چھوڑ دو۔

(۷۳۴۷) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي (قَالَ) حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِبْنَ صَائِدٍ وَ مَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ ابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْجُرَيْرِيِّ۔

(۷۳۴۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد سے ملے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے اور ابن صائد کے ساتھ لڑکے تھے۔ باقی حدیث جریری کی حدیث ہی کی طرح ہے۔

(۷۳۴۸) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِي اَمَا قَدْ لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي اَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَ مَكَانَهُ وَ اَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي۔

(۷۳۴۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں ابن صائد کے ساتھ رہا۔ تو اس نے مجھے کہا: میں جن لوگوں سے ملا ہوں وہ گمان کرتے ہیں کہ میں دجال ہوں کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا' آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ دجال کی کوئی اولاد نہ ہوگی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اُس نے کہا حالانکہ میری تو اولاد ہے۔ پھر اُس نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: میں تو مدینہ میں پیدا ہو چکا ہوں اور یہ میں اب مکہ کا ارادہ کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی آخری بات میں مجھے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کے پیدا ہونے اور اس کے رہنے اور اس کے رہنے کی جگہ کو اور اِس وقت وہ کہاں ہے (سب) جانتا ہوں۔ (اس اخیری کلام نے) معاملہ کو مجھ پر مشتبہ کر دیا۔

(۷۳۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي

(۷۳۴۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صائد نے مجھ سے بات کہی جس سے مجھے شرم آئی۔ کہنے لگا اور لوگوں کو تو میں نے معذور جانا اور تمہیں میرے بارے میں اصحاب

ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا غَدَرْتُ النَّاسَ مَالِي وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ وَ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهٗ قَالَ فَقَالَ (لَهٗ) اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ وَ قِيْلَ لَهٗ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ۔

(۷۳۵۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ اَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَ مَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَ بَقِيْتُ اَنَا وَ هُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَ حْشَةً شَدِيْدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهٖ فَوَضَعَهٗ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهٗ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيْدٍ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي اِلَّا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهٖ اَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهٖ فَقَالَ اَبَا سَعِيْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهٗ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُوْلُ لِيَ النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِيْنَةِ اَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا

محمد کیا ہو گیا؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ (دجال) یہودی ہوگا حالانکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور کہنے لگا کہ اور اس کی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میری تو اولاد بھی ہے اور آپ نے فرمایا: اللہ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا ہے۔ میں تحقیق حج کر چکا ہوں اور وہ مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا' قریب تھا کہ میں اُس کی باتوں میں آ جاتا۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ (دجال) اِس وقت کہاں ہے اور میں اس کے باپ اور والدہ کو (بھی) جانتا ہوں اور اس سے کہا گیا: کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تو ہی وہی آدمی (دجال ہو)؟ اس نے کہا: اگر یہ بات مجھ پر پیش کی گئی تو میں اسے ناپسند نہ کروں گا۔

(۷۳۵۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کی غرض سے چلے اور ابن صائد ہمارے ساتھ تھا۔ ہم ایک جگہ اُترے تو لوگ منتشر ہو گئے' میں اور وہ باقی رہ گئے اور مجھے اس سے سخت وحشت وخوف آیا جو اس کے بارے میں کہا جاتا تھا اور اس نے اپنا سامان لا کر میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا' تو میں نے کہا: گرمی سخت ہے اگر تو اپنا سامان درخت کے نیچے رکھ دے (تو بہتر ہے)۔ پس اُس نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہمیں کچھ بکریاں نظر پڑیں' وہ گیا اور (دودھ کا) ایک بھرا ہوا پیالہ لے آیا اور کہنے لگا: اے ابو سعید! پیو۔ میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اور دودھ بھی گرم ہے اور دودھ کے ناپسند کرنے میں سوائے اُس کے ہاتھ سے پینے کے اور کوئی بات نہ تھی یا کہا: اُس کے ہاتھ سے لینا ہی ناپسند تھا۔ تو اس نے کہا: اے ابوسعید! میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک رسّی لے کر درخت کے ساتھ لٹکاؤں پھر اپنا گلا گھونٹ لوں' اس وجہ سے جو میرے بارے میں لوگ باتیں کرتے ہیں۔ اے ابوسعید! جن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مخفی ہے (ان کی الگ بات ہے) اے انصار کی جماعت! تجھ پر تو پوشیدہ نہیں ہے۔ کیا تو لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو جاننے والا نہیں ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دجال) کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں۔ کیا رسول

مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُو سَعِيْدٍ (الْخُدْرِيُّ) حَتّٰى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَ عْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهٗ وَ اَيْنَ هُوَ الْاٰنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ تَبًّالَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔

اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: وہ بانجھ ہوگا کہ اُس کی کوئی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میں اپنی اولاد مدینہ میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہ ہوگا حالانکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کا ارادہ ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تھا کہ میں اُس کا عذر قبول کر لیتا۔ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اُسے پہچانتا ہوں اور اس کی جائے پیدائش سے بھی واقف ہوں اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ اِس وقت کہاں ہے؟ میں نے اُس سے کہا: تیرے لیے سارے دن کی ہلاکت و بربادی ہو۔

(۷۳۵۱)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ۔

(۷۳۵۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد سے فرمایا: جنت کی مٹی کیسی ہوگی؟ اُس نے کہا: اے ابوالقاسم ﷺ! سفید باریک مشک کی طرح ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔

(۷۳۵۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔

(۷۳۵۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: خالص سفید باریک مشک (کی طرح ہوگی)۔

(۷۳۵۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ۔

(۷۳۵۳) حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر کہتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد دجال ہے۔ تو میں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم اُٹھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا' وہ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم اُٹھا رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

(۷۳۵۴)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

(۷۳۵۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ اُسے بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا اور ابن صیاد ان دنوں قریب البلوغ تھا اور اسے کچھ معلوم نہ ہوسکا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس کی کمر پر ضرب

رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِي صَادِقٌ وَ كَاذِبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اخْسَا) فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهٖ۔

ماری۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا (بھی) آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اصل معاملہ تو پھر مشتبہ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات چھپائی ہوئی ہے۔ تو ابن صیاد نے کہا: وہ ''دخ'' ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: دُور ہو تو اپنے اندازہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں اے اللہ کے رسول! میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہ ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

(۷۳۵۵) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ (الْاَنْصَارِيُّ) اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَ) هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِي قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

(۷۳۵۵) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اُبی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ اس باغ کی طرف چلے جس میں ابن صیاد تھا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس باغ میں داخل ہوئے تو آپ کھجوروں کے تنوں میں چھپنے لگے تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اُس کی کچھ گفتگو سن سکیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا کہ وہ اپنی ایک چادر میں لپٹا لیٹا ہوا ہے اور کچھ گنگنا رہا ہے۔ پس ابن صیاد کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنوں کی آڑ میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا تو اُس نے ابن

يَتَّقِي بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صِيَادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صِيَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

صیاد سے کہا: اے صاف اور یہ ابن صیاد کا نام تھا۔ یہ محمد (ﷺ) ہیں تو ابن صیاد فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو وہ کچھ بیان کر دیتا۔

(۷۳۵۶)قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي لَاُنْذِرُكُمُوْهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا (وَ) قَدْ اَنْذَرَ (هُ) قَوْمَهُ لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوا اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ اَنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ اَوْ يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا اَنَّهُ لَنْ يَرٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

(۷۳۵۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ تحقیق! نوح علیہ السلام بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرا چکے ہیں لیکن میں تمہیں ایسی بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ جان رکھو کہ وہ بے شک کانا ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے۔ ابن شہاب نے کہا: مجھے عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ آپ نے دجال سے ڈراتے ہوئے اس دن فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جسے وہی پڑھ سکے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔ یا ہر مؤمن اسے پڑھ سکے گا اور آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے ربّ العزت کو مرنے تک ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

(۷۳۵۷)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ مَعَهُ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ قَالَ اَبِي يَعْنِي فِي قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهُ بَيَّنَ اَمْرَهُ۔

(۷۳۵۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ یہاں تک کہ ابن صیاد بچے کو پایا جو کہ بلوغت کے قریب تھا اور بچوں کے ساتھ بنو معاویہ کے مکانوں کے پاس کھیل رہا تھا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش اس کی والدہ اسے چھوڑ دیتی تو اس کا سارا معاملہ واضح ہو جاتا۔

(۷۳۵۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ

(۷۳۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ صَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ۔

اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے' ابن صیاد کے پاس سے گزرے اور وہ بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور وہ بھی لڑکا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف تشریف لے گئے۔

(۷۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهٗ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔

(۷۳۵۹) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملاقات ہوگئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے ایسی بات کہی جو اُسے غصہ دلانے والی تھی۔ پس وہ اتنا پھولا کہ راستہ بھر گیا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما (اپنی پھوپھی) اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں یہ خبر مل چکی تھی تو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ تو نے ابن صائد کے بارے میں کیا ارادہ کیا تھا۔ کیا تو نہیں جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (دجال) کسی پر غصہ کرنے کی وجہ سے ہی نکلے گا۔

(۷۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُوْلُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَقِيْتُهٗ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تُحَدِّثُوْنَ اَنَّهٗ هُوَ قَالَ لَا وَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ اَنَّهٗ لَنْ يَمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهٗ قَالَ فَلَقِيْتُهٗ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهٗ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهٖ

(۷۳۶۰) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے ابن صیاد سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ میں اُس سے ملا تو میں نے بعض لوگوں سے کہا: کیا تم بیان کرتے ہو کہ وہ وہی (دجال) ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ میں نے کہا: تم نے مجھے جھوٹا کر دیا۔ اللہ کی قسم! تم میں سے بعض نے مجھے خبر دی کہ وہ ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم میں سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو جائے گا۔ پس وہ ان دنوں لوگوں کے گمان میں ایسا ہی ہے۔ پھر ابن صیاد ہم سے باتیں کر کے جدا ہو گیا۔ پھر میں اس سے دوسری مرتبہ ملا تو اس کی آنکھ پھول چکی تھی۔ تو میں نے اس سے کہا: میں تیری آنکھ جو اس طرح دیکھ رہا ہوں یہ کب سے ہوئی ہے؟ اُس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: تو جانتا ہی نہیں حالانکہ یہ تو

قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِي اَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِي حَتّٰى تَكَسَّرَتْ (وَاَمَّا) اَنَا وَاللّٰهِ فَمَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيْدُ اِلَيْهِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ۔

تیرے سر میں موجود ہے۔ اُس نے کہا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ تیری لاٹھی میں اسے پیدا کر دے گا۔ پھر اُس نے گدھے کی طرح زور سے آواز نکالی۔ اس سے زیادہ سخت آواز میں نے نہیں سنی تھی اور میرے بعض ساتھیوں نے اندازہ لگایا کہ میں نے اسے اپنے پاس موجود لاٹھی سے مارا ہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی ہے حالانکہ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تک نہ تھا۔ (پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) آئے یہاں تک کہ اُمّ المؤمنین (سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا: تیرا اُس سے کیا کام تھا' کیا تُو جانتا نہ تھا کہ آپ نے فرمایا: لوگوں کے پاس دجال کو بھیجنے والی سب سے پہلے وہ غصہ ہوگا جو اسے کسی پر آئے گا۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں ایک دجال ابنِ صیاد کا ذکر ہے۔ اس کے بارے میں علماء کی آراء مختلف ہیں۔ بہرحال یہ وہ دجال نہیں ہے جو قربِ قیامت میں ظاہر ہوگا اور جو کہ مسیح دجال کے نام سے معروف ہے۔ یہ دجالوں میں سے ایک دجال تھا کیونکہ اس میں دجالوں والی صفات پائی جاتی تھیں اور اسے قتل نہ کرنے کی وجہ اس کا نابالغ ہونا اور یہودیوں سے صلح تھی اور اس کے بارے میں بذریعہ وحی رسول اللہ پر کوئی وضاحت نازل نہیں فرمائی گئی۔

۱۳۲۶: باب ذِكْرِ الدَّجَّالِ

باب: مسیح دجال کے ذکر کے بیان میں

(۷۳۶۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا (وَ) اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ۔

(۷۳۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ گویا کہ اُس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

(۷۳۶۲) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۷۳۶۲) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۷۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَ مَكْتُوْبٌ

(۷۳۶۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی اپنی اُمت کو کانے دجال سے ڈرایا ہے۔ آگاہ رہو! بے شک وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان ک'ف'ر لکھا ہوا ہوگا۔

بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَ ف ر۔

(۷۳۶۴)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ الدَّجَّالُ مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَ ف ر، اَیْ كَافِرٌ۔

(۷۳۶۴)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک'ف'ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔

(۷۳۶۵)وَ حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ ف ر، یَقْرَاُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

(۷۳۶۵)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کیے یعنی ک ف ر اور ہر مسلمان اسے پڑھ لے گا۔

(۷۳۶۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهٗ نَارٌ۔

(۷۳۶۶)حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ گھنے بالوں والا ہوگا اور اُس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی اور (درحقیقت) اس کی دوزخ' جنت اور اس کی جنت' جہنم ہے۔

(۷۳۶۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهٗ نَهْرَانِ یَجْرِیَانِ اَحَدُهُمَا رَاْیَ الْعَیْنِ مَاءٌ اَبْیَضُ وَالْاٰخَرُ رَاْیَ الْعَیْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْیَاْتِ النَّهْرَ الَّذِیْ یَرَاهُ نَارًا وَ لْیُغَمِّضْ ثُمَّ لْیُطَاْطِیْ رَاْسَهٗ فَیَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْهَا ظَفَرَةٌ غَلِیْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ یَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَ غَیْرِ كَاتِبٍ۔

(۷۳۶۷)حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ بہتی ہوئی نہریں ہوں گی۔ ان میں سے ایک کا پانی دیکھنے میں سفید ہوگا اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ پس اگر کوئی آدمی اس کو پالے تو اس نہر میں جائے جسے بھڑکتی ہوئی آگ تصور کرے اور آنکھ بند کر کے اپنے سر کو جھکائے پھر اس سے پیئے بے شک وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بے شک دجال بالکل بند آنکھ والا ہوگا۔ اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا اور ہر لکھنے والا اور جاہل مؤمن اسے پڑھے گا۔

(۷۳۶۸)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا

(۷۳۶۸)حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَ نَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَ مَاؤُهٗ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا۔

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی۔ پس تم ہلاک نہ ہونا۔

(۷۳۶۹)قَالَ اَبُو مَسْعُوْدٍ وَ اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۷۳۶۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

(۷۳۷۰)حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهٗ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَ نَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ۔

(۷۳۷۰) حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں عقبہ بن عمرو بن ابو مسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی طرف چلا تو عقبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: مجھ سے وہ حدیث روایت کریں جو آپ نے دجال کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: بے شک دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس لوگ جسے پانی تصور کریں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ پس تم میں سے جو اسے پالے تو اسی میں کود جائے جسے آگ تصور کرے کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا اور پاکیزہ پانی ہوگا تو عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا۔

(۷۳۷۱)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَ اَبُو مَسْعُوْدٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهٗ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَ نَهْرًا مِنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهٗ نَارٌ مَاءٌ وَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهٗ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ اَنَّهٗ نَارٌ فَاِنَّهٗ يَجِدُهٗ مَاءً قَالَ (اَبُو) مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ

(۷۳۷۱) حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکٹھے ہو گئے تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں ان سے زیادہ جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا؟ بے شک اس کے ساتھ ایک نہر پانی کی اور ایک نہر آگ کی ہوگی۔ پس جسے تم آگ تصور کرو گے وہ پانی ہوگا اور جسے تم پانی تصور کرو گے وہ آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو اسے پا لے اور پانی کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ وہ اسی سے پئے جسے آگ تصور کرے کیونکہ وہ اسے پانی ہی پائے گا۔ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ سے اسی طرح فرماتے ہوئے

النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ۔

سنا۔

(۷۳۷۲)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِیْثًا مَا حَدَّثَهٗ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ یَجِیْءُ مَعَهٗ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اَنْذَرْتُکُمْ بِهٖ کَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ۔

(۷۳۷۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی خبر نہ دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں دی۔ بے شک وہ کانا ہوگا اور وہ جنت اور دوزخ کی مثل لے کر آئے گا۔ پس جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگا اور میں تمہیں اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(۷۳۷۳)حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَیْثَمَةَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ جَابِرٍ الطَّائِیُّ قَاضِیْ حِمْصَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْکِلَابِیَّ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ جَابِرٍ الطَّائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِیْهِ وَ رَفَّعَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَیْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِیْنَا فَقَالَ مَا شَانُکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَکَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِیْهِ وَ رَفَّعْتَ حَتّٰی ظَنَنَّاهُ فِیْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ عَلَیْکُمْ اِنْ یَخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُهٗ طَافِئَةٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ

(۷۳۷۳)حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے (اس فرنہ کی کبھی) تحقیر کی اور کبھی بڑا کر کے بیان فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ پس جب ہم شام کو آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ہم سے اس بارے میں معلوم کر لیا تو فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے صبح دجال کا ذکر کیا اور اس میں آپ نے کبھی تحقیر کی اور کبھی اس فتنہ کو بڑا کر کے بیان کیا' یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میں تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں۔ اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہو گیا تو میں تمہارے بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص خود اس سے مقابلہ کرنے والا ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہوگا۔ بے شک (دجال) نوجوان' گھنگریالے بالوں والا اور پھولی ہوئی آنکھ والا ہوگا۔ گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے تو چاہیے کہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ بے شخص اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہوگا۔ پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب فساد برپا کرے گا۔

الْكَهْفِ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثٍ يَمِيْنًا وَ عَاثٍ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِي كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَ يَتَهَلَّلُ وَ جْهُهٗ وَ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهٗ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِي عِيْسٰى (ابْنَ مَرْيَمَ) قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ

اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ہم نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ہم نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی نمازیں پڑھنا کافی ہوگا۔ آپ نے فرمایا:نہیں بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا۔ہم نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا:اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو۔پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے۔پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین سبزہ اُگائے گی اور اسے چرنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی۔پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا۔وہ اس کے قول کو رد کر دیں گے۔تو وہ ان سے واپس لوٹ آئے گا۔پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔پھر وہ ایک بنجر اور ویران زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے کہے گا کہ اپنے خزانے کو نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں۔پھر وہ ایک کڑیل اور کامل الشباب آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے ایک تیر کی مسافت پر رکھ دے گا۔پھر وہ اس (مردہ) کو آواز دے گا تو وہ زندہ ہو کر چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔دجال کے اسی افعال کے دوران اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔وہ دِمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس زرد رنگ کے حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے

عِبَادًا لِی لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِی اِلَی الطُّوْرِ وَ یَبْعَثُ اللّٰهُ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰی بُحَیْرَةِ طَبَرِیَّةَ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْهَا وَ یَمُرُّ آخِرُهُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ وَ یُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی یَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَیْرًا مِنْ مِائَةِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْیَوْمَ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ فَیُرْسِلُ (اللّٰهُ) عَلَیْهِمُ النَّغَفَ فِی رِقَابِهِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ یَهْبِطُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَ نَتْنُهُمْ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَی اللّٰهِ فَیُرْسِلُ اللّٰهُ طَیْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا یَكُنُّ مِنْهُ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ یُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِی ثَمَرَتَكِ وَ رُدِّی بَرَكَتَكِ فَیَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَ یَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَ یُبَارَكُ فِی الرِّسْلِ حَتّٰی اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِی الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِی الْقَبِیْلَةَ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِی الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِیْحًا طَیِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَ یَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ یَتَهَارَجُوْنَ فِیْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَیْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

ہوئے اُتریں گے جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے اور جب اپنے سر کو اُٹھائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے اور جو کافر بھی ان کی خوشبو سونگھے گا وہ مرے بغیر رہ نہ سکے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام (دجال کو) طلب کریں گے۔ اسے باب لد پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے پاس وہ قوم آئے گی جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ملنے والے ان کے درجات بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق! میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کے لیے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اُونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبری پر سے گزریں گی اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے' یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کے لیے بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے لیے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہوگی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا۔ وہ ایک جان کی موت کی طرح سب کے سب یک لخت مر جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اُتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یاجوج ماجوج کی علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اُٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا آئینہ کی طرف صاف ہو جائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دُھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل کو اُگا دے اور اپنی برکت کو لوٹا دے۔ پس ان دنوں ایسی برکت ہوگی کہ ایک انار کو ایک پوری جماعت

کھائے گی اور اس کے چھلکے میں سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت دے دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی گائے قبیلہ کے لوگوں کے لیے کافی ہو جائے گی اور ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کے لیے کفایت کر جائے گی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔ پھر ہر مسلمان اور ہر مؤمن کی روح قبض کر لی جائے گی اور بدلوگ ہی باقی رہ جائیں گے۔ جو گدھوں کی طرح کھلے بندوں جماع کریں گے۔ پس انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

(۷۳۷۴)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيْثُ اَحَدِهِمَا فِي حَدِيْثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَ زَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّي قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَيْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ۔

(۷۳۷۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے' اس میں اس جملہ کے بعد کہ: ''اس جگہ کسی موقعہ پر پانی تھا'' یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ خمر کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو وہ کہیں گے: تحقیق! ہم نے زمین والے سب کو قتل کر دیا۔ آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن پر ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹائے گا اور ابن حجر ؒ کی روایت میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو نازل کیا ہے' جنہیں قتل کرنے پر کسی کو قدرت حاصل نہیں ہے۔

۱۳۲۷: باب فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ وَ تَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ وَ قَتْلِهِ الْمُؤْمِنَ وَ اَحْيَائِهٖ

باب: دجال کے وصف اور اس مدینہ کی حرمت اور اس کا مؤمن کو قتل اور زندہ کرنے کے بیان میں

(۷۳۷۵)حَدَّثَنِيْ عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ (وَ) هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَاْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِي اِلٰى بَعْضِ

(۷۳۷۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم سے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی۔ اسی حدیث کے درمیان ہمیں آپ نے بتایا کہ وہ آئے گا لیکن مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا' اس پر حرام ہوگا۔ وہ مدینہ کے قریب بعض بنجر زمینوں تک پہنچے گا۔ پس ایک دن اس کی طرف ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں میں سے سب سے افضل یا افضل لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ بزرگ اُس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

السِّبَاخِ الَّتِی تَلِی الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِی حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ اَتَشُكُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّی الْاٰنَ قَالَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔

نے حدیث بیان کی تھی۔ تو دجال کہے گا: اگر میں اس آدمی کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر بھی تم میرے معاملہ میں شک کرو گے؟ وہ کہیں گے: نہیں! تو وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا تو وہ آدمی کہے گا: جب اسے زندہ کیا جائے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں اب جتنی بصیرت ہے اتنی پہلے نہ تھی۔ پھر دجال اسے دوبارہ قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس پر قادر نہ ہوگا۔ ابو اسحاق نے کہا: کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

(٧٣٧٦)وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(٧٣٧٦) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٣٧٧)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ اَهْلِ مَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِی حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِی خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِی ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَ شُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَ بَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَمَا تُؤْمِنُ بِی قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِی الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِی قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ

(٧٣٧٧) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال نکلے گا تو مؤمنین میں ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوگا۔ تو اس سے دجال کے پہرہ دار ملیں گے وہ اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف کا ارادہ رکھتا ہوں جس کا خروج ہوا ہے۔ وہ اس سے کہیں گے: کیا تم ہمارے ربّ پر ایمان نہیں لاتے؟ وہ (مؤمن) کہے گا: ہمارے ربّ میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ تو وہ کہیں گے اسے قتل کر دو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم کو تمہارے ربّ نے منع نہیں کیا کہ تم اس کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرنا۔ پس وہ اس (مؤمن) کو دجال کی طرف لے جائیں گے۔ جب مؤمن اُسے دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا۔ پھر دجال اُس کے سر پھاڑنے کا حکم دے گا تو کہے گا: اسے پکڑ لو اور اس کا سر پھاڑ ڈالو۔ پھر اس کی کمر اور پیٹ پر سخت ضرب لگوائے گا۔ پھر دجال اُس سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ تو وہ کہے گا: تو مسیح الکذاب ہے۔ پھر دجال اسے آرے کے ساتھ چیرنے کا حکم دے گا اور اس کی مانگ سے شروع کر کے اس کے دونوں پاؤں تک کو آرے سے چیر کر جدا کر دیا جائے گا۔ پھر دجال اُس کے جسم کے

لَهٗ اَتُوْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِیْكَ اِلَّا بَصِیْرَةً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَهٗ فَیُجْعَلَ مَا بَیْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ نَحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْهِ وَ رِجْلَیْهِ فَیَقْذِفُ بِهٖ فَیَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَی النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے کہے گا: کھڑا ہو جا تو وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اُس سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ تو وہ (مؤمن) کہے گا: مجھے تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت عطا ہو گئی ہے۔ پھر وہ کہے گا: اے لوگو! یہ (دجال) میرے بعد کسی بھی اور آدمی سے ایسا نہ کر سکے گا۔ پھر دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا (لیکن) اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیان کی جگہ تانبے کی ہو جائے گی اور اسے ذبح کرنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔ پھر وہ اس کے ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا تو وہ لوگ گمان کریں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے حالانکہ اُسے جنت میں ڈال دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی رب العالمین کے ہاں سب سے بڑی شہادت کا حامل ہوگا۔

۱۳۲۸: باب فِی الدَّجَّالِ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: دجال کا اللہ کے نزدیک حقیر ہونے کے بیان میں

(۷۳۷۸) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حُمَیْدٍ الرُّوَاسِیُّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَکْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُ قَالَ وَمَا یُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَا یَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

(۷۳۷۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ کسی نے بھی دجال کے متعلق سوال نہیں کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بارے میں کیوں زیادہ فکرمند ہو؟ وہ تجھے کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے ساتھ کھانا اور نہریں ہوں گی۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہوگا۔

(۷۳۷۹) حَدَّثَنَا سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَکْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ (قُلْتُ) اِنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَعَهٗ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَ نَهَرٌ (مِنْ) مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

(۷۳۷۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق مجھ سے زیادہ نہیں پوچھا۔ راوی نے کہا: تم نے کیا پوچھا تھا؟ میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہوگا۔

(۷۳۸۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا

(۷۳۸۰) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ

یزید کی سند میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے مجھے فرمایا: ''اے میرے بیٹے!''۔

حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَ زَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي اَيْ بُنَيَّ۔

۱۳۲۹: باب فِي خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَ مُكْثِهٖ فِي الْاَرْضِ وَ نُزُوْلِ عِيْسٰى وَ قَتْلِهٖ اِيَّاهُ وَ ذَهَابِ اَهْلِ الْخَيْرِ وَالْاِيْمَانِ وَ بَقَاءِ شِرَارِ النَّاسِ وَ عِبَادَتِهِمُ الْاَوْثَانَ وَالنَّفْخِ فِي الصُّوْرِ وَ بَعْثِ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

باب: خروجِ دجال اور اس کا زمین میں ٹھہرنے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اسے قتل کرنے' اہلِ ایمان اور نیک لوگوں کے اُٹھ جانے اور بُرے کے باقی رہ جانے اور بتوں کی پوجا کرنے اور صور میں پھونکے جانے اور قبروں سے اُٹھائے جانے کا بیان

(۷۳۸۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوْبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهٖ تَقُوْلُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا يُحَرِّقُ الْبَيْتُ وَ يَكُوْنُ وَ يَكُوْنُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي فَيَمْكُثُ اَرْبَعِينَ لَا اَدْرِي اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ

(۷۳۸۱) حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا اور ان کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: یہ حدیث کیسی ہے جسے آپ روایت کرتے ہیں کہ قیامت اس اس طرح قائم ہوگی۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں کسی سے بھی کبھی کوئی حدیث روایت نہ کروں گا۔ میں نے تو یہ کہا تھا: عنقریب تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے۔ جو گھر کو جلا دے گا اور جو ہونا ہے وہ ضرور ہوگا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال میری اُمت میں خروج کرے گا اور ان میں چالیس ٹھہرے گا اور میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ گویا کہ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی ان کے مشابہ ہوں گے) تو وہ تلاش کر کے دجال کو قتل کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال اس طرح گزاریں گے کہ کسی بھی دو اشخاص کے درمیان کوئی عداوت نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے زمین پر کوئی بھی ایسا

خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَ يَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ (قَالَ) ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَ ذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ۔

آدمی باقی نہیں رہے گا کہ اُس کی روح قبض کر لی جائے گی‘ جس کے دل میں ایک ذرّہ کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی پہاڑ کے اندر داخل ہوگیا تو وہ اس میں اُس تک پہنچ کر اسے قبض کر کے ہی چھوڑے گی۔ اسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر بُرے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل درندہ صفت ہوں گے۔ وہ کسی نیکی کو نہ پہچانیں گے اور نہ بُرائی کو بُرائی تصور کریں گے۔ ان کے پاس شیطان کسی بھیس میں آئے گا‘ تو وہ کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ تو وہ کہیں گے کہ تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے۔ تو شیطان انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا اور وہ اسی بت پرستی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ان کا رزق اچھا ہوگا اور ان کی زندگی عیش و عشرت کی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک مرتبہ ایک طرف جھکائے گا اور دوسری طرف سے اُٹھالے گا اور جو شخص سب سے پہلے صور کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ بھیجے گا یا اللہ شبنم کی طرف بارش نازل کرے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگ پڑیں گے پھر صور میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھتے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے ربّ کی طرف آؤ اور ان کو کھڑا کرو۔ ان سے سوال کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخ کے لیے ایک جماعت نکالو۔ تو کہا جائے گا: کتنے لوگوں کی جماعت؟ کہا جائے گا ہر ہزار سے نوسوننانویں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔

(۷۳۸۲) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوْبَ بْنَ عَاصِمِ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّكَ تَقُوْلُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ

(۷۳۸۲) حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو عبداللہ بن عمرو سے کہتے ہوئے سنا کہ آپ کہتے ہیں کہ قیامت فلاں‘ فلاں علامات پر قائم ہوگی۔ تو انہوں نے کہا: میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ میں تم سے کوئی بھی حدیث روایت نہ کروں گا۔ میں نے تو صرف یہی کہا تھا کہ تم تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے‘ گویا کہ گھر جل گیا۔

اَمْرًا عَظِيْمًا فَكَانَ حَرِيْقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَ قَالَ فِي حَدِيْثِهٖ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّاتٍ وَ عَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ۔

حضرت شعبہ نے اسی طرح یا اس کی مثل روایت کی۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال میری امت میں نکلے گا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جس کے دل میں ایک ذرّہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ اس کی روح (وہ ہوا) قبض کر کے ہی چھوڑے گی۔ محمد بن جعفر نے کہا: شعبہ نے یہ حدیث مجھے بار بار بیان کی اور میں نے بھی اُن کے سامنے یہ حدیث پیش کی۔

(۷۳۸۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ خُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اِثْرِهَا قَرِيْبٌ۔

(۷۳۸۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد کی جسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ فرماتے تھے: قیامت کی ابتدائی علامات میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔ ان دونوں میں سے کسی کا بھی دوسری سے پہلے ظہور ہوگا تو اس کے قریب ہی زمانہ میں دوسری علامت ظاہر ہو جائے گی۔

(۷۳۸۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعُوْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاٰيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوْجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

(۷۳۸۴) حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم کے پاس مدینہ میں مسلمانوں میں سے تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس انہوں نے مروان سے سنا اور وہ علاماتِ قیامت کے بارے میں روایات بیان کر رہا تھا۔ بے شک ان میں سب سے پہلی علامت خروجِ دجال ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا: مروان نے کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث یاد کی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ فرماتے تھے۔ باقی حدیث مذکور حدیث ہی کی طرح ہے۔

(۷۳۸۵)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى۔

(۷۳۸۵) حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مروان کے پاس لوگوں نے قیامت کا تذکرہ کیا تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا لیکن اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں' باقی حدیث اسی طرح ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں دجال کا ذکر کیا گیا ہے۔ دجال قربِ قیامت میں نکلے گا اور اس کے خروج کا سبب کسی چیز پر غصہ کرنا ہوگا اور اس کا خروج مشرق کی طرف سے ہوگا' یہ کانا ہوگا اور کانی آنکھ انگور کی طرح پھولی ہوئی ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک'ف' ر لکھا ہوا ہوگا۔ اس کے ساتھ آگ اور پانی کے دریا ہوں گے۔ وہ آدمی کو قتل کر کے زندہ کرے گا پھر دوبارہ اس کے قتل پر قادر نہ ہوگا تو اُس کی ساری حقیقت کھل جائے گی۔ ابتداء وہ ایمان واصلاح کا دعویٰ کرے گا پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ اُسے پہچان کر اس سے جدا ہو جائے گا اور وہ مکہ و مدینہ کے علاوہ ساری زمین کا چکر لگائے گا۔ پھر بیت المقدس کی طرف جائے گا تو وہاں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام ہوگا اور وہ اسے قتل کر دیں گے۔

۱۳۳۰: باب قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

(٧٣٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّيْ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَ كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَّلِ فَقَالَ حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ غَيْرِهٖ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَ فْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِيْنِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيْبَ فِي اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ خَطَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ كُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اَمْرِي بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ وَاُمُّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ كَثِيْرَةُ

باب: جساسہ کے قصہ کے بیان میں

(٧٣٨٦) حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس نے فاطمہ بنت قیس' ضحاک بن قیس کی بہن جو کہ پہلی مہاجرات میں سے تھیں' سے پوچھا کہ مجھے ایسی حدیث روایت کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہو اور اس میں کسی اور کا واسطہ بیان نہ کرنا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں ایسی حدیث روایت کرتی ہوں۔ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہاں! ایسی حدیث مجھے بیان کرو۔ تو انہوں نے کہا: میں نے ابن مغیرہ سے نکاح کیا اور وہ ان دنوں قریش کے عمدہ نوجوانوں میں سے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شہید ہو گئے۔ پس جب میں بیوہ ہو گئی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت میں مجھے پیغامِ نکاح دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے پیغامِ نکاح دیا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اسامہ سے محبت کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے (اس معاملہ میں) گفتگو کی تو میں نے عرض کیا: میرا معاملہ آپ کے سپرد ہے۔ آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ آپ نے فرمایا: امّ شریک کے ہاں منتقل ہو جا اور امّ شریک انصار میں سے غنی عورت تھیں اور اللہ کے راستہ میں بہت خرچ کرنے والی تھیں۔ اُس کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ تو میں نے عرض کیا: میں عنقریب ایسا کروں گی۔ تو آپ نے

الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّذِي يَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ

فرمایا: تو ایسا نہ کر کیونکہ امّ شریک ایسی عورت ہیں جن کے پاس مہمان کثرت سے آتے رہتے ہیں میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تجھ سے تیرا دوپٹہ گر جائے یا تیری پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرا وہ بعض حصہ دیکھ لیں جسے تو ناپسند کرتی ہو بلکہ تو اپنے چچا زاد عبداللہ بن عمرو بن امّ مکتوم کے ہاں منتقل ہو جا اور وہ قریش کے خاندان بنو فہر سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ اسی خاندان سے تھے جس سے فاطمہ بنت قیس تھیں۔ پس میں ان کے پاس منتقل ہو گئی۔ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ندا دینے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا' نماز کی جماعت ہونے والی ہے۔ پس میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اس حال میں کہ میں عورتوں کی اُس صف میں تھی جو مردوں کی پشتوں سے ملی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب یا اللہ سے ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی آدمی تھے۔ پس وہ آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری کشتی میں سوار ہوئے۔ پس انہیں ایک ماہ تک بحری موجیں دھکیلتی رہیں۔ پھر وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو انہیں وہاں ایک جانور ملا جو موٹے اور گھنے بالوں والا تھا۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اُس کا اگلا اور

اِلٰی عُنُقِهٖ مَا بَیْنَ رُكْبَتَیْهِ اِلٰی كَعْبَیْهِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَ
یْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ
مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِیْ سَفِیْنَةٍ
بَحْرِیَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ
شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَاْنَا اِلٰی جَزِیْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِیْ
اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِیْرُ
الشَّعَرِ لَا نَدْرِیْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ
فَقُلْنَا وَ یْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا
الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ
فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَیْكَ سِرَاعًا وَ
فَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَیْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ
عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ
اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ یُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا
یُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَیْرَةِ طَبَرِیَّةَ
قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِیْهَا مَا قَالُوْا هِیَ
كَثِیْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اَمَا اِنَّ مَاءَهَا یُوْشِكُ اَنْ یَذْهَبَ قَالَ
اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ
قَالَ هَلْ فِی الْعَیْنِ مَاءٌ وَهَلْ یَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَیْنِ
قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِیَ كَثِیْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا یَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا
قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ
مِنْ مَكَّةَ وَ نَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ
كَیْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰی مَنْ یَلِیْهِ
مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا
نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَیْرٌ لَّهُمْ اَنْ یُطِیْعُوْهُ وَاِنِّیْ
مُخْبِرُكُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّیْ اُوْشِكُ
اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ
فَلَا اَدَعُ قَرْیَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَكَّةَ وَ

پچھلا حصہ وہ نہ پہچان سکے۔ تو انہوں نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو' تو کون ہے؟ اُس نے کہا: اے قوم! اس آدمی کی طرف گرجے میں چلو کیونکہ وہ تمہاری خبر کے بارے میں بہت شوق رکھتا ہے پس جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہ وہ کہیں جن ہی نہ ہو۔ پس ہم جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ گرجے میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک بہت بڑا انسان تھا کہ اس سے پہلے ہم نے اتنا بڑا آدمی' اتنی سختی کے ساتھ بندھا ہوا کوئی نہ دیکھا تھا اس کے دونوں ہاتھوں کو گردن کے باندھا ہوا تھا اور گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو' تو کون ہے؟ اُس نے کہا: تم میری خبر معلوم کرنے پر قادر ہو ہی گئے ہو تو تم ہی بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں۔ ہم دریائی جہاز میں سوار ہوئے۔ پس جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا۔ پس موجیں ایک مہینہ تک ہم سے کھیلتی رہیں۔ پھر ہمیں تمہارے اس جزیرہ تک پہنچا دیا۔ پس ہم چوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ کے اندر داخل ہو گئے۔ تو ہمیں بہت موٹے اور گھنے لباسوں والا جانور ملا۔ جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اُس کا اگلا اور پچھلا حصہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ ہم نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے؟ اُس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ ہم نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اُس نے کہا: گرجے میں اُس آدمی کا قصد کرو کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے۔ پس ہم تیری طرف جلدی سے چلے اور اس سے ہم گھبرائے اور اس سے پُر امن نہ تھے کہ وہ جن ہو۔ اُس نے کہا: مجھے بیسان کے باغ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اُس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: میں اسکی کھجوروں کے پھل کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ ہم نے اُس سے کہا: ہاں (پھل آتا ہے)۔ اس نے کہا: عنقریب یہ زمانہ آنے والا ہے کہ وہ درخت پھل نہ دیں گے۔ اُس نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اُسکی کس چیز کے

طَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَاقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَهَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِي حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَكَّةَ اِلَّا اِنَّهٗ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَابَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں پانی کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ اُس نے کہا: عنقریب اس کا سارا پانی ختم ہو جائے گا۔ اُس نے کہا: مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا: اُسکی کس چیز کے بارے میں تم معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا وہاں کے لوگ اُسکے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اُس سے کہا: ہاں! یہ کثیر پانی والا ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر اُس نے کہا: مجھے اُمیوں کے نبی کے بارے میں خبر دو کہ اُس نے کیا' کیا؟ ہم نے کہا: وہ مکہ سے نکلے اور یثرب یعنی مدینہ میں اُترے ہیں۔ اُس نے کہا: کیا راستے میں عرب نے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اُس نے کہا: اس نے اہلِ عرب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اُسے خبر دی کہ وہ اپنے ملحقہ حدود کے عرب پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اس نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اُس نے کہا' ان کے حق میں یہ بات بہتر ہے کہ وہ اُس کے تابعدار ہو جائیں اور میں تمہیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ پس میں نکلوں گا تو میں زمین میں چکر لگاؤں گا اور چالیس راتوں میں ہر ہر بستی پر اُتروں گا مکہ اور طیبہ کے علاوہ کیونکہ ان دونوں پر داخل ہونا میرے لیے حرام کر دیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو فرشتہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لے کر سامنے آ جائے گا اور اس میں داخل ہونے سے مجھے روکے گا اور اس کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دار ہوں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُنگلی کو منبر پر چھویا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے' یہ طیبہ ہے' یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں یہ باتیں پہلے ہی بیان نہ کر دی تھیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (پھر فرمایا:) بے شک! مجھے تمیم کی اس خبر سے خوشی ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال اور مدینہ اور مکہ کے بارے میں بیان کی تھی۔ آگاہ رہو! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے' نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے' وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ پس میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر لی۔ (اس جانور کو جساسہ اس لیے کہا گیا کہ یہ دجال کے لیے جاسوسی کرتا ہے)۔

(۷۳۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ اَبُوْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا

(۷۳۸۷) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں تازہ کھجوروں کا تحفہ دیا اور انہیں ابن طاب کی کھجوریں کہا جاتا تھا اور ہمیں جو کا ستو پلایا۔ تو

عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهٗ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَ سَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَعْتَدَّ فِي اَهْلِي قَالَتْ فَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيْمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوْا فِي الْبَحْرِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَ زَادَ فِيْهِ قَالَتْ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْوٰى بِمَخْصَرَتِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَ قَالَ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ۔

میں نے ان سے مطلقہ کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنی عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے کہا: میرے خاوند نے مجھے تین طلاق دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے اہل میں عدت گزارنے کی اجازت دی۔ پھر (عدت کے بعد) لوگوں میں نداء دی گئی کہ نماز کی جماعت کھڑی ہونے والی ہے تو میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے چل دی۔ پس میں عورتوں کی اگلی صف میں تھی اور وہ مردوں کی آخری صف کے ساتھ تھی اور میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا: تمیم داری کے چچا زاد سمندر میں (جہاز پر) سوار ہوئے۔ باقی حدیث گزر چکی۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: گویا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ اپنی اُنگلی کو زمین کی طرف جھکا کر فرما رہے ہیں کہ یہ طیبہ یعنی مدینہ منورہ ہے۔

(۷۳۸۸)وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهٖ سَفِيْنَتُهٗ فَسَقَطَ اِلٰی جَزِيْرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِهٖ طَيْبَةُ وَ ذٰلِكَ الدَّجَّالُ۔

(۷۳۸۸) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ وہ سمندر میں سوار ہوئے اور ان کی کشتی راستہ سے ہٹ گئی تو اُس نے انہیں ایک جزیرہ میں گرا دیا۔ یہ اس جزیرے میں پانی تلاش کرنے کے لیے نکلے اور وہاں ایک انسان سے ملاقات ہوئی جو اپنے بال کھینچ رہا تھا۔ باقی حدیث گزر چکی۔ اس میں یہ ہے کہ اس (دجال) نے کہا: اگر مجھے نکلنے کی اجازت دے دی گئی تو میں مدینہ طیبہ کے علاوہ تمام شہروں کو روند ڈالوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی طرف لے گئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔

(۷۳۸۹)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

(۷۳۸۹) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تمیم داری نے مجھے یہ بات بیان کی ہے کہ اس

قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِيْنَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَخَرَجُوا اِلَى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ۔

کی قوم میں سے کچھ لوگ سمندر میں اپنی کشتی میں تھے۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو ان میں بعض لوگ کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ پر سوار ہو گئے اور وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف نکلے۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۷۳۹۰)حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ (السَّعْدِيُّ) حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ۔

(۷۳۹۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا اور اس کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دینے کے لیے صف باندھے کھڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ دلدلی زمین میں اُترے گا اور مدینہ میں تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ سے ہر کافر و منافق نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

(۷۳۹۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَيَاْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَ قَالَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَ مُنَافِقَةٍ۔

(۷۳۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اسی طرح حدیث روایت کی' اس میں یہ بھی ہے کہ پھر وہ اپنا خیمہ جرف کی شور والی زمین میں لگائے گا اور فرمایا: ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دجال پیدا ہو چکا ہے اور کسی جزیرہ میں مقید ہے لیکن اس کا خروج اور ظہور قیامت کے قریب ہوگا اور اقوامِ عالم سے اس کا مخفی رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ دنیا میں نہیں ہے کیونکہ ہزارہا چیزیں ایسی ہیں جو ابھی تک باوجود جدید ترین سائنسی ٹیکنالوجی کے دنیا والوں سے مخفی ہیں۔

۱۳۳۱: باب فِي بَقِيَّةٍ مِنْ اَحَادِيْثِ الدَّجَّالِ

باب: دجال کے متعلق بقیہ احادیث کے بیان میں

(۷۳۹۲)حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔

(۷۳۹۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہو جائیں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔

(۷۳۹۳)حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

(۷۳۹۳) حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُس نے نبی

بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ شَرِيْكٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ دجال سے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔ امّ شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بہت کم ہوں گے۔

(۷۳۹۴)وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۷۳۹۴) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۷۳۹۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ اَبُو الدَّهْمَاءِ وَ اَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ نَاْتِي عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُوْنِي اِلٰى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِاَحْضَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي وَلَا اَعْلَمَ بِحَدِيْثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔

(۷۳۹۵) حضرت ابو الدہما اور ابو قتادہ اور ایک جماعت سے روایت ہے کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے تو ایک دن (ہشام نے) کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کی طرف جاتے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھ سے زیادہ حاضر رہنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی بھی مخلوق دجال سے (جسامت میں) بڑی نہیں ہے۔

(۷۳۹۶)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ اَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اِلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔

(۷۳۹۶) تین آدمیوں جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں سے روایت ہے کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتے تھے۔ باقی حدیث عبدالعزیز بن مختار کی حدیث کی طرح ہے۔ اس میں ہے کہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔

(۷۳۹۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِ الدَّابَّةَ اَوْ خَاصَّةَ

(۷۳۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ باتوں سے پہلے پہلے اعمال کرنے میں جلدی کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، دابہ، تم میں سے کسی خاص کی موت یا سب کی موت یعنی قیامت سے پہلے۔

اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ۔

(۷۳۹۸)حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَ دَابَّةَ الْاَرْضِ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَ خُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ۔

(۷۳۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال کی سبقت کرو: دجال' دھواں' دابۃ الارض' سورج کا مُغرب سے طلوع ہونا اور عام موت یعنی قیامت اور خاص کسی ایک کی موت۔

(۷۳۹۹)وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۷۳۹۹) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۲:باب فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ

باب: فتنہ وفساد میں عبادت کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۴۰۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهٗ اِلٰى مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ رَدَّهٗ اِلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ۔

(۷۴۰۰) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

(۷۴۰۱) وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۷۴۰۱) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۳:باب قُرْبِ السَّاعَةِ

باب: قیامت کے قریب ہونے کے بیان میں

(۷۴۰۲)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ۔

(۷۴۰۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت بُرے لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔

(۷۴۰۳)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا۔

(۷۴۰۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگوٹھے کے قریب والی اور درمیانی اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔

(۷۴۰۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِي قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِي اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ۔

(۷۴۰۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجا گیا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے قصوں میں کہتے ہیں جیسا کہ ان دونوں اُنگلیوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اسے انس سے ذکر کیا یا قتادہ نے خود کہا۔

(۷۴۰۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَ اَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَ قَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيْهِ۔

(۷۴۰۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور شعبہ نے اپنی شہادت والی اُنگلی اور درمیان والی اُنگلی ملا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت روایت کی۔

(۷۴۰۶)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا۔

(۷۴۰۶) اِس سند سے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

(۷۴۰۷)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِي الضَّبِّيَّ وَ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۷۴۰۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۷۴۰۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔

(۷۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح (اکٹھا) بھیجا گیا ہے اور آپ نے شہادت والی اُنگلی اور درمیانی اُنگلی کو ملایا۔

(۷۴۰۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنْ يَعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ۔

(۷۴۰۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دیہاتی لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے کہ وہ کب قائم ہوگی؟ آپ نے اُن سے کم عمر آدمی کی طرف دیکھ کر فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (موت) قائم ہو جائیگی۔

(۷۴۱۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ

(۷۴۱۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَ عِنْدَهٗ غُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہوگی؟ اُس کے ساتھ انصار کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا' جسے محمد کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو ہوسکتا ہے کہ اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت (موت) قائم ہو جائے۔

(۷۴۱۱)وَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُنَيَّةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ اَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِيْ يَوْمَئِذٍ۔

(۷۴۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: قیامت کب قائم ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔ پھر اپنے سامنے موجود قبیلہ از دشنوءہ کے ایک لڑکے کی طرف دیکھا تو فرمایا: اگر اس لڑکے کو عمر دی گئی تو اسے بڑھاپا نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: وہ لڑکا ان دنوں میرے ہم عمر لڑکوں میں سے تھا۔

(۷۴۱۲)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَ كَانَ مِنْ اَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يُؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

(۷۴۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکے پر گزر ہوا اور وہ میرے ہم عمروں میں سے تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو ہرگز بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ (یعنی ان لوگوں کی موت آ جائے گی)۔

(۷۴۱۳)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهٖ (النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهٖ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهٖ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُوْمَ۔

(۷۴۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم ہوگی اور آدمی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہوگا اور برتن اُس کے منہ تک نہ پہنچے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور ان کی خرید و فروخت مکمل ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی اور کوئی آدمی اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور وہ اس سے دُور نہ ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائیگی۔

۱۳۳۴: باب مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

باب: دونوں نفخوں کے درمیانی وقفہ کے بیان میں

(۷۴۱۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

(۷۴۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ (اللّٰهُ) مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا۔ لوگوں نے کہا: چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں تو نہیں کہتا۔ پھر اللہ عزوجل آسمان سے پانی اتاریں گے۔ جس سے لوگ سبزہ کے اُگنے کی طرح اگیں گے اور انسان کی ایک ہڈی کے سوا سب چیز گل سڑ جائے گی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور اسی ہڈی سے مخلوق کو قیامت کے روز جمع کیا جائے گا (لیکن انبیائے کرام علیہم السلام مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کے اجساد کو اللہ نے زمین پر کھانا حرام کر دیا)۔

(۷۴۱۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَ فِيْهِ يُرَكَّبُ۔

(۷۴۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کی ریڑھ کی ہڈی کے علاوہ سارے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے۔ اسی سے پیدا کیا گیا اور اسی میں جمع کیے جائیں گے۔

(۷۴۱۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوا اَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ۔

(۷۴۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان میں ایک ایسی ہڈی ہے جسے زمین کبھی بھی نہیں کھا سکے گی۔ اسی ہڈی پر قیامت کے دن جمع کیا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ ہڈی کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ دُم کی ہڈی کا سرا یعنی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

کتاب الزهد والرقائق

(۷۴۱۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ۔

(۷۴۱۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُنیا مؤمن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

(۷۴۱۸)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَ اللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

(۷۴۱۸)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) بازار سے گزرتے ہوئے کسی بلندی سے مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے دونوں طرف تھے۔ آپ نے بھیڑ کا ایک بچہ جو چھوٹے کانوں والا تھا اُسے مرا ہوا دیکھا۔ آپ نے اُس کا کان پکڑ کر فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی بھی اسے کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اسے لے کر کیا کریں گے (کیونکہ یہ تو مُردار ہے)۔ آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر یہ (بھیڑ کا بچہ) زندہ بھی ہوتا تو پھر بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا کان چھوٹا ہے حالانکہ اب تو یہ مُردار ہے (اسے کون لے گا؟) آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں یہ دُنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے کہ جس طرح تمہارے نزدیک یہ مُردار ذلیل ہے۔

(۷۴۱۹)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهٖ عَيْبًا۔

(۷۴۱۹)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ صرف لفظی فرق ہے۔ (ترجمہ اسی طرح ہے)۔

(۷۴۲۰)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ۔

(۷۴۲۰)حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ (سورۃ تکاثر) پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، میرا مال۔ اے ابن آدم! تیرا کیا مال ہے؟ تیرا مال تو صرف وہی ہے جو تو نے کھا لیا اور ختم کر لیا یا جو تو نے پہن لیا اور پرانا کر لیا یا جو تو نے صدقہ کیا پھر تو ختم ہو گیا۔

(۷۴۲۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِی كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَمَّامٍ۔

(۷۴۲۱)حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور پھر ہمام کی روایت کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۷۴۲۲)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِی حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِی مَالِی اِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی (وَ) مَا سِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَ تَارِكُهٗ لِلنَّاسِ۔

(۷۴۲۲)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کہتا ہے: میرا مال' میرا مال۔ حالانکہ اُس کے مال میں سے اس کی صرف تین چیزیں ہیں: جو کھایا اور ختم کر لیا یا جو پہنا اور پرانا کر لیا یا جو اس نے (اللہ کے راستہ میں) دیا (یہ اُس نے آخرت کے لیے جمع کر لیا) اس کے علاوہ تو صرف جانے والا اور لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

(۷۴۲۳)وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۷۴۲۳) حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۷۴۲۴)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی (التَّمِيْمِیُّ) وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَ يَبْقٰی وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَ يَبْقٰی عَمَلُهٗ۔

(۷۴۲۴)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرنے والے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں جبکہ ایک چیز باقی رہ جاتی ہے۔ مرنے والے کے ساتھ اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کے عمل جاتے ہیں۔ اس کے گھر والے اور اس کا مال تو واپس آ جاتا ہے اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

(۷۴۲۵)حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَی ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِی ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيْبِیَّ) اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِی عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ وَ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَی الْبَحْرَيْنِ يَاْتِی

(۷۴۲۵)حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو کہ بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے' سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو (ملک) بحرین کی طرف بھیجا تا کہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور اُن پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ) کا مال وصول کر

بِجِزْيَتِهَا وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَ تُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

کے لائے۔ انصار نے جب یہ بات سنی کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں تو انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور انصار آپ کے سامنے پیش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ کر خوش ہوئے (مسکرائے) پھر آپ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ بحرین سے کچھ (مال) لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ اور تم لوگ اس بات کی اُمید رکھو کہ جس سے تمہیں خوش ہوگی۔ اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقر کا ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم پر دنیا کشادہ نہ ہو جائے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ ہوئی تھی اور پھر تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں نے حسد کیا اور تم ہلاک ہو جاؤ جس طرح کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

(۷۴۲۶)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ (بْنُ عَلِيٍّ) الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَ مِثْلِ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ صَالِحٍ وَ تُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ۔

(۷۴۲۶) حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس کی سند کے ساتھ اور اس کی مذکورہ روایت کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ وہ تمہیں بھی غفلت میں ڈال دے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں کو غفلت میں ڈالا۔

(۷۴۲۷)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ اَبُو فِرَاسٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ

(۷۴۲۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب فارس اور روم کو فتح کر لیا جائے گا تو اُس وقت تم کس حال میں ہو گے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہمیں جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں گے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے بگاڑ پیدا کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھو گے یا آپ نے اسی طرح کچھ فرمایا

تَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِي مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ۔

پھر تم مسکین مہاجروں کی طرف جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردنوں پر سوار کرو گے۔

(۷۴۲۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ۔

(۷۴۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی دوسرے ایسے آدمی کو دیکھ کر جو اس سے مال اور صورت میں بڑھ کر ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اسے بھی دیکھے کہ جو اس سے (مال وصورت) میں کم تر ہو جسے اس پر [illegible] ت دی گئی ہے۔ (یہ چیز اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان میں اللہ کا شکر ادا کرنے کی رغبت پیدا ہوگی)

(۷۴۲۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً۔

(۷۴۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوالزناد کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(۷۴۳۰)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْظُرُوا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ قَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ۔

(۷۴۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس آدمی کی طرف دیکھو کہ جو تم سے کم تر درجہ میں ہے اور اس آدمی کی طرف نہ دیکھو کہ جو درجہ میں تم سے بلند ہو تم اللہ تعالیٰ کی (عطا کردہ) نعمتوں کو حقیر نہ سمجھنے لگ جاؤ۔

(۷۴۳۱)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَ اَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَ جِلْدٌ حَسَنٌ وَ يَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ

(۷۴۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے: (۱) کوڑھی' (۲) گنجا' (۳) اندھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان تینوں کو آزمایا جائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تجھے کس چیز سے (زیادہ پیار) ہے؟ وہ کوڑھی کہنے لگا: میرا خوبصورت رنگ ہو' خوبصورت جلد ہو اور مجھ سے یہ بیماری (کوڑھ) چلی جائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: فرشتے نے اس کوڑھی (کے جسم پر) ہاتھ پھیرا تو اس سے وہ بیماری چلی گئی اور اس کو خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کر دی گئی۔ فرشتے نے

الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَ يَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا (قَالَ) فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِي صُوْرَتِهٖ وَ هَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهٗ كَاَنِّي اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِي صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِي صُوْرَتِهٖ وَ هَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَ ابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ

کہا: تجھے مال کونسا زیادہ پیارا ہے؟ وہ کہنے لگا: اونٹ یا اُس نے کہا: گائے۔ راوی اسحٰق کو شک ہے لیکن ان دونوں (یعنی کوڑھی اور گنجے) میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا۔ آپ نے فرمایا: اُسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی دے دی گئی پھر فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے آدمی کے پاس آیا اور اسے کہا: تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے؟ وہ کہنے لگا: خوبصورت بال اور (گنجے پن کی یہ بیماری) کہ جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں؛ مجھ سے چلی جائے۔ آپ نے فرمایا: فرشتے نے اُس کے (سر پر) ہاتھ پھیرا تو اُس سے وہ بیماری چلی گئی اور اسے خوبصورت بال عطا کر دیئے گئے۔ فرشتے نے کہا: تجھے سب سے زیادہ مال کونسا پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: گائے۔ پھر اُسے حاملہ گائے عطا کر دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے آدمی کے پاس آیا اور اُس سے کہا: تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے؟ وہ اندھا کہنے لگا: اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی واپس لوٹا دے تاکہ میں (اپنی آنکھوں کے ذریعے) لوگوں کو دیکھ سکوں۔ آپ نے فرمایا: (فرشتے نے (اس کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی بینائی اُسے واپس لوٹا دی۔ فرشتے نے کہا: تجھے مال کونسا سب سے زیادہ پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: بکریاں۔ تو پھر اُسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ چنانچہ پھر ان سب (اونٹنی' گائے اور بکری) نے بچے دیئے۔ آپ نے فرمایا: کوڑھی آدمی کا اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور گنجے آدمی کی گایوں کی ایک وادی بھر گئی اور اندھے آدمی کا بکریوں کا ریوڑ بھر گیا۔ آپ نے فرمایا: پھر (کچھ عرصہ کے بعد) وہی فرشتہ اپنی پہلی شکل وصورت میں کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اُس سے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں اور سفر میں میرا سارا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں آج (اپنی منزلِ مقصود پر) سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہیں پہنچ سکتا تو میں تجھ سے اسی کے نام پر

اِلَیَّ بَصَرِی فَخُذْ مَا شِئْتَ وَ دَعْ مَا شِئْتَ فَوَ اللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ شَیْئًا اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رُضِیَ عَنْكَ وَ سُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْكَ۔

سوال کرتا ہوں کہ جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور اونٹ کا مال عطا فرمایا (مجھے صرف ایک اونٹ دے دے) جو میرے سفر میں میرے کام آئے۔ وہ کوڑھی کہنے لگا: (میرے اوپر) بہت زیادہ حقوق ہیں۔ فرشتے نے کہا: میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی اور محتاج نہیں تھا۔ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے پھر اللہ پاک نے تجھے یہ مال عطا فرمایا۔ وہ کوڑھی کہنے لگا: یہ مال تو مجھے میرے باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تُو جھوٹ کہہ رہا ہے تو پھر اللہ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح کہ تُو پہلے تھا۔ آپ نے فرمایا: پھر فرشتہ اپنی اسی شکل میں گنجے کے پاس آیا اور اُس سے بھی وہی کچھ کہا کہ جو کوڑھی سے کہا تھا۔ پھر اُس گنجے نے بھی وہی جواب دیا کہ جو کوڑھی نے جواب دیا تھا۔ فرشتہ نے اُس سے بھی یہی کہا کہ اگر تُو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اس طرح کر دے جس طرح کہ تُو پہلے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر فرشتہ اپنی اسی شکل وصورت میں اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین اور مسافر آدمی ہوں اور میرے سفر کے تمام اسباب وغیرہ ختم ہو گئے ہیں اور میں آج سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے (اپنی منزل مقصود) پر نہیں پہنچ سکتا۔ میں تجھ سے اُسی اللہ کے نام پر کہ جس نے تجھے بینائی عطا کی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جو کہ مجھے میرے سفر میں کام آئے۔ وہ اندھا کہنے لگا کہ میں بلاشبہ اندھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بینائی واپس لوٹا دی۔ اللہ کی قسم! میں آج تمہاری ہاتھ نہیں روکوں گا۔ تم جو چاہو (میرے مال میں سے) لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ تو فرشتے نے (اندھے سے) کہا: تم اپنا مال رہنے دو کیونکہ تم تینوں آدمیوں کو آزمایا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو گیا ہے اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

(۷۴۳۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا بُكَیْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِی عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ ابْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی اِبِلِهٖ فَجَاءَهُ ابْنُهٗ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهٗ اَنَزَلْتَ فِی اِبِلِكَ وَ غَنَمِكَ وَ تَرَكْتَ النَّاسَ یَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَیْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِی صَدْرِهٖ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ۔

(۷۴۳۲) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں (موجود) تھے کہ اسی دوران اُن کا بیٹا عمر آیا تو جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھا تو فرمایا: میں سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں تو جب وہ اُترا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ کیا آپ اونٹوں اور بکریوں میں رہنے لگے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے اور وہ ملک کی خاطر جھگڑ رہے ہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: خاموش ہو جا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ اللہ اپنے اس بندے سے پیار کرتا ہے جو پرہیزگار اور غنی ہے اور ایک کونے میں چھپ کر بیٹھا ہے۔

(۷۴۳۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ سَعْدٍ ح

(۷۴۳۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' اللہ کی قسم! عرب میں سے سب سے پہلے میں وہ

وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی وَ ابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِی وَقَّاصٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَ هٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِی عَلَی الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَ ضَلَّ عَمَلِی وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِذًا۔

آدمی ہوں کہ جس نے اللہ کے راستہ میں تیر پھینکا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس اس حبلہ درخت کے پتوں اور سمر کے پتوں کے سوا کھانے کے لیے اور کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی قضائے حاجت اس طرح کرتا جیسا کہ بکری مینگنی کرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ دین کی باتیں سکھانے لگے ہیں تو میں بالکل گھاٹے ہی میں رہا اگر یہ بات تھی اور میرے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

(۷۴۳۴)وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ حَتّٰی اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهٗ بِشَیْءٍ۔

(۷۴۳۴) حضرت اسمٰعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے کہا: یہاں تک کہ اگر ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کرتا تو ایسے کرتا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے اور اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔

(۷۴۳۵)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰی دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰی مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِی فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِی سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰی قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِی وَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا

(۷۴۳۵) حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن غزوان نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ انہوں نے (سب سے پہلے) اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر فرمایا: اما بعد! کہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی ہے اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا' سوائے اس کے کہ جس طرح ایک برتن میں کچھ بچا ہوا' پانی باقی رہ جاتا ہے' جسے اُس کا پینے والا چھوڑ دیتا ہے اور تم لوگ اس دُنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو کہ جس کو پھر کوئی زوال نہیں۔ لہٰذا تم اپنے نیک اعمال آگے بھیج کر جاؤ کیونکہ ہمیں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ایک پتھر جہنم کے ایک کنارے سے اس میں ڈالا جائے گا اور وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر وہ جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم! دوزخ کو بھر دیا جائے گا۔ کیا تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہم سے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چالیس سال کی مسافت ہے اور جنت پر ایک ایسا دن آئے گا کہ وہ لوگوں کے رش کی وجہ سے بھری ہوئی ہوگی اور تو نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں ساتوں میں سے ساتواں

وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَ عِنْدَ اللّٰهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَ تُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا۔

ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمارا کھانا سوائے درختوں کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ مجھے ایک چادر ملی' جسے پھاڑ کر میں نے دو ٹکڑے کیے' ایک ٹکڑے کا تہ بند میں نے بنایا اور ایک ٹکڑے کا سعد بن مالک نے تہ بند بنایا اور آج ہم میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جو شہروں میں سے کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں چھوٹا سمجھا جاؤں کیونکہ کسی نبی کی نبوت بھی ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا یہاں تک کہ اس کا آخر کار انجام یہ ہوا کہ وہ سلطنت تباہ ہوگئی اور تم عنقریب اُن حاکموں کا تجربہ کرو گے کہ جو ہمارے بعد میں آئیں گے۔

(۷۴۳۶)وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَ كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ۔

(۷۴۳۶) حضرت خالد بن ولید سے روایت ہے' انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے ایک خطبہ دیا جبکہ وہ بصرہ پر حاکم مقرر تھے (اور پھر اس کے بعد) شیبانی کی روایت کی طرح روایت ذکر کی۔

(۷۴۳۷)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا۔

(۷۴۳۷) حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عتبہ بن غزوان سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ مجھے کیا دیکھتا ہے' میں تو اُن ساتوں میں سے ساتواں ہوں کہ جو نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس کھانا سوائے حبلہ درخت کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا' یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔

(۷۴۳۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَرَىٰ رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَ أُسَوِّدْكَ وَ أُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ

(۷۴۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے ربّ کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت میں جبکہ کوئی بادل نہ ہو' سورج کے دیکھنے میں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کو اپنے ربّ کے دیکھنے میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ جتنا تمہیں سورج اور چاند میں سے کسی ایک کے

الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَ اَذَرُكَ تَرَاَسُ وَ تَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّي اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَ اُسَوِّدْكَ وَ اُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَاَذَرُكَ تَرَاَسُ وَ تَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ قَالَ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّي اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَ بِكِتَابِكَ وَ بِرُسُلِكَ وَ صَلَّيْتُ وَ صُمْتُ وَ تَصَدَّقْتُ وَ يُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَ يَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَ يُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَ لَحْمِهٖ وَ عِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَ لَحْمُهٗ وَ عِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَ ذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَ ذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَ ذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

دیکھنے میں حجاب ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ اپنے بندوں سے ملاقات (یعنی حساب) کرے گا اور فرمائے گا:اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی اور تجھے سردار نہیں بنایا اور تجھے جوڑ انہیں بنایا(یعنی تیری شادی نہیں کی)اور تیرے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے اور کیا میں نے تجھے ریاست اور آرام کی حالت میں نہیں چھوڑا اور تو ان سے چوتھائی حصہ لیتا تھا؟ وہ عرض کرے گا:جی ہاں!اے پروردگار۔اللہ عزوجل فرمائے گا:کیا تو گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ وہ عرض کرے گا:نہیں۔ پھر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ میں تجھے بھلا دیتا ہوں جس طرح کہ تو نے مجھے بھلا دیا تھا پھر اللہ تیرے سے ملاقات (حساب) کرے گا اور اللہ اسے بھی اسی طرح سے فرمائے گا۔وہ عرض کرے گا:اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتابوں پر اور تیرے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لایا اور میں نے نماز پڑھی اور میں نے روزہ رکھا اور میں نے صدقہ و خیرات کیا۔اس سے جس قدر ہو سکے گی وہ اپنی نیکی کی تعریف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے ابھی تیری نیکیوں کا پتہ چل جائے گا۔آپ نے فرمایا: پھر اُسے کہا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے خلاف گواہ بھیجتے ہیں۔وہ اپنے دل میں غور وفکر کرے گا کہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے؟ پھر اس کے منہ پر مُہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران' گوشت' ہڈیوں سے کہا جائے گا:بول۔تو پھر اس کی ران اور اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اُس کے اعمال کی گواہی دیتے ہوئے بولیں گی اور یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ کوئی اپنے نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ کر سکے اور یہ منافق آدمی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کا اظہار فرمائے گا۔

(۷۴۳۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ

(۷۴۳۹)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ہنسے۔آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا:اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: میں بندے کی اس بات سے ہنسا ہوں کہ جو وہ اپنے ربّ سے کرے گا۔وہ بندہ عرض کرے گا:اے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ آپ نے

يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّي لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ (عَلَيْكَ) شَهِيْدًا وَ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَ سُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ۔

فرمایا: اللہ فرمائے گا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر بندہ عرض کرے گا: میں اپنے اوپر اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی کو جائز نہیں سمجھتا۔ آپ نے فرمایا: پھر اللہ فرمائے گا کہ آج کے دن تیرے اوپر تیری ہی ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی کفایت کر جائے گی۔ آپ نے فرمایا: پھر اُس بندے کے منہ پر مُہر لگا دی جائے گی اور اس کے دیگر اعضاء کو کہا جائے گا کہ بولیں۔ آپ نے فرمایا: اُس کے اعضاء اُس کے سارے اعمال بیان کریں گے۔ آپ نے فرمایا: پھر بندے کو اپنے اعضاء سے کہے گا: دُور ہو جاؤ' چلو دُور ہو جاؤ' میں تمہاری طرف سے ہی تو جھگڑا کر رہا تھا۔

(۷۴۴۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

(۷۴۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو بقدرِ کفایت رزق عطا فرما۔

(۷۴۴۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَ فِي رِوَايَةِ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ۔

(۷۴۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو بقدرِ کفایت رزق عطا فرما دے۔ عمرو کی روایت میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ کی بجائے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ ہے۔

(۷۴۴۲) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ كَفَافًا۔

(۷۴۴۲) حضرت عمارہ بن قعقاع رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں آپ نے قوتًا کی بجائے کفافًا کا لفظ فرمایا ہے۔

(۷۴۴۳) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ۔

(۷۴۴۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت سے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آئے کبھی بھی لگاتار تین راتیں گیہوں کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فانی دُنیا سے رحلت فرما گئے۔

(۷۴۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ

(۷۴۴۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی لگاتار تین دن تک گندم کی

الْآخَرَانَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔

روٹی سے سیر نہیں ہوئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

(۷۴۴۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۷۴۴۵) سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لگا تار دو دن جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے' یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

(۷۴۴۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(۷۴۴۶) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی تین (دن) سے زیادہ گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔

(۷۴۴۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔

(۷۴۴۷) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین (دن) تک لگا تار گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

(۷۴۴۸)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ۔

(۷۴۴۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آلِ محمد ﷺ دو دنوں تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے' سوائے اس کے کہ صرف ایک کھجور ہی ہوتی تھی۔

(۷۴۴۹)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ وَ يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ۔

(۷۴۴۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ ہمارے ہاں مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہیں جلتی تھی بلکہ صرف کھجور اور پانی پر ہی گزر بسر ہوتی تھی۔

(۷۴۵۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فِى حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ۔

(۷۴۵۰) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں آلِ محمد ﷺ کا ذکر نہیں ہے اور ابوکریب نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ ابن نمیر سے روایت ہے کہ سوائے اس کے کہ کہیں سے ہمارے لیے گوشت آجاتا (تو ہم کھا لیتے)۔

(۷۴۵۱)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ اِلَّا شَطْرَ شَعِيْرٍ فِي رَفٍّ لِي فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

(۷۴۵۱)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے برتن میں سوائے تھوڑے سے جو کے کھانے کے اور کچھ نہیں تھا۔ میں اسی برتن میں بہت دنوں تک کھاتی رہی، میں نے اس برتن کو ماپا تو اس میں سے جو ختم ہو گئے۔

(۷۴۵۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِي اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِي اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ۔

(۷۴۵۲)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی تھیں اللہ کی قسم! اے میرے بھتیجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے تو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں (اتنے عرصہ تک) آگ نہیں جلتی تھی۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے خالہ! پھر آپ کس طرح زندگی گزارتیں تھیں؟ (یعنی کیا کھاتی تھیں؟) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کھجور اور پانی، سوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انصاری ہمسائے تھے اور ان کے دودھ والے جانور تھے۔ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُن جانوروں کا دودھ بھیج دیتے تھے تو وہ دودھ آپ ہمیں پلا دیتے تھے۔

(۷۴۵۳)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ (اَحْمَدُ) اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَ زَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

(۷۴۵۳)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کا تیل تک سیر ہو کر نہیں کھائے۔

(۷۴۵۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ (اُمِّهٖ) صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ۔

(۷۴۵۴)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھجور اور پانی سے ہی سیر ہوتے تھے۔

(۷۴۵۵)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۷۴۵۵)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور ہم (اب تک) پانی اور کھجور سے ہی سیر ہوتے تھے۔

(۷۴۵۶)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ۔

(۷۴۵۶) حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ ان دونوں روایات میں ہے کہ ان دونوں چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے بھی سیر نہیں ہوتے تھے۔

(۷۴۵۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِيَدِهٖ مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

(۷۴۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اور ابن عباد نے اپنی روایت میں وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ کے الفاظ کہے ہیں۔ یعنی قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاتار تین دن تک اپنے گھر والوں کو گندم کی روٹی سے سیر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

(۷۴۵۸)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُشِيْرُ (بِاِصْبَعِهٖ) مِرَارًا يَقُوْلُ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِيَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

(۷۴۵۸) حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلیوں سے بار بار اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں نے لگاتار تین دن تک کبھی بھی گندم کی روٹی سے سیر ہو کر نہیں کھایا' یہاں تک کہ آپ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

(۷۴۵۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَ شَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ وَ قُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهٖ۔

(۷۴۵۹) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے اور پیتے نہیں ہو؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

(۷۴۶۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ

(۷۴۶۰) حضرت سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضُوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ۔

مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے اور زہیر کی اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ تم تو طرح 'طرح کی کھجور اور مسکہ کے علاوہ راضی نہیں ہوتے۔

(۷۴۶۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

(۷۴۶۱) حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ لوگوں نے جو دنیا حاصل کر لی ہے' اُس کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ سارا دن بھوک کی وجہ سے بے قرار رہتے تھے۔ آپ خراب کھجور تک نہ پاتے تھے کہ جس سے آپ اپنا پیٹ بھر لیں۔

(۷۴۶۲)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِي اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ۔

(۷۴۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا ہم مہاجرین فقراء میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس آدمی سے فرمایا: کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تو رہتا ہے؟ ' وہ کہنے لگا: ہاں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تو غنی لوگوں میں سے ہے۔ اُس آدمی نے کہا: میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

(۷۴۶۳)قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ (اِنَّا) وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ اِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا۔

(۷۴۶۳) حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں اُن کے پاس موجود تھا۔ وہ آدمی کہنے لگا: اے ابومحمد! اللہ کی قسم ہمارے پاس کچھ نہیں ہے' نہ خرچ نہ سواری' نہ مال ومتاع۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن تینوں آدمیوں سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم ہماری طرف لوٹ آؤ' ہم تمہیں وہ دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں: ہم مہاجرین فقراء

قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ وہ آدمی کہنے لگا: ہم لوگ صبر کریں گے اور ہم کچھ نہیں مانگتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ نے آخرت کے مقابلہ میں دُنیا اور مال و دولت کی حقیقت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اسی باب کی ابتدائی احادیث مبارکہ میں دنیا کو مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت قرار دیا گیا اور دنیا کو بکری کے مرنے ہوئے بچے کی مانند قرار دیا اور اس کے علاوہ بے شمار احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ سب اس لیے کہ تم اپنی طلب وفکر کا مرکز اس دنیا کو نہ بناؤ بلکہ تم آخرت کے طالب بنو۔ مسند احمد میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دُنیا کو اپنا محبوب ومطلوب بنائے گا وہ اپنی آخرت کا ضرور نقصان کرے گا اور جو کوئی آخرت کو محبوب بنائے گا وہ اپنی دنیا کا ضرور نقصان کرے گا (تو جب دنیا و آخرت میں سے ایک کو محبوب بنانے سے دوسرے کا نقصان برداشت کرنا لازم اور ناگزیر ہو تو عقل و دانش کا تقاضا یہی ہے کہ) فنا ہو جانے والی دنیا کے مقابلے میں باقی رہنے والی آخرت کو اختیار کیا جائے۔

اِس حدیث مبارکہ سے اس بات کی وضاحت بھی ہو رہی ہے کہ جو آدمی دنیا کو اپنا محبوب ومطلوب بنائے گا تو اُس کی اصل فکر و جدو جہد دنیا ہی کے لیے ہوگی جس کا نتیجہ بہر حال آخرت کا خسارہ ہوگا اسی طرح جو آدمی آخرت کو اپنا محبوب و مقصود بنائے گا تو اُس کی اصل سعی و کوشش آخرت ہی کے لیے ہوگی اور وہ آدمی ایک دنیا پرست کی طرح دنیا کے لیے جدو جہد نہیں کرے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دنیا کو زیادہ نہیں سمیٹ سکے گا۔ پس صاحب ایمان بندوں کو چاہیے کہ وہ اپنی محبت اور چاہت کے لیے آخرت کو منتخب کرے جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور دنیا تو صرف چند روز میں فنا ہو جانے والی ہے' واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۳۵ باب النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلٰى اَهْلِ الْحِجْرِ اِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَاكِيًا

باب: پتھر والوں (قومِ ثمود) کے گھروں پر سے داخل ہونے کی ممانعت کے بیان میں' سوائے اس کے کہ جو روتا ہوا داخل ہو

(۷۴۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

(۷۴۶۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھروں والے یعنی قومِ ثمود کے بارے میں فرمایا: اُس قوم کے گھروں کے پاس سے نہ گزرو کیونکہ انہیں عذاب دیا گیا ہے' سوائے اسکے کہ وہاں سے روتے ہوئے گزرو اور اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو پھر وہاں سے نہ گزرو کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے کہ جو عذاب قومِ ثمود پر مسلط ہوا تھا۔

(۷۴۶۵) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِنَ ثَمُوْدَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

(۷۴۶۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پتھر یعنی قومِ ثمود کے مقامات کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم ان لوگوں کے گھروں کے

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوا بَاکِیْنَ حَذَرًا اَنْ یُصِیْبَکُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتّٰی خَلَّفَهَا۔

پاس سے نہ گزرو کہ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' سوائے اسکے کہ تم وہاں سے روتے ہوئے گزرو اور اس بات سے بچو کہ کہیں تمہیں بھی (وہ عذاب) نہ آن پہنچے کہ جو عذاب اُن کو پہنچا پھر اپنی سواری کو ڈانٹ کر جلد چلایا یہاں تک کہ قومِ ثمود کے گھروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

(٧٤٦٦)حَدَّثَنِی الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَ عَجَنُوا بِهِ الْعَجِیْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُهَرِیْقُوا مَا اسْتَقَوْا وَ یَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِیْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِی کَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ۔

(٧٤٦٦) حضرت عبداللہ بن عمرؓ خبر دیتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قومِ ثمود کے علاقہ میں اُترے تو انہوں نے اس جگہ کے کنوؤں سے پینے کا پانی لیا اور انہوں نے اس پانی سے آٹا بھی گوندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا: پینے والا پانی بہا دیا جائے اور اس پانی سے گوندھا گیا آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے اور آپ نے اُن کو حکم فرمایا کہ اس کنوئیں سے پانی لیا جائے کہ جس کنوئیں پر حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پینے آئی تھی۔

(٧٤٦٧)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ۔

(٧٤٦٧) حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں' سوائے اسکے کہ اس میں ہے: انہوں نے اس سے پانی پیا اور اس سے انہوں نے آٹا بھی گوندھا۔

١٣٣٦باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ وَالْیَتِیْمِ

باب: بیوہ' مسکین' یتیم کے ساتھ نیکی (حسن سلوک) کرنے کے بیان میں

(٧٤٦٨)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِی عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاهِدِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَکَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَ کَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ۔

(٧٤٦٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکینوں پر کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے (مجاہد) کی طرح ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ اس قائم کی طرح ہے کہ جو نہ تھکتا ہو اور اس صائم کی طرح ہے کہ جو افطار نہ کرتا ہو۔

(٧٤٦٩)حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدِ الدِّیْلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَیْثِ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

(٧٤٦٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی یتیم بچے کی کفالت کرنے والا' اُس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا اس کے علاوہ اور جو کوئی بھی ہو' میں اور وہ جنت میں اس طرح

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی۔

سے ہوں گے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے شہادت کی اور درمیانی اُنگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ (یعنی جس طرح یہ دو اُنگلیاں ساتھ ملی ہوئی ہیں' آپ نے فرمایا کہ میں اور یتیم بچے کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح سے ہوں گے۔)

۱۳۳۷باب فَضْلِ بِنَآءِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجدیں بنانے کی فضیلت کے بیان میں

(۷۴۷۰)حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ (الْاَيْلِيُّ) وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰی مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ هَارُوْنَ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(۷۴۷۰) حضرت عبید اللہ خولانی رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو (شہید کر کے) دوبارہ بنایا تو لوگ اس بارے میں باتیں کرنے لگے (تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تم نے بڑی کثرت سے باتیں کیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے مسجد بنائی۔ راوی بکیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: جس آدمی نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اللہ کا گھر (مسجد) بنایا تو اللہ اِس طرح کا ایک گھر جنت میں بنائے گا اور ہارون کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

(۷۴۷۱)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی كِلَاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ ‹قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُخْلَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوْا اَنْ يَدَعَهٗ عَلٰی هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ۔

(۷۴۷۱) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے اسے ناپسند سمجھا اور وہ لوگ اس بات کو پسند کرنے لگے کہ اس مسجد کو اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے اللہ کے لیے مسجد بنائی تو اللہ جنت میں اُس کے لیے اِس جیسا ایک گھر بنا دے گا۔

(۷۴۷۲)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ (الْحَنْظَلِيُّ) اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(۷۴۷۲) حضرت عبدالحمید بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ ان دونوں روایات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

۱۳۳۸باب فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلٰی

باب: مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرنے کی

الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

(۷۴۷۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِى بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرِ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِى سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِى حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِى حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِى سَمِعَ فِى السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ سَاَلْتَنِى عَنِ اسْمِى قَالَ اِنِّى سَمِعْتُ صَوْتًا فِى السَّحَابِ الَّذِى هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّى اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ اَنَا وَ عِيَالِى ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ۔

(۷۴۷۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوٗدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِى الْمَسَاكِيْنِ وَالسَّائِلِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔

فضیلت کے بیان میں

(۷۴۷۳)حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: (ایک مرتبہ) ایک آدمی ایک جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں باغ کو پانی لگاؤ تو پھر ایک بادل ایک طرف چلا اور اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی اور وہاں نالیوں میں سے ایک نالی (بارش کے پانی سے) بھر گئی۔ وہ آدمی برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا کہ اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاوڑے سے پانی اِدھر اُدھر کر رہا ہے۔ اُس آدمی نے باغ والے آدمی سے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا: فلاں اور اس نے وہی نام بتایا کہ جو اُس نے بادلوں میں سنا تھا۔ پھر اس باغ والے آدمی نے اس سے کہا: تو نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے ان بادلوں میں سے جس سے یہ پانی برسا ہے' ایک آواز سنی ہے کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس باغ کو سیراب کر۔ (اے اللہ کے بندے!) تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اُس نے کہا: جب تو نے یہ کہا ہے کہ تو سنو: میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی صدقہ خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی اس میں سے میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں جبکہ ایک تہائی میں اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔

(۷۴۷۴)حضرت وہب بن کیسان ﷺ روایت بیان کرتے ہیں' سوائے اس کے کہ اس میں اس نے کہا: اس میں سے ایک تہائی مسکینوں' مانگنے والوں اور مسافروں پر (صدقہ و خیرات) کرتا ہوں۔

۱۳۳۹باب تَحْرِيْمِ الرِّيَاءِ

(۷۴۷۵)حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنِى رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى

باب: ریاکاری (دکھلاوے) کی حرمت کے بیان میں

(۷۴۷۵)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ میں شرک والوں کے شرک سے بے پروا ہوں' جو آدمی میرے لیے کوئی ایسا کام کرے کہ جس میں میرے علاوہ کوئی

الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَ شِرْكَهُ۔

میرا شریک ہو تو میں اسے اور اُس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔

(۷۴۷۶)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَمِيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ رَايَا رَايَا اللّٰهُ بِهٖ۔

(۷۴۷۶)حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی لوگوں کے دکھلاوے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کاروں کی سزا دے گا۔

(۷۴۷۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهٖ۔

(۷۴۷۷)حضرت جندب علقی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی دکھلاوے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی بُرائیاں لوگوں کو دکھلائے گا۔

(۷۴۷۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۷۴۷۸)حضرت سفیان رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میں نے ان کے علاوہ کسی سے نہیں سنا جو کہتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۷۴۷۹)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيْدٌ اَظُنُّهٗ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ۔

(۷۴۷۹)حضرت ابن حارث بن ابی موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن کہیل ؓ سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جندب ؓ سے سنا اور کسی سے نہیں سنا جو کہتا ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں (اور پھر یہ روایت) ثوری کی روایت کی طرح بیان کی۔

(۷۴۸۰)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ الْوَلِيْدُ ابْنُ حَرْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۷۴۸۰)حضرت الصدوق الامین ولید بن حرب اسی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۳۴۰ باب حِفْظِ اللِّسَانِ

باب: زبان کی حفاظت کے بیان میں

(۷۴۸۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ

(۷۴۸۱)حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ بندہ (بعض اوقات) ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِى النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

اس قدر اُتر جاتا ہے' جس قدر کہ مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

(۷۴۸۲)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُمَرَ الْمَكِّىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِىْ بِهَا فِى النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

(۷۴۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ (بعض اوقات) کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا جبکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دُور جا کر گرتا ہے کہ جتنا مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں زبان کی حفاظت کی اہمیت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس سے سوچ سمجھ کر کوئی بات نکالنی چاہیے اور اچھی بات ہی زبان سے نکالنی چاہیے کیونکہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی اور میٹھی بات بھی ایک صدقہ ہے'' کسی کے ساتھ اچھی بات' شیریں انداز میں کرنا اُس کے دل کی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور اللہ کے کسی بندے کو خوش کرنا بلاشبہ بڑی نیکی ہے۔

۱۳۴۱باب عُقُوْبَةِ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَ يَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يَفْعَلُهُ

باب: جو آدمی دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور خود نیکی نہ کرتا ہو اور دوسروں کو بُرائی سے روکتا ہو اور خود بُرائی کرتا ہو ایسے آدمی کی سزا کے بیان میں

(۷۴۸۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِى كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى وَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَلَا تَدْخُلُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ فَقَالَ اَتَرَوْنَ اَنِّى لَا اُكَلِّمُهٗ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهٗ فِيْمَا بَيْنِى وَ بَيْنَهٗ مَا دُوْنَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَكُوْنُ عَلَىَّ اَمِيْرًا اِنَّهٗ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى

(۷۴۸۳) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ مجھ سے کہا گیا کیا تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں جاتے اور اُن سے بات نہیں کرتے؟ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کرتا۔ میں تمہیں سناتا ہوں' اللہ کی قسم! میں اُن سے بات کر چکا ہو' جو بات میں نے اپنے اور ان کے بارے میں کرنا تھی' میں وہ بات کھولنا نہیں چاہتا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو کہ وہ سب لوگوں سے بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن لینے کے بعد۔ آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل آئیں گی' وہ

بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ۔

آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے۔ دوزخ والے اُس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے' اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ (یعنی آج تو کس حالت میں ہے؟) کیا تو لوگوں کو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور بُرائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو بُرائی سے منع کرتا تھا لیکن میں خود بُرائی میں مبتلا تھا۔

(۷۴۸۴)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ فِيْمَا يَصْنَعُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ۔

(۷۴۸۴) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اُن سے بات کریں (اور پھر آ گئے) مذکورہ روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی پہلی حدیث مبارکہ میں نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے والے وہ لوگ کہ خود تو نہ نیکی کریں اور نہ ہی بُرائی سے بچیں ایسے لوگوں کے لیے اس قدر سخت وعید بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو دوزخ میں ڈال کر اُس کی آنتیں باہر نکالی جائیں گی اور پھر وہ اپنی آنتوں کو لے کر اس طرح سے گھومے گا جس طرح کہ گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے۔ اللّٰھم احفظنا منه۔

۱۳۴۲باب النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْاِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهٖ

باب: انسان کو اپنے گناہوں کے اظہار نہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۷۴۸۵)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ اُمَّتِي مُعَافَاةٌ اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهٗ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ فَيَبِيْتُ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَاِنَّ مِنَ الْهِجَارِ۔

(۷۴۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ میری ساری اُمت کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے' سوائے اُن گناہوں کے جو اعلانیہ (یعنی کھلم کھلا) گناہوں کے۔ وہ معاف نہیں کیے جائیں گے وہ یہ کہ بندہ رات کو کوئی گناہ کرتا ہے پھر صبح کو اس کا پروردگار اُس کے گناہ کی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن وہ (دوسرے لوگوں) سے کہتا ہے: اے فلاں! میں نے گزشتہ رات ایسے ایسے گناہ کیا اور رات گزاری۔ پروردگار نے تو اسے چھپایا اور ساری رات پردہ پوشی کی لیکن صبح ہوتے ہی اس نے اس گناہ کو ظاہر کر دیا' جسے اللہ عزوجل نے چھپایا تھا۔

تشریح اِس باب کی حدیثِ مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ نے بندوں کو اپنے گناہوں کو چھپانے کی تعلیم کی ہے اور اس بات سے منع فرمایا کہ اپنے اُن گناہوں کو ظاہر نہ کیا جائے وہ انسان کس قدر بدفطرت ہے کہ اللہ تو اس کے گناہ کو چھپائے رکھتا ہے اور اور یہ خود ہی اپنے گناہ کو ظاہر کردیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس حدیثِ مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت کے سارے گناہ معاف فرمادے گا مگر جو اعلانیہ کھلم کھلم علی الاعلان گناہ کیے جائیں گے اُن کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔ حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی مدظلہ نے چند اعلانیہ گناہ لکھے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

① داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا' کٹانا یا منڈوانا' دِل میں اللہ کے حبیب ﷺ کی صورتِ مبارکہ سے نفرت ہو تو ایمان کہاں؟
② شرعی پردہ نہ کرنا
③ مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا
④ بلاضرورت کسی جاندار کی تصویر کھینچنا' کھنچوانا' دیکھنا' رکھنا اور تصویر والی جگہ جانا۔
⑤ گانا' بجانا سننا۔
⑥ ٹی۔وی' (وی سی آر اور دیگر ایسی بیہودگیاں) دیکھنا۔
⑦ حرام کھانا جیسے بنک اور انشورنس وغیرہ کی کمائی۔
⑧ غیبت کرنا اور سننا۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے حبیب ﷺ کی پوری اُمت کو اپنی بغاوتوں اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے کہ دُنیا و آخرت کے ہر قسم کے عذاب اور پریشانی سے نجات عطا فرمائے' آمین۔

۱۳۴۳ باب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَ كَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ

باب: چھینکنے والے کو جواب دینا اور جمائی لینے کی کراہت کے بیان میں

(۷۴۸۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَ عَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَ اِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ۔

(۷۴۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ نے اُن میں سے ایک کو چھینکنے کا جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا تو اس نے عرض کیا: آپ نے فلاں کو چھینکنے کا جواب دیا اور مجھے چھینکنے کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: اس نے (چھینکنے کے بعد) الحمد للہ کہا اور تو نے (چھینکنے کے بعد) الحمد للہ نہیں کہا۔

(۷۴۸۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۷۴۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۷۴۸۸) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۷۴۸۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ فِي بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَ عَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى اُمِّي فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَ هَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَ عَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَ عَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ۔

موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیٹی کے گھر میں تھے۔ مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو چھینک آئی تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُسے جواب دے دیا۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور انہیں اس کی خبر دی تو وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: آپ کے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی تو آپ نے اسے جواب نہیں دیا اور اس نے چھینکا تو آپ نے اسے جواب دے دیا۔ تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لڑکے کو چھینک آئی لیکن اُس نے الحمد للہ نہیں کہا' اس لیے میں نے اس کو جواب نہیں دیا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیٹی کو چھینک آئی اور اُس نے الحمد للہ کہا تو میں نے اُس کو جواب دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے تو تم اس کا جواب دو اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم اس کو جواب نہ دو۔

(۷۴۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى فَقَالَ (لَهٗ) رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ۔

(۷۴۸۹) حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کے باپ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لیے دُعا فرمائی: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ پھر اُس آدمی نے دوسری مرتبہ چھینکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کے بارے میں فرمایا: اسے (تو) زکام ہے۔

(۷۴۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ التَّثَاوُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

(۷۴۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے۔

(۷۴۹۱) حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ

(۷۴۹۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنًا لِاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ اَبِي عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(۷۴۹۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ۔

(۷۴۹۲)حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اُسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے اس کو روکے (یعنی اپنا ہاتھ اپنے مُنہ پر رکھے) کیونکہ شیطان (مُنہ کے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(۷۴۹۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

(۷۴۹۳)حضرت ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو تمہیں چاہیے کہ جس قدر ہو سکے اُسے روکو کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(۷۴۹۴)حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ عَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

(۷۴۹۴)حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اور پھر) بشر اور عبدالعزیز کی روایت کی طرح روایت نقل کی۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ نے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ جب تم میں سے کسی آدمی کو چھینک آئے تو اُسے الحمدللہ کہنا چاہیے اور سننے والے کو جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہیے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوا کہ اگر کوئی چھینک کر الحمدللہ کہے تو اسے جواب دینا چاہیے اگر وہ الحمدللہ نہ کہے تو جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر چھینکنے والے کو زکام ہو یا اور کوئی تکلیف ہو جس کی وجہ سے چھینکیں آتی ہی چلی جارہی ہوں تو تین مرتبہ کے بعد جواب دینا ضروری نہیں۔ (مرقاة و عمل اليوم والليلة ابن السنى)

۱۳۴۴باب فِيْ اَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

باب: متفرق احادیثِ مبارکہ کے بیان میں

(۷۴۹۵)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَ خُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَ خُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

(۷۴۹۵)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کی لپیٹ سے پیدا کیا گیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس چیز سے (جس کا ذکر قرآن مجید میں) کیا گیا ہے۔

۱۳۴۵باب فِي الْفَارِ وَاَنَّهٗ مَسْخٌ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ چوہا مسخ شدہ ہے

(۷۴۹۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ جَمِيْعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا قُلْتُ ا اَقْرَاُ التَّوْرَاةَقَالَ اِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهٖ لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ۔

(۷۴۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا اور یہ پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کہاں گیا ہے؟ اور میرا خیال ہے کہ وہ (مسخ شدہ) چوہے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے اور جب ان کے سامنے بکریوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ پی لیتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: کیا تو نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے بار بار یہی پوچھا تو میں نے کہا: کیا آپ نے توراۃ پڑھی ہے؟ اسحق نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اُس گروہ کا کیا ہوا۔

(۷۴۹۷)حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ الْفَارَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهٗ وَ يُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْاِبِلِ فَلَا تَذُوْقُهٗ فَقَالَ لَهٗ كَعْبٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ۔

(۷۴۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چوہا مسخ شدہ (انسان) ہے اور اس بات کی نشانی یہ ہے کہ جب چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے پی جاتا ہے اور اونٹوں کا دودھ رکھا جائے تو اسے نہیں پیتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث) سنی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا میرے اوپر تورات نازل ہوئی تھی؟

۱۳۴۶باب لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا

(۷۴۹۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

(۷۴۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

(۷۴۹۹)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ (ابْنُ يَحْيٰى) قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ

(۷۴۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۱۳۴۷ باب الْمُؤْمِنُ اَمْرُهٗ كُلُّهٗ خَيْرٌ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ مؤمن کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے

(۷۵۰۰) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ جَمِيْعًا عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ۔

(۷۵۰۰) حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اُس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں۔ سوائے اس مؤمن آدمی کے کہ اگر اُسے کوئی تکلیف بھی پہنچی تو اُس نے شکر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اُس نے صبر کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے۔

تشریح: اِس باب کی حدیث مبارکہ میں جناب نبی کریم ﷺ نے حقیقی مؤمن بندے کی نشاندہی فرمائی ہے کہ وہ ہر حال میں خوش رہتا ہے اور اس کے ہر معاملے میں اسے ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس لیے الحمدللہ علی کل حال' ہر حقیقی مؤمن بندے کا وظیفہ ہونا چاہیے اور اس پر ہی اُسے عمل پیرا ہونا چاہیے۔

۱۳۴۸ باب النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ اِذَا كَانَ فِيْهِ اِفْرَاطٌ وَ خِيْفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوْحِ

باب: کسی کی اس قدر زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت کے بیان میں کہ جس کی وجہ سے اُس کے فتنہ میں پڑنے کا خطرہ ہو

(۷۵۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَ يْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهٗ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ يُحَسِّبُهٗ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَ كَذَا۔

(۷۵۰۱) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس کسی دوسرے آدمی کی تعریف بیان کی تو آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی' تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ کئی مرتبہ آپ نے اسے دہرایا (پھر آپ نے فرمایا) کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کی تعریف ہی کرنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ ایسے کہے: میرا گمان ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور میں اس کے دل کا حال نہیں جانتا' انجام کا علم اللہ ہی کو ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے۔

(۷۵۰۲)وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِی رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ يْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يُرَىٰ اَنَّهُ كَذَاكَ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا۔

(۷۵۰۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں فلاں کام میں اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی اُس سے بہتر نہیں ہے۔تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔آپ نے یہ جملہ کئی مرتبہ دہرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی تعریف ضرور ہی کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ فرمائے: میں گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہی ہے اور وہ اس پر یہ بھی رائے رکھے کہ میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو بہتر نہیں سمجھتا۔

(۷۵۰۳)وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ لَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ۔

(۷۵۰۳) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یزید بن زریع کی روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔صرف لفظی تبدیلی کا فرق ہے۔

(۷۵۰۴)حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَ يُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

(۷۵۰۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کسی آدمی کے بارے میں بہت زیادہ تعریف سنی تو آپ نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی پشت کاٹ دی۔

(۷۵۰۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلٰى اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

(۷۵۰۵) حضرت ابومعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور وہ امیروں میں سے ایک امیر آدمی کی بڑی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس آدمی کے منہ پر مٹی ڈالنے لگے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ بہت زیادہ تعریف کرنے والے کے چہروں پر مٹی ڈال دیں۔

(۷۵۰۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

(۷۵۰۶) حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصَا فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوا فِي وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ۔

آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک بھاری بدن آدمی تھے تو اس تعریف کرنے والے آدمی کے چہرے میں کنکریاں ڈالنے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو اُن کے چہروں میں مٹی ڈال دو۔

(۷۵۰۷)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۷۵۰۷) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں کسی آدمی کی اس قدر تعریف کرنے کی ممانعت بیان کی گئی ہے کہ جس کی وجہ سے اُس آدمی کے (کہ جس کی تعریف کی جارہی ہو) فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ اس سلسلہ میں علماء لکھتے ہیں کہ اگر ایسی تعریف کرنے کے نتیجہ میں اُس آدمی کے اندر تکبر، غرور اور اتراہٹ پیدا ہو جائے تو ایسی تعریف کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر یہ بات نہ ہو اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو دیگر روایات سے ایسی تعریف کا جواز ثابت ہے اور اسی باب کی آخری روایات میں تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالنے کا جو ذکر ہے اس سلسلے میں علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ اسی طرح کیا جائے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تعریف کرنے والوں کو کوئی انعام وغیرہ نہ دو بلکہ اُن کو یہ بات یاد دلاؤ کہ تم مٹی سے پیدا کیے گئے ہو اس لیے عاجزی اور تواضع اختیار کرو، واللہ اعلم۔

۱۳۴۹ باب مُنَاوَلَةِ الْاَكْبَرِ

باب: (کوئی چیز) بڑے کو دینے کے بیان میں

(۷۵۰۸)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ۔

(۷۵۰۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں تو دو آدمیوں نے مجھے کھینچا، اُن میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھ سے کہا گیا کہ مسواک بڑے کو دو تو پھر میں نے چھوٹے سے لے کر بڑے کو دے دی۔

۱۳۵۰ باب التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيْثِ وَ حُكْمِ

باب: حدیثِ مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنے اور علم کے لکھنے

كِتَابَةِ الْعِلْمِ کے حکم کے بیان میں

(۷۵۰۹)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا بِهٖ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَ يَقُوْلُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذَا وَ مَقَالَتِهٖ آنِفًا اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔

(۷۵۰۹)حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: سن حجرہ والی سن' اے حجرہ والی سن اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں پھر جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوگئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہ سے فرمایا: کیا تو نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیثیں نہیں سنیں کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا آدمی انہیں شمار کرنا چاہتا تو انہیں شمار کر لیتا۔ (یعنی گن لیتا)

(۷۵۱۰)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّي وَ مَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَ حَدِّثُوْا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(۷۵۱۰)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے (کوئی بات) نہ لکھو اور جس آدمی نے قرآن مجید کے علاوہ مجھ سے (کچھ سن کر) لکھا ہے تو وہ اسے مٹا دے اور مجھ سے (سنی ہوئی احادیث) بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں اور جس آدمی نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

تشریح نزولِ قرآن مجید کے ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ کوئی آدمی قرآن مجید کے علاوہ میری کوئی بات نہ لکھے تاکہ قرآن مجید کا لکھنا اور احادیث مبارکہ کا لکھنا آپس میں ملتبس (خلط ملط) نہ ہو جائے پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث مبارکہ کو لکھنے کا حکم فرما دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو لکھنے کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس صحیفہ موجود تھا اور حضرت عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس احادیث لکھی ہوئی کتاب تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ احادیث لکھا کرتے تھے جبکہ میں نہیں لکھتا تھا۔ ان تمام روایات سے حدیث لکھنے کا جواز ہے کہ حدیثِ مبارکہ لکھنے کا حکم ثابت ہوتا ہے اور اسی بات پر تمام اُمت کا اجماع ہے۔

۱۳۵۱ باب قِصَّةِ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ

باب: اصحاب الاخدود (یعنی خندق والے) اور جادوگر اور ایک اور غلام کے واقعہ کے بیان میں

(۷۵۱۱)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ

(۷۵۱۱)حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی (قوموں میں) ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اُس نے بادشاہ سے

قَبْلَكُمْ وَ كَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّي قَدْ
كَبُرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ
غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ
اِلَيْهِ وَ سَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ
بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا
ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ
حَبَسَنِي اَهْلِي وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي
السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ
قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ
اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ
الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَ مَضَى
النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ
اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى
وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَ كَانَ
الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ
سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ
فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ
شَفَيْتَنِي فَقَالَ اِنِّي لَا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ
اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ
فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ
يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ
رَبِّي قَالَ اَوَ لَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَ رَبُّكَ اللّٰهُ
فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ
بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا
تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ تَفْعَلُ وَ تَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّي
لَا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ

کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تا کہ میں اسے جادو سکھا دوں تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لیے اُس بوڑھے جادوگر کی طرف بھیج دیا۔ جب وہ لڑکا چلا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (اور اس کی باتیں سنتا) اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر (دیر سے آنے کی وجہ سے) اس لڑکے کو مارتا تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے (کسی کام کیلئے) روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اُس طرف آیا) تو اس نے کہا: میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے؟ اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا: اے اللہ! اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تا کہ (یہاں راستہ سے) لوگوں کا آنا جانا (شروع) ہو اور پھر وہ پتھر اُس درندے کو مار کر اُسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا: اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ پھر اگر تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کرتا تھا۔ بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا۔ اُس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اُس کے پاس آیا اور اُسے کہنے لگا: اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر

حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْ ءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَاْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْ ءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَاْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْ ءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَ كَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ فَاحْمِلُوْهُ فِي قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَ شِئْتَ فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَ تَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ صُدْغِهِ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ

آیا ہوں وہ سارے تمہارے لیے ہیں۔ اُس لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے شفا عطا فرما دی۔ پھر وہ آدمی (جسے شفا ہوئی) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی؟ اُس نے کہا: میرے ربّ نے۔ اُس نے کہا: کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی ربّ بھی ہے؟ اُس نے کہا: میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اُسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو اُس لڑکے کے بارے میں کہا (اس لڑکے کو بلایا گیا) پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اُس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے؟ اور ایسے ایسے کرتا ہے۔ لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفاء نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اُسے پکڑ کر عذاب دیا' یہاں تک کہ اُس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا (پھر راہب کو بلوایا گیا) راہب آیا تو اُس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اُس کا سر چیر کر اُس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشیں کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے (پھر اس لڑکے کو بلایا گیا) وہ آیا تو اُس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا۔ اُس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ۔ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ۔

چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اُس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو مجھے ان سے کافی ہے (جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے) اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اُس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا: اللہ پاک نے مجھے ان سے بچا لیا ہے۔ بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا' اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے۔ بادشاہ کے ساتھی اُس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تُو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ پھر وہ کشتی بادشاہ کے اُن ساتھیوں سمیت اُلٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اُس لڑکے سے کہا: تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن سے بچالیا ہے۔ پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تُو مجھے قتل نہیں کر سکتا' جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں۔ بادشاہ نے کہا: وہ کیا؟ اُس لڑکے نے کہا: سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو: اُس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا ربّ ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو۔ پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا: اُس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا ربّ ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا تو سب لوگوں نے کہا: ہم اس لڑکے کے ربّ پر ایمان لائے' ہم اس لڑکے کے ربّ پر ایمان لائے' ہم اس لڑکے کے ربّ پر ایمان لائے۔ بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اُس سے کہا گیا: تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور اُن خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔ بادشاہ نے کہا: جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اُس آدمی کو اس خندق میں ڈلوا دوں گا (جو لوگ اپنے مذہب پر پھرنے سے باز نہ آئے) تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا' یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اُس عورت کے بچے نے کہا: اے امی جان! صبر کر کیونکہ تُو حق پر ہے۔

تشریح قرآن مجید کے تیسویں پارے' سورۃ البروج میں ﴿قُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ [۴ و ۵] کے تحت اس روایت میں یہ سارا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اور اخدود کے معنی خندق کے ہیں۔

۱۳۵۲: باب حَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ وَ قِصَّةِ باب: حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور حضرت

اَبِی الْیَسَرِ

(۷۵۱۲)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ تَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيْثِ وَالسِّيَاقُ لِهَارُوْنَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَاهِدٍ اَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَ عَلٰى اَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَ مُعَافِرِيٌّ وَ عَلٰى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَ مُعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ اَبِي يَا عَمِّ اِنِّي اَرٰى فِي وَجْهِكَ سُفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ اَجَلْ كَانَ لِي عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ اَيْنَ اَبُوْكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ اَرِيْكَةَ اُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ اِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَاْتَ مِنِّي قَالَ اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ خَشِيْتُ وَاللّٰهِ اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ وَاَنْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ وَ كُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ اٰللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قَالَ فَاَتٰى بِصَحِيْفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ قَالَ فَاِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَاِلَّا اَنْتَ فِي حِلٍّ فَاَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَ سَمْعُ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَ وَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ۔

جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث کے بیان میں

(۷۵۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرا باپ علم کے حصول کے لیے قبیلہ حی میں گئے۔ یہ اس قبیلہ کی ہلاکت سے پہلے کی بات ہے۔ تو سب سے پہلے ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُن کا غلام بھی تھا جس کے پاس صحیفوں کا ایک بستہ تھا۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور معافری کپڑا پہنے ہوئے تھے اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور وہ بھی معافری کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے اُن سے کہا: اے چچا! میں آپ کے چہرے میں ناراضگی کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: فلاں بن فلاں حرامی کے اوپر میرا کچھ مال تھا۔ میں اُس کے گھر گیا اور میں نے سلام کیا اور میں نے کہا: کیا وہ (شخص) ہے؟ گھر والوں نے کہا: نہیں۔ اسی دوران جفر کا بیٹا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ اُس نے کہا: آپ کی آواز سن کر میری ماں کے چھپرکھٹ میں داخل ہو گیا ہے۔ پھر میں نے کہا: میری طرف باہر نکل۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو کہاں ہے؟ پھر وہ باہر نکلا تو میں نے اُس سے کہا: تو مجھ سے چھپا کیوں تھا؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے بیان کرتا ہوں اور آپ سے جھوٹ نہیں کہوں گا۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ سے جھوٹ کہتے ہوئے ڈر لگا اور مجھے آپ سے وعدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خوف معلوم ہوا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور اللہ کی قسم! میں ایک تنگ دست آدمی ہوں۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے؟ اُس نے کہا: میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے؟ اُس نے کہا: میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابوالیسر نے پھر فرمایا: کیا تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے؟

اُس نے کہا: میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابوالیسر نے وہ کاغذ (جس پر قرض لکھا ہوا تھا) منگوا کر اپنے ہاتھ سے اُسے مٹا دیا اور فرمایا: اگر تو (پیسے) پائے تو اسے ادا کر دینا ورنہ میں تجھے (قرض) معاف کرتا ہوں (پر اس کے بعد حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے) اپنی آنکھوں پر دو اُنگلیاں رکھ کر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اِس دل نے اس کو یاد رکھا (اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے اپنے دِل کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو آدمی کسی تنگ دست (مقروض) کو مہلت دے یا اس سے اِس کا قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(۷۵۱۳)قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنَا يَا عَمِّ لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ اَوْ اَعْطَيْتَهٗ مُعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مُعَافِرِيَّهٗ وَاَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَ سَمْعُ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَ وَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۷۵۱۳) حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا: اے چچا! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنے معافری کپڑے اُسے دے دیتے یا اس کے معافری کپڑے لے لیتے اور اپنی چادر اُسے دے دیتے تو آپ کا بھی جوڑا پورا ہو جاتا اور آپ کے غلام کا بھی جوڑا پورا ہو جاتا۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے میرے سر پر (ہاتھ) پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اسے برکت عطا فرما (اور پھر فرمایا) اے بھتیجے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا (اور انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان کو وہی کچھ کھلاؤ جو کچھ تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی کچھ پہناؤ جو کچھ تم خود پہنتے ہو اور اگر میں اسے دنیا کا مال و متاع دے دوں میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ قیامت کے دن یہ میری نیکیاں لے (یعنی دنیا ہی میں سب کچھ دینا آسان ہے ورنہ قیامت کے دن نیکیاں دینی پڑیں گی)۔

(۷۵۱۴)ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَ رِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِي هٰكَذَا وَ فَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَ قَوَّسَهَا اَرَدْتُ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِي كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا وَ فِي يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا

(۷۵۱۴) (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلے یہاں تک کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کی مسجد میں آ گئے اور وہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا حضرت جابر اور قبلہ کے درمیان حائل ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں؟ حالانکہ آپ کے پہلو میں ایک چادر رکھی ہوئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں کھول کر (قوس نما شکل بنا کر) میرے سینے پر ماریں اور پھر فرمایا: میں نے یہ اس لیے کیا ہے

بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ لْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَرُوْنِي عَبِيْرًا فَثَارَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَاءَ بِخَلُوْقٍ فِي رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ۔

کہ جب تیری طرح کا کوئی احمق میری طرف آئے تو وہ مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھے تا کہ وہ بھی اسی طرح کرے (کیونکہ ایک مرتبہ) آپ اسی مسجد میں تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ مبارک میں ابن طاب کی لکڑی تھی تو آپ نے مسجد کی قبلہ رخ والی دیوار میں ناک کی کچھ بلغم سی لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اُسے لکڑی سے کھرچ دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے روگردانی کرے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم گھبرا گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ اُس سے روگردانی کرے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی جب بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی اپنی دائیں طرف تھوکے بلکہ اپنی بائیں طرف اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر تھوک نہ رکے تو وہ کپڑے کو لے کر اس طرح کرے۔ پھر آپ نے کپڑے کو لپیٹ کر اور اسے مسل کر دکھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: کوئی خوشبو لاؤ پھر قبیلہ حی کا ایک نوجوان کھڑا ہوا اور دوڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف گیا اور وہ اپنی ہتھیلی پہ کچھ خوشبو رکھ کر لے آیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ خوشبو لکڑی کی نوک پر لگائی اور پھر اسے ناک کی ریزش والی جگہ پر لگائی (جہاں سے آپ نے ناک کی ریزش گندگی وغیرہ کھرچی تھی) اور اسے مل دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اسی وجہ سے اپنی مسجدوں میں خوشبو لگاتے ہو۔

(۷۵۱۵) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَ كَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهٗ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَهٗ فَاَنَاخَهٗ فَرَكِبَهٗ ثُمَّ بَعَثَهٗ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهٗ شَاْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهٗ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلْ عَنْهُ فَلَا يَصْحَبْنَا مَلْعُوْنٌ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى

(۷۵۱۵) (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بطن بواط کے غزوہ میں چلے اور آپ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہم پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سواری کرتے تھے۔ اس اونٹ پر ایک انصاری آدمی کی سواری کی باری آئی تو اُس نے اونٹ کو بٹھایا اور پھر اس پر چڑھا اور پھر اسے اُٹھایا اس نے کچھ شوخی دکھائی تو انصاری نے کہا: شاء اللہ! تجھ پر لعنت کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟ انصاری نے عرض کیا: میں ہوں! اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ نے

اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِبُ لَكُمْ۔

فرمایا: اس سے نیچے اُتر جا اور ہمارے ساتھ کوئی لعنت کیا ہوا اونٹ نہ رہے (اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا) کہ اپنی جانوں کے خلاف بددُعا نہ کیا کرو اور نہ ہی اپنی اولاد کے خلاف بددُعا کیا کرو اور نہ ہی اپنے مالوں کے خلاف بددُعا کیا کرو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بددُعا ایسے وقت میں مانگی جائے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا جاتا (قبولیت دُعا کا وقت) ہو اور تمہیں عطا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ تمہاری وہ دُعا قبول فرمالے۔

(۷۵۱۶)سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كَانَ عُشَيْشِيَةٌ وَ دَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَجُلٍ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَ يَسْقِيْنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ ابْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيْهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَتَاْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ فَشَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِيُصَلِّيَ وَ كَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ وَ كَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَا

(۷۵۱۶) (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب شام ہوگئی اور ہم عرب کے پانیوں میں سے کسی پانی کے قریب ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون آدمی ہے کہ جو ہم سے پہلے آگے جا کر حوض کو درست کرے اور خود بھی پانی پیئے اور ہمیں بھی پانی پلائے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی (آگے جائے گا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کون آدمی جائے گا؟ تو جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر ہم دونوں ایک کنوئیں کی طرف چلے اور ہم نے حوض میں ایک ڈول یا دو ڈول (پانی کے) ڈالے پھر اسے بھر دیا پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم (پانی پینے کی) اجازت دیتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! پھر آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اور اس نے پانی پیا۔ پھر آپ نے اس اونٹنی کی باگ کھینچی تو اُس نے پانی پینا بند کر دیا اور اُس نے پیشاب کیا پھر آپ نے اسے علیحدہ لے جا کر بٹھا دیا پھر رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ پھر میں کھڑا ہوا اور اسی جگہ سے وضو کیا کہ جس جگہ سے رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تھا اور جبار بن صخر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور میرے اوپر ایک چادر تھی جو کہ چھوٹی تھی میں نے اس کے دونوں کناروں کو پلٹا تو وہ میرے کندھوں تک نہیں پہنچتی تھی۔ پھر میں نے اسے اوندھا کیا اور اس کے دونوں کناروں کو پلٹا کر اسے اپنی گردن پر باندھا۔ پھر

لَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ يَعْنِي شُدَّ وَ سَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا. جَابِرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حِقْوِكَ۔

میں آ کر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اور گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے وضو کیا پھر وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر پیچھے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کیا پھر رسول اللہ ﷺ گھور کر میری طرف دیکھنے لگے جسے میں سمجھ نہ سکا۔ بعد میں سمجھ گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا کہ اپنی کمر باندھ لے تاکہ تمہارا ستر نہ کھل جائے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: جب تمہاری چادر بڑی ہو تو اس کے دونوں کناروں کو الٹا لو اور جب چادر چھوٹی ہو تو اسے اپنی کمر پر باندھ لو۔

(۷۵۱۷) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا (فِي) كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمُصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهٖ وَ كُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَ نَاْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا لَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا۔

(۷۵۱۷) (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی کو روزانہ ایک کھجور ملتی تھی اور یہی ہماری خوراک تھی اور وہ اس کھجور کو چوستا رہا اور پھر اسے اپنے کپڑے میں لپیٹ کر رکھ لیتا تھا اور ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑا کرتے تھے اور انہیں کھایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں اور کھجوریں تقسیم کرنے والے آدمی سے ایک غلطی ہو گئی کہ (وہ ہمارے ایک آدمی کو کھجور دینا بھول گیا) تو ہم اس آدمی کو اٹھا کر اس کے پاس لے گئے اور ہم نے گواہی دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تو اُس نے اس آدمی کو کھجور دے دی تو اس نے کھڑے کھڑے کھجور پکڑی اور کھا لی۔

(۷۵۱۸) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَ اِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا

(۷۵۱۸) (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اُترے اور پھر رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے چلے گئے اور میں ایک ڈول میں پانی لے کر (آپ ﷺ کے پیچھے) چلا تو آپ نے کوئی آڑ نہ دیکھی جس کی وجہ سے آپ پردہ کر سکیں۔ اس وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ اُن دونوں درختوں میں سے ایک درخت کی طرف گئے اور اس درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ کے حکم سے میرے تابع ہو جا تو وہ شاخ آپ کے تابع ہو گئی جس طرح کہ وہ اونٹ اپنے کھینچنے والے کے تابع ہو جاتا ہے' جس کو نکیل پڑی ہوئی ہو۔ پھر آپ دوسرے درخت کی

فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَ قَالَ (مُحَمَّدٌ) بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمٰعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَ شِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ بِمَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَ غُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَ حَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ لِي فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَ غُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ ذَاكَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ۔

طرف آئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے حکم سے میرے تابع ہو جا تو وہ شاخ بھی اسی طرح آپ کے تابع ہو گئی' یہاں تک کہ جب آپ دونوں درختوں کے درمیان میں ہوئے تو دونوں کو ملا کر فرمایا: تم دونوں اللہ کے حکم سے آپس میں ایک دوسرے سے جڑ جاؤ تو وہ دونوں جڑ گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس ڈر سے نکلا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ب دیکھ کر دور نہ تشریف لے جائیں۔ میں اپنے آپ سے (یعنی [illegible]) بیٹھے بیٹھے باتیں کرنے لگا تو اچانک میں نے دیکھا کہ سامنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں (اور پھر اس کے بعد) وہ دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور ہر ایک درخت اپنے تنے پر کھڑا ہوا علیحدہ ہو رہا ہے۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر ٹھہرے اور پھر آپ نے اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا۔ ابو اسمٰعیل نے اپنے سر سے دائیں اور بائیں اشارہ کر کے بتایا پھر آپ سامنے آئے اور جب آپ میری طرف پہنچے تو فرمایا: اے جابر! کیا تو نے دیکھا جس جگہ میں کھڑا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں' اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اُن دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور اُن دونوں درختوں میں سے ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ آ جاؤ جس جگہ میں کھڑا ہوں تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف اور ایک شاخ اپنی بائیں طرف ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر کو پکڑا اور اسے توڑا اور اسے تیز کیا' وہ تیز ہو گیا تو پھر میں اُن دونوں درختوں کے پاس آیا۔ تو میں نے اُن دونوں درختوں میں سے ہر ایک سے ایک ایک شاخ کاٹی پھر میں اُن شاخوں کو کھینچتے ہوئے اس جگہ پر لے آیا جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ پھر میں نے ایک شاخ دائیں طرف ڈالی اور دوسری شاخ بائیں طرف ڈالی پھر میں جا کر آپ سے ملا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس طرح آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا' میں نے اُسی طرح کر دیا ہے لیکن اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: (میں یہاں) دو قبروں کے پاس سے گزرا (تو مجھے وحی الٰہی کے ذریعہ پتہ چلا کہ) ان قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں ان کی شفاعت کروں' شاید کہ ان سے عذاب ہلکا کر دیا جائے' جب تک کہ یہ دونوں شاخیں تر رہیں گی۔ (یعنی جب تک سرسبز رہیں گی)

تشریح: اِس باب کی حدیث مبارکہ سے آپ ﷺ کا یہ معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان دونوں قبر والوں کو جو عذاب ہو رہا تھا وہ عذاب آپ ﷺ کو دکھایا۔ آپ ﷺ چونکہ رحمت اللعالمین ہیں اور آپ ﷺ کی رحمت کا تقاضا ہوا کہ اُن سے عذاب ٹل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی شفاعت صرف اس قبر قبول کی کہ جب تک یہ شاخیں تر رہیں گی صرف اُس وقت تک اُن سے عذاب اُٹھالیا جائے گا اور یہ دو شاخیں صرف انہی دو قبر والوں کے لیے مخصوص ہیں اس کے علاوہ نہ آپ ﷺ نے اور نہ ہی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اور نہ ہی فقہاء ائمہ عظام و مجتہدین رحمہم اللہ میں سے کسی نے قبر پر شاخ یا پھول ڈالے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگانِ دین یا عزیز و اقارب کی قبروں پر پھول ڈالتے ہیں' یہ سنت نہیں بلکہ بدعت ہے۔ واللہ اعلم
اِس سلسلے میں جلد اوّل میں تفصیل گزر چکی ہے۔

(۷۵۱۹) قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوْءٍ فَقُلْتُ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِي اَشْجَابٍ لَهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيْدٍ قَالَ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي اَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (اِنِّي) لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ وَ يَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَاُتِيْتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَ فَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَ قَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ بِاسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۷۵۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم لشکر میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! لوگوں میں آواز لگا دو کہ وضو کر لیں پھر میں نے آواز لگائی کہ وضو کرلو' وضو کرلو' وضو کرلو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قافلہ میں تو کسی کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے اور انصار کا ایک آدمی جو رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک پرانا مشکیزہ جو کہ لکڑی کی شاخوں پر لٹکا ہوا تھا اس میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جا کر دیکھو کہ اُس کے مشکیزے میں پانی ہے یا نہیں؟ میں اُس انصاری کی طرف گیا اور اُس کے مشکیزے میں دیکھا کہ اُس کے منہ میں سوائے ایک قطرے کے اور کچھ بھی نہیں ہے اگر میں اس مشکیزے کو انڈیلوں تو خشک مشکیزہ اسے پی جائے پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس انصاری کے مشکیزے میں سوائے ایک قطرہ پانی کے اور کچھ نہیں پایا اگر میں اسے اُلٹاتا تو خشک مشکیزہ اسے پی لیتا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس مشکیزے کو میرے پاس لے کر آؤ پھر میں اُس مشکیزہ کو لے کر آیا اور اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر آپ کچھ بات کرنے لگے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ فرما رہے تھے اور آپ اپنے ہاتھ مبارک سے اس مشکیزے کو دباتے جاتے پھر وہ مشکیزہ مجھے عطا فرمایا اور فرمایا: اے جابر! آواز لگاؤ کہ قافلے میں سے کسی کا پانی کا بڑا برتن لایا جائے۔

وَسَلَّمَ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوْا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَهٗ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى۔

میں نے آواز لگائی اور بڑا برتن لایا گیا اور لوگ اس برتن کو اُٹھا کر لائے۔ میں نے اس بڑے برتن کو آپ کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشکیزے میں اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اس طرح سے پھیلا کر اور اُنگلیوں کو کھلا کر کے اس مشکیزے کی تہ میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور آپ نے فرمایا: اے جابر! پکڑ اور بسم اللہ کہہ کر میرے ہاتھوں پر پانی ڈال میں نے بسم اللہ کہہ کر اس مشکیزے میں سے پانی آپ کے ہاتھ مبارک پر ڈالا تو میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنگلیوں کے درمیان سے جوش مار رہا ہے پھر اس برتن نے جوش مارا اور وہ برتن گھوما یہاں تک کہ وہ برتن پانی سے بھر گیا پھر آپ نے فرمایا: اے جابر! آواز لگاؤ کہ جس کو پانی کی ضرورت ہو تو آ کر پانی لے جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ آئے اور انہوں نے پانی پیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا کوئی ایسا باقی رہ گیا ہے کہ جسے پانی کی ضرورت ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک اس مشکیزے سے اُٹھایا تو پھر وہ بھی بھرا ہوا تھا۔

(۷۵۲۰)وَ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّطْعِمَكُمْ فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى دَابَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَاَكَلْنَا وَ شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ اَنَا وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهٗ مَا يُطَاطِئُ رَاْسَهٗ۔

(۷۵۲۰)(اور پھر اس کے بعد) لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تمہیں (کچھ) کھلا دے پھر ہم سمندر کے کنارے پر آئے اور سمندر نے موج ماری اور ایک جانور نکال کر باہر ڈال دیا پھر ہم نے اس سمندر کے کنارے پر آگ جلائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہو گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اور فلاں اور فلاں اس جانور کی آنکھ کے گوشے میں داخل ہوئے اور ہمیں کسی نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہم باہر نکل آئے پھر ہم نے اس جانور کی پسلیوں میں سے ایک پسلی پکڑی اور قافلے میں جو سب سے بڑا آدمی تھا اور وہ سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا۔ ہم نے اس آدمی کو بلایا اور اس کے اونٹ پر سب سے بڑی زمین رکھی ہوئی تو وہ آدمی بغیر اپنا سر جھکائے اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔

۱۳۵۳ باب فِيْ حَدِيْثِ الْهِجْرَةِ وَ يُقَالُ لَهٗ حَدِيْثُ الرَّحْلِ

باب: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ہجرت کے بیان میں

(۷۵۲۱)حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

(۷۵۲۱) حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ (الصِّدِّيْقُ) اِلٰى
اَبِى فِى مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ
مَعِىَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِىَ اِلٰى مَنْزِلِى فَقَالَ لِى اَبِى
اَحْمِلْهُ فَحَمَلْتُهٗ وَ خَرَجَ اَبِى مَعَهٗ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ
اَبِى يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِى كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتّٰى قَامَ
قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَ خَلَا الطَّرِيْقُ فَلَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ حَتّٰى
رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ
بِيَدِى مَكَانًا يَنَامُ فِيْهِ النَّبِىُّ ﷺ فِى ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ لَهٗ
عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَمْ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ
مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَ خَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا
بِرَاعِى غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا
الَّذِى اَرَدْنَا فَلَقِيْتُهٗ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ قَالَ
لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَفِى غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِى قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ
الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذٰى قَالَ فَرَاَيْتُ
الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِى
فِى قَعْبٍ مِنْهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَ مَعِى اِدَاوَةٌ اَرْتَوِى
فِيْهَا لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَ
يَتَوَضَّا قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ وَ كَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ مِنْ
نَوْمِهٖ فَوَافَقْتُهٗ اِسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ
حَتّٰى بَرُدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْرَبْ مِنْ هٰذَا
اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ
لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ
الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ وَ نَحْنُ فِى
جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ

میرے والد کے گھر میں تشریف لائے اور اُن سے ایک کجاوہ خریدا
پھر عازب رضی اللہ عنہ یعنی میرے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹے (براء) کو
میرے ساتھ بھیج دیں تا کہ وہ اس کجاوہ کو اُٹھا کر میرے گھر لے* چلے
اور پھر میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اسے اُٹھا لے تو میں نے اس
کجاوے کو اُٹھا لیا اور میرے والد بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
اس کجاوے کی قیمت وصول کرنے کے لیے نکلے تو میرے والد نے
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے بیان فرمائیں
کہ جس رات تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے تھے (یعنی تم نے مکہ
مکرمہ سے مدینہ منورہ تک کا جو سفر آپ ﷺ کے ساتھ کیا ہے اس
کی کیفیت بیان کیجئے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا (اور پھر
فرمایا کہ) ہم ساری رات چلتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور
ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ خالی ہو گیا اور راستے میں کوئی
گزرنے والا نہ رہا یہاں تک کہ ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا
جس کا سایہ زمین پر تھا اور ابھی تک وہاں دھوپ نہیں آئی تھی۔ پھر ہم
اس کے پاس اُترے اور میں نے اس پتھر کے پاس جا کر اپنے ہاتھ
سے جگہ صاف کی تا کہ نبی ﷺ اس کے سائے میں آرام فرمائیں۔
پھر میں نے اس جگہ پر ایک دری بچھا دی پھر میں نے عرض کیا: اے
اللہ کے رسول! آپ آرام فرمائیں اور میں آپ کے اردگرد ہر طرف
سے (دشمن کا کھوج لگانے کے لیے) بیدار رہتا ہوں (یعنی پہرہ
دیتا ہوں) پھر آپ سو گئے اور میں آپ کے اردگرد جاگ کر پہرہ
دیتا رہا پھر میں نے سامنے کی طرف سے بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا
جو اپنی بکریوں کو لئے ہوئے اس پتھر کی طرف آ رہا ہے اور چرواہا بھی
اس پتھر سے وہی چاہتا تھا جو ہم نے چاہا (یعنی آرام) میں نے اس
چرواہے سے ملاقات کی اور میں نے اُس سے کہا: اے لڑکے! تو
کس کا غلام ہے؟ اُس نے کہا: میں مدینہ والوں میں سے ایک آدمی
کا غلام ہوں۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اُس
نے کہا: ہاں! میں نے کہا: کیا تو مجھے دودھ دوھ دے گا؟ اُس نے

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فَقَالَ اِنِّى قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَىَّ فَادْعُوَا لِى فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يُلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَ وَفٰى لَنَا۔

کہا: ہاں! پھر اس چرواہے نے ایک بکری پکڑی تو میں نے اس چرواہے سے کہا: اس بکری کے تھن کو بالوں مٹی اور کچرے وغیرہ سے صاف کر لے۔ راوی ابواسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر دکھا رہے تھے۔ اس چرواہے نے لکڑی کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک ڈول تھا کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کے لیے اور وضو کے لیے پانی تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے ناپسند سمجھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سے بیدار کروں لیکن آپ خود ہی بیدار ہو گئے پھر میں نے دودھ پر پانی بہایا تاکہ دودھ ٹھنڈا ہو جائے پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ دودھ نوش فرمائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے وہ دودھ پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا یہاں سے کوچ کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! وہ وقت آ گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم سورج ڈھلنے کے بعد چلے اور سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارا پیچھا کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جس زمین پر تھے وہ سخت زمین تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کافر ہم تک آ گئے۔ آپ نے فرمایا: (اے ابوبکر!) فکر نہ کر کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لیے بددعا فرمائی تو سراقہ کا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ کہنے لگا: مجھے معلوم ہے کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب تم میرے لیے دعا کرو۔ اللہ کی قسم! اب جو بھی آپ حضرات کی تلاش میں آئے گا میں اسے واپس کر دوں گا۔ آپ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو اسے نجات مل گئی اور وہ واپس لوٹ گیا اور اسے جو کوئی کافر بھی ملتا وہ اسے کہہ دیتا کہ میں اس طرف دیکھ آیا ہوں۔ سراقہ کو جو کافر بھی ملتا وہ اسے واپس لوٹا دیتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سراقہ نے جو ہم سے کہا وہ اس نے پورا کیا۔

(۷۵۲۲) وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرٰى اَبُوْ بَكْرٍ مِنْ اَبِى رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ وَ قَالَ فِى حَدِيْثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِى الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهِ وَ وَثَبَ عَنْهُ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ

(۷۵۲۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درہم پر ایک کجاوہ خریدا (اور پھر مذکورہ حدیث زہیر عن ابی اسحٰق کی روایت کی طرح روایت بیان کی) لیکن عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں ہے کہ جب سراقہ بن مالک قریب آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا فرمائی اور اس کا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ اپنے اس گھوڑے سے کودا اور کہنے لگا: اے محمد! مجھے معلوم ہے کہ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام ہے۔ اس لیے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اس تکلیف سے نجات دے دے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وعدہ

عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي وَ هٰذِهٖ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِي وَ غِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَ كَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي اِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَ تَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کرتا ہوں کہ جو میرے پیچھے آ رہے ہیں میں اُن سے آپ (ﷺ) کا حال چھپاؤں گا اور میرے اس ترکش سے ایک تیر لے لیں اور آپ (ﷺ) کو فلاں فلاں مقام پر میرے اور میرے اونٹ اور غلام ملیں گے اُن میں سے جتنی آپ (ﷺ) کو ضرورت ہو (اشیاء) آپ (ﷺ) لے لیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے تیرے اونٹوں کی کوئی ضرورت نہیں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) پھر ہم رات کو مدینہ پہنچ گئے تو لوگ اس بات میں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کس جگہ اُتریں؟ آپ نے فرمایا: میں قبیلہ بنی نجار کے پاس اُتروں گا وہ عبدالمطلب کے ننھیال تھے۔ آپ نے اُن کو عزت دی (کہ اُن کے پاس اُترے) پھر مرد اور عورتیں گھروں کے اوپر چڑھے اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور یہ پکارنے لگے: اے محمدؐ اے اللہ کے رسول! اے محمدؐ اے اللہ کے رسول۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تشریح: اِس باب کی آخری حدیث مبارکہ کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ بنی نجار کے محلہ میں تشریف لائے تو مرد اور عورتیں اور بچے مکانوں کے اوپر چڑھ کر پکار رہے تھے: یا محمدؐ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نادان طبقہ اس بات کو بنیاد بنا کر یا رسول اللہؐ یا محمد کہنے کا جواز ثابت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت جناب نبی کریم ﷺ سامنے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بھی آپ ﷺ سے کوئی بات پوچھنے کے لیے اپنی طرف متوجہ کراتے تو اُس وقت یا رسول اللہ (ﷺ) ہی کہا کرتے تھے یا دنیا کا کوئی بھی مسلمان جب نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضری دیتا ہے وہاں چونکہ آپ ﷺ کا روضہ اقدس سامنے ہے اور آپ ﷺ اس میں آرام فرما ہیں اس لیے وہاں آپ ﷺ کو ندائیہ الفاظ میں مخاطب کر کے صلاۃ وسلام پڑھا جا سکتا ہے یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور دوسری بات یہ ہے کہ جب مَردوں اور عورتوں اور بچوں نے یا رسول اللہ پکارا تو یہ آپ ﷺ کی آمد کے موقع پر تھا یعنی آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے ہی تھے اور ہو سکتا ہے کہ مدینہ والوں پر ابھی تک زمانہ جاہلیت والے اثرات ہوں اور ان کی دین کی صحیح تعلیم و تربیت نہ ہوئی ہو اور ان کو شرعی مسئلہ کا علم نہ ہو اور وہ عقیدت میں یہ سب کچھ کر رہے تھے اور مزید یہ کہ یہ تو صرف اُن مَردوں، عورتوں اور بچوں کی سنت ہے جبکہ ایک مسلمان جناب رسول اللہ ﷺ کی سنتِ مبارکہ اور آپ ﷺ کی تعلیماتِ مبارکہ کا پابند ہے۔ آپ ﷺ کے آداب کے سلسلہ میں سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ آپ ﷺ کو پکارتے ہیں آپ ﷺ کے حجرہ کے باہر سے اُن میں سے اکثر پاگل ہیں۔ (الحجرات)

کتاب التفسیر

۱۳۵۴: باب فِیْ تَفْسِیْرِ آیَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ

باب: مختلف آیات کی تفسیر کے بیان میں

(۷۵۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِیْ اِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ (سُجَّدًا) وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ وَ قَالُوْا حَبَّةٌ فِیْ شَعَرَةٍ۔

(۷۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا: اُدْخُلُوا الْبَابَ (بیت المقدس) کے دروازے میں داخل ہو' سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے جاؤ' بخش دے تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن بنی اسرائیل نے اس حکم کی خلاف ورزی کی اور (بیت المقدس) کے دروازے میں سے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حبہ یعنی ''دانہ بال میں'' کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

(۷۵۲۴) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِیْ وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنُوْنَ ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَ فَاتِهٖ حَتّٰی تُوُفِّیَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْیُ يَوْمَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۷۵۲۴) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رُوایت ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے لگاتار وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس دن تو بہت ہی زیادہ مرتبہ وحی نازل ہوئی۔

(۷۵۲۵) حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ آيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِيْنَا لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَ عْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَیَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَقَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ

(۷۵۲۵) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک ایسی آیت کریمہ پڑھتے ہو ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ﴾ اگر یہ آیت کریمہ ہم لوگوں میں نازل ہوتی (تو جس دن یہ نازل ہوتی) اس دن کو ہم عید کا دن بنا لیتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کریمہ جہاں نازل ہوئی اور کس دن نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت کریمہ) میدانِ عرفات میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میدانِ عرفات ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ راوی حضرت سفیان

جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَعْنِی ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِی﴾ [المائدة:۳]

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات میں شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں؟ یعنی ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ﴾ یعنی: ''آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تم پر پورا کر دیا ہے۔''

(۷۵۲۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِی وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِی اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِی اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَالسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ۔

(۷۵۲۶) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم پر (یعنی) یہودیوں کے گروہ پر یہ آیت کریمہ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ﴾ ''آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے'' (مائدہ) نازل ہوئی اور ہم اس آیت کریمہ کے نزول کا دن جان لیتے تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے وہ دن اور وہ وقت بھی معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی؟ اور جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ہم اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات کے میدان میں جمع تھے۔

(۷۵۲۷)وَ حَدَّثَنِی عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةٌ فِی كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ وَاَیُّ آيَةٍ قَالَ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِی وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلٰمَ دِيْنًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّی لَاَ عْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْمَكَانَ الَّذِی نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِی يَوْمِ جُمُعَةٍ۔

(۷۵۲۷) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب (قرآن مجید) میں ایک آیت کریمہ ہے جسے تم پڑھتے ہو اگر وہ آیت کریمہ ہم پر یعنی یہودیوں کے گروہ پر نازل ہوتی، تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کونسی آیت کریمہ ہے؟ یہودی آدمی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ﴾ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس دن کے بارے میں جانتا ہوں کہ جس دن میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جگہ کے بارے میں بھی جانتا ہوں کہ یہ آیت کریمہ جس جگہ اور جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ وہ عرفات کا میدان اور جمعہ کا دن ہے۔

(۷۵۲۸)حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی (التُّجِيْبِیُّ) قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ

(۷۵۲۸) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے سیّدہ عائشہ

حَدَّثَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ﴾ [النساء:٣] قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِي هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَ جَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَ يَبْلُغُوا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّقَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ [النسا:١٢٧] قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ (تَعَالٰى) اَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْاٰيَةُ الْاُوْلٰى الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِيْهَا: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ [النساء:٣] قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى: ﴿وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي حَجْرِهِ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَ جَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا﴾ ''کہ اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر تم ان عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہیں' دو دو یا تین' تین یا چار' چار سے۔'' (النساء) کے بارے میں پوچھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم بچی ہے جو اپنے ولی کے زیر تربیت ہو اور وہ ولی اُس کا مال اور اس کی خوبصورتی دیکھ کر اُس سے نکاح کرنا چاہتا ہو بغیر اس کے کہ اس کے مہر میں انصاف کرے اور اس قدر اسے مہر کی رقم دینے پر رضامند نہ ہو کہ جس قدر دوسرے لوگ مہر کی رقم دینے کے لیے راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ایسی لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اس صورت میں کہ اُن سے انصاف کریں اور ان کو پورا مہر ادا کریں اور ان کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اور عورتوں سے جو ان کو پسند ہوں نکاح کر لیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر لوگوں نے اس آیت کریمہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں پوچھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ ''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگ آپ سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کے نکاح کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرما دیں کہ اللہ تم کو اجازت دیتا ہے ان کی اور وہ جو تم کو سنایا جاتا ہے۔ قرآن میں سو حکم ہے ان یتیم عورتوں کا جن کا تم نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر کیا ہے اور تم چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لے آؤ۔'' (سورۃ نساء) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو ذکر فرمایا: ﴿يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ﴾ ''کہ تم کو سنایا جاتا ہے قرآن میں'' اس سنائے جانے سے مراد وہی پہلی آیت کریمہ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى﴾ ہے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان دوسری آیت کریمہ ﴿وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے ہاں کوئی یتیم لڑکی زیر تربیت ہو اور مال و خوبصورتی میں کم ہو تو اگر اس وجہ سے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتا ہے تو اُن کو اس سے بھی منع کیا گیا ہے کہ جن یتیم عورتوں کے مال اور خوبصورتی میں رغبت کرتے ہیں کہ بغیر انصاف کے اُنکے

ساتھ نکاح نہ کریں۔

(۷۵۲۹)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ زَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

(۷۵۲۹) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ کے بارے میں پوچھا (اور پھر اس کے بعد) یونس عن الزہری کی روایت کی طرح روایت بیان کی اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں: ان عورتوں کے مال اور حسن کی کمی کی وجہ سے نکاح کرنے سے اعراض کریں۔

(۷۵۳۰)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ فِي الْيَتِيمَةُ (وَ) هُوَ وَلِيُّهَا وَ وَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَ لَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيُضِرُّ بِهَا وَ يُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَ دَعْ هٰذِهِ الَّتِي تُضِرُّ بِهَا۔

(۷۵۳۰) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اُس آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کے پاس کوئی یتیم بچی ہو اور وہ آدمی اُس بچی کا سرپرست اور اس کا وارث ہو اور اس بچی کے پاس مال بھی ہو اور اس بچی کے پاس اُس آدمی کے علاوہ اس بچی کی طرف سے کوئی جھگڑنے والا بھی نہ ہو تو وہ آدمی اُس کے مال کی وجہ سے اُس کا نکاح نہ کرے اور اس یتیم بچی کو تکلیف پہنچائے اور بُرے طریقے سے اس کے ساتھ پیش آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا﴾ اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہیں اُن سے نکاح کرو یعنی جو عورتیں میں نے تمہارے لیے حلال کر دی ہیں' اُن سے نکاح کرو اور تم اس یتیم لڑکی کو چھوڑ دو جسے تم تکلیفیں پہنچا رہے ہو۔

(۷۵۳۱)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ الَّتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَ يَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ

(۷۵۳۱) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ﴾ کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اُس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو کسی ایسے آدمی کے زیر تربیت ہو کہ جو اس لڑکی کے مال میں شریک ہو۔ یہ خود بھی اس لڑکی سے نکاح نہ کرنا چاہتا ہو اور کسی اور سے بھی اُس کا نکاح کرانا پسند کرتا ہو اس ڈر سے کہ کہیں وہ اس کے مال میں شریک نہ ہو جائے اور وہ آدمی اس یتیم لڑکی کو ایسے ہی لٹکائے رکھے نہ خود اس سے نکاح کرتا

فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ۔

ہواور نہ ہی کسی دوسرے کو اُس سے نکاح کرنے دے۔

(۷۵۳۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُم فِيهِنَّ﴾ الْآيَةَ قَالَتْ هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي اَنْ يَنْكِحَهَا وَ يَكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا۔

(۷۵۳۲)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ حدیث: ۷۵۲۸ میں گزر چکا) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی کہ جو کسی ایسے آدمی کے زیر تربیت ہو کہ وہ آدمی اُس لڑکی کے مال میں شریک ہو یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی وہ شریک ہو اور پھر وہ آدمی اس لڑکی سے نہ خود نکاح کرنا چاہتا ہو اور نہ ہی اسے کسی اور سے نکاح کرنے دے تاکہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے اور اسے اسی طرح لٹکائے رکھے۔

(۷۵۳۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء:٦] قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَ يُصْلِحُهُ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ۔

(۷۵۳۳)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''اور جو حاجت مند ہو تو وہ دستور کے مطابق کھالے۔'' (النساء) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی یتیم کے مال کا ولی ایسا آدمی ہو کہ جو اس کی سرپرستی بھی کرتا ہو اور اُس کے مال کی دیکھ بھال بھی کرتا ہو تو اگر وہ محتاج ہو تو وہ اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ کچھ کھا سکتا ہے۔

(۷۵۳۴)وَ حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء:٦] قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ اَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ۔

(۷۵۳۴)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ یعنی: ''جو آدمی غنی ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو تو وہ دستور کے مطابق کھالے۔ (نساء) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم کے ولی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ اگر یتیم کا ولی اس یتیم کے مال کا ضرورت مند ہو (محتاج ہو) تو وہ اس کے مال میں سے بقدرِ ضرورت دستور کے مطابق لے سکتا ہے۔

(۷۵۳۵)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۷۵۳۵)حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

(۷۵۳۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِذْ جَاءُوكُم مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ

(۷۵۳۶)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ ''جب چڑھ آئے تم پر اُوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب بدلنے لگیں آنکھیں اور پہنچے دل گلوں تک۔''

اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصٰرُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ [الاحزاب: ۱۰] قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ۔

(احزاب) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ اس سے مراد غزوۂ خندق کا منظر ہے۔

تشریح: اوپر اور نیچے سے مراد مدینہ منورہ کی مشرقی جانب جو کہ اونچی ہے اور غربی جانب جو کہ نیچی ہے مطلب یہ کہ اس دن مسلمانوں پر بہت ہی زیادہ سختی تھی۔ اس کا نقشہ کھینچا جا رہا ہے کہ دشت و حیرت سے آنکھیں پھرنے لگیں اور لوگوں کے تیور بدلنے لگے۔ دوستی جتانے والے آنکھیں چرانے لگے یعنی خوف و ہراس سے دل دھڑک رہے تھے گویا اپنی جگہ سے اُٹھ کر گلے میں آ لگے۔
(تفسیر عثمانی ص ۵۵۷ مطبوعہ سعودیہ)

(۷۵۳۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ [النساء :۱۲۸] اَلْاٰيَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ لَا تُطَلِّقْنِي وَاَمْسِكْنِي وَاَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ۔

(۷۵۳۷)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا﴾ ''اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا خوف محسوس کرے۔'' (نساء) اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو کسی آدمی کے پاس ہو اور بڑی لمبی مدت سے اس کے پاس رہی ہو اور اب وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہو تو یہ عورت کہتی ہو کہ مجھے طلاق نہ دے اور مجھے اپنے پاس روکے رکھو اور میری طرف سے تجھے دوسری عورت کے پاس رہنے کی یعنی نکاح کرنے کی اجازت ہے۔

(۷۵۳۸)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ [النساء:۱۲۸] قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَ تَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَاْنِي۔

(۷۵۳۸)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ﴾ کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اُس عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو جو کسی آدمی کے پاس ہو اور وہ آدمی اس کے پاس نہ رہنا چاہتا ہو اور اس عورت سے اولاد بھی ہو اور عورت اس مرد سے علیحدگی کرنا پسند کرتی ہو تو وہ عورت اپنے اس شوہر سے کہے کہ میری طرف سے تجھے دوسرے نکاح کی اجازت ہے۔

(۷۵۳۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِي اُمِرُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ۔

(۷۵۳۹)حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے بھانجے (لوگوں کو اس بات کا) حکم دیا گیا تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار کریں لیکن لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہا۔

(۷۵۴۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو

(۷۵۴۰)حضرت ہشام اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح

أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

روایت بیان کرتے ہیں۔

(۷۵۴۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ [النساء:۹۳] فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

(۷۵۴۱)حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے اس آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ جو آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کا بدلہ جہنم ہے' کے بارے میں اختلاف کیا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف گیا اور میں نے اس بارے میں اُن سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی ہے اور پھر کسی اور آیت نے اس آیت کو منسوخ نہیں کیا۔

(۷۵۴۲)(وَ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَ فِي حَدِيْثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ۔

(۷۵۴۲)حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں' صرف لفظی فرق ہے ترجمہ ایک ہی ہے۔

(۷۵۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ (لَهُ) ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيهَا﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [الفرقان:۶۸] قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

(۷۵۴۳)حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیاتِ کریمات کے بارے میں پوچھوں (ایک آیت کریمہ یہ ہے) ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ ''اور جو آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اُس کا بدلہ جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا'' میں نے اس آیت کریمہ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس آیت کریمہ کو کسی اور آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا اور اس آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ﴾ ''اور وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو اور نہیں قتل کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہیے۔'' (احزاب) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۷۵۴۴)حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ

(۷۵۴۴)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ﴾ آخر سے ﴿مُهَانًا﴾ تک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو مشرکوں نے کہا کہ پھر ہمیں مسلمان ہونے کا کیا فائدہ؟ کیونکہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کیا ہوا ہے اور

(۷۵۵۰)حَدَّثَنِی یُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّدَفِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا کَانَ بَیْنَ اِسْلَامِنَا وَ بَیْنَ اَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ ﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ﴾ [الحدید: ۱۶] اِلَّا اَرْبَعَ سِنِیْنَ۔

(۷۵۵۰)حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے ہم اسلام لائے اُس وقت سے لے کر اس آیت کریمہ: ﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ ''کیا وقت نہیں آیا اُن کے لیے جو ایمان لائے کہ گڑگڑائیں اُن کے دل اللہ (عزوجل) کی یاد سے'' (الحدید) کے نزول تک چار سال کا عرصہ گزرا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر عتاب فرمایا ہے۔

۱۳۵۶: باب فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿خُذُوا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت'' کے بیان میں

(۷۵۵۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُو بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَهِیَ عُرْیَانَةٌ فَتَقُوْلُ مَنْ یُعِیْرُنِی تِطْوَافًا تَجْعَلُهٗ عَلٰی فَرْجِهَا وَ تَقُوْلُ:

اَلْیَوْمَ یَبْدُو بَعْضُهٗ اَوْ کُلُّهٗ

فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿خُذُوا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ﴾ الاعراف: ۳۱۔

(۷۵۵۱)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت (زمانہ جاہلیت میں) ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتی تھی اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتی چلی جاتی کہ کون ہے جو مجھے ایک کپڑا دیتا اور اسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی اور پھر وہ کہتی کہ آج کے دن کھل جائے کچھ یا سارا اور پھر جو کھل جائے گا تو میں اسے کبھی حلال نہیں کروں گی تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿خُذُوا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ''لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت۔''

تشریح: زمانہ جاہلیت میں حج کے موسم میں مرد دن کو اور عورتیں رات کو ننگے بدن بیت اللہ کا طواف کیا کرتے تھے تو ان کی اصلاح کے لیے اللہ پاک نے یہ حکم نازل فرمایا کہ اے بنی آدم! مسجد میں اور بیت اللہ کے طواف میں اپنا لباس جو تمہارے لیے زیب و زینت ہے ضرور پہن لیا کرو۔ الغرض اسلام نے اس معصیت والی رسم کو ختم کر دیا۔

۱۳۵۷: باب فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تُکْرِهُوا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اور نہ زبردستی کرو اپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے''

(۷۵۵۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ اَبُو کُرَیْبٍ جَمِیْعًا عَنْ اَبِی مُعَاوِیَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِی کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا

(۷۵۵۲)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی سلول (منافق) اپنی باندی سے کہتا کہ جا اور بدفعلی

اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَىٍّ ابْنُ سَلُوْلَ يَقُوْلُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِى فَابْغِينَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ﴾ لَهُنَّ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [النور:۳۳]

کرواکر ہمارے لیے کچھ کما کرلا۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ﴾ ''اپنی باندیوں کو زنا کرنے پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ زنا کرنے سے بچنا چاہیں تاکہ تم دنیا کا مال حاصل کرو اور جو کوئی باندیوں پر اس کام کے لیے زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُن کی بے بسی کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورۃ النور)

(۷۵۵۳)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَىٍّ (ابْنِ سَلُوْلَ) يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَاُخْرٰى يُقَالُ لَهَا اُمَيْمَةُ فَكَانَ يُرِيْدُهُمَا عَلَى الزِّنٰى فَشَكَتَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔

(۷۵۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی سلول (منافق) کے پاس دو باندیاں تھیں۔ ایک باندی کا نام مسیکہ اور دوسری باندی کا نام امیمہ تھا۔ وہ منافق ان دونوں باندیوں کو زنا پر مجبور کیا کرتا تھا تو ان دونوں باندیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ﴾ ''ترجمہ پچھلی حدیث میں گزر چکا)۔

تشریح: زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ اپنی لونڈیوں سے کمائی کراتے تھے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کے پاس بہت سی لونڈیاں تھیں جن سے بدکاری کروا کر مال حاصل کرتا تھا۔ ان لونڈیوں میں سے بعض مسلمان ہوگئیں تو انہوں نے اس بُرے فعل سے انکار کردیا۔ اس پر وہ ملعون منافق اُن کو زدوکوب کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی یہ آیات نازل فرمائیں کہ اپنی باندیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو انہیں دُنیاوی مال و دولت حاصل کرنے کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو ان کو مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد بڑا بخشنے والا رحم والا ہے وہ انہیں بخش دے گا اور تم مجرو ٹھہرو گے اور حرام کمائی کا مال موجب وبال ہوگا۔

۱۳۵۸: باب فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''یہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے ربّ کی طرف سے وسیلہ''

(۷۵۵۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ﴾ [الاسراء:۵۷] قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا وَ

(۷۵۵۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے اس فرمان: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ﴾ یہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے ربّ کی طرف سے وسیلہ کہ کون اُن میں سے زیادہ قریب ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جنوں کی ایک جماعت مسلمان ہوگئی (یہ وہ جن تھے کہ جن کی پوجا کی جاتی تھی'

كَانُوا يَعْبُدُوْنَ فَبَقِيَ الَّذِيْنَ كَانُوا يَعْبُدُوْنَ عَلٰى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ اَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ۔

ان کے مسلمان ہونے کے بعد بھی) لوگ اُن کی پوجا کرتے رہے حالانکہ جنوں کی یہ جماعت مسلمان ہو گئی تھی۔ (یہ آیت کریمہ ان کے بارے میں نازل ہوئی)

(۷۵۵۵)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْاِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾

(۷۵۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ﴾ اُس وقت نازل ہوئی کہ جب کچھ لوگ جنوں کی پوجا کرتے تھے۔ وہ جن مسلمان ہو گئے اور ان کے پوجنے والوں کو پتہ نہ چلا اور وہ لوگ ان جنوں کو ہی پوجتے رہے۔ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (آیت کا ترجمہ حدیث میں گزر چکا ہے)۔

(۷۵۵۶)وَ حَدَّثَنِيْهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۷۵۵۶) حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۷۵۵۷)وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّوْنَ وَالْاِنْسُ الَّذِيْنَ كَانُوا يَعْبُدُوْنَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَنَزَلَتْ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾

(۷۵۵۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (کہ اس آیت کریمہ) ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت کریمہ عرب کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو جنوں کی ایک جماعت کی پوجا کرتے تھے۔ یہ جن مسلمان ہو گئے تو وہ عرب لوگ لاعلمی میں ان جنوں ہی کی پوجا کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ﴾ ''ترجمہ حدیث: ۷۵۵۴ میں گزر چکا)۔

خلاصۃ الباب: صحیح بخاری میں بھی یہ روایت ہے کہ کچھ لوگ زمانہ جاہلیت میں جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ وہ جن مسلمان ہو گئے اور یہ جنوں کی عبادت کرنے والے اپنی جہالت پر ہی قائم رہے۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جن' ملائکہ' حضرت مسیح علیہ السلام' حضرت عزیر علیہ السلام وغیرہ کے پوجنے والے سب اس میں شامل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جن ہستیوں کو تم معبود و مستعان سمجھ کر پکارتے ہو وہ تو خود اللہ کی جناب میں وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ اُن میں سے کس کو قربِ الٰہی زیادہ حاصل ہے اور وہ اس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کے عذاب سے ڈرنا ہی لازم ہے۔

۱۳۵۹: باب فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ وَالْاَنْفَالُ

باب: سورۃ البراءۃ' سورۃ الانفال' سورۃ الحشر کے

وَالْحَشْرُ — بیان میں

(۷۵۵۸)حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِیْعٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِیَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ ﴿وَ مِنْهُمْ﴾ ﴿وَمِنْهُمْ﴾ حَتّٰی ظَنُّوا اَنْ لَا یَبْقٰی مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا ذُکِرَ فِیْهَا قَالَ (قُلْتُ) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُوْرَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ بَنِی النَّضِیْرِ۔

(۷۵۵۸)حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۃ توبہ! انہوں نے فرمایا: کیا توبہ؟ نہیں! بلکہ وہ سورت تو (کافروں اور منافقوں) کو ذلیل و رسوا کرنے والی ہے۔ اس سورت میں تو برابر کچھ کا حال یہ ہے' کچھ کا حال یہ ہے' نازل ہوتا رہا' یہاں تک کہ انہوں نے خیال کیا کہ اس سورت میں ہر منافق کا ذکر کر دیا جائے گا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا: سورۃ الانفال! انہوں نے فرمایا: یہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا: سورۃ الحشر! انہوں نے فرمایا: یہ سورت بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۳۶۰: بَابُ فِیْ نُزُوْلِ تَحْرِیْمِ الْخَمْرِ

باب: شراب کی حرمت کے حکم کے نزول کے بیان میں

(۷۵۵۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِیْمُهَا یَوْمَ نَزَلَ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْیَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَ ثَلَاثَةُ اَشْیَاءَ وَ دِدْتُ اَیُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ (کَانَ) عَهِدَ اِلَیْنَا فِیْهِ الْجَدُّ وَالْکَلَالَةُ وَ اَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

(۷۵۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر فرمایا: اَما بعد! آگاہ رہو کہ جس وقت شراب حرام ہوئی تو شراب پانچ چیزوں سے تیار ہوا کرتی تھی: گندم' جو' کھجور' انگور اور شہد سے اور شراب اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو عقل میں فتور ڈال دے اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تفصیل سے ان کے بارے میں بتا دیتے۔ دادا اور کلالہ کی براءت اور سود کے کچھ ابواب۔

(۷۵۶۰)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ کُرَیْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَیَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ

(۷۵۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا' وہ فرما رہے تھے: اما بعد! اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی ہے اور وہ شراب پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے: انگور' کھجور' شہد' گندم اور جو سے اور شراب وہ ہے جو کہ عقل

وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَ ثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي اِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَ اَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

میں فتور ڈال دے اور اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آخری مرتبہ بیان فرما دیتے: دادا' کلالہ کی میراث اور سود کے کچھ ابواب۔

(۷۵۶۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسَى الزَّبِيْبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ۔

(۷۵۶۱) حضرت ابو حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ابن علیہ نے اپنی روایت میں عنب کا لفظ کہا ہے جیسا کہ ابن اولیس نے کہا اور عیسیٰ کی روایت میں زبیب (کشمش) کا لفظ ہے جیسا کہ ابن مسہر نے کہا۔ مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے۔

۱۳۶۱: باب فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا اپنے ربّ کے بارے میں''

(۷۵۶۲)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ [الحج :۱۹] اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَ عَلِيٍّ وَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَ عُتْبَةَ وَ شَيْبَةَ ابْنَا رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

(۷۵۶۲) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ قسم کھا کر بیان فرما رہے تھے کہ (یہ آیت کریمہ): ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا﴾ ''یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' (سورۃ الحج) ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جنہوں نے غزوۂ بدر کے دن (جنگ کے میدان میں) مبارزت یعنی سبقت کی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ (مسلمانوں کی طرف سے تھے) اور عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے تھے۔ (یعنی دونوں گروہوں کی طرف سے ان ان لوگوں نے جنگ میں مبارزت کی)

(۷۵۶۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ:

(۷۵۶۳) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ قسم کھا کر بیان فرما رہے تھے کہ یہ آیت کریمہ: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ نازل ہوئی (اور پھر) ہشیم کی روایت کی طرح اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کی۔

﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ۔

تشریح: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں آپس میں جھگڑنے والے جن دو گروہوں کا ذکر کیا وہ دو مؤمن اور دو کافر‘ دو آپس میں جھگڑنے والے فریق ہیں کہ جو اپنے ربّ کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ ایک مؤمنوں کا گروہ جو اپنے ربّ کی ساری باتوں کو من وعن تسلیم کرتا اور اس کے احکام کے آگے سر بسجود ہو جاتا ہے‘ دوسرا کافروں کا گروہ جس میں یہود و نصاریٰ‘ مجوس‘ مشرکین‘ صائبین وغیرہ سب شامل ہیں۔ یہ ربانی ہدایات کو قبول نہیں کرتے اور اس کی اطاعت کے لیے سر نہیں جھکتا۔ یہ دونوں فریق دعاویٰ میں بحث و مناظرہ میں اور جہاد و قتال کے مواقع میں ایک دوسرے کے مدمقابل رہتے جیسا کہ بدر کے میدان میں سب سے پہلے مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ‘ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ یہ تینوں حضرات عتبہ بن ربیعہ‘ شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن ربیعہ جیسے ملعون کافروں کے مقابلے پر نکلے تھے کہ جب ان تینوں کافروں نے بدر کے میدان میں جنگ کے موقع پر نکل کر اپنے حسب و نسب اور طاقت پر غرور کیا اور مبارزت کا اظہار کیا تو ان کافروں کے مقابلے کے لیے تین انصاری نکلے تو اُن قریشی مشرکوں نے کہا کہ ہماری طرح کے قریشی ہمارے مقابلے میں آئیں تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے یہ تینوں انصاری حضرات واپس چلے گئے اور یہ حضرات (حضرت علی‘ حضرت حمزہ‘ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم) ان قریشی کافروں اور مشرکوں سے مقابلہ کرنے کے لیے اُن کے سامنے آ گئے۔ فالحمد لله الذی بعزته و جلاله تتم الصالحات۔

الحمدللہ! صحیح مسلم کا ترجمہ مکمل ہوا۔ صرف اور صرف توفیق خداوندی سے اور اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے اس کوشش میں کامیابی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ بندہ تو نہایت گناہ گار‘ سیاہ کار ہے لیکن اے اللہ! تیری رحمت کا اُمیدوار ہے۔

۸/ رجب ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۶/ ستمبر ۲۰۰۱ء بروز بدھ‘ صبح ۱۰:۱۰

ابوعزیز الرحمٰن! فاضل جامعہ اشرفیہ وفاق المدارس العربیہ‘ پاکستان